



OUP—2273—19—11—79—10,000 Copies.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۳۱۲ Accession No. 551

Author ک - وکی ادب کا بادشاہ ۵۵۱

Title حکمت و کی مرتبہ علی حجت کا روضہ

This book should be returned, on or before the date last marked below.

---



# کلیاتِ ملی

مرتبہ

جناب علی احسن، احسن مارہروی صاحب

مع ضمیمہ جات

مرتبہ انجمن ترقیِ اردو

سنہ ۱۹۲۷ء

انجمنِ اردو پریس، اردو باغ اورنگ آباد (دکن)

میں طبع ہوئے

قیمت مجلد ۵ روپے  
غیر مجلد ۴ روپے

اول ۱۰۰۰





## التماس

جناب احسن صاحب مارہروی نے ایک مدت کی گواہی اور مختلف نسخوں کی تلاش اور مقابلے کے بعد کلیات ولی کا نسخہ مرتب کیا اور اس پر بہت بسط مقدمہ لکھا۔ انجمن ترقی اردو نے اس کی طبع و اشاعت کا بیڑا اٹھایا لیکن اس نسخے کی تکمیل کے خیال سے مجھے اس میں کچھ ترمیم اور بہت کچھ اضافہ کرنا پڑا۔

مقدمہ ضرورت سے زیادہ طویل تھا اور اس میں بعض غیر ضروری بحثیں آگئی تھیں جو خارج کرنی پڑیں اور صرف وہی حصہ باقی رکھا جو (ولی) کے کلام کے لئے ضروری تھا۔

جب کتاب چھپنی شروع ہوئی اور بعض مقامات پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے اُن مقامات کو اپنے قلمی نسخوں سے مقابلہ کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اختلاف نسخہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو جناب احسن صاحب نے اپنے نسخوں میں دکھایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی کا کچھ کلام ایسا بھی ہے جو احسن صاحب کو دستیاب نہیں ہوا اور ان نسخوں میں موجود ہے۔ اس لئے کتاب کے ساتھ دو ضمیمے شامل کرنے کی ضرورت پڑی۔

پہلا ضمیمہ اُس کلام کا ہے جو میرے اور انجمن کے نسخوں میں ہے اور احسن صاحب کے مرتبہ نسخے میں نہیں۔ یہ تمام کلام ضمیمے کی صورت میں کتاب کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے اور جو کچھ اختلاف نظر آیا یا کوئی مفہوم باطل معلوم ہوئی یا کسی نسخے کے حاشیے پر کوئی کام کی چیز نظر آئی وہ بھی حاشیے میں لکھ دی گئی ہے۔

(ب)

دوسرا ضمیمہ اختلاف نسخ کا ہے۔ یہ اختلاف اس کثرت سے نکلے کہ ابتدا میں اس کا سان گمان بھی نہ تھا۔ ہوتے ہوتے یہ ضمیمہ اچھی خاصی کتاب ہو گئی ہے جو پورے ۱۵۶ صفحے پر ہے۔ آئندہ صفحوں میں ان تمام قلمی نسخوں کی فہرست درج کر دی گئی ہے جن سے اختلافات کی فہرست بنانے میں مدد لی ہے اور ہر نسخے کے متعلق اس کی خصوصیات اور سلہ کتابت وغیرہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ جن صاحبوں کو کبھی قلمی نسخوں سے سابقہ پڑا ہے وہ خوب جانتے ہوں کہ قلمی نسخوں کی صحت اور مقابلے میں کیسی کچھ کھکھیر اُٹھانی پڑتی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم قلمی نسخے بہت صحیح ہوتے ہیں، لیکن یہ محض حسن ظن ہے۔ کم سواد کاتبوں ہی نے نہیں بلکہ ذہین کاتبوں نے بھی کتابوں کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ صحت کی بدعت اُن کی بدولت رہتی دنیا تک رہے گی۔ ولی کے قلمی نسخوں کا بھی یہی رنگ ہے۔ ہم نے اس امر کی احتیاط کی ہے کہ جہاں کہیں ایسا اختلاف نظر آیا ہے جو حقیقت میں اختلاف نہیں بلکہ کتابت کی غلطی ہے یعنی اُس سے شعر کا مضمون غلط یا خبط ہو جاتا ہے یا شعر موزوں نہیں رہتا اُس کو حضرت کاتب کا سہو قرار دے کر چھوڑ دیا ہے، اور زیادہ تر وہ نسخے لکھے ہیں جو ایک سے زیادہ نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے نسخے بھی لے لیے گئے ہیں جو صرف ایک ہی نسخے میں ہیں مگر اُن سے تو شعر کا مفہوم بلند ہو جاتا ہے یا قدیم زمانے کی ترکیب معلوم ہوتی ہے اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ حقیقت میں یہی لفظ ہوگا مگر بعد میں سہو کتابت سے کچھ ہو گیا۔

اس کے علاوہ املا کا یہ اختلاف ہے کہ وہ بھی کہیں کہیں دکھا دیا گیا ہے، جس سے صرف یہ بہت مقصود ہے کہ قدیم املا اس لفظ کا کیا تھا۔ اگر جناب مرتب اس قدیم املا کی پابندی فرماتے تو بہت اچھا ہوتا۔ مثلاً (اور) کو جہاں ”واو“ ادا نہیں ہوتا ہے بلا ”واو“ لکھا ہے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ اصل نسخوں میں بھی

## (ج)

ایسا ہی ہوگا مگر ایسا نہیں ہے۔ (خورشید) کو بلا ”واو“ لکھا ہے۔ حالانکہ اب تک اس کا املا ”واو“ سے جاری ہے گو بلحاظ لغت بلا ”واو“ ہی صحیح ہے۔ ستن، ستی، سیتی، کو ہر جگہ ایک ہی صورت سے (ستی) لکھا ہے۔ (ہات) کو (ہانہہ) - (کون) کو (کو) - (وو) کو ہر جگہ (وہ) - (یو) کو (یہ) - (نون) کو اکثر جگہ (نو) لکھا ہے۔

پہلے ماضی مطلق میں ہر جگہ الف سے پہلے ایک مخلوط 'ہاے' کا اضافہ رائج تھا۔ جیسے (بولا) کو (بولہا)۔ ایک آدہ جگہ کے سوا ہر جگہ (یاے مخلوط) کو مرتب صاحب نے اُڑا دیا ہے۔ (کوئی) جہاں بغیر ”واو“ کے ادا ہوتا ہے اُسے بصورت (گئی) لکھا ہے۔ حالانکہ قدیم املا با ”واو“ ہی ہے۔ (کدھی) کو (کدھیں)۔ (کبھی) کو (کبھیں) اور مصادر میں ایک ”نون غنہ“ کا اضافہ جیسے آنا، جانا، کو آنا، جانا، قدیم نسخوں میں لکھا ہے مگر مرتب صاحب نے ایک آدہ جگہ ردیف کے سوا اور کہیں یا بلدی نہیں کی۔ اگر یا بلدی کی جاتی تو یہ معلوم ہوتا رہتا کہ قدیم زمانے میں کونسا لفظ کس صورت سے لکھا جاتا تھا اور بتدریج اُس کے املا میں کیا تصرف یا اصلاح ہوئی ہے۔ ورنہ کم سے کم فرہنگ ہی میں بتا دیا جانا یا قمت نوٹ میں یا مقدمے میں اشارہ کر دیا جاتا۔

مرتب صاحب نے مقدمے میں اُن نسخوں کی فہرست بھی دی ہے جن سے کلیات مرتب کیا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کونسی غزل کس کس نسخے میں ہے اور لفظ ملددرجہ متن کن کن نسخوں میں ہے اور اُن کو اختیار کرنے کی وجہ ترجیح کہا ہے۔

اکثر الفاظ متن میں ایسے ہیں جو انجمن کے کسی نسخے میں نہیں یا ایک دو نسخوں میں ہیں۔ ہماری رائے میں متن میں وہ لفظ رکھنا چاہئے جو زیادہ نسخوں میں پایا جائے۔ بعض جگہ الفاظ تو ایک ہی ہیں مگر ترکیب مختلف ہے۔ پس جو ترکیب زیادہ نسخوں میں ہو وہی

متن میں لیٹا چاہئے۔ ہم نے اس کو اختلاف نسخہ کی صورت میں دکھا دیا ہے کیونکہ قدیم زمانے کے لحاظ سے یہی قریب زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے گو صحیح دونوں ہیں —

غزلیں جو درج کلیات ہیں اُن پر کوئی نوٹ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ کون غزل کس کس دیوان میں ہے اور یہ راے قائم کرنے میں سہولت ہو کہ آیا یہ غزل الحاقی ہے یا ( ولی ) ہی کی ہے مثلاً جو غزلیں سب دیوانوں میں موجود ہیں وہ بالاتفاق ( ولی ) ہی کی ہیں۔ اُن پر حاشیے کی ضرورت نہیں اور جو غزل جس دیوان میں نہیں اس کے متعلق حاشیے میں میں اشارہ کر دیا جاتا —

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصناف سخن قدیم زمانے میں ایسی رائج تھیں جو اب رائج نہیں اور اگر انہیں پھر رواج دیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا جیسے ثلاثی، چار در چار، بازگشت، غالباً یہ اصناف اُن نسخوں میں نہیں ہونگے جو احسن صاحب کے پیش نظر تھے —

قابل مرتب نے قدیم الفاظ کی ایک فرہنگ بھی مرتب کر کے شریک کی ہے۔ اس میں بعض ایسے الفاظ بھی تھے جن کے معنی اُن کو معلوم نہیں ہوئے تھے، اس کی بھی تکمیل کر دی گئی ہے —

اگرچہ اس تصحیح و ترتیب، ترمیم و اضافہ میں بہت کچھ کھتراگ کرنا پڑا اور طوالت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے تاہم متوجہ امید ہے کہ یہ دست رانگاں نہ جائے گی اور جو صاحب ( ولی ) کے کلام کو تحقیق سے نظر سے مطالعہ فرمانا چاہیں گے اُن کے لئے یہ کوشش بہت کار آمد ثابت ہوگی اور یہی اس کا مقصد بھی ہے —

آخر میں، میں مولوی محمد حسین صاحب (محمودی) صدیقی کا (جو انجمن کے مطبع میں تصحیح کا کام کرتے ہیں) بہت ممنون

ہوں کہ انہوں نے اختلاف نسخہ کی تلاش اور مقابلے میں بڑی محنت اور جانکاهی سے کام کیا اور حق یہ ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کام کو اس آسانی اور خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا —

عبدالحق

سکریٹری انجمن ترقی اردو (اورنگ آباد دکن)

۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۵ ھ (مطابق

۱۵ مارچ ۱۹۲۷ء) —

فہرست نسخہ دیوان (ولی) جن سے طباعت کے وقت انجمن ترقی اردو پریس اورنگ آباد میں مقابلہ کیا گیا —

۱ - دیوان ولی نمبر ۱ - جو ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۱ ھ کا

لکھا ہوا اور موجودہ نسخوں میں

سب سے زیادہ قدیم اور صاف

وصحیح ہے —

۲ - نمبر ۲ - ۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۷۰ جلوس محمداشاہ

کا لکھا ہوا ہے بالکل سالم و خوش

خط، نوشتہ محمد جعفر —

۳ - نمبر ۳ - ۲۱ - جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۲۹ ھ

روز پنجشنبہ ختم کتابت کی تاریخ ہے

نام کاتب کرم علی —

۴ - نمبر ۴ - اول و آخر قدرے ناقص مگر خوش خط اور

صاف و سالم - سنہ کتابت وغیرہ ندارد ہے

۵ - نمبر ۵ - آخر سے ناقص اور کرم خوردہ - مگر بد خط

تاریخ کتابت وغیرہ ندارد —

۶ - نمبر ۶ - مطبوعہ فرانس - مطبع شاہی سنہ

۱۸۳۳ء - سنہ ۱۲۴۹ ھ - مرتبہ گریسن

دی قاسی —

نمبر ۷ - دیوان ولی قلمی جدید و نسخہ حکیم شمس الدین صاحب

قادری نے کسی قدیم نسخے سے نقل کرایا تھا  
اور استفادے کی غرض سے مجھے عذائیت  
فرمایا بالکل محفوظ 'خوش خط'  
سالم اور صاف ہے —

نمبر ۸ - ” مرتبہ و نوشتہ جناب احسن صاحب

مارہروی جس سے یہ نسخہ طبع کیا  
گیا ہے —

ن ۱ میں صرف غزلیں ہیں - دیگر اصناف بالکل نہیں ہیں —  
ن ۲ میں تین ( مستزاد ) ' ایک ( چار در چار ) تین ( متخمس )  
دو ( باز گشت ) ایک ( ترجیع بند ) ' دو ( تصیدے ) اور ایک  
( مذاجات ) ہے —

ن ۳ میں قصائد نہیں ہیں ' صرف ایک ترجیع بند ' دو مستزاد  
دو خمسے ۴ رباعیاں اور چند فردیات ہیں —

باز گشت ایک خاص صنف ہے اور اس کی صورت یہ ہے  
کہ مصرع اول کا پہلا دکن ' مصرعہ ثانی کا قافیہ اور پہلے  
مصرعہ کا قافیہ دوسرے کا دکن اول ہوتا ہے - یہ التزام پوری غزل  
میں ہوتا ہے - ایسی دو غزلیں ہیں جو احسن صاحب نے غزلوں میں  
رکھی ہیں یہ ایک صنعت قرار دی گئی ہے اور اس کو فن صنائع  
و بدائع میں ( ردالصدر علی العجز ) کہتے ہیں - یہ بہت بڑا  
نام اور بالکل عربی ہے - اس کا نام بازگشت فن کی اصطلاح کا ہو  
یا ایسے کلام کا - دونوں حالتوں میں بہت خوب ہے بلکہ ہمارے  
یہاں اس اصطلاح کا یہی نام ہونا چاہیے - اور فنی اصطلاح میں  
لے لینا چاہیے - مثال یہ ہے

دلربا آیا نظر میں آج مہری خوش ادا

خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جادربا

یہ صنف ن ۲ تا ۵ میں موجود ہے —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتا ہے کوئی خدا، کوئی رام تجھے  
معبود سمجھتی ہیں کُل اقوام تجھے

کثرت سے دیے ہیں تیری یکتائی نے  
القاب، خطاب، گُنیت، \* نام تجھے  
(احسن مارہروی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ  
دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں سولہا برس کے بعد چند  
روز کے لیے راقم حروت کو دوبارہ حیدر آباد دکن  
جانے کا اتفاق ہوا، اثنائے قیام میں ایک دن کتب خانہ  
آصفیہ کی سپر بھی میسر ہوئی، چند اور کتابوں کے ساتھ  
ولی دکنی کا مطبوعہ دیوان بھی دیکھا، اب تک میں  
اپنی ناواقفیت سے اس مطبوعہ کلام کو غیر مطبوع سمجھے  
ہوئے تھا، مگر یہ دیکھ کر غیرت نہا حیرت ہوئی کہ اُس  
کے انطباع کا شرف سب سے پہلے اہل ہند کی جگہ پیرس  
والوں کو نصیب ہوا۔ یہ دیوان سنہ ۱۸۳۳ ع میں بمقام

---

\* صحیح لفظ کلیت بضم کاف و سکون نون و فتح یا بوزن  
فعلت ہے۔ مگر اُردو بول چال میں بتشدید نون ہے اس  
اتباع سے اُردو سمجھ کر نظم کیا گیا ہے اگر کسی کو یہ  
استعمال پسند نہ ہو تو یوں پڑھا جائے :- القاب، خطاب، نام،  
اعلام تجھے۔



پیرس (فرانس) طبع ہوا ہے اور اُس کے مرتب و مہتمم جے\* -  
 ہیل - گریسن دی تائسی ہیں جنہوں نے اپنی قابلیت و  
 مذاق کے مطابق چند صفحات کا دیباچہ بھی فرنیچ میں  
 لکھا ہے، جو اس دیوان سے پہلے درج ہے۔ اس دیوان کی  
 سیر سے میری حسیات مدرکہ میں ایک ناقابل بیان جوش  
 پیدا ہوا، رہ رہ کر اپنے سلکی بھائیوں کی بے پروائی اور  
 مستشرقین یورپ کی کار فرمائی پر تعجب ہوتا رہا،  
 اس جوش کو لیے ہوئے کتب خانے سے نکلا اور سرچشمہ  
 علوم و فنون، افتخار سر سید و محمود، جناب سید راس مسعود  
 صاحب بی۔ اے (آکسن) فاضل تعلیمات مہالک محروسہ دکن  
 حفظہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن سے ملا - مہدوح الصدر اُردو  
 ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور اساتذہ قدیم کی تصنیفات  
 و تالیفات کے نشر و انطباع سے عام دل چسپی رکھتے ہیں،  
 دیوان کا تذکرہ سن کر بالطبع اس کے چھپنے کا اشتیاق ظاہر  
 فرمایا، اس تائید و تحریک نے مجھے بہت زیادہ متاثر  
 کیا اور بالتصمیم ارادہ کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے امکان  
 بھر ولی کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ دواوین جمع کر کے  
 ایک صحیح اور مکمل نسخہ تاریخی نقد و نظر کے ساتھ  
 شائع کیا جائے گا —

حیدر آباد کے چند روز قیام میں دوچار جگہ دیوان  
 مذکور کا تجسس کیا، کتب فروشوں سے پوچھا، بعض اعزہ  
 کے کتاب خانے دیکھے، مگر کسی جگہ ولی کا دیوان دستیاب  
 نہیں ہوا، اسی سفر میں بھبئی جانے کا اتفاق ہوا، یہاں  
 بھی معمولی تلاش جاری رہی، آخر ایک کتاب فروش کے

---

\* اس تدوین کے بعد اسی مولف نے اُردو شعرا کا ایک  
 مبسوط تذکرہ فرنیچ میں لکھا ہے، جو تذکرہ دی تائسی کے  
 نام سے منسوب ہے۔

پاس بھبھٹی کا چھپا ہوا دیوان ملا اور اتفاق سے وہی ایک نسخہ دکان میں رہ گیا تھا۔ اس کامیابی پر امید ہوئی کہ سعی احسن مشکور ہوگی۔ اگرچہ اس دیوان (مطبوعہ بھبھٹی) کی بے ربطی - غلط نویسی اور اختصار و اصلاح کو دیکھ کر مسرت کے عوض کُلفت ہوئی، پھر بھی مالا ید رک گلہ لایتروں کو مد نظر رکھتے ہوئے دیوان مذکور تبرک سمجھ کر حرز جاں بنایا گیا، اور بصد شوق و اضطراب وطن واپس ہوا، گھر پہنچ کر اپنے کتب خانے کا قلمی دیوان نکالا اور بھبھٹی کے دیوان سے ملایا تو زمین و آسمان کا فرق نظر آیا۔ کچھ دنوں بعد ضلع آرہ صوبہ بہار کا سفر کرنا پڑا، وہاں اخی معظم جناب سید آل حسین صاحب بلگرامی رئیس کواٹہ کے کتاب خانے میں فول کشور لکھنؤ کا مطبوعہ دیوان ملا، اور برادر بھان برابر سید ظہیر حیدر صاحب بی۔ اے بلگرامی دپٹی کلکٹر آرہ کی کوشش سے پیرس کا چھپا ہوا دیوان بھی بالعاریۃ مل گیا اور ایک قلمی نسخہ عم سہجد مولوی سید محمد صاحب بلگرامی کا نقل کیا ہوا ہاتھ آیا، ان متواتر کامیابیوں نے بہت زیادہ ہمت افزائی کی۔ سفر کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ ان سب دواوین سے ایک صاف اور صحیح نقل شروع کی۔ چند ماہ کی مسلسل جنبش قلم سے صاف شدہ دیوان اس قابل ہو گیا کہ مطبع میں بھیجا جاسکے۔ مگر اتنی کاوش و محنت کے بعد تنہا دیوان کا شایع کر دینا تجارتی منفعت کے سوا کسی علمی مفاد کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا۔ ضرورت تھی کہ ایسے دیوان کے لیے صاحب دیوان کے حالات لکھ کر تمام مراحل تبصرہ و نقد طے کیے جاتے۔ لیکن موجودہ عروج یافتہ زمانے میں جب کہ آسمان نقد و نظر پر بڑے بڑے شمس العلما چمک رہے ہیں، ایک ذرۂ ناچیز کے لیے یہ کام آسان نہ تھا۔ راہ کی دشوار گزاری نے عرصے تک کمر بستہ نہیں ہونے دیا، مگر بالآخر یہ دیکھ کر کہ خواص اہل قلم اس

طرف متوجہ نہیں ہوتے یا اس کام کو معمولی و غیر مفید سمجھکر نظر انداز کیے ہوئے ہیں، مجھے ابجد خواں کو بسم اللہ کہہ کر قلم اُٹھانا پڑا۔ ممکن ہے کہ ایک نائنس کی یہ خدمت اب نہیں تو پھر کبھی کسی کامل کے اضافہ و اصلاح سے مکمل ہو جائے۔ تکمیل کے انتظار میں تعویق کے جھولے میں جھولتے رہنا اپنے آپ کو حداثت و انقلابات کا شکار بنا دینا ہے۔ وقت کو غنیمت سمجھکر جو بندہ جائے اُسے مروتی جاننا چاہیے کیونکہ:-

اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا  
 پر اب جو کچھ ہے یہ تو کسی سے سنا نہ تھا  
 باور نہیں ابھی تجھے غافل! تو عنقریب  
 معلوم ہوے گا کہ یہ عالم فسانہ تھا

(خواجہ میر درد)

## دیوان اور سوانح ولی کے حالات

ولی جس کو انبائے سخن اُردو شاعری کا ابوالاباء سمجھے ہوئے ہیں، تمام تذکرہ نویسوں کی بے پروائیوں سے اختلافات کی فیرونکیوں میں ایسا گھوا ہوا ہے کہ صحیح حالات کا انکشاف کیسا، خود اُس کے نام پر اتنے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ اُن سب کو ہٹا کر مسیحی کا پہچاننا ایک معما ہو گیا ہے۔ نام و حالات کے سوا اصلی وطن کا بھی پتا نہیں چلتا۔ شمس اللہ شمس الدین، شمس ولی، ولی محمد اور ولی اللہ اتنے نام بتانے کے بعد کسی نے صوبہ گجرات کے شہر سورت یا پونڈا کا ساکن لکھا ہے، کوئی احمد آبادی کہتا ہے، اکثر اورنگ آباد دکن سے منسوب کرتے ہیں، کسی جگہ صوبہ بہار و شاہجہان آباد کے قیام کا نشان ملتا ہے۔ سب سے آخر میں اس زمانے کے ایک شیر پنجاب صوبہ گجرات کی شرکت اسہی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے

شہر گجرات\* (پنجاب) کو ولی کا جنم بھوم بتاتے ہیں،  
ان حسابوں بقول شخصے از روے سخی ولی بھی ع:  
هفصد و هفتاد قالب دیدہ است

کا مصداق بن سکتا ہے۔ ان واقعات و اختلافات کی  
بے ترتیبیوں کے بعد دیوان پر نظر ڈالی جائے تو وہاں کا  
عالم ہی دوسرا ہے، ہر صفحہ نہیں بلکہ ہر غزل میں اکثر  
مصرع و اشعار ایک دیوان سے دوسرے دیوان میں مختلف  
پائے جاتے ہیں، کسی میں غزلیں کی غزلیں نثار دہیں،  
بعض دیوانوں میں مرتب کرنے والوں نے اصلاحیں دے کر  
دور عالمگیر کے شاعر کو حکومت برطانیہ کے عہد کا شاعر  
بنا دیا ہے، کسی سہاسی اور جلد باز مؤلف نے انتخاب اشعار  
میں یہ کتر بیونت کی ہے کہ دوسروں کے اشعار ولی سے  
منسوب کر دیے ہیں، ان ہفت رنگی اختلافات کے ساتھ یہ  
مشکل، اس زمانے کے مؤلف کو اور شش و پنج میں ڈال دیتی  
ہے کہ دو سو برس پہلے کی زبان اور اکثر پرانے اور دکنی  
محاورات کے سمجھنے والے نا پید ہیں، اور پھر کسی مرتب  
دیوان نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اجنبی و نامانوس  
اور متروک الفاظ کے معنی آج کل کی اردو میں لکھ  
دیے ہوں۔

غرض کہ ایسے سر در گم واقعات اور صاحب واقعات کا دیوان  
تبصرہ و نقد کے ساتھ شایع کرنا اُس شخص کا کام ہونا چاہیے  
تھا جس کے دماغ میں مشرقی و مغربی علوم و فنون کا پورا  
سرمایہ جمع ہو اور اُس کے ارد گرد ہر زبان اور ہر زمانے کا  
کتابی مواد موجود ہو اور پھر وہ معاش کی طرف سے بھی  
ہر طرح مطمئن ہو۔ اگرچہ ایسا یکسو دماغ فی زمانہ کم از کم

\* سنہ ۱۹۱۹ ع کے رسالہ مخزن لاہور کے مختلف نمبروں

میں یہ بحث دیکھنی چاہیے —

مسلمانوں میں تو مغفود سا ہے، پھر بھی مجھ سے زیادہ ایک دو نہیں سیکڑوں ہر قسم کی جامعیت رکھنے والے موجود ہیں۔  
 قلم اُٹھا چکا ہوں، لکھنا شروع کر دیا ہے، لکھتا ہوں مگر ہر لفظ پر شبذیز خامہ تھوکریں کھاتا ہے، منزل دشوار گزار و ناہموار ہے اور عنان راہوار ایک اجنبی سوار کی گرفت میں ہے خدائے کار ساز مددگار ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ:-

✓ دو قدم چل چل کے گرتے ہیں طریق عشق میں

تھوکریں، ہیں منزلیں اس راہ ناہموار کی (داغ)  
 بظاہر کسی اُستاد قدیم کا دیوان چھاپ دینا آسان ہے اور اُس پر تبصرہ و نقد بھی سہل، کیونکہ ان کاموں کے لیے اکثر نقالی کے سوا قوت آخذہ سے بہت کم مدد لینا پڑتی ہے۔  
 قلمی یا مطبوعہ دیوان کی نقل معمولی کاپی نویس بھی کر سکتا ہے اور اسی طرح چھپے ہوئے تذکروں سے حالات بھی اقتباس کیے جاسکتے ہیں۔ تجارتی نفع کے لیے تو یہ طریقہ ضرور سہل الحصول ہے مگر فی الحقیقہ وہ سکھ جو نقادان سخن کی پرکھ میں کامل العیار سمجھا جاسکے اس ملمع سازی سے تکسالی نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دیوان کی ترتیب میں لگا تار دو تہائی سال صرت کرنے پڑے اور باوجود خاص کاوش و محنت کے اپنی خامی کی وجہ سے اب بھی ایک آفچ کی کسر معلوم ہوتی ہے۔

ولی کے دیوان کی دو سو برس بعد صحت واقعات کی ترتیب، اپنے سے پہلے تذکروں کا مطالعہ اور پھر اُن سب کا ضروری التقاط و انتخاب ایک اہم کام تھا۔ اکثر مصنفین و مؤلفین کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ متعلقہ کتابوں سے تدوین و تہذیب اور انتخاب کے لیے اپنے احباب و متوسلین کو متوجہ کر لیتے ہیں، اس طرح اصل مصنف و مؤلف کی محنت بت جاتی ہے۔ مگر مجھ ان دو برسوں میں ایک دن بھی ایسا نصیب نہیں ہوا۔

ہجر کی وہ رات کیسی رات تھی  
ایک میں تھا یا خدا کی ذات تھی

(داغ بہ تغیر ردیف)

اسلات کی تصانیف کا فراہم کرنا، موجودہ معاصرین و اہل مذاق سے مراسلت اور مباحثہ جاری رکھنا، کتب بینی میں وقت گزارنا، اُن سب سے اپنے مطالب چننا، پھر سب کی سلسلہ وار ترتیب و تہذیب گویا ع:

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بن کر دو سالہ نہیں بلکہ دو صد سالہ بادۂ کہن ایک ولی المہ کی آر میں ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔  
مزا ہے بات کا جن کو، سنیں مزے کی وہ بات

مئے سخن سے زیادہ کوئی شراب نہیں احسن)

فاشکری ہوگی، اگر مقابلۂ دیوان ولی کی زحمت کشی میں،  
حضرت اخى المعظم سید آل حسین صاحب بلغرامی اور برادر  
ہمس سید معتمد محسن خان صاحب بلغرامی رئیسان کواٹھہ  
ضلع آراہ کا سپاس گزار نہ ہوں جنہوں نے شام کے سات بجے سے  
بارہ بجے رات تک، اکثر اپنے اوقات عزیز کو مصروف مقابلہ  
رکھ کر، چند دیوانوں سے ایک صحیح نسخے کے مرتب کرنے  
میں حقیر کو کافی مدد دی۔ اگر ایسے با استقلال اور منجہد  
مقابلہ کرنے والے نہ ملتے تو دیوان ولی کی تصحیح آسانی سے  
نہ ہوتی۔ کیوں کہ ہر غزل میں دو چار شعر ایسے ہوتے تھے،  
جن کی صحت، قابلاً غور و تامل کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی۔  
فجزا ہما اللہ علی خیر العزاء

ولی کے حالات، دیوان کی تصحیح، مختلف واقعات کا  
انتخاب، غرض کہ تمام ماہ و ما علیہ کے لیے، جس قدر دواویں،  
تذکرے اور دیگر کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے اُن  
سب کی فہرست طویل ہے، بطور نمونہ تھوڑے سے نام یہاں لکھے  
جاتے ہیں، جن سے مؤلف کی تلاش و محنت کا اندازہ ہوسکے گا۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱	دیوان ولی	ولی	راقم حروف کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو سنہ ۲۴ جلوس محمد شاہی مطابق ۱۱۵۴ھ کا لکھا ہوا ہے اور کم و بیش یہی زمانہ ولی کے انتقال کا ہے۔
۲	”	”	مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو بعد محمد شاہ لکھا گیا۔
۳	”	”	سنہ ۱۱۸۵ھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ - کتب خانہ مولوی سید سیدکان الدہ خان صاحب رئیس گورکھ پور میں موجود ہے۔
۴	”	”	مولوی غلام سجاد صاحب مختار بدایوں کا قلمی نسخہ جس کا اول آخر ناتمام ہے۔
۵	”	”	نواب فصیر حسین خان صاحب خیال عظیم آبادی کے پاس ہے جو ولی کی زندگی میں لکھا گیا سنہ تحریر سنہ ۱۱۲۰ھ اور خاص اورنگ آباد دکن ہی میں لکھا گیا۔
۶	”	”	مطبوعہ پھرس ۱۸۳۳ع مرتبہ جے ہیل گریسن دی تاسی جس کو جان شکسپیئر کے نام معلن کیا۔
۷	”	”	سنہ ۱۲۹۰ھ ہجری میں بمقام بمبئی مطبع حیدری میں چھپا

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
			اور محمد منظور نے اُس پر مختصر دیباچہ لکھا -
۸	دیوان ولی	ولی	سنہ ۱۲۹۵ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ نے مختصر دیباچے کے ساتھ چھاپا -
۹	”	”	مرتبہ و نوشتہ حال دستخطی مولوی سید محمد صاحب بلگرامی رئیس کواٹھہ ضلع آراہ -
۱۰	انتخاب دیوان ولی	”	از رسالہ اُردوے معلیٰ بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۱۰ع مرتبہ حسرت موہانی -
۱	تذکرہ ریختہ گویاں	فتح علی حسینی	غیر مطبوعہ ہے - اصل تذکرے سے سنہ تالیف کا پتہ نہیں چلتا - طبقات الشعراء میں سنہ ۱۱۵۳ھ سال تالیف لکھا ہے - قدیم تذکرہ ہے -
۱۲	نکات الشعراء	میر تقی میر	شعراء ریختہ کا تذکرہ ہے جو حال میں مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے چھپوایا ہے -
۱۳	گلشن ہند	مرزا لطف علی (لطف)	مولفہ سنہ ۱۸۰۱ع مطبوعہ سنہ ۱۹۰۶ع تذکرہ گلزار ابراہیم کا ترجمہ ہے اور کچھ حالات اضافہ بھی کئے ہیں، غالباً اُردو زبان میں یہی پہلا تذکرہ شعراء ہے -



شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱۳	دریائے لطافت	میرانشاء اللہ خان افشا	مولفہ ۱۲۲۲ھ قواعد و تاریخ اُردو کی مستند تالیف ہے۔ ابتداً مرشد آباد میں چھپی تھی۔ اب سنہ ۱۹۱۶ء میں انجمن ترقی اُردو کی طرف سے حصہ قواعد چھپ گیا ہے۔
۱۵	نفائس اللغات	مولوی اوحدا الدین بلگرامی	سنہ ۱۲۵۳ھ میں بعہد امجد علی شاہ اودہ تالیف ہوئی۔ اُردو لغات، عربی، فارسی اور اکثر ترکی مترادفات کے ساتھ درج ہیں۔
۱۶	طبقات الشعرا	مسٹر ایف فیلن و مولوی کریم الدین	اُردو شعراء کا مبسوط و مستند تذکرہ ہے اور زیادہ تر دی تائسی کے تذکرے سے مدد لی ہے۔ سنہ ۱۸۴۸ء میں بمقام دہلی طبع ہوا۔
۱۷	گلشن بیخار	ذواب مصطفیٰ خان شیفتہ	مولفہ سنہ ۱۲۵۰ھ و مطبوعہ سنہ ۱۳۱۵ھ نول کشور لکھنؤ۔ مسئلہ مگر مختصر تذکرہ ہے۔
۱۸	گلستان بیخزاں	حکیم قطب الدین باطن	مولفہ سنہ ۱۲۶۱ھ بجواب گلشن بیخار مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۲ھ۔
۱۹	سخن شعرا	عبدالغفور خان فساخ	مولفہ سنہ ۱۲۸۱ھ مطبوعہ نول کشور۔
۲۰	مجمع الاشعار	مولوی بدیع الزماں	مطبوعہ و مرتبہ مطبع نظامی کانپور۔ اکثر اساتذہ قدیم کی غزلوں کا مجموعہ ہے۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۲۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد	مشہور تذکرہ ہے مطبوعہ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی
۲۲	جلوۂ خضر ۲ حصہ	صفیر بلگرامی	مبسوط تاریخ و تذکرہ شعراے اردو۔ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۷ھ -
۲۳	آثار الشعراۃ ہند	دیوبند پشاش	مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۸۸۵ ع ہندو شعرا کا تذکرہ ہے -
۲۴	زبان اردو کی تاریخ	چرنجی لال دہلوی	مطبوعہ مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۸۸۴ عیسوی -
۲۵	مقدمہ دیوان حالی	مولوی حالی	مطبوعہ نامی پریس کان پور سنہ ۱۸۹۳ عیسوی -
۲۶	نشتہ سخن	مولوی احسان اللہ عباسی	مطبوعہ ۱۹۱۱ عیسوی -
۲۷	تذکرہ خم خانہ جاوید	لالہ سری رام دہلوی	شعراے اردو کا مبسوط تذکرہ ہے جس کی ۳ جلدیں ابھی شائع ہوئی ہیں -
۲۸	قواعد اردو	مولوی عبدالحق بی اے	مطبوعہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی -
۲۹	محبوب الزمن تذکرہ شعراے دکن	مولوی عبدالجبار خان	دکن کے شعراے قدیم و حال کا تذکرہ - ۲ جلد -
۳۰	مخزن المعاورات	چرنجی لال دہلوی	لغت اردو

شہار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۳۱	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	لغت اُردو، ۴ جلد
۳۲	امیر اللغات	امیر مینائی	دھیف الف کے دو حصے اُردو لغت میں شایع ہوئے ہیں -
۳۳	سر مایڈ زبان اُردو	جلال لکھنوی	مختصر لغت اُردو
۳۴	تاریخ فرشتہ	ملا محمد قاسم فرشتہ	دکنی سلاطین کا مفصل احوال اس سے لیا گیا - طبع ہو گئی ہے -
۳۵	آلی عثمان معروف بہ جواہر خسروی	امیر خسرو دہلوی	مطبوعہ سنہ ۱۳۳۶ ہجری
۳۶	نشتہ عشق	حسین قلی خان عاشقی	فارسی شعرا کا مبسوط غیر مطبوعہ تذکرہ ہے - مولفہ سنہ ۱۲۲۳ ہجری
۳۷	سفینۂ بیخبر	میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی	تذکرہ شعراے فارسی مولفہ سنہ ۱۱۳۵ ہجری
۳۸	مآثر الکرام و سرو آزاد	میر آزاد بلگرامی	تذکرہ علما و فقرا مولفہ سنہ ۱۱۶۶ ہجری
۳۹	ید بیضا	،،	تذکرہ الشعرا فارسی مولفہ سنہ ۱۱۳۸ ہجری
۴۰	بہار ہند	مرزا مچھو بیگ عاشق لکھنوی	اُردو لغت - مطبوعہ شوکت جعفری لکھنؤ سنہ ۱۸۸۸ء

بعض کتابوں کے نام پڑھ کر کہا جاسکتا ہے کہ تذکرہ ولی سے ان کو کیا تعلق ہے، مگر یہ معلوم کر کے کہ ایک سوانح نگار کو اپنا فرض ادا کرنے کے لیے صاحب تذکرہ کے خصائل و اطوار، ایام زندگانی کے لیل و نہار، اور اُس کے معاصر و معاهد کا حضور و شہار کیسا ضروری ہے، یہ اعتراض قائم نہیں رہ سکتا۔

جتنی کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں، اُن میں ایک کے سوا کسی تذکرے میں ولی کا سنہ ولادت و وفات نہیں ملا۔ اس ایک دریافت کے لیے تمام تذکروں کو بالاستیعاب دیکھنا پڑا اور اس کوہ کندن کے بعد کاہ برآوردن کی تصدیق کرنی پڑی۔ اکثر کتابوں میں ضمناً ایسے واقعات مل جاتے ہیں جن کا پتہ اُن تالیفات میں نہیں چلتا جو خاص اسی موضوع کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

ایسے مراحل زندگی کا منزل بمنزل شہار آسان نہیں جہاں قدم قدم پر سر کے بل چلنے والے قلم کو ٹھوکریں کھانی پڑیں، واقعات کا اختلاف و انتشار ایک ایسا طوفان بے تمیزی ہے جس کی ترتیب و تہذیب بآسانی کیا بمشکل بھی ہو جائے تو ایک خادم ادب کو رات دن محنت کرنے میں عذر نہیں۔ گزشتہ واقعات و حالات، وحی و الہام کے ذریعے سے تو معلوم ہوتے نہیں، لا محالہ تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، مگر افسوس ہے کہ بالعموم قدما اور بالخصوص تذکرہ نویسان شعرا اپنی تصانیف کو کہیں تو غیر ضروری طوالت سے ایسا افسانہ بنا دیتے ہیں کہ پڑھنے والا سمجھنے کی جگہ گھبرا جاتا ہے اور کہیں بیجا اختصار سے ضروری مضامین کو ایسا گنجلک کر دیا جاتا ہے کہ وہ لکھنا نہ لکھنے کے برابر مافنا پڑتا ہے۔ اگلے زمانے میں کسی مشہور فرد کی حالات نویسی میں اتنا فرض ادا کرنا واجب سمجھا جاتا تھا کہ صاحب ذکر کا عرفی نام اور معمولی پتا لکھ کر ورق کے ورق نمونہ کلام سے سیاہ کر دیے جاتے۔ آئندہ نسلوں کو اُن تذکروں سے یہ بہ

نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بزرگ کس زمانے میں تھے اور کہاں کہاں ایام زندگانی صرف کیے اور کیا کیا خاص واقعات عام فوائد کے لیے چھوڑ گئے۔ آج دو سو چار سو برس پہلے کے کسی بزرگ کی تاریخ لکھنے والا اُس کے معاصر یا معاصر کے معاصر کی تحریر پڑھتا ہے تو اُس کو بجز نام و انتخاب کلام کے اپنے مذاق و ضرورت کی کوئی مفید بات نہیں ملتی۔ البتہ طبقات اولین کے بعد آج سے دس بیس برس قبل جو مؤلف و مصنف گزر گئے ہیں اُن میں سے دو چار اہل قلم نے چند تاریخی خاکے ضرور ایسے کھینچ دیے ہیں جن سے نقش ثانی بنایا جاسکتے ہیں، مگر واقعات کو کیا کیا جائے اگر وہ موجود نہیں تو فرضی تخیلات کس کو پسند آسکیں گے۔ باوجود ان تمام مشکلات کے راقم نے اُن تمام تذکروں کو جو دستیاب ہوئے بغور مطالعہ کیا اور خود ولی کے کلام کو پڑھا اور جہاں تک ممکن ہوا تنقیح و تنقید کے بعد ان کے حالات کو اس جگہ لکھ دیا ہے۔

نام کی تحقیقات | شمس الدین، شمس الحق، شمس مولا، ولی الدین، حاجی ولی، ولی محمد، اور

ولی اللہ۔ یہ سب نام ایک مسلمان کے ہو سکتے ہیں۔

شعرا کا عام دستور دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اپنے نام اور اُس کی مناسبت سے تخلص کا استخراج کرتے ہیں۔ اس لیے یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اُن کے نام میں لفظ ولی شامل ہو اور اس طرح ولی الدین، ولی محمد یا ولی اللہ، شمس الدین وغیرہ سے زیادہ روشن ہے۔

ولادت و وفات | قرین قیاس تحقیقات یہ ہے کہ ولی کی ولادت بہمقام اورنگ آباد سنہ ۱۰۷۹ ہجری میں واقع ہوئی اور ”دہ مجلس“ کی تاریخ تالیف

سے اُن کا وجود سنہ ۱۱۴۱ ہجری تک ثابت ہوتا ہے۔ اس تالیف کے بعد ۱۳-۱۵ سال تک زندہ رہ کر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں بہمقام احمد آباد (کجرات) فوت ہوئے اور دریا خان کے

گنبد کے سامنے دفن کیے گئے \* دیوان بہبئی کے دیباچہ نویس اپنے اُستاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: ’’ولی کی قبر حسب وصیت خام بنی ہوئی ہے اور بالیں کی طرت چینی کے تکرے نصب ہیں اور نیز ایک قطعہ سنگ مرمر پر لکھا ہوا دیکھا گیا ہے‘‘۔

اصل وطن | بارہویں صدی ہجری کے تھام تذکروں میں جن کو ان حالات سے زیادہ قربت زمانی حاصل ہے

ولی کو دکنی اور اورنگ آبادی لکھا گیا ہے، ایسی صورت میں متاخرین کا بغیر کسی کافی ثبوت کے احمد آبادی یا گجراتی لکھ دینا ناقابل تسامیم ہے، اس وقت یا خود ولی کے عہد میں صوبہ گجرات کا صوبہ دکن پر اطلاق نہیں سنا گیا، احمد آباد گجرات کا صوبہ دکن سے ہم سوا نہ ہونا مسلم مگر دونوں کا متحد ہونا غلط ہے۔ چونکہ ولی کے تھام اہم واقعات سردرگم ہیں اس لیے قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ صوبہ گجرات میں طالب علمی کے سوا کسی سلسلہ معاش و ملازمت نے زیادہ یا تھام عہر قیام رکھنے پر مجبور کیا ہو، اور اس طرح وہ احمد آبادی مشہور ہو گئے ہوں۔

دیوان ولی معقول حجم رکھتا ہے اور قریب قریب اُس کی ہر غزل و قصیدہ و رباعی میں حیدر آبادی و اورنگ آبادی الفاظ و محاورات پائے جاتے ہیں، جن کی تفصیل ایک خاص عنوان کے تحت میں کی جائے گی۔ بعض الفاظ گجرات و دکن میں ضرور مشترک ہو سکتے ہیں۔ مگر اس شان اشتراک کو کثرت اختصاص پر ترجیح دنیا تحقیق کا خون کرنا ہے۔

اسی طرح ایسے بعض اشعار جن میں کسی تخیل و خصوصیت سے سحر بنگالہ یا شہر سورت اور دلی کی

جہنا کا ذکر آگیا ہو، اُن کو پڑھ کر ہے۔ ہیل - گریسن دی  
 تائسی کی طرح یہ سمجھ لینا کہ اس کا قائل سورت -  
 دہلی یا بنگال کا رہنے والا ہے ایک لا طائل خیال اور بے  
 سرو پا بات ہے۔ جن تذکرہ نویسوں نے ولی کو گجراتی  
 یا احمد آبادی سمجھ لیا ہے، وہ نہ صرف اُن کے قیام  
 احمد آباد سے دھوکا کھا گئے ہیں، بلکہ اُن کی وفات  
 احمد آباد نے اس وہم کو جامۂ یقین پہنا دیا ہے۔ بغیر  
 کسی تاویل و تامل کے ولی کا دکنی ہونا اُن کے معتقد  
 اشعار سے ثابت ہوتا ہے، مثلاً:—

یو مکھ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس  
 (ولی) پروانگی کرتا تری ملک (دکن) بھیتر

✓ ولی ایران و توران میں ہے مشہور  
 اگر چہ شاعر ملک (دکن) ہے  
 ایسے اشعار پڑھنے کے بعد اُن کے وطن کی مزید  
 تحقیقات عبث ہے۔

اس مرحلے کو بھی ہمارے تذکرہ نویسوں  
 سفر و قیام | نے اُنہیں لفظی استعارات و تشبیہات کی رہنمائی  
 سے طے کیا ہے، حالانکہ شاعر کے کلام میں کسی ملک یا  
 شہر کے نام آجانے سے یہ ماننا لازمی نہیں کہ وہ اُس  
 سر زمین پر گیا بھی ضرور ہے، اگر ایسا ہو سکتا ہے  
 تو ولی کا ایران و توران اور عراق و شیراز میں بھی  
 آنا جانا ماننا پڑے گا کہ ان شہروں اور ملکوں کا ذکر بھی  
 دوچار جگہ ولی نے کیا ہے۔ ہاں جن مقامات کا تذکرہ  
 کسی خاص تشریح و تفصیل سے کیا گیا ہو اُن کے اسالیب  
 بیان اور روابط کلام سے اُن مقاموں کا سفر و قیام ماننے کے  
 قابل ہے۔ جیسے کہ ولی نے صوبۂ گجرات، شہر سورت  
 اور دلی کے متعلق اشعار موزوں کیے ہیں، اُن سے بلاشبہ

مذکورہ بالا شہروں میں اُن کی آمد و رفت اور قیام کا نشان ملتا ہے۔ دہلی کا سفر چلند روزہ اور گزراں معلوم ہوتا ہے، سورت اور احمد آباد میں البتہ اُن کی عمر کا معتد بہ حصہ ختم ہوا ہے۔ جو مثنوی سورت کی تعریف میں لکھی ہے اور اس میں وہاں کی خاص خاص معاشرت و مدنیت بالتفصیل بیان کی ہے وہ اُن کے طویل قیام کی مؤید ہے۔ اسی طرح خاص احمد آباد کی وسیع ماند و بود کو اُن کی طالب علمی، نیز بیعت شاہ نور الدین علیہ الرحمہ، پھر شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی مداحی اور سب سے آخر مگر سب سے زیادہ اُن کی رحلت ثابت کرتی ہے۔ بلا این ہمہ کسی سیاح شاعر کی سیر و سیاحت ایسی چپ چاپ اور ساکت و صامت نہ ہوگی جیسی ہمارے تذکرہ نویسوں کی غفلتوں سے بے چارے ولی کی دیکھی جاتی ہے۔ کیا ایسا شاعر جس کو نسل شاعری کا باوا آدم اور ریختہ گوئی کا موجد مانا جاتا ہو کہیں جاکر خاموش رہ سکتا ہے؟ اور اگر وہ اجنبیت و مغائرت کے رسمِ ادب و لحاظ سے کچھ دیر کے لیے پنبہ دھن بھی بن گیا ہو تو کیا اُس زمانے کے سخن شناس مہماں نواز اور اہل کمال زبان آور ایسی چپ کی داد دیے بغیر رہ سکتے تھے؟ ضرور اور یقیناً جہاں جہاں ولی کے قدم گئے ہوں گے وہاں نہ صرف اُن کی موجودگی میں بلکہ چلے آنے پر بھی مدتوں رات دن شعر و سخن کے چرچے، مشاعروں کے جھگڑے، سخن آفرینیوں کے لطیفے، ملاقاتوں کے اذکار ہوتے رہے ہوں گے، مگر افسوس ہے کہ آج اُن واقعات میں سے کسی ایک کا بھی سراغ نہیں ملتا۔ اور خیالی فانوس روشن کرنے سے بھی اس تاریک لوح پر کوئی دل پزیر نقش نہیں جھٹا۔ محبوباً تحقیقات نام و نشان اور تعینات زمان و مکان کی طرح بصد حسرت و یاس ان ضروری اور مفید معلومات سے بھی دست کش ہے۔



پڑتا ہے اور لومڑی کے کھتے انگوروں والی مثل کی طرح یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کوئی ہوں اور کبھی یا کہیں ہوے یا رہے ہوں، سب باتوں سے چشم پوشی کر کے صرف اُن کا کلام دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا حیثیت و خصوصیت رکھتا ہے۔

**مذہب و ملت** | نام و نشان کی طرح بلکہ اُس سے زیادہ یہ تفتیش و تحقیقات بھی کچھ مفید مطلب نہیں مگر سلسلہ ترتیب کی خانہ پری و قائع نگار کو مجبور کرتی ہے اس لیے اس معاملے میں بھی ولی کے کلام سے استفادہ و استعانت ضروری ہے۔

تذکرۃ تآکثر فیہا مرتبہ مولوی کریم الدین اور دیباچہ نویس دیوان مطبوعہ پیرس کے سوا اور کسی نے ولی کے مذہب کو مذہب نہیں بتایا۔ ان دونوں کتابوں میں اُن کا مذہب بین بین دکھایا گیا ہے، یعنی وہ نہ سنی تھے نہ شیعہ، یا یہ کہ دونوں مذاہب کے معتقد تھے۔ گویا بقول قدر بلگرامی:-

خدا معلوم کیسا گو مگو ہے قدر کا مذہب

کہ شیعہ ہے نہ سنی ہے مسلمان ہے نہ کافر ہے

دیباچہ نویس دیوان مطبوعہ پیرس کی تحقیقات زیادہ قابل گرفت نہیں کہ وہ خود مسلمان نہ تھا، اُس نے جو کچھ لکھا وہ اپنے مسلمان احباب سے سن سنا کر لکھا، جن کے قیاسات یقینیات کی چہرہ کشائی نہ کرسکے، مگر مولوی کریم الدین پر تعجب ہے کہ وہ آج سے سو برس پہلے ہونے کے باوجود بھی اپنے قومی و مذہبی شعائر و خصائص کا احساس نہ کرسکے۔

شیعہ و سنی میں اصولی یا فروعی جو کچھ اختلاف ہے اُس کی ابتدا یہ ہے کہ اہل سنت رسول اکرم کے بعد خلفائے اربعہ کو بالترتیب افضل و اعلیٰ مانتے ہیں اور شیعہ صرف حضرت مولا علی اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے گیارہ اماموں کو منصوص و مامور و مقدم جانتے ہیں۔ ان معتقدات کے لحاظ جہاں کسی کے کلام میں صرف ائمہ اہل بیت کی منقبت دیکھی

جاتی ہے وہاں اکثر ناواقف اُس کے مصنف کو شیعہ کہنے لگتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہے —

خلافت راشدہ (اربعہ) کے بعد امارت و سلطنت ظاہری نے متعدد اور متفرق باطنی فرقے پیدا کر دیے تھے جن میں پاک فہاد متصوفین نے بالعموم تمام حقائق و معارف کا سلسلہ فیوض امیر المؤمنین حضرت مولا علی کی معرفت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم تک پہنچایا، صوفیہ کرام کے حقیقی اور دل نشیں معتقدات کا اثر یوماً فیوماً بڑھتا گیا۔ چوتھی پانچویں صدی ہجری میں سنی مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جہاں شجرۂ بیعت کی کوپلیں نہ پھوٹی ہوں، صاف باطن صوفیوں کی ولے شاہ ولایت کا یہ عام اثر تھا کہ اُس زمانے کے شیعہ بھی صفوت متصوفین میں شامل نظر آتے تھے، سالکین راہ طریقت کے بعض اقوال و خیالات جو کسی خاص جذبہ و اثر کے ماتحت ہوتے تھے اور جن کے لفظی معنوں سے عوام الناس دھوکے میں پڑ جاتے تھے، ایسے خیالات علماے شریعت اور فقہائے ملت کو ناگوار ہوتے تھے مگر اس اعتقاد میں کہ حضرت مولا المؤمنین کی ولا جزو مذہب اسلام ہے فی الحقیقۃ ظاہر و باطن کے کسی فرقہ اہل سنت کو اختلاف نہ تھا۔ اس عام اعتقاد کا اثر آج سے نصف صدی پیشتر تک ہر شریف و وضع اور خواندہ و ناخواندہ سنی مسلمان کے دل پر اس طرح جما ہوا تھا کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرح کسی پیر و مرشد سے دست بیع ہونا بھی داخل ایمان تھا اور اب بھی اگر فلسفہ و سائنس کے مشککین کو چھوڑ دیا جائے تو ہر سنی آپ کو اپنا پیشوا و امام اور مستحق درود و سلام جانتا ہے، صوفیوں اور عابدوں کے وظائف و عبادات میں فرائض و واجبات کی طرح اکثر دعائیں اور اشعار ایسے موجود ہیں جن کو پڑھکر ذات والاے مولیٰ سے استہداد و استعانت چاہی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں

(ولی) اُس زمانے کے تربیت یافتہ تھے جب کہ میدان تصوف کا ذرہ ذرہ کوس انا الحق بجا رہا تھا منقبت آئمہ اطہار پر ہکر اُن کو شیعہ سمجھہ لینا نا واقفیت معض ہے —

تاریک واقعات پر تحقیقات کی روشنی ڈالنے والے اصل مصنف کے کلام ہی سے حالات مستنبط کرتے ہیں مگر بعض طریقہ استدلال ایسے اختیار کیے جاتے ہیں جو اُن مناظر کو اور تاریک بنا دیتے ہیں، کسی مسلمان شاعر کو خلفائے ثلاثہ کی عدم مدح خوانی سے شیعہ مان لینا اور اسی طرح حضرت علی کی منقبت گوئی سے سنی نہ جاننا صحیح استدلال نہیں۔  
اُن کہ کند حب آل بغض صحابہ خیال

عقل ندارد درست فہم ندارد بجا

(حضرت صاحب مارہروی)

جناب (ولی) اپنے انداز کلام اپنی روش عام اور تعلیم و قیام سے بغیر کسی شبہ و شک کے اپنا اہل سنت ہونا بتا رہے ہیں، جہاں اُنہوں نے مناقب مولا کا شرف حاصل کیا ہے وہاں خلفائے راشدین کی مداحی کا سہرا بھی اپنے سر باندھا ہے۔ اگر یہ طلسم وہم بنایا جائے کہ حکومت وقت کے دباؤ سے اکثر شیعہ اس قسم کی سرسری مدح سرائی کر گئے ہیں تو یہ خیال بھی پادر ہوا ہے، کیوں کہ اُن کا قیام ایک ایسے مشہور صوفی کی خانقاہ میں رہا ہے اور اُس جگہ تعلیم حاصل کی ہے جس کو شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور وہاں کا حلقہ اثر کسی کو مدۃ العمر تقیے کے پردے میں نہیں چھپا سکتا، پھر (شاہ نور الدین) \* صدیقی و سہروردی سے دست بیع ہونا اور

---

\* تذکرۂ آب حیات اور محبوب الزمن تذکرۂ شعراے دکن میں ولی کے مرشد کا نام شاہ نور الدین لکھا ہے اور رسالۂ نور المعرفت مولفہ ولی کے نام سے بھی اُن کے فتاویٰ المرشد ہونے کا پتا چلتا ہے کہ کتاب کے نام میں بھی یہی و مرشد کا نور شامل کیا۔ علامہ پاک زاد (باقی بر صفحہ آئندہ)

اُن کے مرشد سلسلہ حضرت شاہ وجیہ الدین کی مدح میں ایک طویل ترجیع بند اور قصیدہ کہنا اور پھر فن سلوک میں ایک کتاب (نورالمعرفت) کا تالیف کرنا یہ سب قرائن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰)

حضرت مہر آزاد بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی کی تصانیف میں مآثر الکرام کے صفحہ (۲۱۹) پر یہ نام پایا گیا۔ ان کا اور ولی کا زمانہ حیات و ممات ایک ہے اس لیے ظن غالب ہے کہ یہی بزرگ ولی کے پیشواے طریقت تھے۔ آگاہی کے لیے مآثر الکرام کا ترجمہ لکھا جاتا ہے: —

مولانا نور الدین نور الدہ ضریحہ بن شیخ محمد صالح احمد آبادی علامہ زمان اور یگانہ اقران ہیں اس زمانے میں ان کا مثل کم گزرا ہے۔ ملا احمد سلیمانی احمد آبادی اور ملا فرید الدین احمد آبادی کی شاگردی کی اور سر آمد ارباب دانش ہوئے۔ سنہ ۱۱۲۳ ہجری میں زیارات حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور دوسرے سال مراجعت کی اور محبوب عالم ملقب بہ شاہ عالم ثانی قدس سرہ احمد آبادی سے بیعت کر کے مختلف خانوادوں کی خلافت حاصل کی اور مدرسہ خانقاہ رفیع البیان تعمیر کیا۔ ابتدائے تحصیل سے انتہائے عمر تک درس و تدریس اور تصنیف میں مشغول رہے اور ایک عالم کو متبحر بنایا۔ قادیانہ سو سے زیادہ چھوٹی بڑی تصنیفیں چھوڑیں۔ مثلاً تفسیر کلام اللہ مختصر و تفسیر نورانی فی السبع المئانی بارہ ہزار بیت۔ و تفسیر ربانی بر سورۃ البقرہ ۳۰ ہزار بیت۔ حاشیہ بر اوائل تفسیر بیضاوی۔ نورالقاری شرح صحیح البخاری۔ حاشیہ قویہ بر حاشیہ قدیمہ۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حل معائد حاشیہ شرح مقاصد۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ تلویح۔ حاشیہ عضدی۔ معول حاشیہ مطول۔ حاشیہ شرح وقایہ۔ حاشیہ شرح ملا۔ حاشیہ منہل۔ حاشیہ شمسہ ملحق۔ شرح تہذیب الملحق۔ کہ ان کی دقیق تصنیفوں میں ہے۔ طریق الاسم شرح فصوص الحکم۔ شرح مثنوی مولوی دوم۔ ان کی ولادت سنہ ۱۰۶۲ ہجری میں بمقام احمد آباد ہوئی اور شب نہم ماہ شعبان سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں وفات ہوئی۔ اعظم الاقطاب۔ تاریخ انتقال ہے۔ اکانوے برس کی عمر پائی اور اپنی خانقاہ کے قریب دفن ہوئے (ترجمہ مآثر الکرام مطبوعہ صفحہ ۲۱۹) —

اس تخیل کے کفیل ہیں کہ یہ سب واردات قلبی ہیں ہرگز کسی حکومت کے اثر کا نتیجہ نہیں، خصوصاً ایسی حالت میں کہ (ولی) کے بلبل ولایت نے گلستان مدحت میں کبھی مرغان زریں (اُمرائے دنیا) کے لیے نغمہ سرائی نہیں کی —

علمی قابلیت | اکثر مفید واقعات اور نسبی سوانح کی

طرح ایوان تاریخ میں اُن کے درس و تدریس کا باب بھی مقفل نظر آتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ عربی و عروض سے نا بلد تھے خلات واقعہ ہے۔ اُن کی کوئی غزل، کوئی شعر، کوئی رباعی، کوئی مثنوی اور کڑی مستزاد، متعارف و مقررہ دوائر و بحور سے باہر نہیں۔ نیز اُردو کی ابتدائی حیثیت کے موافق جابجا عربی الفاظ و تراکیب بھی ان کے کلام سے مفقود نہیں۔ ہاں اُس وقت کے طریقہٴ تکلم اور مستعملہ الفاظ روزمرہ سے اس زمانے میں اکثر دھوکا ہو جاتا ہے کہ یہ مصرع نا موزوں اور وزن سے خارج ہے۔ مثلاً [چلا] کر اُس زمانے میں خفیف ضغطہٴ تحتانی کے ساتھ (چلیا) بولتے تھے اور اسی طرح کتابت بھی جاری تھی۔ آج ہم اس پر ذک بھوں چڑھاتے ہیں، حالاں کہ بعینہ اسی طرح زمانہٴ موجودہ کے روزمرہ میں [کیا] اور [پیار] وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ جن کی کتابت میں ایک حرف [چلا] اور [چلیا] کی طرح بڑھا دیا جاتا ہے مگر تلفظ میں کا اور پار کے ہم وزن ہے۔ اسی طرح بعض عربی و فارسی کے الفاظ متعرب کو ساکن اور ساکن کو متعرب لکھ دینے سے اُن کی جہالت و ناواقفیت نہیں ثابت ہوتی، سیر و تلاش سے معلوم ہوگا کہ وہ لوگ بھی جن کی مشرقی فضیلت مسلم تھی۔ (ولی) سے سو برس بعد تک اُنہیں حرکات و سکنات کے عادی رہے ہیں۔

سراج الدین علی خان (آرزو) کی شعاع قابلیت فارسی

اور اُردو دونوں محفلوں کو روشن کیے ہوئے انہوں نے فرماتے ہیں:—

وعدے تھے سب خلاص جو اُس لب سے ہم سنے  
کیا لعل قیمتی دگھو جھوٹا فکل گیا

رکھے سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے

چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

( دیکھو ) کو ( دکھو ) پڑھو اور پھر عندلیب و شہید

کی جمع پر غور کرو - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خان

آرزو جنہوں نے علی حزیں پر اعتراض کیے ہیں وہ ایطاع

جلی سے نا واقف ہوں گے - ( شاہ حاتم ) جن کی اُستادی

مسلم ہے اور جنہوں نے بزعم خود اصلاح اُردو میں پیش

دستی کی ہے - لکھتے ہیں:—

لگن میں تجھہ ستمگر کی عجب مجلس میں غم گزرا

( شمع ) رورو کے ساری رات سرتاپا کھڑی جلیاں

سجن نے یاد کرنا مہ لکھا اور ہم رہے غافل

بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں [ کاغذ خطائی ] پر

کیا ان میں اتنی قابلیت بھی نہ تھی کہ شمع کے

سکون اوسط اور کاغذ خطائی کی اضافت توصیفی کو سمجھ سکتے؟

شیخ نجم الدین مبارک ( آبرو ) مشاہیر قدما میں ہیں

اُن کے اشعار سنئے:—

زلف کی شان مکھہ اُپر دیکھو

کہ ( گُیا ) عرش پر لٹکتی ہے

بہ جانیو ہر ایک سے لالچ نہیں ہے خوب

ہے بھیک مانگ کھانا بھلا اس [ کسب ] سستی

پیروی کمال کے ( مافند ) مانع نہیں اکڑ کو

ہے ضعف بیچ دونا یہ بانکپن ہمارا

اشک گرم وآہ ( سرد ) عاشق کی سے پرہیز کر

خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

حضرات کا زمانہ پھر بھی ( رلی ) کے لگ بھگ  
ہا جا سکتا ہے ( مؤمن ) و ( آتش ) کو دیکھو اور یہ مصرع  
پڑھو : —

محب حسین کا اور دل رکھے (شہر\*) کا سا

ع: — درد درماں سے (المضات +) ہوا

بات یہ ہے کہ اردو کی بدنصیبی سے متقدمین و متوسطین  
کیا، بعض متاخرین شعرا بھی ”غلطالعوام قبیح“ کو ”غلطالعام  
فصیح“ سمجھ رہے، جن کی زبانوں پر بے تکلف فصیل  
کی جگہ ( سفیل ) اور ( مواجہہ ) کے مقابل مواجہہ ( جاری تھا۔  
نیک نہاد بزرگان سلف نے اُسی عوام روز مرہ کو کہیں  
کہیں باندہ دیا ہے، جس سے اُن کی قابلیت و واقفیت  
پر کوئی حرت نہیں آسکتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ممکن ہے ( رلی ) نے عربی درس  
نظامیہ پورانہ کیا ہو اور بہت ممکن ہے کہ فارسی میں  
بھی گلستان و بوستان کے آگے طغرا و بدرچاچ کے خارستان  
میں نہ اُلجھے ہوں، مگر یہ کون نہیں جانتا کہ اگلے  
زمانے کی عام علمی صحبتیں اور پڑھے لکھے خاندانوں کی  
معمولی نشست و برخاست اور صرف سماعت و مبادلہ  
خیالات، حرت شناسوں تک کو اعلیٰ درجے کا سخن رس  
و معنی شناس بنادیتے تھے، کسی معمولی قابلیت والے کا  
کام نہیں کہ وہ تصوت میں کوئی مستقل تصنیف اپنی یادگار  
چھوڑے، کسی کم سوان کی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی  
فن یا روش خاص کا موجد بنے، اور پھر اپنے کلام کو  
ایسے عالی مضامین و معانی سے موزوں و دل آویز بنائے  
جو کسی چلتے پھرتے سے ممکن نہیں۔ یہ اسباب و قرائن

یقین دلاتے ہیں کہ بقول مؤلف تذکرہ ”محبوب زمن“ انہوں نے مدرسہ احمد آباد کجرات میں ضرور تحصیل علوم کی اور بقدر ضرورت تمام مروجہ فنون میں کافی دستگاہ بہم پہنچائی۔ اس یقین کی تائید میں بطور نمونہ (ولی) کے چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں، جن میں ترفع خیالات، تازگی مضامین، لطافت تخیل کو دیکھ کر، انہیں مکتب سخن کا ابجد خوان نہیں کہا جاسکتا۔

(اشک خوں آلود) ہے (سامان طغرائے نیاز)

(مہر فرمان وفاداری) ہے (داغ عاشقی)

(غرور زر) سے بجا ہے (سکوت بے معنی)

کہ بے صدا ہے صدا (کوہسار خاموشی)

(مسند گل) (منزل شبنم) ہوئی

دیکھ! رتبہ (دیدہ بیدار) کا

نہ پوچھو عشق میں (جوش خروش دل) کی ماہیت

برنگ (ابر دریا بار) ہے (روماں عاشق) کا

ہر ذرہ اُس کی چشم میں (لبریز نور) ہے

دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے

بجھتا نہیں ہے باد صبا سے (چراغ گل)

صنم کے لعل پر (وقت تکلم)

(رگ یا قوت) ہے (موج تبسم)

عاشقو! اُس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر

پیچ و تاب زلف ہے (دود چراغ بزم حسن)

کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے

(دھوپ کھانے سے پیت بھرتا نہیں)

گل مقصد کا (ہار تالے) ہیں

نقد ہستی جو (ہار تالے) ہیں



مضطرب عشق سے ہوں مجھ کو ملامت نہ کرو  
 (تپش دل) نے دیا (رعشہ سیلاب) مجھے  
 جس نے پکڑا (گوشہ آزادی)  
 اُس کو (موج بوریہ شمشیر) ہے  
 نہیں (شفق) ہر شام تیرے (خواب) کو  
 (پنجہ خرسید) (مخل بات) ہے  
 آج ہر گل (نور کا فانوس) ہے  
 (کوہ و صحرا) (صورت طاؤس) ہے  
 اک دل نہیں (آرزو) سے خالی  
 برجا ہے (معال) اگر (خلا) ہے  
 اے (ولی) تیغ غم سے خوف نہیں  
 (خاکساری بدن پہ جوشن) ہے  
 جوں (لالہ) بجز (آتش خاموش لب یار)  
 سرہم نہیں عالم میں (ولی) (داغ جگر) کا  
 وہ ہی پاوے مطلب (راضیہ مرضیہ)  
 محض لہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے  
 تہام پات (یسبح بعہدہ) کے بحکم  
 زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبحانی  
 اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز  
 کہ ہے ”خیر الکلام قل و دل“

یہ چند اشعار سرسری ورق گردانی کا انتخاب ہے، امعان نظر سے دیکھنے والے ان سے بہت زیادہ افراد و ابیات کے جواہر پارے چن سکتے ہیں۔

یہ مسلم ہے کہ موزونی طبعیت ایک ودیعت فطری ہے اور اکثر معمولی پڑھے لکھے نہایت دلچسپ و خاطر نشین شاعری کرتے اور کر سکتے ہیں، مگر کوئی نقد سخن کا پرکھنے والا نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شاعر اصطلاحات علوم و فنون اور مناسب و موزوں تشبیہات و تلمیحات، جدت آمیز خیالات،

اور صحیح جذبات و محاکات کو اس طرح بے تکلف ادا کر سکتے ہیں کہ وہ محض اُن کی قوت متخیلہ اور اُنہیں کی پرواز فکر کا نتیجہ معلوم ہوں، ہمیشہ ایسے طبعی سوزوں طبع پیش پا اُفتادہ معاملات و واقعات سے آگے قدم نہیں بڑھاتے اور اگر کسی تقلیدی جوش میں زیادہ پرواز کرنی چاہتے ہیں تو اُن غریبوں کو سوزوں و مناسب الفاظ نہیں ملتے اور اس لیے نہیں ملتے کہ اُن کی سرحد معلومات سے آگے ہوتے ہیں، مذکورۃ بالا اشعار کے تعزیہ و تشریح سے ہمارے دعوے کا ثبوت ملتا ہے، اشعار نمبر (۱) و (۲) کو دیکھیے اور تشبیہات کے نگیمنوں کو پرکھیے، کس سوزونیت و خوبصورتی سے جہاں گئے ہیں، اشک خوں آلود کو طغرائے نیاز کہنا اور پھر اس سامان کے ساتھ دربار عشق سے فرمان وفاداری پر داغ کی مہر لگانا دستور الصبیان کے پڑھنے والے کی بساط سے باہر ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر میں سکوت بے معنی کا دعویٰ اور پھر اس دعوے کی دلیل خاموشی کو ہسار سے دنیا، کسی معمولی نطق کی بات نہیں ہو سکتی۔ اس شعر کے لطیف مفہوم پر غور کیجیے، یعنی کوہسار (جہاں معدنیات کا ہونا مسلم ہے) میں وجود زُر کا پتا لگانا اور اس کے سکوت دائمی کو غرور سے تشبیہ دے کر بے معنی بتانا کس قدر فطری اور دل کش تخیل ہے۔ غرض کہ ان منتخبہ اشعار میں کوئی شعر ندرت تشبیہ اور لطافت معنوی سے خالی نہیں۔ (وہی) کے بعد جتنے مشاہیر اساتذہ گزرے ہیں اور جن کے خاص خاص رنگ اور انداز، اصول موضوعہ کی طرح اس زمانے میں مائے جارہے ہیں، اُن سب کے گھلے گھلے جاوے ان اشعار میں نظر آرہے ہیں۔ مفصل تشریح فضول ہے، کیوں کہ یہاں ہر بات کا صرف نہونہ دکھانا ہے، نہ کسی کتاب کا سبق پڑھانا۔ ناظرین کی توجہ کو بآسانی متوجہ کرنے کے لیے خاص خاص الفاظ قوسین میں لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اُن اشارات سے اسالیب بیان اور تراکیب خاص پر جلد انتقال

ذہنی ہوسکے۔

یہاں تک جتنے بیانات قام بند ہوئے ہیں، وہ سب حضرت (ولی) کے ایسے واقعات تھے جن کا تعلق محض اُن کی شخصیت اور ذاتیات سے تھا، مگر جو باتیں کہ اب لکھی جائیں گی وہ اُن کے کہالات فن اور واردات سخن سے متعلق ہوں گی، یہی حصہ اس دعوے کو ثابت کرے گا کہ ذات (ولی) اپنی خصوصیات صفات کی بدولت نہ صرف گزشتہ صدیوں میں لشکر میدان اُردو کے اچھے سے اچھے اور نامی سے نامی سالار سخن کی سردار و سپہ سالار تھی، بلکہ وہ آج عصر حاضر کے لیے بھی اُستاد الکمل ہے اور جب تک اُردو کا وجود رہے گا یہ خدا داد فضل و تقدم کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا۔

<p>بنی نوع افسان کا پہلا وجود حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے منسوب و موسوم ہے۔ اُردو محاورے میں ہر نوع کی ابتدائی فرد کو بطور استعارۃ فی المثل (باوا آدم) کہتے ہیں۔</p>	<p>دنیاے نظم کا ولی کو باوا آدم کیوں کہتے ہیں</p>
--	---

موجودہ شاعری کا رنگ تغزل قافیہ و ردیف کے التزام کے ساتھ (ولی) دکنی سے پہلے بکثرت ہندوستان میں سروج نہ تھا۔ جتنے (مشاہیر) شعرا گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے دیوان غزلیات یا دیگر تصانیف نظم بالترتیب جمع کی ہیں اُن سب کا صدر انجمن (ولی) کے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ (امیر خسرو) یا اُن کے بعد جس کسی نے اپنے زمانے کی اُردوے ہندی میں جو کچھ کہا ہے اُس پر ”لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا“ والی مثل صادق آتی ہے اور پھر وہ نہ صرف ردیف وار ترتیب سے معرا ہے بلکہ دوچار غزلوں یا دس بیس شعروں سے زیادہ تعداد نہیں (نصاب خسرو) کے اشعار اگرچہ شمار میں ہزاروں کہے جاتے ہیں، لیکن اُن کے پرداز بیان اور نشست الفاظ میں بھاشا اور فارسی کا ملمع ایسا اور اتنا چڑھا ہوا ہے جس کو

(ولی) کے ریختے سے عام مناسبت نہیں۔ (ولی) کی بعض غزلیں بھی اگرچہ خالص دکنی زبان و معاورات میں ہیں مگر اُن کا مردت و مقفی ہونا ایجاد یا التزام خاص کا ضامن ہے۔ اس لیے وہ لوگ جو (خان آرزو) اور (شاہ حاتم) وغیرہ سے شعراے اُردو کا طبقہ اولیں شمار کرتے ہیں (ولی) کے سوا اور کسی کو من حیث المجموع (باوا آدم) نہیں کہہ سکتے۔

صحیح معنی میں نظم اُردو | جس طرح میرزا (صائب) نے  
کا پہلا مدون کون ہے ؟ | (قابیل و ہا بیل) کے واقعے کی  
بدولت حضرت ابوالبشر (آدم

صفی اللہ) کو پہلا شاعر مانتے ہوئے کہا ہے :—

آں کہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود

طبع موزوں حجت فرزندی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ (ولی) سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے، مگر یہ بات تاریخی لحاظ سے محض ایک قسم کی خانہ پری ہو سکتی ہے، ورنہ فی الحقیقت جس مذاق، جس رنگ، اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھ فی زمانہ اُردو شاعری رائج ہو رہی ہے، اُس کا رہنما اور اُس کا پیش رو صحیح مفہوم میں اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف (ولی اللہ) کی ذات ہے —

\* وکل [ولی] لہ قدم و انی

علی قدم النبى بدر الکمال

\* ہیچ مدان نے کہنے کو تو متوسطات تک عربی کا درس لیا :  
مگر واقعاً اب مہادیات بھی یاد نہیں، پیر زادہ ہونے کی وجہ  
اب نہیں کبھی بزرگوں کی بتائی ہوئی دعاؤں پڑھا کرتا :  
ضمن میں حضرت غوث الاعظم کے قصیدۃ لامیہ کا یہ شعر یاد  
[ باقی برصہ ]

قطب شاہی سلاطین کے جن دیوانوں کا ذکر کیا گیا ہے اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدر آباد دکن میں پایا جاتا ہے مگر وہ اور اُن جیسے تہام متقدمین کے کلام اپنے انداز بیان دکنی زبان اور طریقۂ نظم و وزن کے سبب سے اس قدر نامانوس اور غیر مطبوع ہیں کہ اگر اُن تہام دواوین کا تصفح کیا جائے تو ہمیشہ اور وہ بھی شاید ایک جز ایسا منتخب ہو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اہل دہلی و لکھنؤ بہ تکلف سمجھ سکیں گے، بلکہ دکنی مخلوق بھی بھیجے کیے بغیر مطلب نہ بتا سکے گی۔ بخلاف اس کے (ولی) کا تہام سرمایۂ نظم ہائے بسم اللہ سے تائے تہمت تک (اُردو) کے لیے مایۂ ناز و افتخار ہے۔ (ولی) نے اپنے کلام میں بیسیوں جگہ اس کا احساس کیا ہے کہ میں ریختہ گوئی کا (موجد) ہوں، اس دعوے کے ثبوت میں اُن کے کلام کو بالاستیعاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً وہ اپنی قابلِ ترکِ روش کو چھوڑتے گئے ہیں۔ اور اس سے موجد ہونے کے سوا اُن کا (مصلح) ہونا بھی مسلم ہوتا ہے، ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ہمارے سامنے موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے صرف مسابقت کی دھن میں اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نہ سینوں میں ہیں نہ عام دسترس کے سفینوں میں، ایسے وجودِ موهوم و مجہول کو معلوم و معروت سمجھنا عنقا کو بلبل ہزار داستان کا ہم نوا بنانا ہے۔ ایسی سی مرغ و ہما کی استخوان بندی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹

ساختہ ذہن میں آگیا، اگر بے جوڑ ہو تو عربی دان محتسب فقیر مستانہ بے خودی سمجھ کر معاف فرمائیں۔ اُردو اس شعر کا مطلب سمجھ لیں: — کُل ولی میرے ہم قدم میں نبی کے قدم بہ قدم ہوں، جو بدر کمال ہیں۔ علیہ و آلہ و سلم —

بے سود ہے، جس کی وقعت ”کوہ کندن و کاہ برآوردن“ سے زیادہ نہیں۔ جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جائے تو اُس میں آغاز کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آئے گا، اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھ نہیں معلوم ہوتی کہ اول اول الفاظ کی کھٹی، نامربوطی، تراکیب کی قلت اور بندشوں کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہیں ہونے دیتی جن پر مشاقی کے بعد عبور ہوتا ہے۔ فارسی شاعری کی تاریخ پڑھنی چاہیے کہ (بہرام گور، عباس مروی، یعقوب صفار) غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو، ”غلطان غلطان ہمی رود تالب گو“ کی طرح قدم اُٹھائے ہیں۔ (اُردو) بھی اس سنت شاعری کو واجبات سے کیوں نہ سمجھتی، (ملک الشعرا نصرتی) یا (ہاشمی) کے انداز کلام میں یہی پرتو نظر آتا ہے۔

اتنی بات ضرور ماننی پڑیگی کہ (ولی) سے پہلے اُردو نے اچھی خاصی نشو و نما پا لی تھی اور جس وقت کہ ولی کے ریختے کا زمانہ تھا اُس وقت تک الفاظ، ترکیب اور بندشوں کا کافی سرمایہ جمع ہو چکا تھا، اور جذبات و خیالات کے ساتھ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قائم کیے جا چکے تھے، (ولی) کو (خسرو) یا (سعدی) دکنی کی طرح فارسی آمیز اُردو کہنے کا شوق نہیں ہوا۔ اگرچہ گنتی کے دو یا تین مصرع اس ملمح سازی کے دیوان میں لکھے گئے ہیں جن کا وجود عدم کے برابر ہے ورنہ عموماً اُن کی تکسال میں ایسے کھرے اور کامل العیار سکے تھالے گئے ہیں، جن کے سانچوں میں وقت و عہد کے تغیر و تبدل سنہ و سال کے سوا آج تک کوئی کھوت کسر نہیں۔ جس ترتیب کی لڑی میں وہ موتی پروئے گئے تھے، وہی تسلسل اس دور میں بھی جاری ہے۔ اسی تنظیم و تدوین کو دیکھتے ہوئے بلا تامل (ولی) کو اُردو نظم کا (پہلا مدون) ماننا بہت

جو دیوان اس وقف ہمارے پیش  
نظر ہے یہی (ولی) کی ساری کرامات  
ہے۔ مگر اصنافِ سخن کے لحاظ

ولی کی سخن گستری یعنی  
اقسامِ نظم

سے اس میں جو کچھ ہے وہ بجائے خود مکمل ہے۔ غزلیں  
تہامِ حروف تہجی کے شمار سے موجود ہیں، اسی طرح  
مستزاد، قصائد، قطعات، رباعیات، ترجیع بند، مثنوی، غرض  
ہر رنگ کی سخن آفرینی معقول تعداد میں نظر افروز  
ہے۔ چنانچہ اس مجموعے میں بہ ترتیب ابجد [۳۲۲]  
غزلیں، [۷] مستزاد، [۱۲] مخمس، [۲] ترجیع بند، [۶] قصائد،  
[۲] مثنویاں، [۲۶] رباعیاں، [۶] قطعات اور [۴۰] مفردات  
شامل ہیں۔

حتی الامکان اس کی تصحیح میں سخت محنت کی  
گئی ہے۔ دس بارہ مختلف مطبوعہ وغیر مطبوعہ دیوانوں سے  
سرے بعد اولیٰ و کثرۃ بعد آخری مقابلہ کیا گیا ہے، جن  
جن دیوانوں میں اختلاف الفاظ پایا گیا، اور قرائن  
و ربط کلام سے جس اختلاف کو موزوں سمجھا گیا اُس کو  
متن میں اور دوسرے نسخے کو حاشیے پر لکھ دیا ہے،  
بعض دیوانوں میں ایک سے دوسرے کو مختلف پایا یعنی  
کسی میں غزلیں اور مستزاد کم ہیں، کسی میں دوچار  
زائد، اس صورت میں غور و کامل کے ساتھ (ولی) کی  
طرز و روش کا اندازہ کرتے ہوئے قرین قیاس معلوم ہوا  
کہ جن دیوانوں میں دوسرے دیوانوں سے غزلیں زیادہ  
ہیں، اُن کو اس دیوان میں شامل کیا جائے، کیوں کہ  
امتدادِ زمانہ اور ناقلوں کی سہل انکاری سے ممکن ہے  
اتنا کلام چھوٹ گیا ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے  
معاصرین کا کلام (ولی) کے نام سے منسوب کر دیا ہو، لیکن  
تجربہ کہ اس کا کافی ثبوت ہاتھ نہ آئے، جامع دیوان  
کا فرض ہے کہ جہاں کہیں کسی معتبر کتاب میں

ان کے نام سے کوئی غزل یا شعر دیکھ کلیات میں تانک دے۔  
 دو ایک شعر مفردات میں ایسے ملیں گے، جو بعض  
 تذکروں میں دوسروں سے منسوب ہیں، ایسی صورت میں  
 جو تذکرے زیادہ اعتبار کے قابل ہیں ان پر اعتماد کیا  
 گیا، مثلاً راقم حروف کے پاس جو دیوان ہے وہ سندھو بیس  
 جلوس محمد شاہی کا لکھا ہوا ہے اور یہی زمانہ (ولی)  
 کے انتقال کا مانا گیا ہے، اس حساب سے یقین ہوتا ہے  
 کہ اس دیوان میں جو کلام ہوگا مستند ہوگا۔ ہاے ہوزکی ردیف  
 میں ”جواب آہستہ آہستہ“ ”گلاب آہستہ آہستہ“ ان  
 قوافی و ردیف کی دو غزلیں درج ہیں، مگر ایک غزل  
 کا ورق کچھ بہت گیا ہے اور اُس کے اکثر الفاظ پڑھے  
 نہیں جاتے، اُس کی تصدیق و تحقیق کے لیے اب تک  
 جتنے دیوان دستیاب ہوئے ہیں ان میں اس چاک شدہ  
 غزل کا وجود نہیں، لیکن ایک گورکھپوری دیوان میں  
 دو ایک شعر اس دوسری غزل کے ملے، اس تائید اور نیز  
 اُسی اعتبار پر کہ راقم حروف کا دیوان (ولی) کے زمانے  
 کا لکھا ہوا ہے اُس نامکمل غزل کو بھی شامل کر دیا ہے۔  
 اس بیان کے بعد اب ترتیب وار تمام اصناف سخن کا  
 نمونہ دکھاتے ہوئے مبصرانہ نظر تالی جاتی ہے۔

غزل کے لغوی یا اصطلاحی معنی اور اس کی تفصیل  
 و تعریف تمام ادبی کتابوں میں موجود ہے، یہاں  
 اس مبحث کی طوالت فضول ہے۔ اتنا سمجھ لینا کافی  
 ہے کہ غزل میں صرف اُن جذبات و واردات کا اظہار کیا  
 جاتا ہے جو بسلسلہ افس و محبت عاشق و معشوق یا  
 حسن و عشق سے وابستہ ہیں، جذب و جوش دیکھنے  
 میں دو سہ حرفی لفظ ہیں، مگر خدا جانے ان دو  
 کوزوں میں کتنے سہندر بھرے ہوئے ہیں، جن کے جزر و مد کی  
 کوئی حد نہیں۔ (غزل) کا اصلی محرک (عشق) ہے اور عشق



کو اپنے منظور نظر (حسن) سے جو تعلق ہے وہ پوشیدہ نہیں،  
انہیں باہمی تعلقات سے اچھے برے، درد انگیز، مسرت خیز،  
امید افزا، مایوس کن، پر سوز، دل گداز، غرض کہ جتنے رطب  
و یابس واقعات و احساسات وجود پذیر ہوتے ہیں، انہیں کا  
نام جذبات و واردات ہے اور وہی جذبات الفاظ کی مرزونی،  
انداز بیان کی خوش اسلوبی، لیے ہوئے غزل کے پردے میں  
رو نما ہوتے ہیں۔

(ولی) سے پہلے جن انے گئے متقدمین نے ریختہ گوئی کو  
شرف بخشا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان میں ادا نہ کرسکے اور  
مجبوراً (حامد باری) کی طرح اس طرح ملمع سازی کر گئے:-  
عزم سفر چوں کردی ساجن نیند نہ آوے جی  
قدر وصال نادانستم تم بن برہ ستارے جی  
موسم وقت بہار رسیدہ گل خندیدہ جاے بجائے  
تم بن یہ گلزار و گلستان مجھ نہیں ساجی بھاوے جی  
صبر بکن اے چند بنالی اے دل خستہ (حامد باری)\*  
حسد بگو با حضرت باری تو مجھ آن ملاوے جی

ظاہر ہے کہ ایسی شاعری جس کا لہجہ اور وزن سب  
اجنبی ہو، کیا مطبوع ہوسکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو  
(ولی) کے مقابل میں نہیں لایا جاسکتا۔ اگرچہ خود (ولی)  
کے کلام میں بھی چند شہاری غزلیں ایسی ضرور ہیں جو  
بالکل لکئی زبان اور پرانی روش پر کھی گئی ہیں۔ مگر اُن کا  
وزن عروضی کے ساتھ مردت و مقفی ہونا بارجود اجنبیت  
گفتار کے، نفس گفتار کو بے کیندہ نہیں بناتا۔ چوں کہ اُردو  
شاعری نے بالکل فارسی کی راہ پر چلنا شروع کیا ہے اس لیے

---

\* سعدی وغیرہ کی طرح متقدمین شعرا میں تھے۔ نام۔ پتا۔  
وطن۔ عہد، سب نا معلوم، ڈاکٹر فیلن کے تذکرہ طبقات شعراے ہند  
سے یہ اشعار منتخب کیے گئے۔

جا بجا اُردو کی طرز سخن میں فارسی کی تہئیں پیش ہوتی چلی آتی ہیں، جس سے اظہار قابلیت منظور نہیں بلکہ واقعات کی ترتیب مقصود ہے کہ مثال دینے سے اجنبی مطلب بھی جلد سمجھ میں آ جاتا ہے۔

ابتداءً غزل میں ردیف کا التزام نہیں رکھا اور مضامین بھی ایسے سادہ اور معمولی رکھے جن کو ہر راہ گیر بھی سمجھ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ اُردو کی فشو و نہاسے پہلے فارسی تغزل میں تصوف کی بدولت استعارہ و ایہام نے یہ رنگ جھایا کہ مجازی الفاظ میں حقیقی معنوں کا لطف آنے لگا، اور ساتھ ہی اس کے مضامین میں بھی وسعت ہونے لگی، معمولی وصل و ہجر اور شوقیہ تخیل کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظر کائنات کی مصوری بھی شروع ہو گئی، غرض کہ عشقیہ، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی، تمدنی تمام مضامین کی کھپت ہونے لگی۔ اور ایسے مضامین بے تکلف غزلوں میں لکھے جانے لگے، اس طرح صنف غزل جو صورت ”سخن با یار گفتن“ کا مفہوم لیے ہوئے تھی، مجموعہٴ سخن بن گئی۔

غزل کے مضامین قطعات و مثنوی کی طرح مسلسل نہیں ہوتے، پھر بھی ابتدائی زمانے میں کہیں کہیں فارسی کی طرح اُردو میں ایسی غزلیں ملتی ہیں جن میں مطلع سے مقطع تک ایک ہی مضمون لکھا گیا ہے۔

عدم سیر کی وجہ سے بعض کا خیال ہوگا کہ (ولی) کی غزلیں بھی فارسی کے نشاۃ الاولیٰ کی طرح سیدھے سادے اور اُنے گئے خیالات و مضامین پر حاوی ہوں گی مگر ایسا نہیں۔ (ولی) نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعراء فارس میں ہو چکا تھا، یا جس تنوع کو آج چاہا جا رہا ہے، ان سب دعوؤں کا ثبوت عنقریب ملا جاتا ہے، مگر دیکھنے والوں کا فرض ہوگا کہ (ولی) کو (امیر) و (داغ) کا ہم عصر

نہ سمجھیں، اُن کے خیالات، اُن کے مفروضات ہر گز قابل اعتراض نہیں، البتہ عالم گیری عہد کی زبان، اُردو کے ابتدائی الفاظ اور اُن کا لہجہ، اس زمانے کے لیے ضرور اجنبی ہے، اُس اجنبیت سے بھڑک کر نفس مطلب کو خارج از آہنگ سمجھنا تبصرہ و نقد کی شان نہیں —

[ ولی ] صرف راقم حروف ہی کا ممدوح نہیں، بلکہ جس طرح فارسی کے پہلے مدون [ رودکی ] کی غزل سرائی پر [ عنصری ] کا مقولہ ہے: —

غزل [ رودکی ] وارنیکز بود

غزل ہائے من رود کی وار نیست

اسی طرح ( ولی ) کے لیے میر تقی ( میر ) سے مسلم اُردو غزل گو کا ارشاد ہے: —

خوگر نہیں کچھ یوں ہیں ہم ریختہ گوئی کے

معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

شہس العلامہ: اوی شبلی شعرالعجم میں عنصری کا شعر مذکور لکھ کر کہتے ہیں ” اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ [ عنصری ] [ رودکی ] کو غزل گوئی میں استناد مانتا تھا اس لیے یا تو مافدا چاہیے کہ رودکی، کی عہدہ غزلیں جاتی رہیں، یا یہ کہ عنصری غزل گوئی میں رودکی سے بھی کم تھا “ —

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان دونوں اساتذہ فارسی کا پورا سرمایہ غزل، وقائع نگار کے سامنے نہیں۔ اسی وجہ سے وہ خود دونوں کے معیار غزل کو جانچ نہ سکے، مگر ہمارے سامنے [ ولی ] اور [ میر ] دونوں کا سارا کلام موجود ہے، اور ساتھ ہی اس کے مذاق سلیم کی مسئلہ پسندیدگی سے میر تقی میر غزل گوئی میں جو مرتبہ پائے ہوئے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ با ایں ہمہ اُن کا [ ولی ] کو سراہنا تقدم زمانی یا ادب معنوی کا نتیجہ نہیں، بلکہ حقیقتاً اُس رہنمائے اول کی پیش قدمیوں کا سچا امتیاز ہے، جب کہ یہ راہ نہ صرف ناہموار بلکہ

معدوم سی تھی۔ (ولی) کی غزلوں کے عام مضامین کو نمبر وار ایک فہرست میں لکھنے سے یہ بہتر ہوگا کہ عنوان خاص لکھکر اُس کے تحت میں اشعار بطور نمونہ لکھدیے جائیں اور اُن میں جہاں کہیں استعارہ و تشبیہ یا محاورہ و تخیل کی ندرت و لطافت ہو اُس کی مناسب تشریح کر دی جائے۔

## (۱) حسن و عشق اور اُن کے جذبات

### و اثرات \*

- ۱ - حسن تھا پردہ تجرید میں سب سے آزاد  
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ
- ۲ - جلوہ گر جب سے وہ جہاں ہوا  
نور خورشید پائمال ہوا
- ۳ - عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُسکا  
بغیر از دیدہ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُسکا
- ۴ - آج تیری نگہ نے مسجد میں  
ہوش کھویا ہے ہر نہاڑی کا
- ۵ - تجھ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب  
سوہوم اک فقط ہے سرج + اس حساب کا
- ۶ - ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں  
جنت سے بہار کیوں کہ جاوے
- ۷ - خوبی اعجاز حسن یار اگر افشا کروں  
بے تکلف صفحہ کاغذ ید بیضا کروں
- ۸ - حسن کے خضر نے کیا لبریز  
آب حیواں سے جام تجھ لب کا

\* اس انتخاب اشعار میں بخیال عام فہمی سور، منہیں، کون، وغیرہ الفاظ کو روزمرہ حال کے مطابق لکھا ہے۔

۹ - ہوا ہے جب سے ترا قل سوار آتش - حسن  
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

۱۰ - دیوان میں ازل کے ملاجب سے عشق و حسن

تب سے نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

۱۱ - زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن

زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر

۱۲ - جنون عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط

کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

ان اشعار کو تشریح کی حاجت تو نہیں مگر زمانے کی مختلف المذاقی رہ رہ کر مجبور کرتی ہے کہ موقع موقع سے دفع دخل کے طور پر دو سو برس بعد کی مخلوق کو چونکاتے ہوئے آگے چلنا چاہیے، بعض مذاق ایسے ہیں جو خود شعر نہیں کہتے مگر سخن فہم ہیں، کچھ ایسے لوگ ہیں جو شعر کہتے ہیں لیکن پرانی ترکیبوں، کہنہ مذاق کو بھولے ہوئے ہیں اور لفظی ہیر پھیر میں معنوی رفعت تک نہیں پہنچتے۔ چند ایسے ہیں جو سطحی نگاہ سے دیکھتے ہی فطری و غیر فطری کی بحث چھیڑ دیتے ہیں، بکثرت وہ لوگ موجود ہیں جو سرے سے مشرقی یا ایشیائی مذاق سخن پر نظر التفات نہیں دالتے، پھر اس اختلاف کے ساتھ ہی پسند و نا پسند کا جھگڑا چھڑتا ہے، کسی کو زبان مرغوب ہے، کوئی مضمون چاہتا ہے، کہیں رعایت لفظی اور تلازمات سے تفریح و دلکشی ہوتی ہے۔ غرض کہ ”ہر کس بخیال خویش لطفے دارد“ کا مضمون ہے۔ ایسی صورت میں مشکل ہے کہ ایک اگلے وقتوں کے (ولی اللہ) کا کلام اتنی نیرنگیاں دکھا سکے، جن پر ہر مذاق، ہر پسند اور ہر آنکھ صاف کودے۔ مذکورہ بالا اشعار نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں نظم ہوئے ہیں، لیکن ان کی معنوی خوبیوں کو دیکھا جائے تو کوئی شناس داد دے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شعر نمبر (۱) حسن کے بد نام کرنے والوں میں عشق ہمیشہ انگشت نہا رہتا ہے، مگر اس شعر میں کس لطیف کنایے اور دلچسپ پیرایے کے ساتھ واقعیت کو لیے ہوئے خود حسن کے وجود کو رسوائی کا باعث قرار دیا ہے، یعنی نہ وہ انسانی شکل میں جلوہ گری کرتا نہ طالب عشق بنتا اور نہ بد نام ہوتا، اس مفہوم کو اگر مسئلہ وحدت فی الکثرات کے سلسلے میں پھیلایا جائے تو صوفیانہ رنگ جھانکنے لگے گا۔

شعر نمبر (۲) کو خلاف فطرت کہا جاسکتا ہے، حالانکہ سینک کے اوت پہاڑ ہے، جب تک دیکھنے والا نہیں ہوتا اشیائے دیدنی ایک وجود معطل رہتی ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ بھونڈی سی بھونڈی صورت والا بھی زمین پر رہ کر نور خورشید کو پا مال نہیں کرتا، چہ جائے کہ وہ جہاں جو مظهر کائنات ہو، کیا اب بھی اس مضمون کو خلاف فطرت کہا جاسکتا ہے؟ مذاق سلیم ایسے اشعار کو سہل مہتمن کہتا ہے —

شعر نمبر (۳) حسن حقیقی یا وجود حق کا عام و بے حجاب ہونا مسلمہ یقینیات سے ہے مگر چوں کہ دیکھنے والے نیرنگ مظاہر کے لاتعداد نظاروں سے چشم امتیاز کھوئے ہوئے ہیں اس لیے اُن کی حیرانی کو خصوصیت سے نقاب بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کا جلوہ تو عام ہے مگر حجاب حیرانی میں چھپا ہوا ہے۔

شعر نمبر (۴) بادی النظر میں یہ شعر بہت ہلکا دکھائی دیتا ہے، مگر جب حسن اور اُس کی اداؤں کے اثر پر نگاہ ڈالی جائے اور سوچا جائے تو اُس کے سامنے کوئی معاملت، کوئی عبادت نہیں تھر سکتی شیخ۔ (سعدی) نے قحط کی انتہاے تکلیف کو ترک عشق سے ثابت کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خواہش شکم وہ دوزخ ہے جس نے فردوس محبت کو بھلا دیا: —

چنان قحط سالی شد اندر دمشق

کہ یاران فراموش کردند عشق

جنون عشق گویا وہ پڑھا جن ھے کہ جب تک آفتیں  
قل ہوا لہ نہ پڑھیں کسی عمل سے نہیں اُترتا۔ یہاں  
بھی قریب قریب وہی معاملہ ھے، جان و مال، عزت  
و ناموس، غرض کہ عزیز سے عزیز چیز (عبادت خلوص) کے آگے  
ھیچ ھے، مگر نظارۂ جہاں وہ برق جاں سوز ھے جہاں  
ارکان عبادت بھی سر بسجود ھیں، انسان تو انسان خود  
(انسان گر) بھی اس کی اداؤں پر مائل ھے ”اللہ جمیل  
و یحب الجہال\*“۔ اور اگر صوفیائے کرام کے نقطۂ نگاہ سے  
دیکھا جائے تو اس نگاہ کے جلوے وہ کرشمے دکھاتے ھیں  
جن کو دیکھتے وقت حضرت مولیٰ علی (ؑ) نے اپنے پائے مبارک  
کے زخم سے تیر نکالنے کا حکم دیا تھا —

شعر نمبر (۵) سورج کو (سرج) کہہ دینے پر ہندسنا فہ چاہیے  
بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ آفتاب و حسن کی معمولی تشبیہ  
میں کیا ندوت پیدا کی گئی ھے، سب جانتے ھیں کہ  
آفتاب سے زیادہ کوئی روشن چیز نہیں اور کم نظری سے  
یہ اعتراض کیا جاسکتا ھے کہ اس تشبیہ میں شاعرانہ  
اغراق و غلو کے سوا کچھ نہیں، لیکن جب اس تشبیہ  
کو اس حقیقی مفہوم میں تھالا جائے کہ (حسن منتخب)  
(نور خدا) ھے اور اُس کے حسن لازوال کے سامنے سورج  
نقطۂ مروجوم ھے تو بے ساختہ ہر زبان ”صل علی“ کہہ اُٹھے گی۔  
بقیہ اشعار کی شرح ناظرین کے مذاق سلیم پر چھوڑی  
جاتی ھے اور آئندہ بھی خال خال اشارہ کیا جائیگا،  
کیوں کہ اصل مقصد ذہن کا متوجہ کرنا تھا، وہ اس  
معمولی تشریح سے حاصل ہو گیا، اس انداز سے ہر سخن آشنا

لطافتِ مضمون اور پاکیزگیِ تخیل سے روشناس ہوسکتا ہے، لیکن (ولی) کے کلام کا تبصرہ و نقد ہمیشہ یہ سمجھ کر کیا جائے کہ جس وقت یہ اشعار کہے گئے ہیں، اُس زمانے میں (میر)، (درد)، (غالب) موجود نہ تھے، بلکہ یہ ترانہ گایا جاتا تھا: —

میں ز فراقِت جوگی بھیجا \* کا تو مندرا لتکن کیا +  
گشتِ کُنم ہر دیس بدیسا سایے پہنچا پاوے جی

### فتاویٰ عشق

(مضطرب) عشق سے ہوں مجھ کو ملامت نہ کرو  
تپشِ دل نے دیا (رعشہ سیما) مجھے  
عشق کے ہاتھ سے ہوئے (دل ریش)  
جگ میں، کیا بادشاہ، کیا درویش  
لاالہ وکل مجھ سے (لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد)  
گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے (خون مجھ)  
گریہ و گردِ ملامت سے (ولی)  
(خانہٴ عشق کو تعمیر کیا)  
(ولی) جو عشق بازی کی حقیقت سے نہیں واقف  
سخن اُس کا قیامت میں گلِ باغِ ندامت ہے  
جو ہوا رازِ عشق سے آگاہ  
وہ زمانے کا فخرِ رازی ہے  
گر عشق میں آیا ہے تو، اے دل گریباں پارہ کر  
لیتے ہیں اس باؤار میں بے تاب، سیما کو  
جسے عشق کا تیرِ کاری لگے  
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے



پروانہ وار عشق میں تیرے جو جی دیا  
 اُس کا کفن ہو رشتہ شمع نگاہ سے  
 عشق کی راہ کے مسافر کو  
 ہر قدم تجھے گلی میں منزل ہے  
 معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا  
 دیکھ! حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی  
 شراب شوق سے سرشار ہیں ہم  
 کبھی بے خود کبھی ہشیار ہیں ہم  
 کیا مجھے عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ  
 کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ  
 آخری شعر میں عشق و آتش کی تشبیہ، معشوق و گل کی  
 نسبت اور ردیف کی مضبوطی جو اساتذہ قدیم کا امتیازی  
 رنگ تھا، داد کے قابل ہے۔

### خصوصیات عاشق

آہ سے عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حال دل  
 جیوں کہ سمجھے صوت سے صراف تقریر طلا  
 آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے  
 تیری گلی میں آکے کیا ہے مکان آج  
 نہ تھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا تھکانا تم  
 کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پرہت  
 کتاب عشق پہ شنگرت اشک خونیں سے  
 پلک کی لیکے قلم کہینچتا ہوں جدول سرخ  
 کیوں کر چھپا سکوں میں تجھے درد کی حقیقت  
 ہے کام آہ دل کا افشائے راز کرنا  
 رکھوں جس خواب میں تجھے لب اُپر لب  
 مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب

گر نہیں ہے خنجر بیداد خواب کا شہید  
 دامن صد چاک گل کس واسطے پر خون ہوا  
 وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل  
 محبت ہے وفا بن سست بنیاد  
 بے منت شراب ہوں سرشار انبساط  
 تجھے نین کا خیال مجھے جامِ جم ہوا  
 عجب نہیں جو سجن کھر با ہو مجھے کہیںچے  
 کہ مجھ کو کاہ نہن عشق نے کیا ہے نعیف  
 میں عشق سے کیا ہوں تجھے دل کو نرم آخر  
 ہر اک کا کام نہیں\* ہے آہن گداز کرنا

### معشوق مع شان ادا و خصوصیات

تو سر سے قدم تلک جھلک میں  
 گویا ہے قصیدہ انوری کا  
 اُتھا ریعہاں اگر چہ خواجہ بستان سرا، لیکن  
 دیا ہے تجھے کو اے یاقوت لب! سر خط غلامی کا  
 نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر  
 چلا ہے آج فوج شام لے کر  
 ترا خط خوت میں ہے ہات سے مقرض کے دائم  
 کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت  
 سنا ہوں خضر کے دل سے یہ حرف تازہ و تر  
 بہار سبزہ خطا ہے بہار ناز و ادا  
 بے خبر ہیں تجھے گلی سے اس سبب لے گلبدن  
 بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن  
 نشہ سبزہ خط خواب  
 والی عالم خیال ہوا

غضب ہے چہرہ رنگیں بہار ناز و ادا  
بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا  
نہیں یہ خط بہ گرد اعل می دوش

ہوا ہے چشمہ خورشید خس پوش  
سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست  
جیوں تیر دل میں ہے فگہ مست کی نشست  
نشہ بخشی میں سے بہتر ہے

تجھ لبوں کی مفرح یاقوت  
ترے جو قد سے رکھا نیشکر نے دل میں گرہ  
تو کھینچ پوست ، کیا اُس کا بند بند جدا  
خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل

نگاہ مہر باں ، ہے دام صیاد  
بسکہ بے درداں ہوئے ہیں مجتمع چاروں طرف  
بستہ زلف پری رویاں پہ مارا مارے  
اعجاز حسن دیکھ کے وہ روئے باعرق

پیدا کیا ہے چشمہ آتش سے آب آج  
آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں  
بوٹی نہیں فرگس کی صنم تیری تبا پر  
جامہ زیبوں کو کیوں تھوں کد مچھے

گھیر رکھتا ہے دور دامن کا  
صنعت کے مصور نے صداحت کے صفے پر  
تصویر بنائی ہے تری نور کو حل کر  
لگتا ہے معکوپنچہ خورشید ریشہ دار

دیکھا ہوں جب سے دست نگاریں نگار کا  
اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تہام  
ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجائے قدح

تیرے لب کے حقوق ہمیں مجھپر  
 کیوں بھلا دوں میں دل سے حق نہک  
 تجھے زلف حلقہ دار سے مانند عاشقان  
 گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں  
 نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے  
 بلاے عاشقان ناز و ادا ہے  
 ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش  
 بیچ دیوے مجھ کو سودے میں اگر سودا کروں  
 دیکھ اُس کی کلاہ بارانی  
 چاند پر آج ابر آیا ہے  
 لب تھہارے ہیں شفا بخش (ولی) ہے بیہار  
 حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو  
 ہر سحر تجھے نعمت دیدار کی  
 آرسی کو اشتہائے صاں ہے  
 عدم ہے تجھے دھن کا جگ میں ثانی، اے پری پیکر!  
 اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے  
 پھر میوہی خبر لینے وہ صیاد نہ آیا  
 شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا  
 \* بیاں زلف بدیع سے ہے سعد الدین کا مطلب  
 ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کو  
 لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال  
 حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال +

---

\* مطول ملا سعد الدین تفتازانی کی مشہور درسی کتاب ہے،  
 جس میں معانی و بیان اور بدیع کا مذکور ہے —  
 + حضرت بلال آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے غلام  
 ہیں، جو حبشی الاصل تھے۔ کیا نادر تشبیہ دی ہے —

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر  
یہ ہر طرف سے اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

موج دریا کی دیکھنے مت جا  
دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا

موسیٰ جو آئے دیکھے تجھے نور کا تہاشا  
اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تہاشا  
کیا تری زلف کیا ترے ابرو  
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

زندہ کرنا استغواں کا گرچہ تھا کار مسیح  
زندہ کرنا شوق کو تجھے ناز کا اعجاز ہے  
ترے مکھ پر اے نازنیں یہ نقاب  
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ہزار بلبل مسکیں کا صید ہے باقی  
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز

بیمار گرنہیں یہ تری چشم غمزہ زن  
کہوں ہاتھ مہیں لہے ہے نگہ کا عصا بلند

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی؟  
کہ دل سے تاب، جی سے صبر، سر سے ہوش لے جاوے  
آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُسکو  
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرانی

یہ در سے تیرے جو نور چمکا، سو اُس سے تارے ہوئے منور  
یہ چاند تجھے حسن کا جو نکلا، فلک نے تجھے سے اُچک لیا ہے  
انصاف بین نگاہیں دو سو برس پہلے کی شاعری کا  
خیالی اندازہ کرتے ہوئے دیکھیں کہ ان اشعار میں خیالات  
کی تازگی، مضامین کی رفعت، روز مرہ و محاورات کی  
سلاست اور ان سب باتوں کے ساتھ نتیجۂ شاعری یعنی  
(درد و اثر) کیا نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

## تضحیک واعظ و محتسب

ایشیائی شعرا کے کلام میں جہاں بیسیوں بندھے تھے مضمونوں کی جگالیاں ہوتی رہتی ہیں وہاں واعظ و محتسب اور دوسرے مذہبی نمایندوں پر گالیاں بھی ضرور پڑتی ہیں، جس طرح ہندوستان کے مہذب سے مہذب اور شریف سے شریف پرانے گھرانوں میں منجھلہ دیگر رسوم کے میراثوں کی گالیوں اور توڑوں کے بغیر شادی بیاہ کی تقریبیں سونی اور بے رونق سمجھی جاتی تھیں اسی طرح شعرا کی غزلیں گویا ناتمام رہتی ہیں جب تک کسی مشیخت مآب کو دو چار صلواتیں نہ سنائی جائیں، اور یہ بدعت ہندوستان کی نہیں ہے بلکہ شعراے ایران کی اُپج ہے۔ (سعدی) و (حافظ) اور (عمر خیام) جیسے مصلح و صوفی و فلسفی اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ پھر غریب اُردو کی کیا مجال تھی کہ پابند تقلید ہو کر اس روش کو چھوڑ دیتی، ممکن ہے کہ ابتداءً اُردو نے اس تفرج گاہ میں یہ کھکر قدم اُٹھایا ہو:—

من نیز بفاقتہ ناتہ راندم

خود را بغبّار شان رساندم

مگر اس وقت فارسی و اُردو دونوں زبانوں کی ہجو گوئیاں اگر جمع کی جائیں تو غالباً اُردو ہی اس ہجو گوئی میں چار ہاتھ آگے نظر آئے گی۔—

یہ واقعات ہیں کہ ہر پاک سے پاک گروہ میں چند ایسی ناپاک ہستیاں شامل ہو جاتی ہیں جو ایک سچھلی کی طرح سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہیں، جب نفس عبادت کو بجائے وسیلہ معاد، ذریعہ معاش بنالیا جاتا ہے تو نفسانیت کی گنجی ہوا و ہوس کے دروازے کھول دیتی ہے، جہاں ایک نہیں سیکڑوں رنگ آمیزیوں کی ایسی صورتیں نظر آنے

لگتی ہیں، جو اُن نفس پرستوں کو یکرنگی حقیقت سے بہت دور ہٹا دیتی ہیں۔ اگرچہ وہ ریا کاری اور جامہ سالوسی سے بہت کچھ روغنِ قاز ملتے رہتے ہیں، مگر نظر باز دھوکا نہیں کھاتے اور منہ پر کہہ دیتے ہیں:—

بہر رنگے کہ خواہی جامہ سی پوش

من اندازِ قدت را می شناسم

اسی ریا کاری و غداری کو دیکھکر اس گروہ کی سچی عظمت دل میں نہیں رہتی اور بے محابا زبان کھل جاتی۔ ہر یہی اسباب و وجوہ ہیں جن سے ملامت و اعظیہ کی بنیاد قائم ہوئی، مگر اختلات مذاق اور انقلاب زمانہ، یا یوں کہا جائے کہ وقعات و کثرت وقوع نے ہمیشہ اس مذاق کو مختلف رنگوں میں ظاہر کیا ہے، اُردو کے ابتدائی عہد میں واعظ و محاسب کے مذہبی اقتدار کو اتنا پامال نہیں کیا گیا کہ وہ مزاح و مذاق کی حد سے گزر گیا ہو، البتہ (میر) اور (سودا) سے اب تک اس صنف میں جس قدر غلیظ مواد جمع ہو گیا ہے وہ تفریح و تفضیح سے گزر کر استہزا و تہسخر بلکہ فحاشی و عریانی کی حد سے بھی متجاوز ہو گیا ہے، اگرچہ تمام شعراے اُردو کے کلام میں کم و بیش ایسے اشعار بھی ملیں گے جو مناسب پیرایے میں موزوں کیے گئے ہوں، نیز متوسطین و متاخرین میں بعض سخن سنجوں نے (انشا) و (مصحفی) جیسی فحش گوئی نہیں کی ہے، ان کے سوا غالب حصہ ایسا ملے گا جس کا لب و لہجہ سوقیانہ اور مذاق بالکل عامیانہ ہے۔ (والی) نے اپنے فضل تقدم کی رعایت سے جہاں اور مفید باتیں بتائی ہیں، وہاں یہ فخر بھی انہیں حاصل ہے، اُن کے دیوان میں نسبتہ ایسے اشعار کم ہیں۔ اور جہاں کہیں واعظ و محاسب کی خبر لی گئی ہے، نہایت متانت اور مہذب انداز سے لی گئی ہے۔ دیکھنے میں

ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے، مگر ایسی گہری چٹکی لی ہے، جو نیل تالے بغیر نہیں رہ سکتی اور جس سے اُن کی ملمح سازیوں کی ساری قلعی کھل کر اصلی فطرت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ (ولی) نے اپنی خدا داد قوت آخذہ سے ہر موقع پر مناسب کام لیا ہے، اور جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھی ہے درست مذاق کی کوشش کی ہے۔ اس موقع پر یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ بعض طبیعتیں خللاً ایسی متین اور سادہ ہوتی ہیں جن کو شرارت و شوخی نہیں آتی، (ولی) جی بھی ایسے ہی ہوں گے اور اُنہوں نے اپنی اُفتاد مزاج سے اوروں کی طرح واعظ و محاسب سے دھول دھپا نہ کھیلا ہوگا، مگر یہ گمان غلط ہے، اُن کے کلام میں ایک جگہ نہیں بکثرت ایسے الفاظ، ایسے جذبات نمایاں موجود ہیں جن سے اُن کی شوخی طبع کا یقین ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت آئندہ ملیگا، یہاں زیر بحث (تضحیک واعظ) کا نمونہ لکھا جاتا ہے:-

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید  
جانماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے  
سمجھکر بات کراے مرد ناصح  
نصیحت عاشقوں پر ہے، تحکم!

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بوعلیء وقت  
میرے سخن کے رمز کو پایا نہیں ہنوز  
کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھہ۔

مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج  
حقیقت سے تری مدت سے ہم واقف ہیں اے زاہد  
عبث ہم پختہ مغزوں سے نہ کر اظہار خامی کا  
ہوا ہے صورت دیوار زاہد گنج عزلت میں  
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کراست ہے



آلودہ کیوں نہ ہووے دامان پاک زاہد  
جب دست نازنین میں جام شراب ہووے  
نہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا  
صدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد میں زاہد کو  
تہاشا دیکھنے آوے ترا معراب سے اُتھ کر  
گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد میں  
مؤذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھے دیکھ نور برہمن  
رشتہ اخلاص تیرا رشتہ زُنا ر ہے  
زاہد کو مثل دائۃ تسبیح ایک آن  
کوچے سستی ریا کے نکلنا محال ہے

شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خوباں کے حضور  
گول دستار تو ہی باعث رسوائی ہے  
کہو زاہد سے جاوے اُس گلی میں  
اگر مشتاق فردوس بریں ہے

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر  
اگر مقدمۃ عشق کو کروں تحریر

ان اشعار کے مضامین محض تفریحی اور مذاقہ نہیں  
ہیں، بلکہ ہر شعر میں اخلاقی پہلو موجود ہے اور پھر تشبیہات  
و استعارات کی ندرت نے لطف کو دونا کر دیا ہے۔ پہلے شعر  
میں ابر سغید کو جا نماز سے تشبیہ دی ہے، راقم حروف کے  
خیال میں یہ اچھوتی تشبیہ ہے۔ اسی طرح دائۃ تسبیح کا  
کوچہ ریا بنانا نہایت پر لطف ہے۔ کاش یہی رنگ ان کے بعد  
بھی قائم رہتا تو آج ایشیائی شاعر پر بد اخلاقی کے بد نما  
داغ نظر نہ آتے۔

## صنائع و بدائع

سیدھی سادی بات کو کسی پردے میں بیان کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہرئی کہ مختلف پیروایوں میں مخصوص اشارات و کنایات سے کام لیا جائے، زور قابلیت نے اس میدان میں بڑی بڑی جولانیاں دکھائی ہیں، ذکاوت و ذہانت نے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں کہ بجائے خود یہ بھی ایک جداگانہ فن بن گیا ہے، اور بہت سی مطول و مختصر کتابیں اس شعبے میں تصنیف و تالیف ہوئیں، جن کی باضابطہ تدریس نصاب نظامیہ میں ہوتی ہے۔ نظم کے لیے اگرچہ اس کا التزام کوئی ضروری نہیں، مگر جہاں تشبیہات و استعارات کا زیور عروس سخن کے لیے روزوں سمجھا جاتا ہے، وہاں قدمائیں بکثرت اس گہرنت کو بھی ذریعہ زیبائش سمجھا جاتا ہے، بعض آسان صنعتیں ایہام و تجنیس و مستزاد کے ناموں سے اس قدر مروج ہوئیں کہ گویا روز مرہ کا حسن بن گئی ہیں، اور اس میں شک بھی نہیں کہ اکثر موقعوں پر ان خصوصیات سے کلام میں ایک خاص دل آویزی و دل چسپی پیدا ہو جاتی ہے، قافیہ و ردیف، سجع و تلہیح بھی اسی ضمن میں شامل ہیں، ان سب اقسام کی تفصیلی بحث کا یہاں کوئی موقع نہیں، اس لیے صرف ان دو چار نمونہ صنائع پر اکتفا کی جاتی ہے، جن وجود (ولی) کے کلام میں موجود ہے۔

رد الصدور علی العجز | اصطلاح عروض میں بیت کے مصرع اول کا پہلا ٹکڑا (رکن) (صدر) اور اسی مصرع کا آخر لفظ (عروض) اور اسی طرح دوسرے مصرع کا پہلا رکن [ابتدا] اور آخری رکن کا نام [ضرب] ہے، اسی آخری ضرب کو [عجز] بھی کہتے ہیں، اور ان چاروں ارکان کے درمیان میں جو ٹکڑے (ارکان) ہوتے ہیں وہ (حشو) سے

موسوم ہیں —

اس معلومات کے بعد جاننا چاہیے کہ جس بیت میں صدر اور عجز لفظاً متحد ہوں اُسی صنعت کا نام رد الصد علی العجز ہے، یعنی وہی لفظ عجز میں وارد ہوا جس سے صدر کی ابتدا ہوئی۔ (ولی) نے ملدرجہ ذیل غزل میں اس التزام کے سوا پہلے مصرع کے رکن آخر (عروض) اور دوسرے مصرع کے رکن اول (ابتدا) کو بھی متحد کیا ہے، جس سے لطف بندش اور انداز ادا زیادہ دلچسپ ہو گیا ہے: —

[داربا] آیا نظر میں آج میری [خوش ادا]

[خوش ادا] ویسا نہیں دیکھا ہوں دوجا [دلربا]

[بے وفا] گر تجکو بولوں ہے بجاے [نازنین]

[نازنین] عالم ملیں ہوتے ہیں اکثر [بے وفا]

[کم نہا] ہے نوجواں میرا برنگ [ماہ نو]

[ماہ نو] ہوتا ہے اکثر اے عزیزو [کم نہا]

[مدعاے] عاشقان ہر آن ہے [دیدار یار]

[یار کے دیدار] بن دوجا عبث ہے [مدعا]

[کیہیا] عاشق کے حق میں ہے نگاہ [گُل رخاں]

[گُل رخاں] سے جگ کے پایا ہوں ولی یہ [کیہیا]

ایک جگہ اس دو آتشے کو سہ آتشہ بلکہ بلعاط ارکان چہار آتشہ کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں مصرعے بعرفہ موزوں ہوئے ہیں اور دونوں کے الفاظ و معانی یکساں ہیں، گویا ایک مصرع کو پورا شعر بنایا ہے: —

[مبکو ہے] [دار الامن] [پیو کا] [نقش چرن]

[پیو کا] [نقش چرن] [مبکو ہے] [دار الامن]

[پیو کا] [شیریں بچن] [مبکو ہے] [آب حیات]

[مبکو ہے] [آب حیات] [پیو کا] [شیریں بچن]

(اے مہ) (سیمن بدن) (مکھ کو) (اپس کے دکھا)

(مکھ کو) (اپس کے دکھا) (اے مہ) (سیمن بدن)

(مجھ سے گیا) (ماؤ من) (دیکھ کے) (تیرے نین)  
 (دیکھ کے) (تیرے نین) (مجھ سے گیا) (ماؤ من)  
 (تجھ سے لگی) (ہے لگن) (اے گل) (باغ حیا)  
 (اے گل) (باغ حیا) (تجھ سے لگی) (ہے لگن)  
 (زلف تری) (برہمن) (مکھ ہے) (ترا آفتاب)  
 (مکھ ہے) (ترا آفتاب) (زلف تری) (برہمن)  
 (دستہ گل) (ہے سخن) (سن یہ بچن) (اے ولی)  
 (سن یہ) (بچن) (اے ولی) [دستہ گل] (ہے سخن)

تجنیس بھی اس فن میں ایک خاص صنعت ہے اور  
 تجنیس وہ لفظی و معنوی دونوں طرح آتی ہے، کتب  
 متعلقہ میں اس صنعت کی بہت سی قسمیں مذکور ہیں،  
 منجملہ اور اقسام کے (تجنیس مکرر) بھی ایک قسم ہے، جس  
 میں بلحاظ حروف دو لفظوں کی تکرار ہوتی ہے، مگر معنایاً  
 متغائر ہوتے ہیں، دو ایک غزلیں اس صنعت میں بھی (ولی)  
 نے کہی ہیں، جن سے دو چار مثالیں لکھی جاتی ہیں:—

اے ستمگر عاشقوں پر یوں نہ کر جو رو ستم  
 خیر اور شر کی حقیقت میں ہے یک (مثقال) (قال)  
 خط نہیں آغاز، تجھ رخسار کے یہ آس پاس  
 حسن کے لینے کو آئے ہیں [باستقبال] [بال]

ہر مرغ دل کو آپ بھی لا کر کریں گے بندیاں  
 دیکھیں گے گر بھر کر نظر تجھ زلف کے (خدام) (دام)  
 تجھ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر  
 دیکھے نہیں اس شان کے گئی صاحب [اسلام] [لام]

مستزاد لغوی معنی زیادہ کیا ہوا، اصطلاح شعرا میں اس  
 غزل کو کہتے ہیں جس کے ہر مصرع پر ایک سوزوں  
 فقرہ بڑھایا جائے، (مجمع الصنائع) وغیرہ میں لکھا ہے کہ  
 مستزاد وہ کلام ہے جس کے ہر مصرع یا بیت کے بعد ایک  
 فقرہ (نثر) بڑھایا جاتا ہے۔ مگر اس وقت تک جتنی مثالیں

فارسی اور اُردو میں دیکھی گئیں اُن میں کہیں فقرۂ مستزاد ناموزوں نہیں پایا گیا، عموماً فقرۂ مستزاد اصل شعر کے وزن پر دو اجزائے عروضی سے مرکب کیا جاتا ہے، البتہ [ولی] کے کلام میں ذیل کا مستزاد ایسا ملا ہے جس کا فقرۂ مستزاد دوسرے وزن میں اور اصل شعر اور تقطیع میں ہے، اگر اس میں کاتب وغیرہ کی تحریف شامل نہیں ہے تو یہ پہلی مثال ہے : —

گئے رات معراج وہ عرش پر ( بلخ العلیٰ بکمالہ )  
گھلے پردے سب بھید کے سر بسر ( کشف الدجی بجہالہ )

ہوئی حق کی اُن پر سرِ حب کی نظر ( حسنت جہیع خصالہ )  
ہوا حکم حق کا محباں اُپر ( صلوٰ علیہ و آلہ )  
اصل بیت اور مستزاد کے اختلاف اوزان کی وجہ اس کے سوا خیال میں نہیں آتی کہ بعض اہل فن نے فقرۂ مستزاد کی تعریف میں لکھا ہے کہ ”وہ بڑھایا ہوا فقرۂ [سجع] ہو۔“ اور سجع کی قسموں میں ایک قسم (متوازی) ایسی بھی ہے جو موزوں و مقفی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مستزاد اس تعریف کے موافق کہا گیا ہے۔ اگرچہ اصل شعر کے وزن سے الگ ہے مگر نا موزوں نہیں، بہر حال مستزاد کے لیے کوئی بحر مخصوص مقرر نہیں، جس بحر میں غزل کہہ سکتے ہیں اُس میں مستزاد بھی کہا جاسکتا ہے، ہاں اُس کے اجزا کو کبھی ایک بار، کبھی دو بار، کبھی (میر انشاء اللہ خاں) کی طرح اس سے زیادہ ہر مصرع یا پوری بیت کے بعد لاتے ہیں، مزید تعریف اور مثالوں کے لیے عروض و قوافی کی کتابیں پڑھنی چاہئیں یہاں [ولی] کے چند شعر مثلاً درج ہوتے ہیں : —

معلوم نہیں کن نے مرے دل کو لیا ہے ان عشوہ گراں میں  
کس شوخ ستہگر نے مجھے پیچ دیا ہے ان موکھواں میں  
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا گر کام نہیں یہ  
دیوانہ مرے دل کو کہو کن نے کیا ہے جادو فطران میں

تکھا نہ ہیں سرشار (ولی) شوق سے تیرے  
تجھہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے  
بے تاب کیا شوق نے تجھہ دل کو بدن میں  
جوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں  
رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر  
تجھہ عشق سے کیا حال ہے تک دیکھ چمن میں  
فرہاد کی آتی ہے صدا روح صبا ہو  
مذکور ہے از بس کہ (ولی) میرے سخن میں  
اے ساقی بدمست  
ہے بیخبراں میں  
گل پیرھناں کا  
رفکیں دھناں کا  
ہر لالہ رفکیں  
خونیں کفناں کا  
تجھہ شعر کو سنئے  
شیریں سخناں کا

غزل مسلسل | غزل کے متعلق عام خیال اور رواج یہی ہے  
کہ اُس کا ہر شعر ایک جدا گانہ مضمون رکھتا

ہے، اگرچہ بالفاظ تختہ پیل گل غزل میں اسی قسم کے مضامین  
ہوتے ہیں جن کو حسن و عشق، فراق و وصال، گل و بلبل  
سے تعلق ہو، مگر جو مطلب بیان کیا جاتا ہے وہ ایک ہی  
شعر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس زمانے کے تعلیم یافتہ اصلاح  
خیالات اور ترمیم بیانات کی راے کے ساتھ، یہ بھی کہا کرتے  
ہیں کہ اگر غزل میں مسلسل مضامین لکھے جائیں تو ایک  
دلچسپ اور فنی اور آسان بات پیدا ہو جائے گی، اُن کو  
معلوم رہنا چاہیے کہ اس راہ (شاعری) میں اگلے موجدوں  
نے ہر روش کی داغ بیل ڈال دی ہے، اب اُس پگ تفتی  
کو وسیع و کشادہ کرنا اور سوزوں طریقے سے صاف ستھرا  
رکھنا اخلاص کا کام ہے۔ فارسی میں (دقیقی) وغیرہ نے کچھ  
مسلسل غزلیں کہی ہیں، اور جناب (ولی) نے بھی کہیں  
کہیں یہ نمونے دکھائے ہیں۔ چنانچہ ایک غزل کا نمونہ  
یہ ہے : —

شوخی نکلا جب قدم کو تیز کر  
فاز کے شہدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے مجھہ طرٹ  
 ہر پلک کو دشنہ خوں ریز کر  
 میں کیا یوں عرض از روے نیاز  
 مہر بانی اُس کی دستاویز کر  
 کہہ اپس کی فرگس بیچار کو  
 عاشقوں کے خون سے پرہیز کر  
 اے (ولی) آتا ہے وہ مقصود دل  
 خانہ دل خون سے رنگ آمیز کر

### غزل کے متفوق اشعار

فخر شاعرانہ | فخر و تعلیٰ بھی شاعروں کی میراث میں  
 داخل ہے، اس معاملے میں عرب سب سے بڑھے  
 چڑھے نظر آتے ہیں، اُن کو اپنے نسب، اپنی شجاعت اور زبان پر  
 اتنا دعویٰ تھا کہ عجمی تو بقول اُن کے گونگے تھے، خود عرب  
 کا ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اپنے سامنے ہیچ سمجھتا تھا،  
 ایران چوں کہ عرب کا مفتوح تھا اس لیے اُس کو اُن تعلیوں  
 کا نہایاں موقع نہیں ملا، جو عرب کے لیے مخصوص تھیں،  
 البتہ سخن فروشوں کے فرضی میدانوں میں بڑے دم دھاووں  
 سے لغاطیاں کی گئی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ زبانی گفتگو  
 میں مشرقی مذاق کے بڑے بڑے قابل نہایت انکسار سے اپنے  
 عجز و ناقابلیت کا اعتراف کرتے ہیں، مگر شاعرانہ بلند  
 پروازیوں کے ساتھ جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں وہاں اکثر اتنے  
 اونچے جاتے ہیں کہ اُن کی زبانی سنی ہوئی پستی پر  
 بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ راقم حروت نے اپنے اسلاف کرام  
 میں مفتی سید امیر حیدر بلگرامی نبیرۃ حضرت (آزاد)  
 بلگرامی کے واسطے سے ایک حکایت سنی ہے۔ کہ ”انیسویں صدی  
 عیسوی کے آغاز میں جب کہ وہ دارالسلطنۃ کلکتہ کے مفتی تھے،  
 کسی جلیل القدر انگریز نے ایک عالم و فاضل کی خواہش کی۔

مفتی صاحب نے کسی قابل اور مستند مولوی کو اُن کے پاس بھیجا، صاحب بہادر نے اپنے تعلیمی مذاق کے مطابق مولوی صاحب سے کارکردگی کی سند (سارٹیفکٹ) چاہی اور قابلیت کا حال پوچھا، مولانا نے اپنے جبلی تکلف سے فرمایا کہ ”یہ گُندہ نا تراش و ہیچ میرز محض کودن ہے، الف کے نام بے بھی نہیں جافتا“ صاحب بہادر یہ جواب سن کر مبہوت ہو گئے اور مفتی امیر حیدر صاحب کو لکھا کہ ہم نے ایک قابل آدمی آپ سے مانگا تھا، افسوس ہے کہ آپ نے اُس کی جگہ ایسا نا قابل شخص بھیجا جو خود اپنے منہ سے اپنے آپ کو جاہل بتاتا ہے۔“ انگریزی عمل داری کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اُنہیں (انگریزوں کو) کیا معلوم کہ یہاں کا مذاق گفتگو اور عام مجالس کیا چیز ہے۔ اہر حال اسی قسم کے اثرات اُردو شاعری میں موجود ہیں اور تقریباً کوئی بلند پرواز شاعر اس معراج تغاخر سے محروم نہیں، بایں ہمہ اس انداز گفتگو سے کم از کم اتنا سراغ ضرور چلتا ہے کہ گویندہ اپنے زمانے کے نمایندوں میں ہے، کیونکہ جب تک مقابل میں کوئی حریف نہیں ہوتا فطرتاً لاگ کی آگ نہیں سلگتی، ایسی باتیں اُسی وقت زبان پر آتی ہیں جب کہ کہنے والا اپنی امتیازی حیثیت قائم کر لیتا ہے، چنانچہ (ولی) کہتے ہیں:-

(ولی) تجھے شعر کو سن کر ہوے ہیں مست اہل دل

اثر ہے شعر میں تیرے شراب پر تگالی کا

اے (ولی) مجھے سخن کو وہ پہنچے

جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی (ولی)

مشتاق تجھے سخن کا عرب تا عجم ہوا

(ولی) تو بھر معنی کا ہے غواص

ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے



(ولی) تجھ طبع کے گلشن میں جو گئی سیر کرتے ہیں  
وہ تحفہ لے کے جاتے ہیں گل اشعار ہر جانب  
بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے (ولی)

اس شعر پر بجا ہے اگر مجھ کو ناز ہے  
کہتے ہیں شاعرانِ زمیں مجھ کو اے (ولی)  
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک  
ہر سخن تیرا لطافت سے (ولی)  
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

یوں تجھ سخن میں نشہ معنی ہے اے (ولی)  
جیوں رنگ و بو سے ہے لبریز ایام گل  
گرچہ پابند لفظ ہوں، لیکن  
دل مرا عاشق معافی ہے

ہم پاس آئے بات (نظیری) کی مت کہو  
رکھتے نہیں نظیر آپس کی سخن میں ہم  
(ولی) شعر میرا سراسر ہے درد  
خط و خال کی بات ہے خال خال

شکوہِ ناقدری | باکمالی کی ایک دلیل یہ بھی ہے، اثر  
اہل کمال سے زمانے نے نا موافقت کی ہے اور  
سب نے ناقدرانی کا رونا رویا ہے، (ولی) بھی انسان تھے اور  
پھر باکمال، کیوں نہ محسوس بنتے، کہتے ہیں: —

(ولی) تیرے سخن یا قوت سے رنگیں ہوے لیکن  
خریداراں، جہاں بھیتو کہاں ہیں آج جوہر کے؟  
(ولی) رکھتا ہوں سینے میں ہزاروں گوہر معنی  
دہائیں اپنے جوہر کو اگر گئی جوہری آوے  
سخن شناس کے نزدیک نہیں ہے کم زبیر  
کسی کے مطلب رنگیں کو جو کیا ہے شہید

موجد ہونے کا احساس | اگرچہ ذیل کے اشعار فخر و تعلی  
کی فہرست میں شامل ہیں، مگر

چوں کہ اُن سے (ولی) کے اِس احساس کا پتا چلتا ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو مخترع اور موجد سمجھتے تھے، اِس لیے اِن اشعار کو سلسلۂ مذکور سے جدا لکھا گیا : —

اس شعر کی یہ طرح نکالا ہے جب (ولی)

یہ اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوے لباسی

جب شعر (ولی) تیرا یہ تازہ ہوا تازہ

امید مجکویوں ہے (ولی) کیا عجب اگر

اس ریختے کو سنکے ہو معنی نگار بند

(ولی) ارباب معنی میں ہے اُس کو عرش کا رتبہ

پری زادان معنی کو جو گڈی کرسی پہ بٹھلاوے

عجب نہیں جو حقیقت پر آفیں بولے

(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یہ تصنیف

اخلاق و موعظت | فرضی اور خیالی کنایات و استعارات کا

بادل مشرقی آسمان شاعری پر اِس طرح

چھایا ہوا ہے کہ بادی النظر میں چمکتے ہوئے ستارے دکھائی

نہیں دیتے، حالانکہ جس سچی اور فطری شاعری کو موجودہ

زمانے کا ایجاد بتایا جاتا ہے، یہ اُسی وقت سے موجود ہے، جب

سے گل و بلبل کا افسانہ چھڑا ہوا ہے، چونکہ خصوصیت کے

ساتھ جدا گانہ عنوانوں کے تحت میں نمایاں نہیں کیا گیا

اس لیے عام نگاہوں کو امتیاز نہ ہو سکا۔ دیکھیے (ولی)

نے اس رنگ کو یوں ظاہر کیا ہے : —

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ

آخر ہے روزہ دار کو اِک روز عیدیاں

مجکو پہنچی ہے آرسی سے یہ بات :-

صاف دل وقت کا سکندر ہے

پایا ہزن (ولی) سلطنت ملک قناعت

اب تخت و چتر میرے لیے ارض و سما ہے

بھروسا نہیں دولت تیز کا  
 عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال  
 (ولی) مہری تواضع سے رقیب سنگ دل دائم  
 پشیہاں ہے، خجل ہے، منفعل ہے، سخت رسوا ہے  
 طمع مال کی سر بسر عیب ہے  
 خیالات گنج جہاں سر سے آمال  
 معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام نہیں  
 دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی  
 سب کام اپنے سوئپ کے حق کو فحنت رہ  
 ہے یہ تہام مقصد گفت و شنید یاں  
 ظلمات میں یہ غم کے ملے کا تجھ آب خضر  
 دامن تلے ہے رات کے روز سفید یاں

### غزل کے مضامین متفرق

کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا  
 لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا  
 چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ، شمع گریاں ہے  
 سنا ہے جب سے آوازۂ تری روشن بیانی کا  
 عزیزو! بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں  
 لکھا ہوں پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا  
 شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع اے زاہد  
 یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا  
 بات رہ جائے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں  
 دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دالدار کی  
 بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہے غریب  
 بھول جاتا ہے وہ سب کچھ دیکھہ صورت یار کی  
 نہ جاوے ملک بے تاب سے یک لمحہ کبھی باہر  
 مہین بے قراری میں گڑا ہے نال عاشق کا

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جی میں  
 مشکل ہے جی سے تجکو اب امتیاز کرنا  
 زندگی زریں لباسوں کی گئی بازی میں سب  
 ہیں یہ جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا  
 گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر  
 نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مافند  
 لذت معنی نہیں کچھ لذت صورت سے کم  
 حرت با معنی ہے جیسے بوسہ خوباں لذت  
 لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کو  
 داغ دل مہر سر مکتوب ہے  
 اپنے دل پرخوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش  
 کہہ چرخ! اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کو  
 جس کو بے تاب دیکھتے ہیں اُسے  
 اپنے اوپر سپند کرتے ہیں  
 نظر میں نہیں ہے مردوں کی، صلابت اہل زینت کی  
 نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں  
 تجربے سے ہوا مجھے ظاہر  
 ناز مفہوم بے نیازی ہے  
 کثرت اسباب دل لینے کو کچھ درکار نہیں  
 یک نگاہ لطف سے کر اے صنم مفتوں مجھے  
 مفلسی سب بہار کھوتی ہے  
 مرد کا اعتبار کھوتی ہے  
 دیکھا ہے اک نگہ میں حقیقت کے ملک کو  
 جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا  
 ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ  
 نصیب جس کو ہوا ہے حصار خاموشی  
 عجب کچھ لطف رکھتا ہے، شب خلوت میں، گروسے  
 سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

راہ مضمون تازہ بند نہیں  
تا قیامت گھلا ہے باب سخن

اے [ ولی ] تیغ غم سے خوف نہیں  
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

قصیدہ | جس طرح قصیدے کے لغوی معنی پختہ و منجز کے ہیں، اسی طرح کالبہ سخن میں اس کو رأس الاعضا بلکہ روح و رواں سمجھا جاتا ہے، اس صنعت میں شعرا نے بڑی بڑی طباعیاں دکھائی ہیں، شاعر کی جامعیت و قابلیت کا سارا نچوڑ اسی صنف سخن پر ہوتا ہے —

قصیدے کی خصوصیات میں شوکت الفاظ کے ساتھ ساتھ تمہید و تشبیب اور مخلص جس کو گریز بھی کہتے ہیں، خاص باتیں ہیں۔ (تشبیب) کسی بہاریہ مضمون سے مراد ہے۔ اور تمہید لکھتے لکھتے خاص دل فریب انداز سے اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو جانے کو (گریز) یا (مخلص) کہتے ہیں —

جس طرح غزل کے اشعار ابتدا میں ۵ - ۷ - سے زیادہ نہیں ہوتے تھے، اسی طرح قصائد بھی طرانی نہیں کہے جاتے تھے، مگر رفتہ رفتہ غزلوں کی طوالت اکیس اکیس شعروں تک پہنچ گئی، اور قصیدے کا نہر سیکڑوں سے متجاوز ہو گیا —

قصیدہ گوئی کی مشاقیاں اور اُس میں خاص توغل، سلاطین و اُمرا کی دربار داریوں اور خوشامد سے وابستہ ہیں، ہمارے (ولی اللہ) کو اس کا موقع نہیں ملا کہ وہ کسی دنیا دار بادشاہ و منصب دار کی جھوٹی سچی مدح گستری کے لیے قلم اُتھاتے، جہاں تک اُن کے حالات و کلام سے اندازہ کیا گیا، وہ نہایت قانع اور درویش صفت معلوم ہوتے ہیں۔ سارے کلام میں عزت ایک جگہ بادشاہ وقت کا نام آیا ہے اور وہ بھی تغزل کے رنگ میں —

دل ( ولی ) کا لے لیا دلی نے چھین  
 جا کہو کوئی ( محمد شاہ ) سے  
 خرامد و تعریف کی بجائے، بکثرت اُن کے اشعار قناعت  
 و توکل کا پہلو لیے ہوئے دیکھے جاتے ہیں:—  
 ( ولی ) کو نہیں مال کی آرزو  
 خدا درست نہیں دیکھتے زر طرف

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ  
 ہر روز ترا نام وظیفہ ہے ( ولی ) کو  
 البتہ اُن کی عاشق مزاجی اور حسن پرستی نے، چند ایسے  
 لوگوں کو ضرور چن لیا تھا، جن کے حسن صورت یا حسن سیرت  
 پر وہ فریفتہ تھے۔ مگر اُن مطبوع نظروں کے لیے بھی کوئی  
 قصیدہ نہیں لکھا، دو چار غزلوں میں اُن کی تعریف آمیز  
 صراحت کی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ باہم اُن سے دل کا لگاؤ  
 یقیناً تھا۔ سید معالی، گوہند لال، امرت لال، کھیم داس،  
 محمد یار خان، محمد مراد کے نام جا بجا غزلوں میں پائے  
 جاتے ہیں، بلکہ ایک آدھ غزل میں تو بعض ناموں کو ردیف  
 قرار دیا ہے۔ مثلاً: دو چار شعر لکھے جاتے ہیں:—

تو قد دیکھہ اے ( سید معالی )  
 ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

(۱) ہوا تیرے خیالوں سے سراپا

سرا دل مثل فانوس خیالی

ہوئے معزول خوباں جگ کے، جب سے

ہوا تو حسن کے کشور کا والی

غرض کہ ساری غزل انہیں سید صاحب کے حسن و جہال کا  
 آئینہ ہے —

(۲) ہے خوش قدماں میں آج کمال گوہند لال

اُستاد چال سرو ہے چال گوہند لال

خوبان جہاں کے غرق عرق ہوں تو کیا عجب  
جس وقت جلوہ گر ہو جہاں گو بند لال  
کر اس دعا کو ورد زبان اے (ولی) مدام  
لطف خدا ہو شامل حال (گو بند لال)

ایک دوسری غزل کے مقطع میں کہا ہے :-

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے (ولی)  
اک بار اس غزل کو سنئے گر گو بند لال  
(۳) شمع بزم وفا ہے (امرت لال)  
سرو باغ ادا ہے (امرت لال)  
اے (ولی) کیا کروں بیاں اُس کا  
لطف میں دلربا ہے (امرت لال)  
(۴) ہے بسکہ آب و رنگ حیا (کھیم داس) میں  
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں  
(۵) مقصود دل ہے اُس کا خیال اے (ولی) مجھ  
جیوں مجھ زبان کا ورد (معہد مراد) ہے  
(۶) کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان  
حسن کی دہلی کا صوبہ ہے (معہد یار خان)

اب اس کو قصیدہ گوئی سمجھو، یا دل کا لگاؤ، غرض کہ  
ان چند عاشقانہ نیاز مندییوں کے سوا کسی اور دنیا دار کے آگے  
اُن کا سر نیاز جھکا ہوا نظر نہیں آتا، اُن کے دیوان میں  
(۶) مدحیہ قصائد اور (۱) ترجیع بند ہے، جو حمد و نعت اور  
منقبت یا مدح مرشد طریقت پر مشتمل ہے —

(ولی) کی یہ خصوصیت بھی نظر انداز کر دینے کے قابل  
نہیں کہ اُنہوں نے اپنے ماقبل و مابعد، سخن سراویوں کی طرح  
(ہجو گوئی) میں زبان کو خراب نہیں کیا۔ خیال ہوتا ہے کہ جو  
آزاد مزاج کسی مرغ زرین کے دام خرشامد میں نہیں پھنستا  
وہ ایسے لوگوں سے کبیدہ و متنفر ہو کر خوشامد کی جگہ بقور  
فر دوسی :-

چو شاعر ہر نچہ بگوید ہجا

کا مصداق بن جاتا ہے، مگر اس پاک نفس نے حمد و نعت و منقبت کے سوا اگر کسی اور کی مدح سرائی کی ہے تو اپنے پیران سلسلہ کی، جن کی عظمت نہ صرف بیعت و مریدی کے سبب سے کی جاتی ہے، بلکہ اُن بزرگوں کی ذاتی قابلیت و ریاضت ہر طرح اس کی مستحق ہوتی ہے۔

(ولی) غزل کی طرح قصیدے میں کوئی خاص امتیازی حیثیت نہیں رکھتے، پھر بھی جتنے قصائد انہوں نے کہے ہیں، اُن سب سے ترفع خیالات، شوکت الفاظ، اور زور طبیعت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ سب قصائد قریب قریب اُس زمانے کے کہے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جب کہ انہوں نے دہلی کا سفر نہیں کیا تھا، کیوں کہ اُن اشعار میں دکنی الفاظ اور اجنبی ترکیب و معاورات بکثرت موجود ہیں، حالانکہ اُن کی اکثر غزلیں ایسی ہیں جو مانوس ترکیب اور دکنی روز مرہ کی بہتات سے پاک ہیں، اور وہ یقیناً سفر دہلی کے بعد مذاق و پسند کا لحاظ کرتے ہوئے کہی گئی ہیں، چند قصیدوں کا انتخاب لکھا جاتا ہے۔

مثنوی کی بحر میں ۱۲۳ شعروں کا ایک قصیدہ ہے جس میں حمد و نعت اور منقبت کے بعد تصون کے مذاق پر معشوق حقیقی سے مخاطبت کی گئی ہے۔ چند سریع الفہم اشعار پیش کیے جاتے ہیں، جو معاورات کی اجنبیت سے مانوس نہیں:—

لے زباں پر تو اول اول  
نام پاک خداے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور  
اِس اُپر متفق ہیں اہل مل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے  
وہ ہے سلطان بارگاہِ اول



بعد چہہ خدائے بے ہمتا  
 یاد کر نعت سید مرسل  
 جس کی ہمت کی ہے ترازو میں  
 دوجہاں مثل دائۂ خر دل\*  
 اُس کی مجلس میں آہوا ہے کھڑا  
 صف آخر میں جوہر اول  
 بعد اُس آفتاب انور کے  
 چار ہیں اہل علم و اہل عمل  
 ہیں یہ چاروں ستونِ شرع متین،  
 دیں گا ان سے ہے مستقیم محل  
 مشرق و مغرب و جنوب و شمال  
 سب کو ان چار ذات سے ہے بل  
 ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر  
 چار اطراف صورت جدول  
 بعد ان کے ہیں دو امام جہاں  
 نور چشم پیہر مرسل  
 ہر دو سلطان کشور کونین  
 ہر دو مقبول شاہ روز ازل  
 ایک کاتن ہوا ہے اطلس سبز  
 ایک خوں سے زمیں کیا مضمحل  
 گل دنیا کو زیب تاج نہ کر  
 ہے یہ سر پا تلک معیل و دغل  
 ایک گھر میں رہے نہ نچلی یہ  
 طالب یار نو ہے یہ چنچل  
 یہ ہے پالغز طامعان و حریص  
 اکثر اس دیکھ کر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب کو بات میوری سن  
حرف شیریں ہے بہ ز شیر و عسل

مرتبہ بوجہ عشق بازوں کا

یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز

کہ ہے ”خیر الکلام“ قل و دل

(۲) نعت شریف میں اُنٹیس شعر کا قصیدہ ہے:-

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے

ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

مرتبہ خلعت پناہی کا وہ پاوے گا جو گُئی

مثل اسماعیل اول جی کو قربانی کرے

وہ ہی پاوے مطلب ”راضیۃ مرضیۃ“

محض للہ جگ میں جو اعمال پناہی کرے

زندگی پاوے ابد کی جگ سنیں وہ خضر وقت

جو اپس کو فدویء محبوب سبحانی کرے

یا محمد پو جہاں کی عید ہے تجھے ذات سے

خلق کو لازم ہے جی کو تجھے پہ قربانی کرے

جس مکاں میں ہے تمہاری فکر روشن جلوہ گر

عقل اول آئے وہاں اقرار نادانی کرے

کیا ملک، کیا افس و جاں، یہ جگ میں ہے کسکو سکت

خط بنا تجھے مکہ کے جو تفسیر قرآنی کرے

دیکھ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آئے شوق سے

جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

(۳) حضرت مولا مرتضیٰ علی علیہ السلام کی منقبت میں

(۳۳) شعر کا قصیدہ ہے:-

ہر ایک رنگ\* میں جو دیکھا ہوں چرخ کے نیرنگ  
ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدنان جلوہ گر ہوئے ہیں جہاں  
اُڑا ہے اُن کی تجلی سے عاشقان کا رنگ  
یہ عاشقان کے جلانے کو مستعد ہیں مدام  
گوا+ ہے اُس کے اُپر نور شمع، حال پتنگ  
سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل  
ورائے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ  
ہوا رباب رگن خشک و استخوان بے مغز  
یہ حال دیکھ کے مجلس میں دنک ہے مردنگ  
| یہ آسمان ستمگر کی سرکشی دیکھو  
| تہام خلق سے لڑتا ہے آپ ہو کے اکنگ  
جگت کے دیکھ کے حالات لا علاجی سے  
ہوئے ہیں گوشہ نشین اہل دانش و فرہنگ  
ہو دستگیر مجھے یا (علی) ولی اللہ  
کہ اس فلک نے کیا ہے کمال مجھ کو تنگ  
خدا نے فضل سے اُس کو کیا حصار دیں  
فلک ہے جس کے قلعے کی کہینہ ایک انگ  
(۴) حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ  
(المتوفی سنہ ۱۹۹۸ھ) کی مدح میں سینتالیس شعر کا  
قصیدہ ہے۔ اسی پر انتخاب قصائد ختم کیا جاتا ہے، ان مختلف  
مردت و متغنی زمینوں کے اشعار بتاتے ہیں کہ (ولی) کا  
زور طبع اس میدان میں بھی خاص قوت رکھتا ہے۔ باقی  
قصیدے بھی اسی رنگ میں ہیں: —

اور ہر بند سات شعروں پر ختم ہے - دوسرے میں پانچ بند،  
اور ہر بند دس شعروں پر مشتمل ہے: —

مرے دل میں وہ سروِ گلِ فام ہے  
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رُخ روشن و زلف مشکیں یار  
مجھے یاد ہر صبح، ہر شام ہے

سدا تجھے پری رو کی خدمت منیں  
یہی درد مندوں کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں  
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

کہاں ہے عزیزو! وہ رشک پری؟  
کہ جس ماہِ رو کا ہے جگِ مشتری

کہاں ہے وہ گلزارِ باغِ وفا؟  
کہ ہے شانِ جس کی سدا دلبری

کہو جا کے میری طرف سے اُسے  
تخلص ہے جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں  
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے ابروؤں کا جو دیکھا کہاں  
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں  
ہوا نجم سے بدر کا اتصال

تہنا نہیں اور کچھ دل منیں  
سدا تجھ سے میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں  
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

(۲)

اے تو مقبولِ سرورِ عالم  
 اے تو فہرستِ دفترِ عالم  
 جلوہ گر تو ہے آفتابِ یقین  
 تجھ سے روشن ہے پیکرِ عالم

ہے زمیں پر یہ آستانِ شریف  
 مرجعِ خلق و منظرِ عالم

اس زمانے میں حق نے تجھ کو کیا

مہترِ خلق و بہترِ عالم

اے امامِ جمیع اہل یقین  
 قبلۂ راستاں (وجیہ الدین)

اے شہِ بحر و بر ہے تجھ سر پر

آسماں چتر و آفتابِ افسر

آسماں سے اتر کے آتے ہیں

تیری مجلس میں نقل ہو اختر

ہے سزاوارِ انجمن میں تری

زُھرۂ آوے اگر ہو خُنیا گر

دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ

کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر

اے امامِ جمیع اہل یقین  
 قبلۂ راستاں (وجیہ الدین)

قطعہ | اصل میں قصیدے یا غزل کا ایک ٹکرا ہوتا ہے،

اسی واسطے (قطعہ) نام رکھا گیا۔ کم از کم دو زیادہ

سے زیادہ، بیس تیس اشعار تک تعداد ہوتی ہے۔ مطلع

کا اختیار ہے۔ کہا جائے یا نہ کہا جائے، اشعار ایک ہی

مضہون کے مسلسل ہوتے ہیں، قصیدے کی طرح تہہید

و تشبیب ضروری نہیں۔ رباعی کے سوا ہر وزن عروضی میں

قطعہ کہنے کا دستور ہے۔ اس کے اعراب میں اہل لغت

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبھانی  
 کیا ہے ابر نے رحمت سے گوہر افشانی  
 تھام پات ”یستبح بحمدہ“ کے بحکم  
 زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبھانی  
 قطار قطرۂ شبنم سے آج سبزۂ خضر  
 لے سبھہ ہاتھ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی  
 ہر اک طرف جو ہوئی بسکہ ریزش باران  
 کیا ہے آج تفرج نے جوش طوفانی  
 اس آب روح فزا کے کمال لطف کو دیکھ  
 چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی  
 ہوئی ہے غنچہ نمں جگ کو بسکہ جمعیت  
 عجب ہے اب رہے سنبل منیں پریشانی  
 ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر  
 ہر ایک پات پہ برسوا جو ابر فیسانی  
 چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سے  
 ہر ایک پھول کی پکھری کو رنگ سرجانی  
 تھام ملک ہوا حق کے فضل سے آباد  
 رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی  
 زہے بہار حلاوت، زہے بہار طرب  
 کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی  
 چراغ گرد یہ روضے کے جو ہوئے روشن  
 ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی  
 ہوا ہے بسکہ طراوت سے یہ مکان سرسبز  
 ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ ریعانی  
 چراغ یاں کے ستارے نمں ہیں گرداں نت  
 دیے ہیں چرخ کو تعلیم سبھہ گردانی  
 ہوا ہے گنبد پُرنور آج طبیلۂ مشک  
 زبس کہ عود و عتر کی ہوئی فراوانی

وہ جسم، روح، اور اُس کا ہے جسم، مرقد پاک  
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی  
تجہہ آستانِ مبارک پہ مثل نقش قدم  
رکھے ہیں سپس چہ ایرانی و چہ تورانی  
فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب  
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی  
ہے آرسی کی فہط مدرسہ یہ روشن و صاف  
نگاہ کو ہے تہاشے سے اُس کے حیرانی  
ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم  
ہے اُن کو حضرت داؤد کی خوش الحانی  
کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے  
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی  
نئے قلم ہے مرا نیشکر سے شیریں تر  
کیا ہوں بسکہ حلاوت سے شکر افشانی  
ترجیع بند | ترکیب بند کی طرح یہ بھی نظم کی ایک قسم  
ہے، جس میں چند بند کہے جاتے ہیں، ہر بند  
کے آخر میں ترکیب بند کے خلاف بطور تضحین ایک شعر کی  
گرہ بار بار لگائی جاتی ہے، گرہ کا شعر جو مطلع ہوتا ہے،  
اُن قوافی و ردیف سے جدا ہوتا ہے، جس کا التزام بند کے  
اشعار میں کیا جاتا ہے، اختیار ہے کہ گرہ کا شعر کسی دوسرے  
شاعر کا کہا ہوا شامل کیا جائے یا اپنا مصنفہ، ہر بند غزل  
کی طرح مطلع سے شروع ہوتا ہے اور آخر شعر میں بطور  
اخبار ایسا اشارہ کیا جاتا ہے جس کا مضمون تضحینی (گرہ)  
شعر سے مل جائے، بندوں کی تعداد شاعر کی مرضی پر ہے،  
اسی طرح ہر بند کے شعروں کا شمار بھی کہنے والے کی راے  
سے وابستہ ہے، (ولی) نے دو ترجیع بند کہے ہیں ایک عاشقانہ  
رنگ میں، دوسرا شاہ وجیہ الدین کی مدح میں۔ دونوں کے  
نہونے دکھائے جاتے ہیں۔ پہلے ترجیع بند میں سات بند ہیں،

کا اختلات ہے ، اکثر متقدمین قات کو مکسور (زیر) اور بعض متأخرین مفتوح (زبر) کہتے ہیں ۔ (ولی) نے فراق گجرات میں (۱۴) شعر کا قطعہ کہا ہے جس کے چند اشعار اور نمونوں کے ساتھ یہاں درج ہوتے ہیں :—

(۱)

گجرات کے فراق سے ہے خار خار دل  
بے تاب ہے سنے سنیں آتش بہار دل  
اس سیر کے نشے سے اول تر دماغ تھا  
آخر کو اس فراق میں کھینچا خار دل  
میرے سنے میں آ کے چہن دیکھہ عشق کا  
ہے جوشِ خوں سے تن میں مرے لالہ زار دل  
حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی  
دیکھا ہے مجھہ شکست سے صبح بہار دل  
ہجرت سے دوستاں کی ہوا جی مرا گداز  
عشرت کے پیرہن کو کیا تار تار دل  
ہر آشنا کی یاد کی گرمی سے تن منیں  
ہر دم میں بے قرار ہے مثل شوار دل  
مجھہ\* نہن ہوا ہے بدن سوز ہجر سے  
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل  
افسوس ہے تھام کہ آخر کو دوستاں!  
اس می کدے سے اُٹھکے چلا سدہ بسار دل  
لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سے  
پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمید وار دل

(۲)

نگاہ تیز، پلک تیز، غمزہ قسپر تیز  
ہوے ہیں دل کے ایسے یہ تھام نشتر تیز



رقیب پر جو چلے بس تو اُس کو چاک تو کر  
پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز

(۳)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا  
نورِ حق تھا حجاب میں دیکھا  
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا  
یہ تھا شا حباب میں دیکھا

مخمس | اپنے یا کسی دوسرے کے شعر پر، تین مصرع تضمین  
کیے جانے کو مخمس کہتے ہیں۔ اور ایسا قریب  
قریب تمام شعرا نے کیا ہے۔ (ولی) کے دیوان میں (۱۲) مخمس  
ہیں، مگر سب اپنی غزلوں پر، چند نہونے پیش کیے جاتے  
ہیں۔ وہ مخمس جن کے شعر آخر میں کوئی تخلص نہیں، ممکن  
ہے کہ (ولی) کے نہ ہوں۔

(۱)

ناز سے آ تجھ ادا کی قسم  
مہرباں ہو تجھ دیا کی قسم  
میں وفادار ہوں وفا کی قسم  
خیر خواہوں میں ہوں خدا کی قسم  
مان اس صادق آشنا کی قسم

دل کو تجھ عشق سے ہے نہناکی  
لیکن اُس سے نہیں ہوں میں شاکی  
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی  
دیکھ اے شوخ تیری بے باکی  
خوت میں ہوں سدا رجا کی قسم

(۲)

صنم میرا سخن سے آشنا ہے  
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

سخن داں آشنا فضل خدا ہے

نہ تنہا حُسنِ خوباں دل رہا ہے

ادا فہمی، سخن دانی، بلا ہے

صف مژگانِ خوباں مل کے یکسر

اُتھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جھدھر

ادا کا ہر طرت اُمتا ہے لشکر

نہیں وہاں آبِ غیر از آبِ خلدجر

شہادت گاہِ عاشق کو بلا ہے

وفا ہے بادشاہِ عاشقی میں

تھک چکا ہے سپاہِ عاشقی میں

نہیں شوخی نکاحِ عاشقی میں

رہی آتے ہیں رازِ عاشقی میں

کہ جن کو استقامت کا عصا ہے

رباعی کی تاریخ ولادت (سنہ ۲۵۱) دوسو اِکّا ون

ہجری میں، سلطان یعقوب بن لیث صفار کے

لڑکے سے وابستہ ہے، یعنی وہ گولیاں کھیل رہا تھا اور اُس

کی چند گولیاں تھاک تھاک کر ایک جگہ جمع ہو رہی

تھیں، آخری گولی کچھہ رُک رُک کر تھاک رہی تھی، جس

سے وہ لڑکا دل گرفتہ تھا، کہ یکایک وہ بھی کسی وجہ سے

اپنی ہم جنسوں کی طرت تیزی سے چلنے لگی، اسی خوشی

میں اُس کی زبان پر یہ مصرع جاری ہوا ”غاطاں غلطان

ہمی رود تالِب گو،“ باپ نے اِس موزونیت کا ذکر شعراے

عصر سے کیا، شناوران سخن نے ہر بحر میں غوطے لگائے

آخر (بحر ہزج) میں اس کا تھل بیڑالگا، اور (رود کی) نے اس

پر تین مصرع اور بڑھائے، رباعی کا نام (ترافہ) بھی ہے اور

(چہار بیتتی) د (دوبیتی) بھی کہتے ہیں۔ عرضیوں نے چوبیس

وزن اِس کے لیے مخصوص کیے ہیں، ادریہ التزام سرّوج

ہے کہ اِن آدزان میں رباعی کے سوا اور نظام نہ کہی جائے

مگر چوں کہ ہر گلیے میں استغنا کی پچر لگی ہوتی ہے  
 اِس لیے یہ التزام کہیں کہیں قوت بھی جاتا ہے - (فرخی) نے  
 رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا ہے، اور دوسروں نے بھی  
 تھوڑا بہت یہ التزام توڑا ہے - چاروں مصرعوں میں  
 آخر مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے، اور اُسی کو زوردار  
 بنانے کے لیے، تین مصرع بہم پہنچائے جاتے ہیں - قدما اکثر  
 چاروں مصرع ہم قافیہ رکھتے تھے، مگر پھر تیسرا مصرع قید قافیہ سے  
 آزاد ہو گیا - اور اب عموماً یہی تعامل ہے کہ رباعی کا پہلا  
 شعر مطلع اور دوسرا غیر مطلع ہوتا ہے - (ولی) کی (۲۶)  
 رباعیاں دستیاب ہوئی ہیں، دو چار نہ وقتاً لکھی جاتی ہیں:—

(۱)

اے! جیو دوعالم کا ترے مکھ پہ ندا  
 محتاج تری ذات سے سب شاہ و گدا  
 مجھ عاجز بے کس پہ نظر رحم سے کر  
 اے منظرِ ہر ناظر و منظورِ خدا

(۲)

مے خانہ جگ کا جسے سر جوش کیا  
 اُس ہاتھ سے عالم نے قدح نوش کیا  
 اُس سید عالم کو جو دیکھا یکبار  
 یکبار گی عالم کو فراموش کیا

(۳)

یہ ہستی موہوم دے سے مجھ کو سراب  
 پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثلِ حباب  
 ایسے کے اُپر دل کو نہ ہرگز کر بند!  
 آپس کو نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۴)

رکھ دھیان کو ہر آن تو سجدہ طرف  
 رکھ سپس کو ہر حال میں مسجدہ طرف

معدوم کو موجود سے کیا نسبت ہے  
اولیٰ ہے کہ مائل ہو تو موجود طرف

(۵)

رکھتا ہوں میں دل میں آج جاں کا ہنوز  
وہ شوخ نہیں اس سے ہے آگاہ ہنوز

تجھ غم سے ہے گرچہ چشم پر آب ولے  
سینے میں بجھا ہے آتش آہ ہنوز

مثنوی | نظم کی تھام اصناف میں مثنوی ایک خاص حیثیت  
رکھتی ہے، اس کی وسعت، اس کی ہمہ گیری اور

اس کے فوائد، سب سے زیادہ اور سب پر حاوی ہیں۔ جذبات  
انسانی، مناظر قدرت، تاریخی واقعات، جس خوش اسلوبی  
اور روانی سے مثنوی میں سہا سکتے ہیں، ان کی اتنی گنجائش  
کسی صنف سخن میں نہیں۔ زندگی کے تھام سوانح، رزمیہ  
ہوں یا تاریخی، عشقیہ ہوں، یا اخلاقی، فلسفیانہ ہوں یا  
افسانہ، غرض کہ تخیل کی کھپت مثنوی میں ہوتی ہے۔ اس  
آسانی اور وسعت کا اصلی سبب یہ ہے کہ مثنوی میں بلحاظ  
قافیہ وردیف ہر شعر جدا گانہ ہوتا ہے، قصیدہ و غزل کی طرح  
ایک ہی قافیہ پر اس کی بنیاد نہیں ہوتی۔ اشعار کی تعداد  
بھی محدود نہیں، ایک سے ہزار بلکہ لاکھوں تک اختیار ہے۔  
مثنوی کا (موجد) بھی (رواد کی) ہی کو سمجھنا چاہیے۔  
قدیم سے اس صنف سخن کے لیے چند بحریں مخصوص ہیں۔

موجودہ زمانے میں اگرچہ بعض اہل قلم نے دوسری بحروں  
میں بھی مثنویاں کہی ہیں، مگر اب سے پہلے فارسی اور اردو  
دونوں زبانوں میں جس کسی نے مثنوی کہی ہے، مقررہ سات  
بحروں سے الگ نہیں کہی۔ مثنوی کی بحروں میں، قصائد  
وغزلیات کا وجود تو عموماً آج تک ملتا ہے، مگر دوسری  
بحروں میں مثنوی نایاب سی ہے۔ شناخت کے لیے ان مخصوص  
سات بحروں کے اوزان لکھے جاتے ہیں :-

(۱) ہزج مسدس اخرب مقبرض معذوت:—

مفعول مفاعیلن فعولن

مثال (ع) اے درتگ و پوے تو ز آغاز

(۲) سریع مسدس مطوی موقوف:—

مفتعلن مفتعلن فاعلات

مثال (ع) هست کلید دل گنج حکیم

(۳) متقارب، مثنیٰ، مقصور:—

فعولن فعولن فعولن فعول

مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—

(۴) رمل، مسدس، مقصور:—

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مثال (ع) بشنوا ز نے چوں حکایت می کند -

(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—

فاعلاتن مفاعیلن فعلن

مثال (ع) السلام اے ائجہ اطہار -

(۶) ہزج، مسدس، معذوت:—

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال (ع) الہی غنچہ امید بکشا -

(۷) رمل، مسدس، مخبون:—

فاعلاتن فعلاتن فعلن

مثال (ع) متحشم زاده از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور مشاہدوں سے پتہ چلتا ہے کہ شہادت

کربلا کے بیان میں (۵۵ مجلس) (وای) کی مثنوی کا نام

ہے جس کی تاریخ اختتام اس دیوان کے آخر میں درج ہوئی

ہے۔ اس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ گلیات میں صرف (۷۸)

شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب ہوئے ہیں اور اسی مثنوی (۷۸)

اشعار کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا ہے، ہم نے ان اشعار کو

ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے

پہلے حصے میں مناجات اور حمد و نعت کے اشعار ہیں، دوسرا حصہ شہر (سورت) کے بیان میں ہے۔ ممکن ہے کہ حصہ اول (دہ مجلس) کا تکرار ہو، اور یہ قیاس اس لیے ہوتا ہے کہ مثنوی کی تاریخ اختتام بھی اسی بحر میں کہی گئی ہے، نیز اسلوب بیان بتاتا ہے کہ کسی خاص کتاب کی تمہید ہے، اسباب تحقیق مسدود کیا، مفقود ہیں، اس لیے خیالی گھوڑے دوڑانے کے سوا اس میدان میں اور کیا ہو سکتا ہے۔

(سورت) کی تعریف میں جو مثنوی کہی گئی ہے، اگرچہ وہ بہت مختصر ہے، مگر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا قائل پختہ گو اور شاعرانہ مصوری سے اچھی طرح ماہر ہے۔ اسی مثنوی کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں:-

عجب شہروں میں ہے پُر نور اک شہر  
بلا شک ہے وہ جگ میں مقصدِ دھر

رہے \* مشہور اُس کا نام (سورت)  
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

کنارے اُس کے اک دریاے (تپتی)  
کہ دنیا دیکھنے کو اُس کے تپتی

عجب قلعہ ہے واں ایک با قرینہ  
انگوٹھی میں دُنا + کی جیوں نگینہ

نرک قلعے کے بارِا گھات ہے واں  
کہ دائم گُلرخاں کی ہات ہے واں

رہے اُس حاشیے پر جائے آرام  
طلسمی باغ واں ہوتا ہے ہر شام

کہاں ہے ساقی انلاص انگیز؟  
معیت کی کرے سے مجھہ اُپر ریز

شرافت میں ہے یہ جیوں باب مگہ  
تو ہے سب ملک پر اس کا جو سگہ

اگر دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز  
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

کہ اُس بھیتور کنے ایسے ہیں تَبَّار  
کہ قاروں کو نہیں اُن کے نزک بار

اُتی آتش پرستاں کی ہے بستی  
سکھے نہرود واں آتش پرستی

فرنگی اس میں اتنے ہیں کُلہ پوش  
عہد داں جن کی گنتی کے ہیں بے ہوش

وہاں ساکن اتے ہیں اہل مذہب  
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابنائے آدم  
ولے بینش میں رنگا رنگِ عالم

بھری ہے صورت و سیرت سے (سورت)  
ہر اک صورت ہے واں انمول صورت

ختم ہے امرداں پر رُو صفائی  
ولے ہے بیشتر حسن نسائی

سبھا اندر کی ہے ہر اک قدم میں  
چھپا اندر، سبھا کو لے عدم میں

کِشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل  
رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

ہزاراں اس سبب شیدا ہیں بلبل  
کہ واں ہے غنچۂ لب دائما گل

رہے واں عاشقاں کو عام آواز  
کہ نہیں پردہ بغیر از پردہ ناز

کسی کو نہیں نظر بازی بنا چین  
گھلے ہیں رات دن سب عُرفۂ نین  
شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن  
ہدوہ کی قوم کے اشنان کا دن  
ہر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج  
تجلی کے سہندر کی اُتھ موج  
نین کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک  
یہ طے کر سہج میں موج خطر ناک  
مہرباں ہو کے اے ساقی کوثر  
کرم سے کشتیء مے مجکو دے بھر  
اپس کے لطف سے کر دے عطا مے  
جو اس نشئے میں دریا کو کروں طے  
عبث باتاں سے بس کر اے (ولی) تو  
نہ کر مقصد سے اپنے کاہلی تو  
ان اشعار سے تاریخی مذاق رکھنے والے سراغ لگا سکتے ہیں  
کہ (دورِ عالمگیر) میں شہرِ سورت کس تہدن کیسے چال چلن  
اور کیسی مخلوق سے آباد تھا۔ اور یہی مثنوی کے بیان کی  
اصلی تعریف ہے۔

آخری تین شعروں سے یقین ہوتا ہے کہ یہ حصہ بھی کسی  
بڑی تالیف کا جزو ہے کیا عجب ہے کہ (۱۵ مجلس) سورت کے  
قیام میں تصنیف کی ہو اور جس طرح عام مصنفین کا دستور  
تھا کہ حمد و نعت و مناجات کے بعد سبب تالیف اور مقام  
تالیف کا اظہار کرتے ہوئے خاص خاص تعریفیں بھی لکھ دیتے  
تھے اسی طرح ممکن ہے کہ یہ اشعار بھی اُسی سلسلے  
کی کڑیاں ہوں۔

یہاں تک جناب (ولی) کی تمام اقسام نظم کا بالترتیب



نہونہ دکھایا گیا اور ضمناً اُن متعلقات کی تشریح و تفصیل بھی موقع موقع سے ہوتی گئی، جن کے نہ ہونے سے سارے عنوانات و بیانات گنجلک رہتے۔ اب صرف دو چار خاص باتیں رہ گئی ہیں، جن کے بعد (تہمت بالخیر) سمجھنا چاہیے۔ اُن بقیہ امور میں سب سے زیادہ یہ امر ثابت کرنا ہے کہ (ولی) فی الحقیقۃ (دکن) کے باشندے تھے، اور چوں کہ اُن کے کلام میں اس زمانے کی بول چال اور متروکات کا پتا نہ تھا اس لیے اشد ضرورت ہے کہ تمام ایسے الفاظ کی فرہنگ بنادی جائے جس سے اجنبی کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھ ہی اس کے جہاں جہاں انداز بیان اور کہنگی زبان کے نہونے پائے جاتے ہیں، اُن سب کا فرق اور سبب بتا کر آئندہ کے لیے یہ دقت مٹادی جائے کہ (ولی) کے کلام کا مطلب سمجھنے والے مفقود ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ بعد زمانی اور لفظی متروکات کی وجہ سے بعض الفاظ کا مفہوم کسی کی سمجھ میں نہ آسکے، مگر یہ خلاف قیاس ہے کہ اُس علمی زمانے کے قادر الکلام شاعر کو غلط گو مان لیا جائے اور کسی ناقلاً فاعلاً کو اُس کی کم سوادگی سے اصلی ملزم نہ ٹھہرایا جائے، راقم حروف کو اکثر قلمی نسخے اس دیوان کے ایسے ملے ہیں جو حساب نویس کاپستھوں اور متصدیوں کے نقل کردہ ہیں، جن میں بکثرت عربی، فارسی املا کی صریحی غلطیاں موجود ہیں، اس یقینی قیاس پر دوسری فروگزاشتوں کو بھی، چوں مدبھ حساب اندر، کیوں نہ سمجھا جائے۔

ولی یقینی دکنی تھے | یہ گفتگو اس سے پہلے عنوان وطن میں چھپڑی جاچکی ہے مگر وہاں (ولی) کے، صرف دو ایک شعر اور بعض تذکروں کی تلخیص کے سوا مزید شہادت فراہم نہیں کی گئی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اس جگہ (دیوان ولی) سے ایسے الفاظ منتخب کیے جاتے ہیں جو (دکن) کے سوا دوسرے کسی صوبے میں بولے

نہیں جاتے —

جو حضرات ملک دکن کی سیر کیے ہوئے ہیں اور جنہوں نے حیدر آباد اور اضلاع دکن میں رہکر خاص و عام کی گفتگوئیں سنی ہیں اور ساتھ ہی اُس کے وقتاً فوقتاً ہند کے دوسرے صوبوں میں گھومے ہیں وہ تصدیق کریں گے کہ یہ الفاظ و معاورات اور ایسی ترکیبیں تنہا صوبہ دکن کی بول چال ہیں —

بارہویں صدی ہجری کے وسط و آخر میں جو شعراء گزرے ہیں اور جن کا شباب بوڑھے (ولی) کے بعد شروع ہوا ہے اُن دکنی سخن گوئیوں نے بھی اپنے ملکی معاورات کا استعمال کیا ہے، مگر (ولی) سے بہت کم، اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُن متعاقبین کے زمانے میں (دلی) کی زبان اور خاص خاص معاورات و متروکات کا اثر عام ہو چکا تھا، بخلاف عہد (ولی) کے کہ اُس وقت اُن کو صرف اپنی دیسی زبان سے علاقہ تھا، چنانچہ ایسی متعدد غزلیں (ولی) کے دیوان میں موجود ہیں، جن سے اُس دکنی زبان کی ترجمانی کا حال کُھلتا ہے جو (ولی) سے پہلے (نصرتی) وغیرہ بول گئے ہیں۔ اُن غزلوں کی بندشیں اور اُن معاورات کی بہتات کسی غیر دکنی کے کلام میں نہیں ہو سکتی۔ (سورت) یا (احمد آباد) کا باشندہ تفریحاً دوسرے صوبوں کے روز مرہ کی نقالی کر سکتا ہے، مگر کہیں کہیں نہ کہ باے بسم اللہ سے تائے تہمت تک ہر غزل، ہر قصیدے، ہر مثنوی میں اُن الفاظ کو بولتا چلا جائے، جو اُس کی مادری زبان میں داخل نہیں۔ اور اگر ایسا کوئی کر سکتا ہے تو آنے والی نسلیں ہرگز ایسے شاعر کو اُس ملک سے جدا نہ سمجھیں گی جہاں کے معاورات اُس نے لکھے ہیں۔ (ولی) کے دیوان میں تکسالی یعنی (شاہجہان آبادی) اُردو کے نہونے بھی بافراط موجود ہیں مگر چونکہ ہر غزل اور ہر صنف سخن میں جا بجا دکنی لب و لہجہ اور ترکیب موجود ہے، کوئی

مبصر اُس کو شاہجہان آبادی اُردو نہیں کہہ سکتا۔ ردیف  
الف میں مسلسل (۴) غزلیں ایک ایسی ردیف اور ترکیب  
میں لکھی گئی ہیں جن کے صحیح معنی و مفہوم (دھلی) و  
(لکھنؤ) کے باشندے نہیں سمجھ سکتے۔ اُن غزلوں کو پڑھ کر  
کوئی یقین نہیں کر سکتا کہ ”مفلسی سب بہار کھوتی ہے“  
کہنے والا ایسا کہے گا۔ لکھتے ہیں :-

کتاب حسن کا یو مکھ صفا تیرا صفا دستا  
توے ابرو کے دو مصرع سے اِس کا ابتدا دستا  
تو اب ہے جو سینہ \* شاد دستا  
مطلب ہے کہ بامراد دستا  
جو تل تجھ مکھ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا  
زنخداں میں توے مجھے + چاہ زمزم کا اثر دستا  
طاق ابرو مجھے حرم دستا  
محرم اُس کا عرب عجم دستا

اس (دستا) کو دیوان ولی کا مقابلہ کرتے وقت بعض  
احباب نے کاغذ کا (دستا) سمجھا اور بہت دیر تک اپنے خیال کی  
تائید میں معنی پھنایے گئے، مگر جب کسی طرح جوڑ نہ  
لگا تو اِس خیال سے ہٹنا پڑا، (دستا) بکسر دال نظر آیا کا  
مترادات ہے، اِس کا مصدر پرانی بھاشا میں (دیسنا) (بیانے  
معروث) ہے، (ولی) کے دیوان میں اِس کے مشتقات (دسا،  
دسے) اکثر مستعمل ہوئے ہیں، بعض دیہاتی گنواروں سے کہیں  
کہیں صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ میں بھی اِس مصدر کو بتغیر  
قلغظ سنا گیا ہے۔

ایک غزل کا شعر ہے:-

تجھ قد وقامت اگے سرو ہوا سرنگوں  
تجھ سے رواں سرو اگے سرو کو شل (بولنا)

یہ (بول کے بولنا) خاص دکنی روز مرہ ہے، کہا لا یخفی علی السائر۔  
دو شعر اور سنئیے :-

ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی  
تو بیگی آکہ تجھہ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا  
تمہیں ملنے سے اپنے گر سہاں ناکرو گے مجھہ  
تو جوڑا گجگری کا ہور کریلا دھار کرنا کیا

اس غزل کی ردیف بھی دکنی لہجے کا پتا دے رہی  
ہے (بیگی) جلدی کے معنی میں خاص وہاں کی بولی ہے  
(گجگری، جوڑا) اور (کریلا دھار) جوڑے اور چوٹی کی  
خاص بناوت اور وضع کو صوبہ دکن میں کہتے ہیں -

بالاستیعاب دیوان کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بہت  
سی بول چال اور بندشیں ایسی ہیں جن کا اثر ہندوستان  
کے دوسرے صوبوں میں نہیں، یہ الفاظ جہاں جہاں دیوان  
میں آئے ہیں، التزام کیا گیا ہے کہ اُن کے تحت میں  
موجودہ معاوَرے کی مطابقت سے معنی لکھ دیے جائیں، نیز  
جدا گانہ فرہنگ بھی مزید تشریح کے ساتھ بنا دی گئی ہے -  
اور جہاں تک اصلی معنی و مفہوم تحقیقات سے دریافت  
ہوسکے ہیں عام فہم اُردو میں جا بجا لکھ دیے گئے ہیں، جہاں  
عدم واقفیت سے مجبوری نظر آئی ہے، اُس کو آئندہ تحقیقات  
پر چھوڑ دیا ہے - (نکو) نہیں کی جگہ (باتاں، لوگاں، پلکاں)

اور اس قسم کی ہر جمع خاص دکنی روز مرہ ہے -  
(تجھہ سار، تجھہ سری) یعنی (تجھسا) یا (تیراسا) (کنے)، پاس  
کی جگہ اور (ہور) (باخفا و اظہار واو) بجائے اور پنجاب  
وغیرہ میں سنا جاتا ہے، مگر دکن کا عام معاوَرہ ہے غرض  
کہ ایسے سیکڑوں ثبوت ہیں، جو (ولی) کے (دکنی) ہونے

پر شاہد عادل ہیں -

ولی کے ہم نام اور | باہم ایک دوسرے کا ہم نام ہونا کوئی فنی اور عجیب بات نہیں، مگر اشتراک نام کے ساتھ فن کا مشترک اور حالات کا

غیر منضبط ہونا اخلاص کو بہت متروک بنا تا ہے۔ (ولی) کے متعلق جہاں بات بات میں بیسیوں اختلافات ہیں، وہاں ایک گزریہ بھی ہے کہ شرکت اسمی کی وجہ سے اُن کا کلام دوسروں کے ساتھ اور دوسروں کا اُن کے ساتھ بعض بد مذاقیوں سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ اس کا سبب کچھ تو یہ ہے کہ دو مختلف کلاموں پر پورا عبور نہ ہونے سے امتیاز مذاق نہیں کیا جا سکتا اور خفیف سی یکسانی دھوکا دے کر یقین دلا دیتی ہے کہ یہ شعر فلاں شاعر کا ہے۔ مثلاً یہ جان لیا ہے کہ (ولی) دوسو برس پہلے کا شاعر ہے اور اُس کے کلام میں نامانوس اور اجنبی، پرانے الفاظ زیادہ مستعمل ہوتے ہیں، اب جہاں کوئی غیر معروف لفظ کسی کلام میں نظر پڑا اور قائل کا نام نہ معلوم ہوا تو قیاس کر لیا گیا کہ یہ (ولی) کا شعر ہے۔ دوسرا بڑا سبب متقدمین کے صحیح حالات کا موجود نہ ہونا ہے، اس اختلاط و اختلاف کی یہ نوبت پہنچی ہے کہ ایک باخبر صاحب قلم کا یہ خیال سنا گیا کہ (ولی دکنی) سے پہلے ایک (ولی) اور بھی گزرے ہیں اور وہ بھی ریختہ گوئی میں مشاق تھے، اُن متقدم (ولی) کا وطن (بیجاپور) بتایا جاتا ہے۔

یہ اور اس قسم کے دوسرے اخبار تاریخی شہادت کے سوا کوئی ذریعہ یقین نہیں رکھتے، اگر ایسا ہے کہ ہمارے (ولی اللہ) سے پہلے بھی کوئی ریختہ گو (ولی) گزرے ہیں تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، اس تجزیہ و تصدیق سے پہلے تمام تذکروں کی تحقیقات پر نظر ڈالنی چاہیے، اُس کے بعد جو بات قرین قیاس ہوگی، ماننی پڑے گی۔ جس قدر تذکرے راقم حروف کو دستیاب ہوئے ہیں، اُن کا اقتباس

حسب ذیل ہے :-

(۱) (ولی) تخلص میرزا معبد ولی نام ، متوطن شاہ جہاں آباد کے ، بھتیجے ہیں شاہ اسرار اللہ صاحب ارشاد کے۔ علی ابراہیم خاں مرحوم نے ”گلزار ابراہیم“ میں لکھا ہے احوال اس خجستہ کردار کا کہ جوان آزاد حال اور دوست ہے اس خاکسار کا ۔ سنہ (۱۱۹۴) گیارہ سو چورانوے ہجری میں بلدہ (مرشد آباد) کے اندر جائے قرار رکھتے تھے ، اور بیشتر شغل اشعار ، زبان ریختہ میں انہوں نے بہت کچھ کہا اور دیوان بھی اُن کا منتظم ہوا ہے ۔ یہ منتخب افکار اُس ستودہ اطوار کا ہے :- (گلشن ہند)

نشہ می سے مرا پڑمردہ دل گلشن ہوا  
یہ چراغ مردہ فیض آب سے روشن ہوا  
آہ کا اُس کو کچھ اثر نہ ہوا  
میرے اِس فخل میں ٹھر نہ ہوا  
کیا تمنا اُس شکر لب سے تو رکھتا ہے (ولی!)  
ہو گیا فرہاد کا شیریں سے آخر کام تلخ  
چاہے کیوں کرفہ یہ جی تن سے نکل جانے کو  
پھر نہ آیا جو گیا اُس کی خبر لانے کو  
ہجر کی ، مار ہی تالے ہے شب تار مجھے  
کب دکھاوے گا خدا صبح رخ یار مجھے  
جس جگہ عشق ، رخس تاختہ ہے  
وہاں رستم حواس باختہ ہے  
نیم نگہ نے تری قتل کیا اک جہاں  
یار مرے مت کہیں بھر کے نظر دیکھنا  
زندگی کی اُسنے کچھ لذت (ولی) جانی نہیں  
جس کے دل میں درد عشق دلبر جانی نہیں

ان بزرگ کا حال ڈاکٹر (فیلن) نے ”طبقات شعراء ہند“ کے طبقہ چہارم میں لکھا ہے ، یہ تذکرہ ”دی قاسی“ سے ترجمہ

کیا گیا ہے۔ نیز نواب مصطفیٰ خاں (شیفٹہ) نے (گلشن بیخار) میں، اور نساخ نے (سخن شعرا) میں، اور باطن نے (گلستان بیخزاں) میں گلشن ہند کا خلاصہ درج کیا ہے۔

(۲) (سخن شعرا) میں نساخ نے پانچ ولیوں کا ذکر کیا ہے، (۱) ولی دکنی، (۲) ولی دہلوی ثم مرشد آبادی، جن کا ذکر ابھی گزرا۔ ان کے بعد (شیخ ولی محمد، ولی) رفیق و مصاحب نواب بہادر جنگ والی بہادر گڑھ شاگرد (نصیر)۔ اور (مولوی اموجان، ولی) باشندہ دہلی، شاگرد مرزا نوشہ (غالب)، اور (علی محمد خاں، ولی) باشندہ لکھنؤ، شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخ کا مذکور ہے، جن سے زمانہ (ولی) دکنی کا کوئی تعلق نہیں۔ (۳- ولی رام، ولی)۔ قوم کایستہ سکنہ شاہ جہان آباد جو شاہ زادہ (داراشکوہ) کے مشیر خاص تھے اور علم عربی و فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام رکھتے تھے، چنانچہ اُن کے شعر ہر زبان میں ملتے ہیں، اور صوفی صافی مذہب تھے، اُن کو اول شاعر اُردو زبان کا حضرت (جوہر) نے لکھا ہے اور عجب نہیں کہ ایسا ہی ہو، کیوں کہ اُن کے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو (ولی گجراتی) موجد شعر اُردو کا مشہور ہے، سو اُس کا موجد ہونا تحقیقات سے ثابت نہیں، مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اُس زبان کا ہو۔ (ولی رام) کے یہ تین شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں، جو تھائی سو برس اول کی اُردو کے ہیں :-  
(آثار الشعراء ہنود)

تو مہماں آمدی اینجا شدی خود خائفہ خاوند  
تو اپنے آپ کو بھولا کسی کو نا پہچانا ہے \*

شراب سرخ می نوشی، اجل کردی فراموشی  
مروں کو دور مت سبھو عجب یہ تک بہانا ہے

قبا و چیرہ رنگیں ہمہ از تن تو بکشایند  
دھیں گے \* کفن کی چادر جو تیرا خاص بنا ہے

مسطورہ بالا انتخاب نے کہیں ( ولی ، بیجا پوری ) کا پتا نہیں بتایا، ممکن ہے کہ شاہ جہاں کے زمانے میں شاہزادگان شاہجہانی کی آمد و رفت نے ان ( ولی رام ) کو بھی بیجاپور تک پہنچا دیا ہو، اور کسی تذکرے یا یادداشت میں اس کا ذکر یا نام آگیا ہو اس بنا پر ان ولی کو بیجاپوری کسی نے لکھ دیا ہو تو عجب نہیں۔ کیونکہ ( ولی رام ) کا سرکار دارا شکوہ سے وابستہ ہونا ثابت ہے۔

مرشد آبادی ( ولی ) میرزا رفیع ( سودا ) کے معاصر تھے اور جتنے اشعار تذکرہ گلشن ہند میں درج ہیں ان سے کسی طرح کسی اجنبی کو بھی اشتباہ نہیں ہو سکتا کہ یہ ( ولی دکنی ) کا کلام ہے۔ ( ولی رام ) کا حال تذکرہ آثار الشعراء ہندو میں لکھا ہے۔ یہ تذکرہ دیوبی پرشاد ( بشاش ) ساکن قدیم بھوپال ، حال وارد اجپیر ( مارواڑ ) کا مرتبہ ہے ، جو سنہ ( ۱۸۸۵ ) اتھارہ سو پچاسی عیسوی میں دہلی کے مطبع رضوی میں چھپا ہے۔

اس تخلص ( ولی ) کے کئی بزرگ فارسی گو بھی گزرے ہیں جن میں ( ولی رام ) بھی شامل ہیں۔ تذکرہ ( یدبیضا ) میں میر ( آزاد ) بلگرامی نے ( ولی ) دشت بیاضی ( متوفی سنہ ۹۹۹ ھ ) کے بعد ان ہندو ( ولی ) کا ذکر بھی کیا ہے ، لکھتے ہیں : - ” از قوم ہندو است ، از جہلہ منشیان سر کار ( دارا شکوہ ) بودہ و باثر صحبت و تربیت ملا شاہ ( بدخشی ) باصطلاحات صوفیہ آشنا شدہ ، چنانچہ جزو اشعارش از مثنوی وغیرہ در رنگ تصوف بنظر آمدہ ، اگرچہ شاعریت او رتبہ ندارد ، اما بعض سخنانش خالی از خیالہ نیست “۔



اس تصدیق کے بعد حسب بیان ( بشاش ) وہ ریختہ کوئی بھی کرتے ہوں تو عجب نہیں اور زمانے کے لحاظ سے دس پانچ برس پہلے ( ولی دکنی ) سے گزرے ہوں تو ممکن الوقوع ہے، مگر نہوٹہ کلام بتاتا ہے کہ اُس وقت تک ( دلی ) میں ملمع سازی کے سوا ٹکسالی اُردو کا سکھ نہیں چلا تھا۔ بھر حال راقم حروف کی تحقیق میں مذکورہ بالا اسہا کے علاوہ دوسرا ریختہ گو ( ولی ) ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی احمد آبادی یا بیجاپوری گزرا ہے تو بقول مرزا غالب:

”ہے ( ولی ) پوشیدہ اور کافر کہلا“

دکنی اور دھلوی | اگرچہ فی نفسہ مضامین کی خوبیاں ہی شعر و سخن کی قدر بڑھاتی ہیں، مگر عام غزلوں کا تقابل رجحان کے لیے ہر کلام کی نہوٹہ نام سے وابستہ ہوتی ہے۔ ایک ناواقف کے سامنے اگر بغیر نام بتائے کسی کا کلام پڑھا جائے تو اُس کی وقعت اُتنی نہیں ہوتی، جتنی نام جاننے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک نام برآوردہ کے قلم سے نکلی ہوئی معمولی تصنیف بھی غیر معمولی اشاعت پا جاتی ہے اور غیر معروف اہل قلم کی جان کاہ محنت داد تک سے معروم رہتی ہے۔

اس گفتگو سے غرض یہ ہے کہ ( ولی ) کی کہنگی مذاق اور عدم مزاولت کلام سے سننے والے اُن کے اشعار کو بلحاظ اخلاق ادب مخض تبرک سمجھتے ہیں اور اُس زمانے کی چند سست بندشوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ”اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ“ انہیں کچھ نہ کہو۔“ کہہ کر دیوان کو بالاستیعاب نہیں دیکھتے، اِس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ دور عالمگیر کی اُردو ہمارے لیے اجنبی ہے، مگر یہ غلط ہے کہ وہ صحیح اور قابل قدر نہیں۔

( ولی ) کی عمر کا قریب قریب سارا حصہ دکن و کجرات

ہی میں گزرا ہے اس لیے بہت مہکن تھا کہ اُن کے تمام اشعار (نصرتی) وغیرہم کی طرح از سر تا پا دکنی معاوروں کا لباس پہنے ہوئے۔ لیکن اہل نظر دیکھیں گے کہ عالمگیری اُردو کا جو اثر شاہجہاں آباد میں تھا وہی اورنگ آباد و احمد آباد میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ بعض وہ معاورات و الفاظ جن کا وجود اب تک دکن میں موجود ہے، اُس زمانے کی اُردو شاہجہانی میں بھی پائے جاتے ہیں۔

اس یکرنگی و مساوات کا ثبوت ذیل کے نمونوں سے ملے گا۔  
چوں کہ ولیؑ کا ایسا ہم عمر و ہم عہد دلی میں نہیں ملتا،  
جس نے (ظہوری و فیضی) یا (میر و مرزا) اور (ناسخ و آتش)  
کی طرح ایک ساتھ ایک وقت میں مشق سخن شروع کی ہو،  
اس لیے اُن اساتذہ سے تقابل کیا جاتا ہے جو (ولی) کے آخری  
اور دلی کے دور اولین میں نامور ہوئے ہیں۔ ایسے مشاہیر میں  
اس جگہ (شاہ مبارک آبرو) اور شاہ (حاتم) کو پیش کیا  
جاتا ہے۔ ان بزرگوں نے اکثر غزلیں (ولی) کی ہم طرح کہی ہیں،  
دو چار نمونے درج کیے جاتے ہیں، جن سے اگر تخلص الگ  
کر دیا جائے تو عام مذاق کو ان دھلوی اور دکنی اشعار میں  
امتیاز نہیں ہو سکتا:—

## آبرو

مست دل ہے مدام تجھ لب کا	جام صہبا ہے نام تجھ لب کا
دل کے غنچوں کو کھول جب دیکھا	شوق پایا تھاں تجھ لب کا
مہر لبھا ہوا حلاوت سے	حوت گویاں کو نام تجھ لب کا
(آبرو) آب زندگی سے لذیذ	جان لیتا ہے جام تجھ لب کا

## ولی

روح بخشی ہے کام تجھ لب کا	دم عیسیٰ ہے نام تجھ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لہریز	آب حیوان سے جام تجھ لب کا

غرق شکر ہوئے ہیں کام و زباں      جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا  
 سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں      شوق دل میں دوام تجھ لب کا  
 ہے (ولی) کی زباں کو لذت بخش  
 ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

## آبرو

جو کہ محرم ہے عشق بازی کا      دل سے عاشق ہے جاں گدازی کا  
 ہر گدا گوشہٴ قناعت میں      شاہ ہے ملک بے نیازی کا

## ولی

✓ شغل بہتر ہے عشق بازی کا      کیا حقیقی و کیا مجازی کا  
 ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام      ذکر اُس زلف کی دراڑی کا

## آبرو

اب تلک کھینچ کھینچ جو روحِ جفا      ہر طرح دوستی نباہی ہے  
 طور کیا پوچھتے ہو کافر کا      شوخ ہے، بانکا ہے، سپاہی ہے  
 (آبرو) کیوں نہ ہو رہے خاموش      درد کہنے کی یاں مناہی ہے

## ولی

تجک و خوباں میں بادشاہی ہے      سر اُپر سایۂ الہی ہے  
 قتل عشاق پر بندھی ہے کھر      غمزدہ تیغ زن سپاہی ہے  
 نو خطاں کی طرت نہ جازا ہد!      زلاہد و تقویٰ کی واں مناہی ہے  
 عشق بزاں میں ہے (ولی) ثابت      طالب گل رخاں کماہی ہے

دو چار اشعار ایسے بھی لکھے جاتے ہیں، جن میں بعض  
 محاورات دکن اور بکثرت (ولی) کا انداز بیان موجود ہے:—  
 سخن سنجباں میں ہیگا (آبرو) آج  
 نہیں شیریں زباں (شاگر) سری کا

ان لبان کو یقین مصری جان  
 راست کہتا ہوں اس میں مت شک کر  
 برہ کی راہ میں جو گئی گرا سو پہر نہ اُٹھا  
 قدم پہر انہیں یاں آکے دستگیروں کا  
 لائی ہے جب سے بات چمن کی زباں اُپر  
 رنگیں ہوا ہے تب سے بیان عندلیب کا  
 سفارش سے مراسر کش نپت بیزار ہوتا ہے  
 زیادہ فد پکڑنا باعث آزار ہوتا ہے  
 بڑھے ہے دن بدن تجھے مکھ کی تاب آہستہ آہستہ  
 کہ جیوں کر گرم ہووے آفتاب آہستہ آہستہ  
 جلتے تھے تجکو دیکھ کے غیر انجمن میں ہم  
 پہنچے تھے رات شمع کے ہو کر بون میں ہم  
 آتی ہے اُس کی بو سی مجھے یاسمن میں آج  
 دیکھی جو ہے اُداسی سجن کے بدن میں ہم  
 کیوں کر نہ ہووے کلک ہمارا گھر فشان  
 کرتے ہیں (آبرو) جو تخلص سخن میں ہم  
 پریشان ترھے تیری زلف سے احوال عاشق کا  
 سیہ دونا ہے آنکھوں سے یہ ماہ و سال عاشق کا  
 ترے رخسار سیمن پر جو مارا زلف نے کندل  
 لیا ہے چھین یارو اڑدھا نے مال عاشق کا

## ولی

کیا مجھے عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ  
 کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ  
 ادا و ناز سے آتا ہے واروشن جبیں گھر سے  
 کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

جیوں گل شگفتہ روہیں سخن کے چمن میں ہم  
 جوں شمع سر بلند ہیں ہر انجمن میں ہم  
 ہم پاس بات آکے (نظیری) کی مت کہو  
 رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم  
 دو جگ ہوے ہیں دل سے فراموش اے (ولی)  
 رکھتے ہیں جب سے یاد سری جن کی من میں ہم  
 تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا  
 پریشاں جس کے دیکھے سے ہوا احوال عاشق کا  
 (ولی) یہ مصرع رنگیں ہوا ہے ورد جان و دل  
 فدا ہے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

### حاتم

یار کا معکو اس سبب تر ہے  
 شوخ ظالم ہے اور ستمگر ہے  
 دیکھہ سرو چمن ترے قد کو  
 خجل ہے، پا بگل ہے، بے پر ہے  
 حق میں عاشق کے تجھہ لباًں کا بچن  
 قند ہے، نیشکر ہے، شکر ہے  
 کیوں کہ سب سے تجھے چھپا نہ رکھوں  
 جان ہے، دل ہے، دل کا انتر \* ہے  
 مارنے کو رقیب کے (حاتم)  
 شیر ہے، ببر ہے، دھنتر ہے

### ولی

مکھہ ترا آفتاب معشر ہے  
 سوز اُس کا جہاں میں گھر گھر ہے

بات میٹھی ترے لبوں کی صنم  
 حسد انگیز شہد و شکر ہے  
 اے (ولی) کیا ہے حاجت قاصد  
 نامہ میرا پر کبوتر ہے  
 رگ جاں سے ہوا ہے خون جاری  
 یاد تیری پلک کی نشتر ہے  
 قد سے تیرے کبھی نہ پایا پھل  
 حق میں میرے درخت بے بر ہے

### حاتم (۴۵)

کاملوں میں یہ سخن مدت سے مجھ کو یاد ہے  
 جگ میں بے محبوب جینا زندگی برباد ہے  
 بندگی سے سرو قد کی یک قدم باہر نہیں  
 سرو گلشن بیچ کھتے ہیں مگر آزاد ہے؟  
 بے مدد زلفوں کے اُس کے حسن نے قیدی کیا  
 صید دل بے دام کرنا صنعت اُستاد ہے  
 خلق کھتی ہے بڑا تھا عاشقی میں کوہ کن  
 تجھ لب شیریں کی حسرت میں ہر اک فرہاد ہے  
 دل نہاں پھرتا ہے (حاتم) کا نچف اشرف کے گرد  
 گو وطن ظاہر میں اُس کا شاہجہان آباد ہے

### ولی

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے  
 غمزدہ خون خوار ظالم بر سر بیداد ہے  
 کیوں نہ ہو قوارۂ خون جوش زن رگ رگ سستی  
 ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فساد ہے

حرف شیریں اُس سستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر  
 اہل معنی کی زباں کیا تیشہ فرہاد ہے  
 اک گھڑی تجھے ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں  
 مونس و دمساز میری آہ ہے، فریاد ہے  
 سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے (ولی)  
 باوجود خود نہائی کس قدر آزاد ہے

ان چند غزلوں کے دیکھنے سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ  
 شاہجہان آبادی مستان سخن کے دورِ اولیں میں بھی اُسی  
 کشیدِ اول کا ساغر چل رہا ہے جس کو (ولی) سے پیو مغاں  
 کے متبرک ہاتھوں نے بھرا تھا—

متروکات و معاورات کے لحاظ سے یہ رنگ کم و بیش  
 پون صدی تک چھایا رہا اُس کے بعد اگرچہ بعض بعض پرانے  
 الفاظ مجددین طبقہ دوم نے استعمال میں رکھے، مگر طرزِ ادا  
 اور شانِ تخیل ایسی دلچسپ و بلند پیدا کی جن کی نظیر  
 اِس وقت تک نظر نہیں آتی۔ خصوصاً میر تقی (میر) اس  
 شعر بازی میں سب سے میری تسلیم کیے جاتے ہیں اور  
 حقیقت میں میر صاحب کے متعلق (ناسخ) و (غالب) کا  
 حسنِ اعتقاد سب کے لیے استناد ہے (ع) ”آپ بے بہرہ ہے جو  
 معتقد میر نہیں“ میر تقی (میر) اور ولی اللہ (ولی)  
 کا مقابلہ جوان اور بوڑھے کی کشتی سے کم نہیں پھر بھی  
 دونوں کی ہم طرح ایک ایک غزل کے چند شعر لکھکر دکھایا  
 جاتا ہے کہ میر صاحب کے الفاظ کا کس بل بیان کا ستول پن،  
 خیالات کی زقندیں، فوجوان پہلوانوں کی طرح ہیں، مگر  
 اُستادوں کے اکستھویں پیچ کی طرح (ولی) نے بھی اپنے  
 فضل تقدم کا رکھ رکھاؤ مد نظر رکھا ہے —

## میر

منہ نہ ہونے اُس کے آتا تو ہے اکثر آفتاب  
 کھاویگا آفتابہ کوئی خود سر آفتاب  
 سر صدقے تیرے ہونے کی خاطر بہت ہی گرم  
 مارا کرے ہے شام و سحر چکر آفتاب  
 اُس رخ کی روشنی میں نہ معلوم کچھ ہوا  
 مہ گم کدھر ہوا ہے، گیا کیدھر آفتاب  
 فاذک مزاج ہے تو، کہیں، گھر سے مت نکل  
 ہر قتا ہے در پہر کے تئیں سر پر آفتاب  
 روشن ہے یہ کہ خوت ہے اُس غصہ در کا (میرؔ)  
 نکلے ہے صبح کا نپتا جو تھر تھر آفتاب

## ولی

کیا ہو سکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب  
 غبہ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب  
 دیکھا جو تجکو آپ سے روشن جہاں میں  
 شرموں لیا نقاب زریں سر پر آفتاب  
 گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول  
 تجھ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب  
 تجھ مکھ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ  
 پنہاں ہو ہر نظر ستی جوں شہر آفتاب  
 جگ میں (ولی) سو کس کو برابر رکھ ترے  
 درے سے ہے نزدیک ترے کمتر آفتاب

---

\* فارسی میں آفتابہ یا آفتاب خوردن متاثر ہونے اور رنج و  
 تعب کھیلنے کے موقع پر مستعمل ہے، اُسی کا ترجمہ ہے۔ باقی  
 تلازمہ آفتابہ و چلمچی، معمولی بات ہے۔



معاورات قدیم اور غلط الفاظ کا استعمال

(ولی) کے انتقال کو آج (۱۸۴) برس گزر چکے، اس وقت جو لوگ اُن کی بول چال اور لفظی استعمالات پر معترض

ہوتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں، ایک (اُردو) ہی نہیں، ہر زبان کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے، کسی زبان کو لے لیجیے اور سو برس بعد کی زبان سے اُس کا مقابلہ کیجیے، الفاظ، ترکیب اور حرکات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آے گا۔ فارسی میں (رودکی) سے (فردوسی) بلکہ (نظامی) تک جن الفاظ کا استعمال بے تکلف روا تھا، اُن کا پتا سعدی، راجو، حافظ کے کلام میں نہیں —

(رودکی) نے (افار) کو (نار) باندھا ہے اور (دانے) کی تصویر (دانکے) لکھی ہے، جو اُن کے بعد متروک الاستعمال ہے :-  
 زلف ترا جیم کہ کرد آن کہ او خال ترا نقطۂ آن جیم کرد  
 از دهن تنگ تو گویا کسے (دانکے نار) بد و میم کرد  
 (فردوسی) کا شعر ہے :-

جوانیش را خورے بُد یار بود (ابا) بد ہمیشہ بہ پیکار بود  
 (دقیقی) کہتے ہیں:

درفشان بسیار افراشته سر نیزہا زابر بگزاشته  
 (نظامی) سہر قندی کا مقولہ ہے:

بسا کاخا کہ محمود ہ بنا کرد کہ از رفعت ہی بامہ ندا کرد  
 پھر (دقیقی) کہتے ہیں:

چنان شد ز بس کشتہ آن رزم گاہ کہ بروے نہ (تافست) رفتن نگاہ

لب و یاقوت رنگ و نالۂ چنگ  
 مئے خوں رنگ و کیش (زر دہشتی)

(عنصری) کا قول ہے:

کسی کہ زندہ بہاند است ازاں ہزیمستان

اگرچہ (تنش) درست است ہست چوں بہار

ان اشعار میں نشان دیے ہوئے الفاظ کو دیکھنا چاہئے کہ ابا (با) بزیادتے الف اور صرفشان باعلان فون کہا گیا ہے اور فتوانست کی جگہ (فہ تافست) زردشت کو (زردہشت) اور کاخ کو (کاخا) اور نقش (بفتح فون) کو (ننش) بسکون فون لکھا ہے۔ اسی طرح جا بجما ملتان (شہر) کو (مولتان) پر کو پَر زاغ باندھا ہے۔ یہ اُس زبان کا حال ہے جس کی تربیت و نگہداشت ابتدائے عہر سے شباب بلکہ کہولت تک خلفائے عباسیہ اور شاہان مغلیہ کی آغوش سلطنت اور سایۂ دولت میں ہوئی ہے۔ اُس کے مقابل وہ منتشر اور بازاری زبان جو شکم پری کی ضرورتوں اور مجبوریوں سے اجنبیوں کی منہ بولی بییتی بنی ہو، فارسی داں شعراے ہند کی نقل مجلس رہی ہو اور جس کو کبھی اپنے اصلی وارث سلاطین کی حضوری نصیب نہ ہوئی ہو کیا پنپ سکتی ہے اور کس طرح اپنی فصاحت و سلاست کا ثبوت دے سکتی ہے۔ یہ بھی سلطنت برطانیہ کی برکت ہے کہ آج ہم اس روانی سے اُردو بول رہے ہیں ورنہ خدا جانے کب کی پہاڑی بولیوں کی طرح فیست و نابود ہو گئی ہوتی۔ اب سے پچاس برس پہلے تک جب کہ (عود ہندی) اور (اُردو معلاے غالب) جیسی دل آویز و سلیس اُردو پیدا ہو گئی تھی، عموماً ہندوستان کے پڑھے لکھے روز مرہ کی باہمی خط و کتابت فارسی میں کیا کرتے تھے بلکہ آج بھی ہمارے اطباء یونانی جو اپنے بیماروں سے اُردو میں بات چیت کرتے ہیں اور نسخے کی ترکیب استعمال بھی اُردو ہی میں بیان فرماتے ہیں، جب نسخہ لکھکر دیتے ہیں تو اُس میں وہی آمیختہ و بیخہ و ریختہ کا آموختہ دھرایا جاتا ہے۔ چشم بدور ابھی ایسے لوگ موجود ہیں اور خدا تا دیر اُن کو سلامت رکھے جو اُردو کی ترکیبوں اور قواعد سے باوجود عربی و فارسی دانگی کے محض نا آشنا ہیں اور اُن کو (آبرو) و (حاتم) اور (میر و میرزا) کی پرانی

اُردو کے استعمال پر ذرا بھی اچنبہ نہیں ہوتا ، اگر توکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اُردو ہے جس کا مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ اُردو میں غلط سب استعمال جائز ہے ۔ اس زمانے تک اُن بوسیدہ خیالات کا تازہ رہنا بغیر کسی سبب کے نہیں ہو سکتا ، وہ سبب یہی ہے کہ اُردو کی ابتدا عموماً معمولی بازاری لوگوں سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک اُنہیں کے دماغوں اُنہیں کی زبانوں میں گھومتی پھرتی رہی ، جب پڑھے لکھوں نے تھوڑا بہت منہ لگایا تو وہی الفاظ جن حرکات و تراکیب سے بازاریوں کی زبانوں پر جاری تھے ، صیحیح سمجھے گئے اور ایک عرصے تک اُن کی صحت و عدم صحت کی طرف علمی نگاہیں نہیں اُٹھائی گئیں ۔ (مرزا داغ) جیسے فصیح الہاک کی زبان سے بے تکلفانہ بول چال میں خود ہم نے اپنے کانوں سے ( آتیاں ، جاتیاں اور تخت ) ( بفتح خا ) وغیرہ جیسے الفاظ سنے ہیں ، یہ سب اُنہیں موروثی خیالات کا متعدی اثر ہے جو صدیوں تک دماغوں میں گھومتا رہا ہے ۔

( ولی ) کے کلام میں غیر فصیح الفاظ تین قسم کے ملتے ہیں ۔ ایک ایسے جو صورتاً صیحیح ہیں مگر تلفظاً گھٹتا بڑھا کر بولے گئے ہیں ۔ دوسرے وہ جو خالص دکنی یا تہیت ہندی بھاشا یا بالکل ابتدائی اُردو میں شمار ہوتے ہیں ۔ تیسرے وہ عربی و فارسی الفاظ جو کہیں بسکون ، کہیں بتحریک مستعمل ہوئے ہیں ۔ ان کے علاوہ ایک آدھ جگہ ایسے الفاظ بھی بندہ لکھے ہیں جو معنی غلط ہیں ۔ یہاں ان سب قسموں کے نمبر وار چند نمونے لکھے جائیں گے ، باقی تمام الفاظ کی فرہنگ جداگانہ بنادی گئی ہے ، نیز ایسے اجنبی اور غیر معروف الفاظ جہاں کہیں دیوان میں واقع ہوئے ہیں اُن کے تحت میں موجودہ اُردو میں مترادفات لکھ دیے گئے ہیں ۔ اس مقدمے کے ساتھ پورا سرمایۂ دیوان موجود ہے اس لیے مثالوں کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا ۔

(۱) اوپر، یا پر کی جگہ (اُپر) سے کو (ستی) (سیتی) (سین) (سوں) کہا ہے۔ اسی وجہ سے ردیف نون میں وہ غزلیں لکھی گئیں جن کی ردیف (سین) (سوں) (سے) واقع ہوئی ہے۔ اگرچہ سے اور سین، سوں کا وزن عروضی ایک ہے مگر قدیم روش تحریر دکھانے کے لئے نون کی ردیف میں یہ غزلیں درج ہوئی ہیں۔ یہی حال (کوں) (کو) کا ہے۔ (تجھہ) (مجھہ) تیرے میرے کے مترادف ہیں۔ جس طرح اس زمانے میں (پیار) (پیاس) (کیا) (بیاض) وغیرہ کو یاے تحتانی سے لکھ کر (پار) (پاس) (کا) (باہ) کا ہم وزن پڑھتے ہیں اسی طرح اُس زمانے میں عموماً (لکھا) (لا) (بولا) وغیرہ کو (لکھیا) (لیا) (سینا) لکھتے مگر وزن میں وہی دو حرت رھتے تھے۔ نیز اس کے برعکس (دنیا) (دریا) وغیرہ بعض فارسی الفاظ لکھتے تحتانی کے ساتھ مگر پڑھتے بحذت تحتانی مثلاً:—

شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ

(دریا) سے ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

عجب قلعہ ہے واں اک باقرینہ

انگھو تھی میں (دنیا) کی جیوں نگینہ

نہیں، کوئی، ہوئی، کو جا بجا (فع) کے وزن پر کہا گیا

ہے، سینے کو (سنا) میں (ظرت) کو (منیں) (موں) (تسبیح کو (تسبی) (نزدیک کو (نزیک) یا (نرک) (رنگ

کو بر وزن (رگ) (جنگل کو بر وزن (جگل) (سورج کو (سرج)

میتھے کو (مٹھا) (لے جانے کو (لجائے) (بتی کو (بتی) غیر مشدد

اتنا کو (اتا) (چاہے کو (چہے) (جہاں) (جس جگہ) کو جاں توتا

کو (تتا) (لگی کو (لاگی) (جلایے یا جلے کو (جالے) (چاند کو (چند)

دیوانہ کو (دوانہ) (کھلاؤں کو (کھاؤں) (دیکھنے کو (دکھے)

باندھے کو (بندھے) (بندھا) (آفسو کو (آنجهو) (انجهو) (انجهواں)

چکھا کو (چا کھا) دی کو (دئی)۔

(۲) بو جھو (سبھو) کیتا (بیایے معروت) (کرتا) پرت  
پریت (محببت) نین (بتحریک اوسط) نین (بسکون اوسط)  
نیناں، اور انکھاں، انکھیاں (آنکھ آنکھیں) پیا، پی، پیو،  
پیتم، سری جن، سجن، ساجن، لالن، سندر، (خطابات معشوق)  
جن نے، اُن نے (جس نے، اُس نے) انیندی نہیں (خھاری آنکھ)  
توجا، دجا دوسرا، جگ، جگت، (زمانہ) ہور بروزن ہر۔  
نیز ہور بروزن غور (اور) دیکھکر، آکر، جا کر، ہوکر وغیرہ  
کی جگہ صرت (دیکھ، آ، جا، ہو،) جی، جیو، من، (دل، جی)  
کئے، کن (پاس) تیں، توں (تو) تک (ذرا) نت (ہمیشہ)  
اپس، اپس کا (پنا) نس دن (رات دن) درس درس (دیدار)  
بچر (بات) درپن (آئینہ) کیوں کہ (کس طرح) جوں کر،  
بجیوں کر (جس طرح) بھیتر، بہتر، (اندر) نہن نہط (طرح)  
بہ، برہا، (فران) بن، بنا (بغیر) کھت (خاطر) پھر کے  
(دوبارہ) توںچھ وونچھ (وہ، وہی، توہی، تیرا) وہانچھ  
(رہاں ہی) رین رین (رات) تسپر (اُس پر) جاتھوں (جاتا ہوں)  
کینو ہے (کی ہے) سیس (سر) پپر (درد) بسونا (بھولنا)  
ستنا (تالینا، پھینک دینا) نہیچھ (نہیں) اچھنا (رہنا) چپ  
(فضول)، یہ سب پرانی بھاشا کے الفاظ ہیں۔ جن کا دھلی  
والکھنڈ اور اُن کے اطراف میں عرصے سے وجود نہیں۔

(۳) طبع (بفتح با) شہر، مہر باں (بفتح ہا) داوات۔ فکر، ذکر  
(بفتح کات) کفر (بفتح فا) غرض (بسکون را) صعن (بفتح حا)  
ثلث (بفتح لام) اصل نقل (بفتح اوسط) جام نین (باضافت  
فارسی) اُتو، پتوہ پکڑ کا قافیہ - شمع (سقوط عین) مدح  
(بتحریک اوسط) یہ اور ایسے بکثرت الفاظ ہیں جو لغت کی  
مقررہ حد سے تجاوز کیے ہوئے ہیں۔ ایسی بندشیں اور ترکیبیں  
جو ابتدائی زبان میں رائج تھیں بہت ہیں۔ مثلاً :۔  
تجھ غمڑہ خوں خوار سے لڑ کون سکے گا

تجہہ ناز ستہگر سے جھگڑ کون سکے گا

ترے غم میں مری فیذاں سے گر جاری ہو جیہوں اُتھ

کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ وھاموں اُتھ

سجن تجہہ بن ھمن گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے

بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہیں گنتے

ایک جگہ لفظ [تظلم] جو روستم کے معنی میں لکھ گئے

حالاں کہ بمعنی فریاد ہے :-

نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں

کیا تجہہ زلف نے جس پر تظلم

کہیں کہیں یاے معروت و مجھول کو ھم قافیہ کر دیا ہے -

جس کو لذت ہے سجن کے دید کی

اُس کو خوش وقتی ہے صبح عید کی

انہیں قافیوں میں کہتے ہیں:-

دل مرا موتی ہو تجہہ بالی میں جا

کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زائے ہوڑ اور ضاد ضطح اور س اور ص کو باھم قافیہ

کیا ہے:-

ھر زباں پر ہے مثل شاندہ مدام

ذکر اُس زلف کی درازی کا

تو دکھا کر اُس کے مکھ کی کتاب

عسام کھویا ہے دل سے قاضی کا

کشن کی گوپیوں کی نہیں ہے یہ نسل

کہ ہیں سب گوپیاں وہ نقل یہ اصل

ان سب فرو گزاشتوں کے ساتھہ صعیح الفاظ کا استعمال

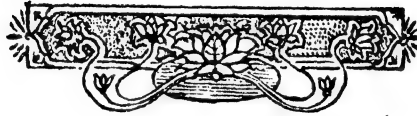
بھی بکثرت موجود ہے - اگر اِس جگہ منیں ، سین ، ستی -

مجہہ ، تجہہ - سری جن ، سجن یا شمع جمع وغیرہ کا

استعمال کیا ہے تو پچاس جگہ میں ، سے ، مجھے تجھے ، یار ،

شمع ، جمع بھی لکھا ہے ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلط

الفاظ کا استعمال ابتداءً کیا اور پھر ترک کر دیا۔ یا یہ کہ دونوں ترکیبوں کو صحیح سمجھا جاتا تھا - غرض اس وقت کے اکثر مترادفات کا وجود بھی اُس وقت موجود تھا —



## فرہنگ دیوان ولی

جس طرح دیوان کے پڑھنے سے پہلے فرہنگ کا پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح فرہنگ کے دیکھنے سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کر لینا لازمی ہے۔

(۱) دیوان کی کتابت عموماً اُسی روش اور املا پر رکھی گئی ہے جس طرح ولی کے زمانے میں تھی یا اُن پرانے لکھے ہوئے دیوانوں میں دیکھی گئی جن سب کی یہ ایک مکمل نقل ہے۔

(۲) وہ الفاظ جو اپنی کتابت کے لحاظ سے شعر کو ناموزوں بناتے تھے اُن کی روش تحریر عام آسانی کے خیال سے تلفظ پر رکھی ہے۔ مثلاً کوئی بر وزن توئی فصیح اور صحیح لفظ ہے (ولی) نے اس کا استعمال بکثرت بر وزن 'گئی' (فع) کیا ہے، لہذا اس کو 'گئی' لکھ کر تحت میں 'کوئی' بھی لکھ دیا ہے۔ اسی طرح 'نہیں' بر وزن زمین (فعل) صحیح ہے مگر ولی نے اکثر صورت 'نا' کے ہم وزن نظم کیا ہے۔ اس (نہیں) کی کتابت میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھی ہے کہ جہاں 'نا' کے ہم وزن ہے وہاں ہاے ہوز میں شوشہ نہیں لگایا البتہ دوسری قسم کی نہیں کو شوشہ دار لکھا ہے۔ پھر بھی احتیاطاً جو نہیں 'نا' کے وزن پر ہے اُس کے نیچے 'نا' لکھ دیا ہے۔

(۳) سوں، کون، توں، جن کا وزن عروضی تلفظ سے نہیں بگڑتا ہے کو، تو، کی جگہ لکھے گئے ہیں اور ان ردیفوں



(ب)

میں جو غزلیں ہیں وہ ردیف فون میں درج ہوئی ہیں تاکہ پرانی روش تحریر معلوم ہوتی رہے —

۴۔ عین اور ہاے ہوز (ہ) کے گرا دینے کا رواج قدما میں بکثرت تھا جس کا اثر (میر) و (سرزا) کے بعد تک رہا ہے، اس کی وجہ بزرگوں کی فاقفیت نہ سمجھنی چاہئے بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ (الف) کی طرح یہ دونوں حروف بھی حلقی ہیں اور ہندی بول چال میں ع کا تلفظ مائل ہمزہ ہے اور ہاے ہوز بھی الف سے قریب المخرج ہے اس لیے جس طرح الف سے متصل حرف ما بعد کا سقوط آج تک جائز ہے اسی طرح اُس وقت 'ع' اور 'ہ' کا گرا دینا بھی معیوب نہ تھا۔ اس کی شناخت کتابت میں نہیں ہو سکتی۔ ناظرین اس موقع کو خود سمجھ سکتے ہیں —

(۵) بعض ایسے الفاظ جن میں 'و' یا 'ی' واقع ہے، اُن کو بھجبوری نظم بغیر واو یا فظم کیا ہے جیسے اوپر کو 'اُپر' یا 'دوچے' کو 'دجا' اور 'بہتر' کو 'بہتر' ایسے موقعوں پر تلفظ کا لحاظ کرتے ہوئے واو اور یاء تختانی کو نہیں لکھا ہے بلکہ پیش یا زیر اور زبر پر اکتفا کی ہے —

(۶) 'دریا' اور 'دنیا' کو دو چار جگہ 'درا' اور 'دنا' کے وزن پر نظم کیا ہے —



## الف

ادھار بغیر مد بھی بولتے  
ہیں۔

آگل : بظاہر آگے (پیش) کا  
متبادل ہے۔

آل : ہندی بھاشا۔ تری، تسی،  
سیلابی۔

آنجھو : انجھو۔ انجھواں۔

آنسو، اشک، پرانی  
تحریروں میں جیم عربی  
و فارسی (ج، چ) اور الف  
کے مد و قصر سے دیکھا گیا۔  
آپاسی : روزہ دار، بھوکا،  
صاحب فاقہ، ہندو اکثر  
بولتے ہیں۔

آپراں : اوپر، بالا۔

آپر : اوپر کا مستشف، پر،  
بر، کا ترجمہ۔

اپس : الف مقصورہ کے ساتھ۔

(اینا، اپنے، کبھی، آپس، باہم)

کی جگہ بھی بولتے تھے

اب معزوک ہے۔

اقال : اب، فوراً، تڑپ، دھڑک

آ : اردو کا صیغہ امر حاضر۔

فارسی صیغہ (بیا) کا ترجمہ

اردو کے روزمرہ میں امر

حاضر کے دو صیغے مل کر

فعل حال کا مفہوم ظاہر

کرتے ہیں۔ ان دونوں امر

حاضر میں دوسرا امر (کر)

ہوتا ہے۔ جیسے آکر، جا کر،

پا کر، اُٹھا کر، قدما اکثر

(کر) کو محذوف کر دیتے

تھے۔ چنانچہ اس کی

مثالیں بکثرت دیوان ولی

میں موجود ہیں۔ اب یہ

ترک معزوک ہے۔ دہلی کے

فصحا اکثر بضرورتِ نظم

اور فصحاے لکھنؤ بالعوم

(کر) کی جگہ (کے) (آ کے)

جائے استعمال کرتے ہیں۔

یہاں (آ) بجائے آکر کہا

گیا ہے۔

آدھار : ہندی بھاشا کا لفظ

ہے۔ بمعنی غذا، خوراک،

اسم : بفتح سین - اسم ، نام ،  
اور دعا و وظیفہ -  
اصل : بتکریم اوسط باندھا  
ہے ، صحیح صاد کے جزم  
سے ہے -

اکاس : سنسکرت کا لفظ ہے -  
صحیح آکاس بالف مسدودہ ،  
بمعنی آسمان -

اننگ : ہندی بہاشا - بمعنی  
نڈھا ، یکرنگ -

اگن : ہندی بہاشا - آگ  
گرمی -

اگے : بالف مقصورہ - آگے ،  
پیش ، پہلے -

الفت پکڑنا : پرانا متکاوڑہ -  
الفت کرنا -

النگ : دو معنوں میں ولی  
نے لکھا ہے - اول بجائے

سمت ، جانب ، دوم چھلانگ

اور پھاند کے مفہوم میں -  
ایا : بغیر مد بجائے آیا -

اندیشہ : بروزن ہمیشہ کہا ہے  
صحیح بروزن ہم پیشہ -

الیہانی : تلوار کی ایک قسم  
ہے ، جو الیمان (شہر) کی

بنی ہو اور بمعنی اہل  
الیمان -

امرت بچن : میتھ بول ،

اور نواح دکن کی پرانی  
بول چال ہے - اتاول کا  
بگڑا ہوا لفظ ہے - اُتاولی  
جلدی کے موقع پر عوام ہند  
کی بول چال ہے -

اِقا - اِقا - اِتی - اِتی - انذا ،  
اندی ، اِس قدر -

اِتناہچھہ : اتنا ہی ، اسی قدر ،  
خاص دکنی بول چال ہے -

اُتر : راے ثقیلہ کے ساتھ -  
بجائے اُتر -

اُجا فا : اول الف مقصورہ -  
بمعنی انجان -

اُتکل جا فا : پرانی بول چال  
ہے بمعنی پہچان جانا -

اُجھوں لگ : ابھی تک -  
اُچھایا : اُٹھایا -

اُتک : جگہ ، مقام -  
اُچرج : تعجب ، اچلیا -

اُچھو - اُچھ : دھو ، دھ -  
اُدا یاں : ادا کی جمع - اس

قسم کی ہر جمع خاص  
دکنی ادا ہے -

اُدھک : (ہندی بہاشا) - زیادہ ،  
بہت -

اُرا کا : یعنی اُٹا -  
ارجن : ایک قدیم پهلوان جو

بڑا تیر انداز تھا -

اجل - بجائے آنچل -  
اوپر : پر کی جگہ، اب مٹروک  
- ہے

اُجھڑ : اصل میں ڈھال کی  
جھڑپ یاروک کو کہتے ہیں  
مگر ولی نے تلوار کی روک  
یا جھڑپ کی جگہ کہا ہے  
اول : بتخفیف، بجائے اول  
اھے (یا) اھی : بجائے رہے یا ہے -  
کے کہا ہے -

انیندی نین : خساری آنکھ  
مد بھری آنکھ -

شہر میں سختی -  
اُمنگ : بروزن پتنگ، صحیح  
ولی نے بعض مونعوں پر  
نون مخلوط کے ساتھ اُمگ  
کے ہم وزن نظم کیا ہے -  
افتر : راز - دل کا بھید -  
انکھاں : انکھیاں، انکھیں -  
بالف مقصورہ و نون مخلوط  
بر وزن جہاں و ارماں  
وسوزن آنکھ کی جمع -  
اُنھوں کو : اُن کو - پرانی  
بولی ہے -

اُن کو : یعنی اُن کو -  
اُن نے : اُس نے - یہ بھی پرانی  
بول چال تھی -  
انچل : بالف مقصورہ بر وزن

## ب

باختر - فارسی زبان کا لفظ ہے -  
زیادہ تر مشرق (پورب) اور  
کبھی مغرب کے معنی میں  
بھی بولا جاتا ہے - مفصل  
شرح فارسی لغات میں  
دیکھنی چاہئے - اور ملک  
خراساں کے ایک شہر کا نام  
بھی ہے -  
باسک - سانپوں کا بادشاہ -

بادلی : بدلی، ابر، بادل -  
بارا گھات - شہر سورت کے کسی  
مقام کا نام ہے -  
باسی : در اصل باشی بمعنی  
باشندہ ہے -  
بات : بمعنی راہ  
باچ : سوا، علاوہ -  
بانان : زبان دکن میں بات  
کی جمع -

اور قول کو کہتے ہیں -  
 بکتوری : بکتو - لوہے کے  
 جالوں سے بنی ہوئی زرہ  
 کو کہتے ہیں، لباس جنگ  
 بکسنا: نکلنا، کھلنا -

بل بل : عورتوں کی زبان میں  
 قربان -

بل جانا: قربان جانا -

بُوجھہ: سمجھہ، عقل -

بین، پنا : بغیر، سوا -

بلی - بروزن دلی، پہلوان،

قوی، بل والا -

بُوجھنا، بوجھو: سمجھنا،

سمجھو، جانا -

بولیا : بولا، کہا، یہاں بھی

باندھیا ( باندھا) کی طرح

یہاں تختانی کتابت میں

زیادہ ہے - ماضی مطلق

کے تلفظ اور تحریر میں

یہ استعمال عام تھا -

بولنا، بولو: کہنا، کہو -

بھپاس: ایک راگنی کا نام -

بھار: ہر وزن بار، باہر -

بھتر: بھیتہر، اندر، بھتر

بھی اب متروک استعمال ہے -

بُھجنگ: کالا سانپ -

بُھار: جھار -

بان: ( ہندی بھاشا) تھور و  
 خدنگ - اور ایک قسم  
 کی ہوائی، جو پرانے زمانے  
 کے آلات حرب میں شامل  
 تھی -

باندھیا: اس قسم کے اکثر  
 الفاظ کا املا یہاں تختانی  
 کے ساتھ لکھا ہے دراصل  
 (باندھا) ہے -

بت مار: ہندی بھاشا، دھزن  
 لٹیرا -

براگی: بتخفیف یا بعد باے

موحده، بمعنی بھراگی -

بالے بال: بال بال، ایک، ایک  
 بال -

برہ یا برہا: (ہندی بھاشا)  
 ہجر، فراق -

بُتا: بوتہ، بواو مجہول فارسی

والے سونا چاندی گلانے

والی گھریا کو کہتے ہیں -

دلی نے بحذف راو کہا

ہے -

بستار: ساز و سامان، طول

کلامی، دفتر -

بسار، بسرا، بسرنا: بھول

بھولا، بھولنا -

بچن - ہندی بھاشا میں بات

مکروک ہے۔

بیجلی: بجلی، برق -

بیگ، بیگی: بروزن فہگ

نیگی، جلد، فوراً، یہ بول

چال خاص دکن و نزاح دکن

کی ہے اور اب تک اعل

دکن بولتے ہیں -

بے مروت کر: بے مروت جان کر

بے مروت سمجھکر، یہاں

(کر) معناً زاید ہے، مگر

(ولی) نے اکثر الفاظ کے

ساتھ اس (کر) کی پتھر

لکائی ہے۔ جس کا ذکر

اپنے اپنے موقع پر ہوگا -

بھڑنگ: سادہ لوح - سیدھا

سادہ -

بھنور: بھنرا، بروزن چنور

بھوتی: بھوت یعنی وہ راکھ

جس کو جوگی اور سلیاسی

بدن پر ملتے ہیں -

بھوجن: کھانا، اُلکھ -

بیاضی: عمدہ اور منتخب

اشعار -

بھوئیں: بھوم، زمین -

بید: بھائے مجھول، حکیم

طیب -

بید: بھائے مجھول، ہندوؤں

کی مذہبی کتاب، اصل میں

وید ہے - ان دونوں بیدوں

کو ولی نے بھائے معروف

عہد کے ہم وزن نظم کیا

ہے - مگر اب یہ بلدش

## پ

پتیا نا: اعتبار کرنا پتھارا

(بھائے مخلوط) بھی اسی

سے ہے -

پتی: پتی - بغیر نشدہ نظم

ہوا ہے -

پتھن ہاری: یوجنے والی -

پتھو، پتھھا ہوں: پوچھو اور

پوچھا ہوں، کا بدل -

پات: ہندی بھاشا - پتا، پتے -

برگ -

پاتاں: تحت الثروں - زمین

کے نیچے -

پائنام: اُردو لفظ ہے، بمعنی

نامزد - تحت میں

پتنگ: یعنی پتنگ (پروانہ) ولی

نے نون مخلوط سے نظم کیا ہے -

- پچھ: یعنی پیچھے - پس -  
 پرت: پڑیمت ( محبت ) کا  
 مخفف -  
 پربت: پہاڑ -  
 پزان: عوام دیہاتی اب بھی  
 جان کے معنی میں بولتے  
 ہیں -  
 پتا: پتّا، کلیجہ - بغیر تشدید  
 کہا ہے -  
 پر بسی: پرایا بس، بے بسی -  
 پروانگی: دلکی روزمرہ میں  
 بمعنی اشتہار و اجازت  
 مستعمل ہے - میر انیس  
 کے کلام میں بھی موجود  
 پریم: پڑیم کا مخفف - محبت  
 پیار -  
 پرکھنے: یعنی پرکھنے کو -  
 پشانی: پوشانی -  
 پکار: غل، آواز -  
 پگ: پانوں -  
 پو: واو معدولہ - بجائے یہ - پر -  
 پور، پُر: پہلا لفظ ہندی طفل  
 اور پُرا (دیہہ) اور دوسرا  
 پورے کا مخفف -  
 پنتھ: طریق - مذہب -  
 پھاندا: پھندا -  
 پھر کر، پھر کے: از سر نو،  
 دوبارہ -
- پھکا: پھیکا -  
 پھول بن: گلزار، باغ، پھولوں  
 کا جنگل -  
 پھر: پھر - پرانی اور قدیم  
 بولی ہے، بسکون ہا بھی  
 کہا ہے -  
 پھونچ، پھونچتی: ہر وزن  
 چونچ - ہاے مخلوط کے  
 ساتھ پھونچتی کی جگہ  
 موزوں کیا ہے -  
 پھنگ: ہر وزن پتنگ -  
 درخت کی وہ تہنی جو  
 سب تھنیوں سے اونچی  
 ہو -  
 پی، پیو، پیا: ہر وزن فع و  
 فاع و فعل - معشوق -  
 پیر (یا) پیو: ہندی بھاشا،  
 بمعنی درد -  
 پیتم: (ہندی بھاشا) - صحیح  
 پڑیتم ہے، معشوق بہت  
 پیارا، عزیز -  
 پیوے: پیوے

## ت

تسبی : تسبیح  
 تصویر کرنا : تصویر بنانا  
 پرانا اور متروک معاورہ ہے  
 تکرری : ترازو، تک  
 تل : تلے، نیچے  
 تل سل : بظاہر نملنا نے سے  
 ماخوذ معلوم ہوتا ہے، جس  
 کے معنی بے قرار ہونے کے  
 ہیں۔

تھنا : تم، تم کو  
 تن کے : اُن کے، جن کے  
 توں : بجائے تب، تو  
 توں : تو (ضمیر مخاطب) املا  
 میں نون زیادہ ہے  
 تئیں : بر وزن فاع، صحیح تائیں  
 بر وزن فعل - بمعنی کو  
 تیں : تو، تو نے  
 تیونچہ : تو، تیرے، نو ہی  
 تجہ سے، یہ خاص اہل  
 دکن کی بول چال ہے۔

تال، تھاپ : گاتے وقت ہاتھ  
 پر ہاتھ مارنا - یا مجھڑے  
 کی جوڑی -  
 تان میں آنا (یا) گانا : گانے لگانا -  
 گانا -

تاج سری : سری مثل اور  
 مسائلت کے لیے اہل دکن  
 بولتے ہیں - مثلاً تمہارے  
 سری کا -

تپتی (یا) تبتتی : شہر سورت  
 میں ایک دریا ہے -  
 تجھ : تہرے - تجھے -  
 تجھ سار : سری کی طری سار  
 بھی اہل دکن کے روز مرہ  
 میں مثل کے معنی میں  
 شامل ہے -

تجے : سوم - تیسرے -  
 تَرنگ : ہندی میں گھوڑے کو  
 کہتے ہیں -

تدھاں : قدیم بولی میں تب  
 کی جگہ بولتے تھے -

تروار : (ہندی بھاشا) - تلوار  
 ترے پہ : تجھ پر

تس سوں : اس لئے، اس  
 وجہ سے

تسپر : اُس پر، جس پر



(۱)

ت

تتے، تتا : توتا، شکستہ  
تک : ذرا، خفیف  
تھاؤں : جگہ، مقام  
تھت : بھیڑ  
تھات : ساز و سامان، ارادہ، قصد  
تھور : جگہ، پناہ

ث

ثلث : بتدریک لام لکھا ہے  
مصحف و سکون لام ہے جو  
خط کی ایک قسم ہے

ج

جات : جانا کا مخفف  
جال : جلا کر  
جالا : جلا یا، جال  
جالے : جلے  
جامۂ دوداسی : اُردو زبان کی  
فارسی ہے  
جان : باخفاے نون - جہاں کی  
جگہ  
چپ کرنا : عبادت کرنا  
جتے : بر وزن ستے (فعل) بغیر  
تشدید جتنے کی جگہ  
جگ : جگت : دنیا، جہان، عالم  
جل : پانی  
جلبل : غصے کی حالت، جل  
جلا کر  
جل پور : پلنگھت، پانی کی  
جگہ  
جھدھر : چھری، کٹار، ایک  
قسم کا خلعدر -  
جم جم : ہمیشہ، سدا -  
جنگل : نون مخلوط کے سانپ  
بر وزن (بگل) نظم کیا ہے -  
بمعنی جنگل، صحرا  
جن نے : جس نے  
جینے : جن نے، جس نے، جو  
جوت : (بواو مجہول) - روشنی،  
نور  
جودھا : پہلوان، شجاع  
جوکھنا : تولدا، وزن کرنا  
جھار : دکلی زبان میں درخت  
کو کہتے ہیں  
جھانجھ : بیخودی، بے تابی  
غلاتا  
جھٹا : جھوٹا، کاذب

جھڑ : جھڑی ، سلسلہ  
 جھلجھلات : غصہ ، غیظ و غضب  
 جی بالادھلا : دل لگانا  
 جیوں : بروزن جوں ، مثل  
 جیسے ، جب سے  
 جیوں کہ ، جیوں کر :  
 جس طرح ، جیسے --  
 جیوں گا : جیسدا ، کھانا  
 چمک

### چ

چا کھا : چکھا۔  
 چپل : طفل مزاج ، شوخ ۔  
 چپ : فضول ، یونہیں ، دکنی  
 روزمرہ ہے ۔  
 چترنا ، چترا : بنا نا ، کھینچنا ،  
 لکھنا۔  
 چدھیا : یاے قحطانی زائد ،  
 چڑھا ، ڈال کا املا بھی  
 قدیم ہے ۔  
 چون : سلسلہ میں پاؤں اور  
 قدم کو کہتے ہیں ۔  
 چکرت : چکر ، گردش ۔  
 چنچل : شوخ ، بے قرار ، اصل  
 میں حنظل کے ہم وزن ہے  
 مگر ولی نے نون مخلوط سے  
 بروزن بچل موزوں کیا ہے ۔  
 چند : ہندی میں تھال کے  
 پھول کو چاند کہتے ہیں غالباً  
 اُسی کا متخفف چند ہے ۔  
 چندر - چند : چندر بروزن بدر  
 بلون مخلوط (چاند)  
 چھبیل : چھب والا ، خوش وضع ۔  
 چھند بھری : نازوں بھری ۔  
 چہے : چاہے کا متخفف ۔  
 چیتل : صدرائی جانور جو ہرن  
 کی طرح ہوتا ہے ، مگر ولی  
 نے چیتے سے مراد لی ہے ۔  
 چیرا : بروزن ہیرا ، ایک قسم  
 کی منقش پگڑی ۔ اُس  
 پر زری کا کام بھی ہوتا ہے  
 ولی نے اکثر اِس لفظ کو  
 لکھا ہے ۔

## ح ، خ

- حرامی : عربی میں چور اور قزاق کو کہتے ہیں -
- حرب : بتحدریک اوسط کہا ہے، صحیح بسکون ہے -
- حسامی : تلوار یا ، اور ایک کتاب کا نام ہے -
- حسن : بتحدریک اوسط موزوں کیا ہے ، اصل میں حسن بسکون میں ہے -
- حشر : بفتح شین باندھا ہے ، صحیح سکون سے ہے -
- حکم : کاف کو متحرک کہا ہے صحیح بسکون -
- حلوۃ بے دود : نرم چارہ ، دراصل صحیح حلوۃ بے دود ہے ، ولی نے بجائے الف ہائے ہوز لکھی ہے -
- ختم : بتحدریک اوسط موزوں کیا ہے ، ورنہ صحیح ختم بسکون تا ہے -
- خلق : بفتح لام کہا ہے ، صحیح بسکون ہے -
- خُنیا گور : فارسی لغت ہے ، ناچنے گانے والا -
- خوبی : ہر وزن بنی ( فَعَل ) کہا ہے -
- خوش باس : خوشبو -

## د ، د

- دان : خدرات ، پن ، مدقہ -
- داوات : بجائے دوات -
- دح : بظاہر د و حے ( باغ ) کا متخفف معلوم ہوتا ہے صاحب منتخب نے اُس جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی چیز پوشیدہ ہو ، نیز عربی میں دحی پھیلاؤ اور فراخی کا مفہوم بھی رکھتا ہے -
- دارین : آئینہ -
- درس ، درس : دونوں طرح یعنی دان : خدرات ، پن ، مدقہ -
- داوات : بجائے دوات -
- دح : بظاہر د و حے ( باغ ) کا متخفف معلوم ہوتا ہے صاحب منتخب نے اُس جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی چیز پوشیدہ ہو ، نیز عربی میں دحی پھیلاؤ اور فراخی کا مفہوم بھی رکھتا ہے -
- دارین : آئینہ -
- درس ، درس : دونوں طرح یعنی
- دارشن : دیدار ، زیارت -
- دریا : تلفظ میں یاے تھکنائی
- مخلوط ہے ، دریا ، بدوزن درا
- نظم ہو ہے -
- درازا : شکاف ، رخنہ -
- دستا ، دسا ، دِستا ، دستی :

دھرم دھاری: ایمان والا، غالباً  
 دھرم چاری اسی معنی  
 میں بولتے ہیں -  
 دیا: مہربانی - بخشش -  
 دیدار دینا: صورت دکھانا  
 دیکھ: دیکھکر  
 د نبال: بدمون مخلوط، برون  
 وبال کہا ہے - صحیح کنگال  
 کے ہم وزن ہے  
 دیول: دیوی کی جگہ -  
 مندر -  
 دیوے: دیا ( چراغ ) کی  
 جمع  
 دی: دی  
 تَبی، تَپے: توبی اور توبے کا  
 مخفف  
 تَسیلا: تسنے والا

دکن اور نواح دکن میں  
 دسنا دیکھنے کے معنی میں  
 بولتے ہیں، باقی دسنا کے  
 مشتقات ہیں -  
 دکھا، دکھو، دکھے: دیکھا،  
 دیکھو، دیکھے کے مخففات -  
 دکھہ سرو: دکھہ مٹانے والا -  
 دل باندھنا: دل لگانا -  
 دُنوں: دونوں -  
 دقتن: بدمون مخلوط، دانت -  
 دنی: دنیا -  
 دنیا: دریا کی طرح یہاں بھی  
 پائے تختانی مخلوط ہے،  
 صحیح گنیا کے ہم وزن ہے -  
 دودھڑ: دودھڑ دوپارہ -  
 دوجا، دجا، دوجے، دجے: دوسرا  
 دوسرے، کہیں تلفظ میں  
 واو معروف ہے، کہیں ندارد  
 دے: دیوے کا مخفف ( دے )

## د، ذ

جو سیتاجی کو لے گیا تھا  
 رتن: ہیرا  
 رج: خاک - جذبات شہوانی  
 پیدا کرنے والی قوت -  
 رسوئی: ہنود کی زبان میں  
 کھانے کو کہتے ہیں -

راکھنا، راکھوں: رکھنا، رکھوں  
 رام کلی: ایک راگنی کا  
 ہندی نام -  
 راوت: بہادر - شجاع  
 راون: لٹکا کے راجہ کا نام -  
 ہندوؤں کا مشہور شخص

رل جانا: مل جانا۔	کیا ہے۔ اور دولوں سے مراد
رنگ و رس: رنگ و روغن۔	رات ہے۔
رنگ، رنگوں: برون رنگ و	زخم: 'خ' کے زیر سے کہا ہے
رگوں یعنی مخلوط نون کے	مگر صحیح جزم ہے۔
ساتھ نظم کیا ہے۔	زربند: لباس زرین
روز: روزینہ۔ وظیفہ۔	زلف: زلف کے لام کو بفتح کہا ہے
رہس: شوق۔ اُمڈگ۔	مگر جزم صحیح ہے۔
رین، رین: پائے تختانی کے	زنجیر کرنا: قید کرنا، چکونا
سکون اور زہر سے موزوں	

## س، شن

ساجن، سجن: معشوق۔ دلبر۔	ہوا ہے۔ صحیح سحر
سال: کاٹنا۔ مگر ولی نے سل	(بسکون حا)۔
کی جگہ لکھا ہے۔	سداں: سدا۔ ہمیشہ۔
ساز: طرح۔	سدا ستنا: عقل جانا۔ پیچود
سباقت: سبقت۔	ہو جانا۔
ستے: سوتے ہوئے۔ (خوابیدہ)۔	سرج: سورج کا مخفف۔
ستی، سیستی، سوں: سے۔	سرجنا: پیدا کرنا
ست، ستا، ستنا: ڈال دینا	سرجنا، سرچا: پھیلا نا۔ پھیلا
چھوڑنا، ترک کرنا،	سری جن: معشوق۔ سجن۔
بھلا دینا۔ حسب موقع ان	سری کا: طرح کا۔ سار۔ مثل۔
معدوں میں استعمال	جیسے تجھہ سری کا
کیا ہے۔	(تجھہ سا) لکنی زبان ہے۔
ست دینا: چھوڑ دینا، بھلا	سرکہ پیشانی: فارسی محاورہ ہے۔
دینا، پھینک دینا۔	بمعنی بددماغ۔ ترشرو۔
سج: دھج۔ ادا، شان۔	سکل: کل، تمام پرانی بولسی ہے
سحر: جادو۔ بفتح حا نظم	سکھا: سوکھا کا مخفف۔

سہاگن : شوہر والی عورت  
 سہج : آسان ، سہل  
 سہلیاں : لام کے جزم سے بمعنی  
 سہیلی - اور سہیلیاں نظم  
 کیا ہے -

سیس : ہندی میں سر (فرق)  
 کو کہتے ہیں -  
 شرم : بختہ را کہا ہے - صحیح  
 بسکون ہے -

شعر : غزل معنی کے میں -  
 شفا : بوعلی سینا کی کتاب  
 (قانون شفا) کا نام ہے -  
 شکر بچن : میتھے بول -  
 شکل : بفتح کاف کہا ہے ،  
 صحیح بسکون ہے -

شہسپہ : منطق کے ایک  
 رسالے کا نام ہے -  
 شوقوں : شوق میں -  
 شیر فی : شیرینی - مٹھاپنی -  
 شیروں بچن : سخن شہریں -

سکھان ، سکھیاں ، سکھی : دوست  
 ہمجولی - ساتھی -  
 ساو فی ، سا فو لی : ( صفت  
 معشوق ) نمکین ، ملیح -  
 سانولی -

سہرن : تسبیح - وظیفہ - رت -  
 سناسی ، سنیا سی : جوگی - فقیر -  
 ہندو فقہروں کا ایک پختہ -  
 سینا : سانا (بھرن - لٹھوڑا) کا  
 مختلف -

سینا : سینہ - چھانی -  
 سنقا : کنجوس ، خراب حال  
 سندو : معشوق یا ، حسین  
 سنسار : دنیا ، جہاں  
 سنگات : نون مخلوط کے ساتھ  
 نظم ہوا ہے - ساتھی ،  
 سنگت ، رفاقت

سنگرام : نون مخلوط - بمعنی  
 جنگ و جدل - سندسکرت  
 کا لفظ ہے

سنگل : زنجیر --  
 سنگم : ساتھی - ساتھ - ہمراہ -  
 ہمراہی

سنیا : بیامے مخلوط - سنا  
 سنیا ، سنا : کتابت میں یا  
 مخلوط زائد ہے ، سنا  
 سانا ، (بھرن) لت پت  
 کڑنا (سوں : سہ)

## ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق

عہد : بتحریریک اوسط نظم

کیا ہے ، صحیح بہ

سکون ہے -

غصہ ، غصے : بغیر تشدید

صاد - بجائے غصہ - غصے

(مشدد)

غیر : بجز - سوا - علاوہ -

فائدہ فواک : تصوف و اخلاق

کی کتاب کا نام ہے - مرتبہ

حسن دہلوی معاصر امیر

خسرو -

فجر : بہ فتح فا کہا ہے

صحیح بہ سکون ہے -

فرع : بفتح را کہا ہے - صحیح

بہ سکون -

فکر : بفتح کاف کہا ہے ، صحیح

بسکون ہے -

فوارا ، فوارے : بغیر تشدید

واو - صحیح فوارہ مع

تشدید واو

قانون : ایک باجا جس

میں ایک تختے پر

بہت سے تار لگے ہوتے

ہیں - نیز شیخ بوعلی

سینا کی ایک کتاب کا

نام ہے -

صافی : صاف - صفائی -

صحن : متحرک الاوسط کہا ہے ،

صحیح صاد کے جزم سے ہے -

صفا ، صفے : صفحہ - صفحے -

صورت پکڑنا : شکل اختیار

کرنا - صورت بروزن ترت

بھی کہا ہے -

ضعیف : ضعیف کی جگہ -

طبع : متحرک البا بجائے

طبع (باے ساکن)

ظرت : بسکون والکھا ہے -

صحیح بالفتح ہے -

ظہورا : نون مخلوط - ایک

قسم کا ستار جس میں

توبنا لکایا جاتا ہے - نائے

قرشت سے بھی لکھتے

ہیں -

ظلم : بہ فتح لام کہا ہے -

صحیح بہ سکون ہے -

عرق : بہ سکون رانظم کیا ہے

صحیح بتحتیں -

عقل : صحیح بہ سکون عین

ہے -

عنبر : نون مخلوط برون اثر ،

صحیح علبر بروزن قلب

(فعلن) مشہور خوشبو -

( ت )

قبر : بتحریر یک با۔ صحیح قبر  
( بسکون با )  
قدر : بفتح دال صحیح۔ ولی  
نے ( بسکون دال ) کہا ہے۔

ک

کال : وقت اور قحط کے سوا، سانپ،  
تاریک اور قضا کے معنی  
میں بولا جاتا تھا۔  
کاسی : کاشی ( شہر الہ آباد )  
کاں : کہاں کا مخفف۔  
کانور و دیس : کانور و بلگال کے  
ایک شہر کا نام ہے۔ جہاں  
جادو کا زیادہ رواج ہے۔  
گہل : سخت، دشوار۔ دہلی  
زبان کا لفظ ہے۔  
کپت : حسد، رنج۔  
کتے : کتلے، کس قدر۔ بغیر  
تشدید بھی کہا ہے۔  
کتا : ہلاک کرنے والا زہر، زہریلا  
کتک : سلسکرت میں لشکر  
کو کہتے ہیں۔  
کتھا : کلتھا، مالا۔ نون  
مخلوط سے لکھا ہے۔  
کتیلا : صفت معشوق۔  
کدھاں : کب  
کدھی : کبھی

کرا : اس کا استعمال بطور  
حشو و زوائد قدیم بول  
چال میں تھا۔ جس سے  
ہو کر یا بن کر کا مفہوم  
سمجھا جاتا تھا۔  
کر کر : پرانی زبان ہے، اب  
صرف کر، یا کر کے بولتے  
ہیں۔  
کر سکے : کرے۔  
کریلا دھار : دکن میں چوٹی  
کی خاص وضع کو کہتے  
ہیں۔  
کرے ہے، کرے : کرتا ہے۔  
یہ بھی پرانی بولی ہے  
کیے۔  
کڑاڑ : کٹاڑ۔  
کسل : عربی کا لفظ ہے، بمعنی  
تکلیف، تکان۔  
کسو : کسی، پرانی زبان ہے۔  
کسوت : لباس۔  
کشن : صحیح کشن ( بسکون



## ص، ض، ہاجی

دوں کے

صافی : صاف -

صحن : : کاؤ کاؤ ، بک بک -

حول : مصیبت ، بلا -

کن ، کئے : پاس ، قریب -

کن نے : کس نے -

کنواں : چاہہاں وزن فعان کہا ہے -

گُوں : کو ، املا میں نون زائد ہے -

کوؤں : بروزن ( فع ) کہوں -

کھاس : کان ، معدن -

کھاؤں ، کھانا : کھلاؤں ، کہا جانا

کھسلنا : پھسلنا ، جگہ سے ہٹنا ،

سرکنا -

گھستان : کوہستان کا مخفف -

کھنڈ : زمین یا مکان کا حصہ -

کھلیا : پائے مخلوط جو زائد ہے

کھلا -

کھو : بھائے مخلوط ، کھو کی

جگہ -

گھٹی : کوئی ، ولی نے بکثرت

بر وزن ( فع ) نظام کیا ہے -

کیتا : کرنا کی جگہ کہا ہے -

کیتک : اصل میں کئی ایک

تک ہے -

کیوں کہ : کیوں کر ، کس طرح

دھلی میں اب تک پُورانے

آدھی بولتے ہیں -

کینے ، کینے : کرنی ، کرنے کی

جگہ -

## گ

گازرست : گاز رکھ -

گال : گلا ، گیا کی جگہ گال ، گیا

کہا ہے -

گپتی : وہ تلواریں جو لکڑی میں

چھپی ہوئی ہے -

گھٹ : خاطر ، من -

گجگری کا ، جوڑا : جوڑے کی

ایک دکنی وضع ہوئی ہے -

گرم : بفتح اوسط کہا ہے ، صحیح

ہسکرن ہے -

گڑ : اصل میں گڑہ بمعنی

گڑھی ( مکان ) ہے -

گھروا : گھر -

گگن : آسمان -

گلابہ : فارسی لفظ ہے ، یعنی

گلاب -

گل : مچھلی پکڑنے کا لانتا ،

سولی -

گڑپی : کرشن جی کی سہیلی

گوہ کرنا : سلنا -

## ( ق )

ہوے بال -

گوشہ پکڑنا: گوشہ گیری  
گھنٹا لے : گھونگر والے ، گھنٹے

## ل

لوہو : لہو ، خون -

لالن : صفت معشوق -

لیلاؤتی : ہندی کا لفظ ہے ،

لت پتا: البیلا ، کچ ادا ، رنگیلا -

اس کے کئی مفہوم ہیں:

لتاری : لتیرا -

(۱) ہندوستان کے ایک راجہ

لتک : ادا ، دھج -

کی بیٹی ، (۲) عیش کرنے

لتک کر (یا) کے چلنا : ادا سے

والی صورت (۳) علم حساب

چلنا ، جھوم کر چلنا -

و ہندسہ کی کتاب جس

لجا ، لجاوین : لے جا ، لے جائیں -

کا ترجمہ فارسی میں فیضی

لگ : تک کی جگہ بولتے

نے کیا ہے ، ولی نے نمبر (۳)

بولتے تھے -

کے معنی میں لکھا ہے -

لگن : محبت ، لاگ -

لگنا : نظر آنا ، معلوم ہونا -

لوم : لومڑی -

لون : نمک ، نون ( نون سے )

بھی کہتے تھے -

## م

صحیح بسکون ہے -

ماس : گوشت

متھا ، متھے : میتھا ، میتھے -

مان : (۱) عزت ، قدر (۲) غرور

شیریں -

تمکدت ، اغماض

مجھ : میں ، میرا ، میری

ما فند : بروزن ماند باندھا ہے

مہرے -

صحیح آند کے وزن پر ہے -

محل باندھنا : گھر بنانا -

مت : بمعنی شاید ( احتمال )

مدہ : شراب ، نشہ -

متی : بفتح اوسط کہا ہے -

منیں : میں - ( ظرف )  
 من ھرن : معشوق ، مذہور  
 مرنہن ، دلربا ، من بھاوتا -  
 موھن : معشوق ، دلربا -  
 مرگ : ھرن ، آھو -  
 مرنھنا : لبھانا ، فریفتہ کرنا  
 لے لینا -  
 مہر بان : صحیح مہر بان  
 ( بسکون ہا )  
 میا : مروت ، لحاظ ، محبت

مڑ : مڑھی - اصل میں مڑھ  
 مع ھائے ھوڑ ھے -  
 مکھہ : ملہہ ، دھن -  
 من : جی ، دل ، خاطر -  
 مندنا : نون مخلوط ، بروزن مدا  
 بمعنی بلند -  
 مندل : ڈھول -  
 منسا : منشا ، ارادہ -  
 منگے ، منگا : چائے ، چائے -  
 منڈتا : مانگتا کا متخفف -  
 منگل : مریخ ( ستارہ )

## ن

نکسنا : نکلتا ، ابھرتا -  
 نکو : نہیں ، خاص نکلی بول  
 چال ھے -  
 نکھہ : ناخن ، ولی کے شعر  
 میں ادا اور طرح کا  
 مفہوم پایا جاتا ھے -  
 نگھر گھٹ : نگھرا ، ہرجائی  
 نھاز کرنا : نساہ برہنا -  
 نھٹ ، نھن : طرح ، مثل -  
 ننگا ، ننگے : بروزن نکا - نچے  
 ( نون مخلوط ) بمعنی برہنہ -  
 نو : ناخن ، عوام ھائے ھوڑ سے  
 بھی بولتے ھیں -

ناتھہ جانا : ہٹ جانا اور ٹل جانا -  
 ناد : آواز -  
 نال : پاس - پلجباب میں بھی  
 بولتے ھیں -  
 نانوں : بروزن گانوں ، نام -  
 نپت : نہایت ، بہت ، سراسر ،  
 نرا -  
 نت : ہمیشہ ، مدام -  
 نچھل : پاک ، صاف -  
 ندھرک : ندر ، بے خوف -  
 نرمل : بے کدورت ، صاف -  
 نرک ، نرک : نزدیک ، پاس -  
 نس : رات -

دکنی بول چال ہے۔  
 فیور : بروزن تیر - پلرنی، آنسو۔  
 فین، فین : بروزن چمن و  
 عین - آنکھ۔  
 فینا، فینن : آنکھیں، آنکھ۔  
 فیہ : بروزن فیہ، محبت۔  
 نہا، بھی بولتے ہیں۔

نورنیں : نور چشم، نور نظر۔  
 نہان، نہانا : ہاے مخلوط  
 سے نہان اور نہانا (فعل)  
 کی جگہ لکھا ہے۔  
 نہیں : صحیح بروزن (فعل)  
 مکرولی نے بکثرت نہ  
 (فع) کے وزن پر موزوں  
 کہا ہے، خاص دکنی بول  
 چال ہے۔

نہینچہ : بفسطہ ہاے ہوز  
 بمعنی، نہیں، ہے خاص

## و، ۴، ی

ہات : دکان، بازار۔  
 ہتھیل : ہت کرنے والا، فدی۔  
 ہردا : دل، جی، من۔  
 ہلاس : خوشی، شادمانی۔  
 ہمن، ہمنا : ہم۔  
 ہندو : صحیح بروزن ہندو  
 (فعلن) یعنی اہل ہند۔  
 ہنس : صحیح بروزن انس،  
 ہنس، مگر ولی نے بس  
 کے وزن پر نون مخلوط سے  
 کہا ہے، ایک دریائی  
 جانور کا نام ہے۔

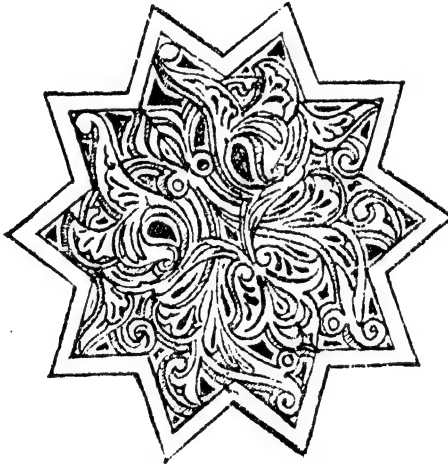
ہو : ہوکر۔  
 ہور : ہوا، مجھول، نہز

وارم : غالباً دکنی زبان میں  
 انار کو کہتے ہیں۔  
 ورد : وظیفہ، اوراد۔  
 وو : وہ۔ پرانی کتابت میں  
 دونوں واو ہوتے تھے  
 ”اس“ کے موقع پر بھی  
 ولی نے وہ کہا ہے۔  
 وہانچہ : وہاں سے، وہیں  
 سے، دکنی لہجے میں  
 ہاے ہوز کو خفیف جھٹکے  
 سے بولتے ہیں۔  
 وھچھہ : وہی، یہ بھی دکنی  
 بولی ہے۔  
 وے : وہ۔

( ت )

بروزن پر ، اور (عطف) کی جگہ      یو : یہ ، پرانا املا واو سے ہے  
دکنی بول چال ہے -      یوں کر : اس طرح  
ہوگئی : بروزن ہوگئی -      یونچہہ : اس لئے دکنی بولی  
وے : ہووے کی جگہ -      ہے -  
ہیا : دل ، کلیجہ ، جرأت      یہ : اس -  
ہے کی : ہے کی جگہ ، جہا اب  
بھی بولتے ہیں -

---



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ردیف الف

(۱)

کیتا ہوں ترے ناثوں کوں میں وردِ زباں کا  
 کیتا ہوں ترے شکر کوں عنوانِ بیاں کا  
 جس گردِ اُپر پاؤں رکھیں ترے رسولان  
 اُس گردِ کوں میں کحلِ کروں دیدہ جاں کا  
 مجھہ صدقِ طرہِ عدلِ سوں اے اہلِ حیا دیکھہ\*  
 تجھہ علمِ کے چہرے پہ نہیں رنگِ گہاں کا  
 ہر ذرۂ عالمِ میں ہے خرشیدِ حقیقی  
 یو بوجھہ کے بلبلِ ہوں ہر اکِ غنچہ دہاں کا  
 کیا سہم ہے آفاتِ قیامتِ ستی اس کوں  
 کھایا ہے جو گئی تیر تجھہ ابرو کی کہاں کا  
 جاری ہوئے آنجھو میرے یو سبزۂ خطِ دیکھہ†  
 اے خضرِ قدام! سیر کر اس آبِ رواں کا  
 کہتا ہے ولیِ دلِ ستی یو مصرعِ رنگین  
 ہے یادِ تری معکو سببِ راحتِ جاں کا



\* بمبئی کے چہرے ہرے دیوان میں یہ مصرع اس طرح ہے۔  
 اس صاۃ صداقت کی طرف اہل حیا دیکھہ۔  
 † دیکھکر

الہی! رکھ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا\*  
کہ گھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

کیا یک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا  
لکھوں غنچے اُپر حرت اُس دھن کی نکتہ دانی کا  
کتابت بھیجنی ہے شمع بزم دل کوں اے کاتب  
پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھہ جاں فشانی کا

عزیزاں بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تذاہوں  
لکھا ہوں + پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا  
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع گریاں ہے  
سنیا ہے جب سوں آواز تری روشن بیانی کا

پرت کی بزم میں قاسرخ روئی مجکو ہو حاصل  
نیں سوں اپنے دے ساغر شراب ارغوانی کا  
بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق  
ہوا ہے ذوق موہن کو لباس زعفرانی کا  
ترے مکھ کی صفائے حیرت افزا لکھ سکے کیوں کر  
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصات مافی کا  
رہے وہ سو کھر جیوں دیدۂ تصویر حیراں ہو  
لکھے گر خامۂ موسوں بیاں مجھہ ناتوانی کا

---

\* یہ مطلع کسی اور قلمی یا مطبوعہ دیوان میں نہیں  
دیکھا گیا۔ صرف بمبئی کے مطبوعہ دیوان میں چھپا ہے۔ اگرچہ  
اس کی زبان بالکل صاف ہے مگر یہ خیال کر کے کہ ایک جگہ اُن  
کے نام سے منسوب ہے درج کر دیا گیا۔

شراب جلوۂ ساقی سوں مت کر منع اے زاہد  
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا  
وہی جن نے نہ باندھیا دل کو اپنے نو نہالاں سوں  
نہ پایا اُن نے پھل ہرگز جہاں میں زندگانی کا

—:0:—

۸

(۳)

ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھے چشم شرابی کا  
خراباتی اُپر آیا ہے شاید دن خرابی کا  
کیا مدھوش مجھے دل کو افیندی نہیں ساقی نے  
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا  
خط شہرنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سوں  
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا  
نہ جاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں معکوں  
بغیر از ماہ رو ہرگز تہاشا ماہتابی کا  
نہ بوجھو اب ہوا ہے، تم سخن وہ دلبر رنگیں  
لب تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا  
پری رخ کو اُتھانا نیند سوں بر جا نہیں عاشق \*  
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا  
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو  
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

\* یہ شعر اس طرح بھی دیکھا گیا —

پری رو کو اُتھایا نیند سوں بر جا ہے اے عاشق  
عجب کچھ لطف رکھتا ہے نگہ چشم شرابی کا



ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے  
نہیں وہ آشنا اے یار ہرگز بے حسابی کا

—:0:—

۷

(۴)

نہیں سنتا کوئی احوال میری دل فکاری کا  
کہوں کس سوں گریباں چاک کر دکھ بے قراری کا  
عجب نہیں اُٹھکے بے قابی سوں سر مارے کڈارے پر  
سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشک جاری کا  
ترے غم میں نکلتا ہے جو باہر نہیں سوں آنسو  
دوجا گوہر کہاں ہے جگ میں کس کی آبداری کا  
تری ووا انتظار ہے کہ جس حد ہور نہایت نہیں  
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظار کا  
ہوئی ہے آرسی جوگن ترے مکھ کے تصور میں  
بہبھوتی مکھ پہ لیا \* دم مارتی ہے خاکساری کا  
کہا ہے راستی کے دم † میں یک پگ پرسوں جیوں جوگنی  
ترے قد سوں لگا ہے دھیان سرو جوئباری کا  
ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاہی سوں  
لکھیا تیری صفت کوں لے ‡ قلم معنے نگاری کا

—:0:—

۱۱

(۵)

طالب نہیں ماہ و مشتری کا  
دیوانہ ہوا جو تجھ پری کا

یو غمزہ شوخ ساحری نہیں  
 استاد ہے سحر سامری کا  
 تجہہ قل سے اے \* آفتاب طلعت  
 مہنوں ہوں ذرہ پروری کا  
 کفار فرنگ کون دیا ہے  
 تجہہ زلف نے درس کافری کا  
 تیرا خط خضر رنگ اے شوخ  
 سلطان ہے خشکی و تری کا  
 نگوں سر سوں قدم تلک جہلک میں  
 گویا ہے قصیدہ انوری کا  
 خورشید سوں ہمسری کرے ہے  
 چیرا ترے سر اُپر زری کا  
 اے غنچہ نہ فخر کر کہ یو دل  
 تکہ ہے پیا کی بکتری کا  
 پایا ہے جو کوئی دولت فقر  
 مشتاق نہیں سکندری کا  
 پھیکے لگے اُس کون شان دولت  
 چاکھا جو مزہ قلندری کا  
 کہتا ہے ولی پکار یو بات  
 بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

—:0:—

یکایک مجھہ دسا یک شہ جوان اسوار تازی کا  
 کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا  
 نرک میرے کرم کر کر فصاحت ہو بلاغت سوں  
 کھاوہ \* سرو قد مجکوں سخن یو سرفرازی کا  
 محبت یار بے پروا کی سینے میں ہے رات ہو دن  
 یہی مطلب ہے رات ہو دن نوازی ہو نوازی کا  
 مجھے بولیا کہ تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں†  
 تو بہتر یوں ہے جا دامن پکڑ عشق مجازی کا  
 سنیا ہوں جب سوں یہ فکرتہ ولی شیریں سخن سیتی  
 لگیا ہے تب سوں شیوہ جی کو میرے عشق بازی کا

—————:0:—————

شغل بہتر ہے عشق بازی کا  
 کیا حقیقی و کیا مجازی کا  
 ہر زبان پر ہے مثل شانہ مدام  
 ذکر اُس زلف کی دراوی کا  
 ہوش کے ہاتھ میں عنان نہ رہی  
 جب سوں دیکھا سوار تازی کا  
 تیں دکھا کر اپس کے مکھ کی کتاب  
 علم کھویا ہے دل سوں قاضی کا

\* اُس

† مجھے بولیا کہ تیرے عشق حقیقی سے تو واقف نہیں

آج تیری نگہ نے مسجد میں  
 ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا  
 گر نہیں راوی فقر سوں آگا  
 فخر بے جا ہے فخر رازی کا  
 اے ولی سرو قد کوں دیکھوں گا  
 وقت آیا ہے سرفرازی کا

—:0:—

۷

(۸)

جگ منیں دو جا نہیں ہے خوب رو تجھ سار کا  
 چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھ رخسار کا  
 جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد نے صنم  
 ترک کر تسبی کو ہے مشتاق تجھ زنار کا  
 دل کو میرے تب ستی حاصل ہوا ہے پیچ و تاب  
 جب سوں دیکھا پیچ تیری لت پٹی دستار کا  
 تجھ گل کی خاک رہ جب سوں ہوا ہوں اے پیا  
 تب سوں تیرا نقش پا تکیہ ہے مجھ بیمار کا  
 بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکہ کا چمن  
 پھر نہ دیکھیں زندگی بھر مکہ کدھی گلزار کا  
 بحر بے پایاں نے مجھ آنجھو ستی پایا ہے فیض  
 ابر نیساں عہد ہے مجھ چشم گوہر بار کا  
 تک اپس کا مکہ دکھا اے راحت جان و جگر  
 ہے ولی مدت ستی مشتاق تجھ دیدار کا

—:0:—

دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا  
 ہے مطالع مطالع الانوار کا  
 بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں  
 کام ہے تجھ چہرہ گلدار کا  
 صبح تیرا درس پایا تھا صنم  
 شوق دل مشتاق ہے تکرار کا  
 ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو  
 داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا  
 دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب  
 پیچ تیرے طرہ طرار کا  
 جو سنیا تیرے دھن سوں یک بچن  
 بھید پایا نسخہ اسرار کا  
 چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت  
 جا تھا شا دیکھ اُس رخسار کا  
 آرسی کے ہاتھ سوں تڑپتا ہے خط  
 چور کون ہے خوت چوکیدار کا  
 سرکشی آتش مزاجی ہے سبب  
 ناصحوں کی گرمی بازار کا  
 اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات  
 جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار کا  
 ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا  
 آرزوے چشمہ کوثر نہیں  
 تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا  
 عاقبت ہوے گا کیا معلوم نہیں  
 دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا  
 کیا کہے \* تعریف دل ہے بے نظیر  
 حوت حوت اُس مخزن اسرار کا  
 گر ہوا ہے طالب آزادگی  
 بند مت ہو سب سے و زناں کا  
 مسند گل منزل شبیم ہوئی  
 دیکھہ رقبہ دیدہ بیدار کا  
 اے ولی ہونا سری جن پر نثار  
 مدعا ہے چشم گوہر بار کا

گر میری طرت ہو گزر اُس شوخ پسر کا  
 سب راہ کروں فرش اپس نور نظر کا  
 مقصود کا تیار کروں حلوائے بے دود  
 تجھ لب سستی گر ہاتھ لگے تنگ شکر کا  
 اے نور نظر جب سوں تو آیا ہے نظر میں  
 پلکان کو کیا شانہ قرے موے کھر کا

شرمندہ ہو تجھے مکھ کے دکھے بعد سکندر  
 بالفرض بنا وے اگر آئینہ قہر کا  
 جیوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار  
 مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

—————:O:—————

۷

(۱۲)

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نہائی کا  
 چدھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا  
 اپس کی زلف کافر کیش کی جھلکار تک دکھلا  
 کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا  
 سرج کوں کر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر  
 کہ اُس کوں شوق ہے تجھے آستان پر جبہ سائی کا  
 مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرء عالم  
 کہ جیوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا  
 کرے تا تجھے پری رو سے طلب یک بوسہ شیریں  
 لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا  
 جو گئی تیری سیہ چشماں کوں سہجھا بے مروت کر  
 بیروسا کیوں کہ ہووے اُس کو تیری آشنائی کا  
 سجن کی انجمن میں تب ہوے ہر یک طبع شیریں  
 ولی چرچا اچھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

—————:O:—————

۵

(۱۳)

زخمی ہے جلاں فلک تجھے غمزہ خون ریز کا  
 ہے شور دریا میں سدا تجھے زلف علبر بیز کا

تجہہ صاحب نیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کوں  
 دل جا پڑے حیرت منیں نقاش رنگ آمیز کا  
 اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاوداں  
 جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا  
 تب سوں ہوا ہے دل مرا کان نہک اے بانہک  
 جب سوں سلیا ہوں شور میں تجہہ حسن شورا نگہز کا  
 یوں شعر تیرے اے ولی مشہور ہیں آفاق میں  
 مشہور ہیں جیوں کر سخن اُس بلبل تہریز

—:O:—

۵

(۱۲)

گزر ہے تجہہ طرت ہر بوالہوس کا  
 ہوا دھاوا مٹھائی پر مگس کا  
 اپس گھر میں رقیبیاں کو نہ دے بار  
 چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا  
 نگہ سوں تیری ترتے ہیں نظر باز  
 سداں ہے خوت دزدان کوں عسس\* کا  
 بجز رنگیں ادا دوچے سوں مت مل  
 اگر مشتاق ہے توں رنگ ورس+ کا  
 ولی کوں تک دکھا صورت اپس کی  
 کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

—:O:—

\* کونوال

+ دوشن



چاروں طرف کھلیا ہے گلزار رنگ ورس کا  
 اس سیر جاں فزا سوں سینہ گھلیا ہوس کا  
 تجھہ مکھہ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت  
 مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا رہس کا  
 سب دلبراں پہ حق نے تجکو دئی فضیلت  
 ہر مدرسے کے بھیتر چرچا ہے تجھہ درس کا  
 دریا میں بیم کے یہاں گرداں ہے کشتی عقل  
 اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا  
 ہر پھر ولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل  
 ترے متھے بیاں کا جب سوں پڑیا ہے چسکا

—————:0:—————

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُس کا  
 بغیر از دیدہ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُس کا  
 ہوا ہے مجکو شمع بزم یکرنگی سوں یو روشن  
 کہ ہر ذرے اُپر تاباں ہے دائم آفتاب اُس کا  
 کرے عشاق کوں جیوں صورت دیوار حیرت سوں  
 اگر پردے سوں وا ہووے جہاں بے حجاب اُس کا  
 ✓ سجن نے یک نظر دیکھا فکاہ مست سوں جس کوں  
 خرابات دو عالم میں سداں ہے وہ خراب اُس کا  
 سرا دل پاک ہے از بس ولی رنگ کدورت سوں  
 ہوا جیوں جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اُس کا

—————:0:—————

سناوے گر کوی مجھہ مہربانی سوں سلام اُس کا  
 کھاؤں تا دم آخر بجاں منت غلام اُس کا  
 اگر چہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن  
 تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اُس کا  
 محبت کے مرے دعوے پہ تا ہو وے سند مجکوں  
 لکھیا ہوں صفحہ سینہ پہ خون دل سوں نام اُس کا  
 برنگ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم  
 اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اُس کا  
 کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھ کر نیت خالص  
 ہوا ہے رام بن حسرت سوں جا لچھن سوں رام اُس کا  
 ہوئی دیوانگی معنوں کی یوں میرے جنوں آگے لڑی  
 کہ جیوں ہے حسن لیلیٰ بے تکلف پائینام اُس کا  
 کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں  
 جو دیکھے یک قدم پھر\* سرو گلشن میں خرام اُس کا  
 زباں تیشے کی کر سمجھے زباں دوچے فصیحاں کی  
 اگر فرہاد دل جا کر سنے شیریں کلام اُس کا  
 ولی دیکھا جو اُن انکھیاں کے ساقی کن دو جام سے  
 ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہو رخواہان جام اُس کا

—: 0:—

روح بخشی ہے کام تجھہ لب کا  
 دم عیسیٰ ہے نام تجھہ لب کا

حسن کے خضر نے کیا لبریز  
 آب حیواں سوں جام تجھے لب کا  
 منطق و حکمت و معافی پر  
 مشتمل ہے کلام تجھے لب کا  
 جنت حسن میں کیا حق نے  
 حوض کوثر مقام تجھے لب کا  
 رگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں  
 خط پرستان پیام تجھے لب کا  
 سبز و برگ لالہ رکھتے ہیں  
 شوق دل میں دوام تجھے لب کا  
 ہر گھڑی معکو جان دیتا ہے  
 جام جمشید جام تجھے لب کا  
 غرق شکر ہوئے ہیں کام و زباں  
 جب لیا ہوں میں نام تجھے لب کا  
 مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد  
 ساغر سے مدام تجھے لب کا  
 ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش  
 ذکر ہر صبح و شام تجھے لب کا

—: 0 :—

تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جاں عاشق کا  
 پریشاں جس کے دیکھے سوں ہوا ہے حال عاشق کا  
 نہیں درکار تا بولے بیاں اپنی زباں سیتی  
 عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا

نہ جاوے ملک بے قابی سوں یک لمحہ کدھی باہر  
 زمین بے قراری میں گزیا ہے ناں عاشق کا  
 ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نہیں  
 تو اپنا مکھ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا  
 اگر جاوے پیا کے مکھ طرف بخت آزمانے کوں  
 کرے پئی کا تغافل اُتھہ کے استقبال عاشق کا  
 پیا کے ابروے کج نے کیا ہے دل کو سرگرداں  
 کرو معلوم اس چوگان و گوسوں حال عاشق کا  
 جہاں جاتا ہوں وہاں آتا ہے سائے کے نہیں \* پیچھے  
 ترے برہا نے اے ظالم لیا دُنبال عاشق کا  
 نہ ہووے چرخ کی گردش سوں اُس کے حال میں گردش  
 بجا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا  
 کدھی دام محبت سوں خلاصی اُس کو مہکن نہیں  
 تری انکھیاں کے دورے سوں بنا ہے جال عاشق کا  
 نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت  
 برفگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا  
 ولی یو مصرع رنگیں ہوا ہے ورد جان و دل  
 فدا ہے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

—:O:—

۵

(۲۰)

مجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا سناو  
 بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا  
 دیکھا ہوں قد و زلف و دھن جب سوں پیو کا  
 کرتا ہوں تب سوں ورد الف لام میم کا

نور

جنت میں کب دیئے ہیں وہ رضواں کو مرتبہ  
 جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا  
 پیو کے فزیک آنجھو کو میرے وقار نہیں  
 عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا  
 کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی  
 جو ہے مرید سلسلہ مستقیم کا <sup>مستقیم</sup>  
 \_\_\_\_\_: 0: \_\_\_\_\_

۱۱

(۲۱)

کیا ہوں جب سوں <sup>معمرہ</sup> دعویٰ شاہِ خواباں کی غلامی کا  
 علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا  
 اُسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے \* سوں  
 جو گئی دیکھا ہے تیرے برمنیں + جامہ دودامی کا  
 آتھا ریعان اگرچہ خواجہ بستان سرا لیکن <sup>مستقیم</sup>  
 دیا تجھے خط کوں اے یا قوت لب سرخط غلامی کا <sup>مستقیم</sup>  
 پری رویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل  
 کہ اطراف حرم میں در ہمیشہ ہے حرامی کا  
 ہوا جوہر شناس تیغ معنی اے ہلال ابرو <sup>مستقیم</sup>  
 کہ جن نے درس پایا ہے تجھے ابرو سوں حسامی کا <sup>مستقیم</sup>  
 بسے فرہاد کے مافند کوہ بے ستوں میں جا  
 اگر قصہ سنے خرو تری شیریں کلامی کا  
 اگر تجھے حسن کامل کی سنین تعریف مہ رویاں  
 تہام آکر کریں اقرار اپنی فاتہامی کا

اگر تجھ حسن عالمگیر کو دیکھیں سخن فہماں  
 نہ لاویں پھر زباں اوپر بیاں خوبان فامی کا  
 لگے جیوں نخل ماتم سرو گلشن اُس کی انکھیاں میں صدم سہتی  
 تماشا جن نے دیکھا ہے سبجن تجھ خوش خرامی کا  
 حقیقت سوں تری مدت سوں ہم واقف ہیں اے زاہد  
 عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا  
 وای لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھ اے ساقی  
 بیاض گردن مینا اُپر دیوان جامی کا

—————:0:—————  
 کھلی حسیں  
 ۱۰

(۲۲)

دل کو گر مرتبہ ہے دربین کا  
 مفت ہے دیکھنا سری جن کا مستون  
 جامہ زیبوں کوں کیوں تجوں کہ مجھ  
 گھیر رکھتا ہے دور دامن کا  
 اے زباں کر مدد کہ آج صنم  
 منتظر ہے بیان روشن کا  
 حکمت عشق بوعلی سوں نہ پوچھ زبان  
 نہیں قافوں شناس اس فن کا کلام  
 آئینہ تجھ سے ہو کے ہم زانو  
 حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا  
 امن میں تجھ نگہ سوں ہیں بے در  
 خوت نہیں مفلساں کوں رہزن کا  
 دل صد بارہ تجھ پلک سوں ہے بند  
 خرقد دوزی ہے کام سوزن کا

تجہہ نگہ سوں بشکل <sup>صحنہ</sup> شانِ غسل  
 دل ہوا گھر ہزار روزن کا  
 ہے مرے شعر میں تو فیض اُسے  
 جو کرے ورد اُسے اپس من کا  
 تک ولی کی طرف نگاہ کرو  
 صبح سوں منتظر ہے درشن کا ✕

(۲۳)

ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا  
 چین میں ہے شور جس کے ابروے پرچین کا  
 مکہ اُپر رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا  
 لعل نے سن کر سخن تیرے اب رنگین کا  
 ہے ترے ہر موسوں روشن جلوہ گر رنگ وقار  
 کیا عجب گر تجہہ سے لیوے درس نت تمکین کا  
 دیکھہ تجہہ پلکاں کوں بولیا عاشق جاں بازیوں  
 مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یو شاہین کا  
 صورت تسکین نہیں دستی مگر اس حال میں  
 اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجہہ غمگین کا

(۲۴)

بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگین کا  
 ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچین کا  
 عجب نہیں ہے اگر ساقی فلک کا اے کہاں ابرو  
 تری مجلس میں لیاوے \* جام روشن ماہ سیمین کا

لکھیا اے ظالم خون خوار و صیاد دل عاشق  
 تری مڑگاں نے میرے دل اُپر مضمون شاہیں کا  
 اُتھے شیرویں سداں تعظیم کوں اُس کی ادب سیتی  
 اگر گئی کوہکن بولے سخن تجھے عز و تمکین کا  
 ولی اُس طبع کا گلشن گل معنی سوں ہو روشن  
 جو گئی دل کوں کرے مسکن سرے اشعار رنگیں کا

—————:0:—————

۵

(۲۵)

مجھے گھٹ میں اے نگہر گھٹ ہے شوق تجھے گھو نگہت \* کا  
 دیکھیں سوں ات کیا دل تیری زلف کا لٹکا  
 کر یاد تجھے کپت کوں پرتے ہیں اشک تپ تپ  
 مکھ بات بولتا ہوں شکوہ تری کپت کا  
 تجھے نین دیکھنے کو دل تھاتھہ کر چکا تھا  
 غمزے کے دیکھ تھت کوں ناچار ہو کے تھت کا +  
 تجھے خط کے بن توجہ گھلنا ہے اس کا مشکل  
 حلقے میں تجھے زلف کے جو جیو جا کے ات کا  
 ہرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ہوتا  
 گر تجھے میں اے ہتیلے ہوتا نہ طورہت کا

—————:0:—————

۵

(۲۶)

نہیں شوق دل میں اُس کے کدھی لالہ زار کا  
 مشتاق جو ہوا ہے رخ آبدار کا



لگتا ہے مجھ کو پنبجہ خرشید ریشہ دار

دیکھا ہوں جب سوں دست نگاریں نگار کا

ہر زرہ اُس کی چشم میں لبریز فور ہے

دیکھا ہے جن نے حسن تجلی بہار کا

طاقت نہیں کسی کوں جو یک حرہ سن سکے

احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

آوے ولی ہماری طرہ تیغ ناز لے

اُس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا

—: 0 :—

۹

(۲۷)

پڑیا ہے اعل میں پر تو سجن تجھ مکھ کی لالی کا

بیاں ہے مہ سوں روشن تر تری صاحب کھالی کا

ترا قد مصرع برجستہ دیوان خوبی ہے

تری یو بیت ابرو شعر دستا ہے ہلالی کا

کٹی ہے خواب مچھل کی ترے پاؤں کی شوخی سوں

کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا

ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھ طبع کو شیریں

ہوا ہے نقل مجلس ذکر مجھ شیریں مقالی کا

ہوا مجھ دل کی جنت میں سوں ہریک آہ جہوں طوبی کا

لٹک چلنا جو دیکھا بسکہ میں سید معالی کا

نزاکت تجھ کھر کی دل نشیں ہے اس سبب ساجن

ہوا ہے شہرہ عالم میں سری نازک خیالی کا

رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں

ترا یو قد ہوا ہے پھر کے باعث فکر عالی کا

تری وہ طبع ہے ہموار اے رشک مہ کنعاں  
 کہ جس میں نو برابر نہیں اثر ہے اعتدالی کا  
 دلی تجھہ شعر کو سن کر ہوے ہیں مست اہل دل  
 اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

—————:0:—————

۷

(۲۸)

بے تاب آفتاب ہے تجھہ مکھہ کی تاب کا  
 پیاسا ہے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا  
 تجھہ مکھہ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے  
 سب تن نین ہوا ہے سوجل پر حباب کا  
 تجھہ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حباب  
 موہوم یک نقطہ ہے سرج اُس حباب کا  
 ہے مدرسے میں چرخ کے خرشید فیض بخش  
 جب سوں لیا ہے درس ترے مکھہ کتاب کا  
 مجلس ہے گرم چرخ کی تجھہ آفتاب سوں  
 خالی ہے جام سرد اُپر ماہتاب کا  
 مجھہ شوق سوں مدام لبالب ہے جام نین  
 شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا  
 تجھہ شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی  
 نم ناک ہے تدھی ستی \* دامن سحاب کا

—————:0:—————

۷

(۲۹)

عبث غافل ہوا ہے گافکر کرپی کے پانے کا  
 صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا

چراغ دل اگر گُل ہے تو کر جیوں گل اُسے روشن  
 کہ یہ تحفہ ہے سالک کون نرک حق کے لے جانے کا  
 نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی ہے خواہش  
 قفل ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا  
 نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہو رافکھاں میں ہے  
 سمجھ بے شک کہ افسوں ہے یہ اُس پی کے لبھانے کا  
 موے کو جیو بخشے آب حیواں بے گھاں ہے جیوں\*  
 نین میں تیونچھہ پانی ہے سوتے + دل کے جگانے کا  
 برہ کی آگ میں دستا نہیں ہے فکر کچھہ دل کون  
 کہ جیوں غم نہیں ہے ابراہیم کو آتش میں جانے کا  
 ولی تجکو رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں  
 رہے گز سگ ہو کر + دائم نبی کے آستانے کا

—: 0 :—

۵

(۳۰)

لاگی ہے لکن تم سے چھڑا کون سکے گا  
 اب مجکوں وطن اپنے لبھا کون سکے گا  
 مارا ہے جو ظالم نے ادایاں سوں ہمیں کو  
 اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا  
 ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر  
 دامن کو ترے ہاتھ لگا کون سکے گا  
 رھتے ہیں ہیا چاک تمہاری ہی گلی میں  
 اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا

---

\* (نسخہ) موے کو جیو بخشا آب حیواں میں اترہے جیوں  
 + خوابیدہ + نہ وزن گز

ست مار ولی کون میرا اُتھا تو کہا کر  
یو ناز ترا جگ میں اُتھا کون سکے گا

—:0:—

(۳۱)

تجھہ غمزہ خوں خوار سوں لڑ کون سکے گا  
تجھہ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا  
تجھہ حسن کے بازار میں دیوانہ دل کون  
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا  
پھرتی ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے  
بن نیند ان انکھیاں کو پکڑ کون سکے گا  
ہیں خضر کے چشموں سوں ترے لب یو لبالب  
بن سبزہ خط اُس کو اُتر کون سکے گا  
تجھہ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے  
اس سحر کے طومار کون پڑھ کون سکے گا

—:0:—

(۳۲)

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہو گا  
ہر ذرہ تجھہ جھلک سوں جیوں آفتاب ہو گا  
ست جا چمن میں لالں بلبل پہ مت ستم کر  
گرمی سوں تجھہ تگہ کی گُل گُل \* گلاب ہو گا  
ست آئینے کو دکھلا اپنا جہاں روشن  
تجھہ مکھ کی تاب دیکھے آئینہ آب ہو گا  
نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کون لے کر  
سینے کا عاشقان کے اب فتح یاب ہو گا

رکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھ پر روا اے \* ظالم  
معشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ہو گا

مجھ کوں ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی  
تیری انکھان کے دیکھ عالم خراب ہو گا  
ہاتف نے یوں دیا ہے مجھ کو ولی بشارت  
اُس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ہو گا

—————:O:—————

۷

(۳۳)

اس قد سوں جس چمن میں وہ ذو نہال ہو گا  
کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہو گا  
آوے گا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت  
شرمندہ اُس کے آگے آب زلال ہو گا  
عالم میں جو ہوا ہے اُس کی بھواں کا طالب  
اُس کے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا  
ہے اُس کے حق میں ہر شب مانند روز معشر  
جس کو فراق جانان سینے کا ساں ہو گا  
معنی کے جو چمن میں ہے بلبل معافی  
تجھ گل بدن کے دیکھ رنگیں خیال ہو گا  
جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گُلو  
جس انجمن میں تجھسا صاحب جہاں ہو گا  
البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں  
جو شعر میں ولی سا صاحب کہاں ہو گا

تجھے لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا  
 جادو ہے تری نین غزالاں سوں کہوں گا  
 دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی  
 جا کشور ایراں میں سلیمان سوں کہوں گا  
 تعریف ترے قد کی الف وار سری جن  
 جا سرو گلستاں میں خوش الحان سوں کہوں گا  
 زخمی کیا ہے دل تری پلکاں کی انی نے  
 یو زخم ترا خنجر و پیکاں سوں کہوں گا  
 مجھ پر نہ کرو ظلم تم اے لیٹلی خوباں  
 مجنوں ہوں ترا غم میں بیاباں سوں کہوں گا  
 دیکھا میں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی  
 اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا  
 جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن  
 یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا \*  
 یک نقطہ ترے صفحہ رخ پر نہیں بے جا  
 اس مکہ کو ترے صفحہ قرآن سوں کہوں گا  
 قربان پری مکہ پہ ہوئی چوب سی جل کر  
 یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا  
 بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز  
 چلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

---

\* فرانس کے چھپے ہوئے دیوان میں یہ شعر اس طرح ہے -  
 جلتا ہوں ترے غم کی آگن موں جو شب و روز  
 اس سوزش آتش کوں جا سوزاں سوں کہوں گا

وہ صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ  
 آتش عشق پری عقل کے سامان میں آ  
 ناز دیتا نہیں گر رخصت گلگشت چہن  
 اے چہن زار حیا دل کے گلستان میں آ  
 عیش ہے عیش کہ اُس مہ کا خیال روشن  
 شمع روشن کیا مجھہ دل کے شبستان میں آ  
 یاد آتا ہے مجھہ جب وہ گل باغ وفا  
 اشک کرتے ہیں ماک گوشۂ دامن میں آ  
 موج بے تابۂ دل اشک میں ہئی \* جلوہ نہا  
 جب بسی زلف صنم طبع پریشان میں آ  
 فالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھہ سوں  
 دفتر درد بسا عشق کے دیوان میں آ  
 پنچۂ عشق نے بے تاب کیا جب سوں مجھہ  
 چاک دل تب سوں بسا چاک گریبان میں آ  
 دیکھہ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لب لعل  
 رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحان میں آ  
 حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد  
 طالب عشق ہوا صورت افسان میں آ  
 شیخ یہاں بات تری پیش نہ جائے گی کبھو  
 زہد کی چھوڑ کے مت + مجلس رندان میں آ  
 درد مندوں کو بجز درد نہیں صید مراد  
 اے شہ ملک جلوں غم کے بیابان میں آ

حاکم وقت ہے تجھہ گھر میں رقیب بد خو  
 دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ  
 چشمہ آب بقا جگ میں کیا ہے حاصل  
 یوسف حسن ترے چاہ زنخدان میں آ  
 جگ کے خواباں کا نہک ہو کے نہک پروردہ  
 چھپ رہا آ کے ترے لب کے نہکدان میں آ  
 بسکہ مجھہ حال سوں ہسسرہ پریشانی میں  
 درد کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ  
 غم سوں تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی  
 ظلم کر چھوڑ سجن شیوہ احسان میں آ



(۳۶)

اے رشک ماہتاب تو دل کے صحن میں آ  
 فرصت نہیں ہے دن کو اگر تو رین میں آ  
 اے گل عذار غنچہ دھن تک چمن میں آ  
 گل سرپہ رکھکے شمع نمن انجمن میں آ  
 جیوں طفل اشک بھاگ نہ تو مجھہ نظر ستی  
 اے نور چشم نورنمط مجھہ نین میں آ  
 کب لگ اپس کے غنچہ لب کو رکھے گا بند  
 اے نور بہار باغ محبت سخن میں آ  
 قائل کے روسے رنگ آڑے اوس کی نمط <sup>ماہتاب</sup>  
 اے آفتاب حسن لٹک سوں چمن میں آ  
 تجھہ عشق سوں کیا ہے ولی دل کوں بیت غم  
 سرعت ستی اے معنی بیگانہ! من میں آ



وہ نازِ ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا  
 خوبی میں گلِ خاں سوں ممتاز ہے سراپا  
 اے شوخ تجھے نین میں دیکھا نگاہ کر کر  
 عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا  
 جگ کے ادا شناساں جن کی ہے فکر عالی  
 تجھے قد کون دیکھ بولے یو ناز ہے سراپا  
 کیا ہوسکیں جگت کے دالہر تیرے برابر  
 تو حسنِ ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا  
 گاہے اے \* عیسوی دم یک بات لطف سوں کر  
 جاں بخش مجکوں تیری آواز ہے سراپا  
 مجھپر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے  
 ہرچند حسبِ ظاہر طناز ہے سراپا

—————:O:—————

کتابِ حسن کا یہ مکھ صفا تیرا صفا دستا  
 ترے ابرو کے دو مصرع سوں اُس کا ابتدا دستا  
 ترا مکھ حسن کا دریا و موجاں چہن پیشانی  
 اُپر ابرو کی کشتی کے یو قتل جیوں فاخدا دستا  
 ترے لب ہیں بظاہر حوض کوثر مخزنِ خوبی!  
 یہ خالِ عنبریں تسپرِ بلال آسا کھڑا دستا  
 اشارت کر انکھاں سوں گرچہ ہوں بیمار میں لیکن  
 ترا لب اے مسیحِ وقتِ قانونِ شفا دستا

ہوا جو گوہر دل غرق بحر حسن ہے نایاب  
 زبس دریائے حسن دلبروں بے اقتہا دستا  
 بیاں اُس کی نزاکت اور لطافت کا لکھوں تاکے  
 سراپا کشور خوبی نہیں ناز و ادا دستا  
 یو خط کا حاشیہ گرچہ ولی ہے مختصر لیکن  
 مطول کے معافی کا تھامی مدعا دستا

—:O:—

۷

(۳۹)

تو اب ہے جو سینہ شاد دستا  
 مطلب ہے کہ با مراد دستا  
 تجھ مکھ کے صفے پہ نقطۂ خال  
 سرمایہ ہر مراد دستا  
 ہر نسخۂ لذت جہاں کا  
 انکھیاں میں تری سواد دستا  
 ابرو کے نزک یہ خال موزوں  
 خوش مصرع مستزاد دستا  
 تیری یہ جبین با صباحت  
 مجھ جلوۂ با مداد دستا  
 تجھ فین کی کیا کروں میں تعریف  
 یہ عین ثلث کا صاد دستا  
 عالم میں ولی سخن یو تیرا  
 مجھ فائدۂ فواد دستا

—:O:—

۵

(۲۰)

جو تل تجھ مکھ کے کعبہ میں مجھے اسودہ مہجر دستا  
 زنگداں میں ترے مجھے چاہ زمزم کا اثر دستا  
 پریشان سامری کا دل تری زلف طلسمی میں  
 زبرد رنگ یو تل مجھ کو سحر باختر دستا  
 مرا دل چاند اور تیری نگہ اعجاز کی انگلی  
 کہ جس کی یک اشارت میں مجھے شق القمر دستا  
 نین دیول میں پتلی ہے ویا کعبہ میں ہے اسود  
 ہرن کا ہے یونافہ یا کنول بھیتر بھنور دستا  
 ولی شیریں زبان کی نہیں ہے چاشنی سب کو  
 حلاوت فہم کو میرا سخن شہد و شکر دستا

:O:

۷

(۳۱)

طاق ابرو ترا حرم دستا  
 محرم اس کا عرب عجم دستا  
 خط ترا سر نوشت عاشق سوں  
 حوت تقدیر کا رقم دستا  
 مکھ ترا آئنے سکندر ہے  
 ہردو عالم منیں عدم دستا  
 لوح محفوظ ہے ترا رخسار  
 زلف اُس پر مگر قلم دستا  
 تجھ زنگداں کے چاہ کنگاں میں  
 یوسف مصر دمبدم دستا  
 خط ترا ہے اگرچہ لشکر حسن  
 کاکل اُس پر مگر علم دستا

جان من غصہ و غضب تاکے  
(ولی) مشتاق پر کرم دستا

—: 0 :—

۷

(۴۲)

مت آتش غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا  
مشتاق ہوں تجھے درس کا تک درس دکھا جا  
آزودہ نہ ہو، غصہ نہ کر، بات مری سن  
تورتا نہیں یک بات کی سو بات سنا جا  
جلتا ہوں میں مدت سستی اے حسن کے دریا  
تک مکھ کوں دکھا، آگ مرے دل کی بجھا جا  
خواہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ  
یکبار کسو طرز سوں تک اسم بتا جا  
جب اُس کی طرت جات ہوں کر قصد تماشا  
کہتا ہے مجھے خوں رقیبیاں سوں کہ جا جا  
جب بوسہ کیا لب سوں پری روکے طلب میں  
غصے سستی بولیا کہ چلا جا بے چلا جا  
مدت سوں (ولی) جھانجھ میں ہے ہاتھ سوں دل کے  
اک بار تو آ عیش کی نوبت کو بجا جا

—: 0 :—

۷

(۴۳)

تن پیس سرمہ ہوکے بسا تجھے فین میں جا  
ہو بوے گل بسا ہوں ترے پیرھن میں جا  
ہر تار میں زلف کے تری سیر جا کروں  
باد صبا کوں ساتھ لیا ہوں چہن میں جا

آتش نے تجھ جہاں کے جلوے کوں دیکھ کر  
 کہنی ہے • زندگی میں آپس کی کہن میں جا  
 جگ میں جو اعتبار نہ پایا توے نزدیک  
 ہو کر خجل سرج نے لیا ہے کہن میں جا  
 رکھا ہے تار تار کیا اُس کے شوق میں  
 ہر دم خیال باندھ کے اُس کی فین میں جا  
 جو دیکھتے رقیب اسی حال کو تمام  
 دن رین جلتے رہتے وہ دوزخ اکن میں جا  
 مانند خون عقیق (ولی) گل کے بہ چلیں  
 شہرت پڑے جو اشک کی میرے یمن میں جا

—: 0 :—

۸

(۴۴)

مت غصے کے شعلے سوں جلتی کون جلاتی جا  
 تک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا  
 تجھ چال کی قیمت سوں نہیں دل ہے مرا واقف  
 اے ناز بھری چنچل تک بھاؤ بتاتی جا  
 اس رین اندھیروں میں مت بھول پڑوں تس سوں  
 تک پاؤں کے بچھووں کی آواز سناتی جا  
 مجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے قریب  
 یہ کام دھرم کا ہے تک اس کو چھڑاتی جا  
 تجھ مکھ کی پرستش میں گئی عمر مری ساری  
 اے بت کی بچن ہاری اس بت کو بچاتی جا

تجہہ عشق میں جل جل کر سب تن کو کیا کاجل  
 یہ روشنی افزا ہے انکھیں کو لگاتی جا  
 تجہہ عشق میں دل چل کر جوگی کی لیا صورت  
 یکبار ارے موہن چھاتی سوں لگاتی جا  
 تجہہ گھر کی طرف سندر آتا ہے ولی دائم  
 مشتاق ہے درشن کا تک درس دکھاتی جا

—:o:—

۵

(۴۵)

غضب سوں چہرہ رنگین بہار ناز و ادا  
 بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا  
 لکھا ہے صفحہ ایجاد پر مصور صنع  
 قلم سوں موے کھرکے نگار ناز و ادا  
 چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سوں  
 سہی قداں کا مکان جوئبار ناز و ادا  
 سناہوں خضرسوں دل کے یہ حرف تازہ و تر  
 بہار سبزہ خط ہے بہار ناز و ادا  
 ولی پڑیا ہے نظر جب سوں وہ کہاں ابرو  
 ہزار دل سوں ہوا ہوں شکار ناز و ادا

—:o:—

۷

(۴۶)

دل کو لگتی ہے دلربا کی ادا  
 جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا  
 گرچہ سب خو برو ہیں خوب ولے  
 قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ہے گر بولوں  
 دشمن ہوش ہے پیلا کی ادا  
 نقش دیوار کیوں نہ ہو عاشق  
 حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا  
 گل ہوے غرق آبِ شبنم میں  
 دیکھ اُس صاحبِ حیا کی ادا  
 اشک رنگیں میں غرق ہے نسِ دن  
 جن نے دیکھی ہے تجھ حنا کی ادا  
 اے ولی دردِ سر کی دارو ہے  
 مجھ کو اُس صندلیِ قبا کی ادا

—:O:—

۵

(۳۷)

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا  
 سحر ہے سرو گل جبین کی ادا  
 گر ہے مطلوبِ تجھ کو نقشِ مراد  
 دیکھ اس کی بھواں کی چیں کی ادا  
 ہوش میرا نہیں رہا مجھ میں  
 جب سوں دیکھی ہے نازنیں کی ادا  
 موجِ دریا کی دیکھنے مت جا  
 دیکھ اُس زلفِ عنبریں کی ادا  
 اے ولی دل کو آبِ کرتی ہے  
 نگہ چشمِ عرمگیں کی ادا

—:O:—

ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا  
 کیا ہوں خال اُپر جیو کوں سپند جدا  
 تجھے شمع کے برابر سوں کہہ سکوں کیوں کر  
 کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا  
 ترے یو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھ اے ظالم  
 جلیبا \* سرج ہے جدا ہور گھٹا ہے چند جدا  
 ترے لبوں کی حلاوت کو رکھہ نظر بھیتر  
 شکر گھلی ہے جدا اور گھلا ہے قند جدا  
 ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گرہ  
 تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا  
 ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیباں سوں  
 ہوا ہے دل مرا اب مجھہ سوں دل پسند جدا  
 نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھہ تو مجکوں  
 کہ اہل عیش جدے ہیں یو درد مند جدا  
 ترے یو مکھہ کی جھلک ہور زلف کی موج کوں دیکھہ  
 سرج ہے سرخ و بیتاب ہے سپند جدا +  
 ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھہ  
 خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

ہے فیض سوں جہاں کے دل با فراغ میرا  
 مرہم کا نہیں ہوا ہے محتاج داغ میرا

\* جلا + ایک نسخے میں یہ شعر یوں دیکھا گیا

تری جھلک کو بہتر آئے کے جو دیکھا ہے  
 شفیق سرخ ہو کے بے تاب ہے سسلد جدا



اسباب سوں جہاں کے ہوں بے غرض سداں میں  
 بن تیل ہو رہی ہوں روشنی چراغ میرا  
 وہ ماہ جلوہ گر ہو دل کو کیا منظور  
 ہے آج آسماں سوں اوپر دماغ میرا  
 مجھہ دل کے آچمن میں کریک نظر تہاشا  
 داغاں کے ہے گلاں سوں روشن یو باغ میرا  
 ازبسکہ زندگی میں یوں معو ہوں ولی میں  
 مشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

—————:O:—————

۵

(۵۰)

ہوا ہے سیر کا مشتاق بے قابی سوں من میرا  
 چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا  
 مرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں  
 ضعیفی سوں ہوا ہے پردہ فانوس تن میرا  
 نہیں ہے شوق مجکوں باغ کی گلگشت کا ہر گز  
 ہوا ہے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا  
 ہوا ہوں تجھ جدای کے دکھوں اے نور عین دل  
 برفگ مرد مک انکھیاں کا پردہ ہے کفن میرا  
 لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوای  
 اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

—————:O:—————

۷

(۵۱)

دیکھا ہے جن نے تیرے رخسار کا تہاشا  
 نہیں دیکھتا سورج کی جھلکار کا تہاشا

اے رشک باغ جنت جب سوں جدا ہو توں  
 دوزخ ہے تب سوں معکوں گلزار کا تہاشا  
 بے قصد مجھہ زباں پر آتا ہے لفظ تہمیں  
 دیکھا ہوں جب سوں تیری رفتار کا تہاشا  
 رشتہ کوں بندگی کے دالیا اپس گلے میں  
 دیکھا جو تجھہ صنم کے زنار کا تہاشا  
 فرگس نہن رہے نہیں پل مار نے کی طاقت  
 آدیکھہ اُس انکھاں کے بیہار کا تہاشا  
 اُس مکھہ کا رنگ اُتر کر قوس قزح کوں پہنچا  
 دیکھا جو تجھہ بھواں کی تروار کا تہاشا  
 تب سوں ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑیا ہے  
 دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تہاشا

—:O:—

۷

(۵۲)

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھہ نور کا تہاشا  
 اُس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تہاشا  
 اے رشک باغ جنت تجھہ پر نظر کیے سوں  
 رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تہاشا  
 روز سیاہ اُس کے موسم سوں جلوہ گر ہے  
 تجھہ زلف میں جو دیکھا دیجور کا تہاشا  
 کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارت  
 بس ہے موحدان کوں منصور کا تہاشا  
 ہے جس سوں یاد گاری وہ جلوہ گر ہے دائم  
 چینی میں جا کے دیکھو فغفور کا تہاشا

وہ سر بلند عالم ازبس ہے مجھہ نظر میں  
 جیوں آسماں عیاں ہے مجھہ دور کا تہاشا  
 تجھہ عشق میں ولی کے آنچھو اُمتد چلے ہیں  
 اے بحر حسن آدیکھہ اس پور کا تہاشا

—:O:—

۱۴

(۵۳)

زرد رو ہے جو کیا ہے فکر تسخیر طلا  
 مت ہو اے وحشی صفت زنہار نچپیر طلا  
 کیوں کرے آلودہ زرجگ منیں صید مراد  
 ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا  
 گر غرض ہے تجکوں صافی باز رکھہ دنیا سوں ہات  
 جز سیاہی نہیں ہے اے نادان تاثیر طلا  
 نہیں ہے حاصل غیر گردش جگ میں اُس کو رات دن  
 جیروں سرج لاگا ہے جس کے دل منیں تیر طلا  
 دیکھکر تجھہ مکہ کے پرتو کوں اے رشک آفتاب  
 موج کی پانی نے دالی پگ میں زنجیر طلا  
 جب سنا تجھہ حسن سوں دعویٰ کیے ہیں انقراں  
 گرم ہو نکلا سرج لے ہاتھہ شمشیر طلا  
 شمع تیری بزم میں جس وقت ہووے جلوہ گر  
 ماہ نو لاوے اپس کو کر کے گلگیر طلا  
 بوالہوس رکھتے ہیں دائم فکر رنگ عاشقاں  
 ہے معوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا  
 زندگی زریں لباساں کی گئی بازی منیں  
 ہے یو جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

آہ سوں عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حال دس

جیوں کہ سمجھے صوت سوں صرات تقریر طلا

یوں زمین عشق میں ہے دام عاشق نام یار

نام شہ جیوں ہوتا ہے نس دن گلو گیر طلا

شکل تجھہ بت کی جو مجھہ دل میں ہوئی ہے منتقش

ہے سہندر کی نہط آتش میں تصویر طلا

یو کناری مکھہ پہ تیرے اے زلیخاوش نہیں

سورۂ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا

اے (ولی) یو شعر ہے لبریز معنی سر بسر

ہے بجا اطرات اُس کے گر ہو تحریر طلا

—————:O:—————

۵

(۵۴)

تیرے شکر لب کو اب مثل عسل بولنا

بلکہ عسل ہے نقل اُس کوں اصل بولنا

تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں

تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل بولنا

مکھہ کی صدف پر تری در ہے مبارک بچن

دُر سہندر اُسے سب کی عقل بولنا

بات کی مجالس منیں میرا سخن تو نچھہ ہے

جگ میں مسیحا تجھہ جب سوں سہل بولنا

مور ضعیف ہے (ولی) خاک قدم بہار اُسے

بلکہ ضعیفی منیں اُس نہیں لجل بولنا

—————:O:—————

تجھہ حسن عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ہوا  
 ہر خوبرو کے حسن کے جاوے سوں بے پروا ہوا  
 دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جن نے یک نظر  
 تجھہ خال کے نقطے نہن وہ بے سرو بے پا ہوا  
 جس وقت سوں تجھہ قد کے تئیں تولا ہے شاعر فکر میں  
 اُس وقت سوں عالم منیں فروخ سخن بالا ہوا  
 ہیں صاحب کل کے جوہراں میرے سخن سوں جلوہ گر  
 از بسکہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ہوا  
 پایا ہے جگ میں اے (ولی) وہ لیلیٰ مقصود کوں  
 جو عشق کے بازار میں معنوں نہن رسوا ہوا

:O:

تجھہ برہ کی آتش منیں دل جل کر افکارا ہوا  
 اُس کے اُپر جلنے کوں جیوہ جیوں عنبر سارا ہوا  
 تجھہ مکہ کے مصحف کے بہتر آیت جو دیکھی قہر کی  
 ہیبت سوں جیوں زیر و زبر دل ثوت سی پارا ہوا  
 فرہاد کے تیشے سا معجہ اڑکا ہوا ہے غم ترا  
 ہر آہ دل کو چیرنے سینے بہتر آرا ہوا  
 گلشن منیں اس خلق کے وہ مکہ ہے تیرا رشک گل  
 شبنم عرق جس سوں اُڑا افلاک کا تارا ہوا  
 معجہ نین کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی  
 یوسف کے دیکھ سوں جواں پھر آج نظارا ہوا

مارا ہے جس کوں اے صنم وہ رات دن تجھے پاس ہے  
 دامن کو لپٹتا گرد ہو تجھے راہ کا مارا ہوا  
 غافل نہ رہ اے سنگ دل ہرگز ولی کے حال سوں  
 جس آہ کی آتش کوں سن خارا کا دل پارا ہوا

—————:O:—————

v

(۵۷)

تجھے مکھ پہ یو تل دیکھ کر لالے کا دل کالا ہوا  
 تجھے دور خط سوں طوق جیوں مہتاب کا ہالا ہوا  
 مستی منیں معشر تلک بسرا ہے وہ کونین کوں  
 جو تجھے نین کے جام سوں مدہ پی کے متوالا ہوا  
 گلزار کی صحبت منیں ہئی \* راستی کی گفتگو  
 شہشاد پر تجھے سرو کا اکثر سخن بالا ہوا  
 کاجل نین کا دیکھ کر بولے ہیں یوں جادوگراں  
 عشاق کی تسخیر کوں یہ سحر بنگالا ہوا  
 غمزے کی فوجاں باندھ کر آے ہیں راوت نین کے  
 ہر مو پلک کا ہاتھ میں اُن کے سو جی بھالا ہوا  
 جلتا ہے دوزخ رات دن تیرے جلے کے رشک سوں  
 مشتاق تیرے درس کا جنت سوں نروالا ہوا  
 ست نین کی شہسیر کے اوجھڑ ولی کے دل اُپر  
 تیرے شکارستان میں یو نخچیر ہے پالا ہوا

—————:O:—————

جب صنم کو خیال باغ ہوا  
طالب نشہ فراغ ہوا  
فوج عشاق دیکھہ ہر جانب  
فازنیں صاحب دماغ ہوا  
رشک سوں تجھہ لبیاں کی سرخی کے  
جگر لالہ داغ داغ ہوا  
دل عشاق کیوں نہ ہوں روشن  
جب خیال صنم چراغ ہوا  
اے ولی گلبدن کوں باغ میں دیکھہ  
دل صد برگ باغ باغ ہوا

—————:0:—————

جلوہ گر جب سوں وہ جہاں ہوا  
نور خرشید پائماں ہوا  
فیض تشبیہ قد دلبر سوں  
سرو گلشن منیں نہاں ہوا  
نشہ سبزہ خط خوباں  
والی عالم خیال ہوا  
یاد کر تجھہ بہواں کی بیت بلند  
ماہ نو صاحب کماں ہوا  
دیکھہ کر تجھہ نگاہ کی شوخی  
ہوش عالم رم غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سوں  
 عکس آئینۂ خیال ہوا  
 وصف میں تجھ بہواں کے ہر مصرع  
 ثانی مصرع ہلال ہوا  
 جن نے دیکھی ہے تجھ نگہ کی تیغ  
 پھر کے جینا اُسے محال ہوا  
 ہجر کی زندگی سوں موت بھلی  
 کہ جہاں سب کہیں وصال ہوا\*  
 عزل معنوں کے بعد مجکوں ولی  
 صوبۂ عاشقی بحال ہوا

—:O:—

۷

(۶۰)

جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا  
 عالم میں اُس کا نام جواہر رقم ہوا  
 نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ہے جن نے دل  
 وہ دائرۂ میں عشق کے ثابت قدم ہوا  
 تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھ قلم  
 مشہور جگ کے بیچ عطارد رقم ہوا  
 طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ داں خواہ  
 جس بے گنہ پہ تیری نگہ سوں ستم ہوا

---

\* بعض تذکروں میں یہ شعر حاتم سے منسوب ہے اور  
 بہ ظن غالب انہیں کا معلوم ہوتا ہے۔ دو ایک دیوانوں میں  
 ولی کا نام دیکھ کر احتیاطاً یہاں لکھ دیا گیا۔



بے منت شراب ہوں سرشار انبساط  
 تجھہ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا  
 جن نے بیاں لکھا ہے ترے رنگ زلف کا  
 اُس کو خطاب غیب سوں مشکیں رقم ہوا \*  
 شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی  
 مشتاق تجھہ سخن کا عرب تا عجم ہوا

—————:0:—————

۵

(۶۱)

تصویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیراں ہوا  
 تجھہ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا  
 ابرو کی کشتی مت چھپا اس وقت اے دریائے حسن  
 تجھہ نین کی گردش سستی عالم منیں طوفاں ہوا  
 نہیں خال تیرے مکھہ اُپر یہ دل ہے اُس کا اے صنم  
 تیری زلف کوں دیکھ کر جو دشمن ایہاں ہوا  
 سنبل پڑیا ہے دام میں تجھہ زلف کے اے گلبدن  
 تجھہ خط کی خوبی دیکھ کر قربان نا فرماں ہوا  
 وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم جیوں ولی  
 تجھہسے کہاں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

—————:0:—————

۹

(۶۲)

عشق سوں تیرے صنم جیو پہ طوفاں ہوا  
 مکن اشک نین ساحل داماں ہوا

—————

\* ایک جگہ یہ شعر یوں دیکھا گیا۔

جن نے بیاں لکھا ہے مرے رنگ زرد کا  
 اُس کو خطاب غیب سوں زردیں قلم ہوا

درد سوں آیا مری شام پہ روز سیہ

صبح کا مجھہ حال سوں چاک گریباں ہوا

کنج میں تجھہ زلف کے جن نے کیا ہے مقام

اُس کا تَقَا\* بوریہ تخت سلیہاں ہوا

بسکہ ہے اے نور عین تجھہ منیں انسانیّت

عشق سوں تیرے صنم صورت انساں ہوا

جب سوں ترے مکھہ کی یاد کرتا ہوں اے گلبدن

تب سوں ہر اک زخم دل باب گلستاں ہوا

تیری انکھاں کے اگے کیوں کہ ہر اک آسکے

ہر نگہ ہے چوہدار ہر مژہ درباں ہوا

جگ کے دل اے برہمن کانپتے ہیں مٹل بید

جب سوں یہ ہندوے خال دشمن ایہاں ہوا

تب سوں ولی کی زباں تیز ہے تجھہ وصف میں

تجھہ مژہ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا

—————:0:—————

۵

(۶۳)

وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

جس کا مجکوں رات دن سہرن ہوا

مٹل میناے شراب بزم حسن

حوض دل تجھہ عکس سوں روشن ہوا

نور کا ہے گنج تیرا یو جہاں

حسن کے گوہر کا توں معدن ہوا

بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے  
 دل مرا صافی سوں جیوں درپن ہوا  
 جو ولی ہے مرجع ہر جزو و کل  
 وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

—————:0:—————

۵

(۶۴)

ہر آنچھو تجھ غم میں اے رنگیں ادا گلگوں ہوا  
 غیرت گلزار جنت دامن پرخوں ہوا  
 ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند  
 جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھ کر موزوں ہوا  
 رات دن آنچھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر  
 اے برہمن دیکھہ تجھ کوں بید خواں مجنوں ہوا  
 گر نہیں ہے خنجر بے داد خوباں کا شہید  
 دامن صد چاک گل کس واسطے پرخوں ہوا  
 ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار  
 تجھہ نگاہ با ادا سوں جب ولی مہنوں ہوا

—————:0:—————

۷

(۶۵)

تجھہ لب مٹھے کوں دیکھہ پھکا انگبیں ہوا  
 چین جبین کوں دیکھہ خجل نقش چیں ہوا  
 مجھہ دل کے دائرے میں سویدانہ بوجھہ توں  
 تجھہ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا  
 مسعود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج  
 وہ نقش پا کہ زینت روے زمیں ہوا

تو جاں رہا وہاں سوں تجھے دیکھتا ہوں میں

تجھے مکھ کے دیکھنے کوں یو دل دور ہیں ہوا

تجھے زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے

عنبر سوں موج بحر میں جا ہنیشیں ہوا

پی کی گلی نکاہ کرو\* ہے عجب مکان

اس اشرف الہاں میں یو دل جا مکیں ہوا

ہے آج جگ میں مجکو ولی دستگاہ جم

اُس کا خیال دل منیں نقش نگیں ہوا

—:O:—

۵

(۶۶)

تخت جس بے خانہاں کا دشت ویرانی ہوا

سر اُپر اُس کے بگولا تاج سلطانی ہوا

کیوں نہ صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی

اپنے جوہر کی حیا سوں سر بسر پانی ہوا

زندگی ہے جس کو دائم عالم باقی منیں

جلوہ گر کب اُس کے آگے عالم فانی ہوا

بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں

غم ترا سینے میں میرے ہمد جانی ہوا

اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نہیں رات دن

جگ منیں وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا

—:O:—

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا  
 شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا  
 مدت سنی مشتاق ہیں عشاق جفا کے  
 بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا  
 جاری کیا ہوں جوے رواں اشک رواں سوں  
 افسوس کہ وہ غیرت شہشاد نہ آیا  
 جس غم منیں موزوں کیا ہے آہ کا مصرع  
 وہ مصرع دلچسپ پریزاد نہ آیا  
 پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی  
 لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

—————:O:—————

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا  
 مجھ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا  
 بیمار پر برہ کے نہیں کئی \* کہ مہرباں ہو  
 مجھ دکھ کے پوچھنے کو جز درد سر نہ آیا  
 مدت تلک جنگل میں دیوانہ ہو پھرا ہوں  
 آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا  
 آزاد سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسب  
 جس سیتی یار ملتا ویسا ہنر نہ آیا  
 کیوں عاشقاں کی صف میں پاویں وہ سرخروئی  
 جن کی انکھان کے اوپر خون جگر نہ آیا

میں غم سوں گل سراپا جہوں موہوا ہوں لہکن  
مجھہ ناتواں کی جانب وہ مو کھر نہ آیا

عشاق متفق ہو کہتے ہیں جان و دل سوں  
ھرگز زمیں کے اوپر تجھہ سا بشر نہ آیا  
کچھہ نقد جان کا کھونا تخصیص نہیں ولی پر  
نہیں کئی \* کہ تجھہ گلی میں دل کوں بسر نہ آیا

—————:O:—————

۷

(۶۹)

صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہ آیا  
میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا  
بیگانی لگی بات یگانے کی عجب ہے  
آخر کو اُسے غیر سوں وسواس نہ آیا  
بلبل کی نہط نالہ و زاری میں ہوں نس دن  
افسوس وہ گلدستہ خوش باس + نہ آیا  
اُس یار وفادار سوں مجھہ آس تھی لیکن  
ھرگز وہ بچھانے کو مری پیاس نہ آیا  
میں انبہ صفت تن کو گلایا ہوں اپس کے  
وہ باغ محبت کا انناس نہ آیا  
جس باج مرے سینے پہ ہر آن ہے یکسال  
اُس ماہ بناتن پہ مرے ماس نہ آیا  
یو بات ولی دل کی سیاہی سوں لکھا ہوں  
وہ نور نین حیف مرے پاس نہ آیا

—————:O:—————

اہل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا  
 اولاً سرو غلامی سستی آزاد کیا  
 اُس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پر لازم  
 بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا  
 روز ایجاد تری چشم سوں اے نور نظر  
 حسن کی فرد پہ دیوان ازل صاد کیا  
 جن نے عشاق کے چہرے کوں دیا رنگ نیاز  
 معنی ناز کو تجھے قد سستی ایجاد کیا  
 سب سوں ممتاز ہوا سلسلۂ مانی میں  
 دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا  
 سینۂ بلبل و قہری کو کیا معشر درد  
 جب کہ اُس سرو نے سیر گل و شہشاد کیا  
 آج تجھے یاد نے اے دلبر شیریں حرکات  
 آہ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرہاد کیا  
 اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنون  
 روح مجنوں نے اپس کا مجھے اُستاد کیا

—————:0:—————

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا  
 فرد باطل خط تدبیر کیا  
 بند کرنے دل وحشی زدہ کوں  
 دام رہ زلف گرہگیر کیا

موج رفتار نے تجھ قد کی صنم

سرو آزاد کو زنجیر کیا

سبز بختوں میں اُسے لکھتے ہیں

رصف تجھ خط کے جو تحریر کیا

جز الم اُس کو نہ ہووے حاصل

عشق بے پیر کوں جن پیر کیا

شمع مانند جلی اُس کی زبان

جن نے مجھ سوڑ کی تقریر کیا

کریۂ و گرد ملاحت سوں (ولی)

خانۂ عشق کوں تعمیر کیا

—:O:—

(۷۲)

کشور دل کوں ترے ناز نے تسخیر کیا

فوج مجنوں کوں ترو زلف نے زنجیر کیا

پیچ سوں نقد دل عاشق بے قاب کوں نے

زلف اپنی کوں پری رو نے گرا گیر کیا

عاشق زار سمجھ مجھ سوں ہوا ہے بیزار

نقد دل دے کے میں دلدار کو دل گیر کیا

نالۂ شوق نے شعلے کی زبان سوں جیوں برق

درس میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا

کیوں کہ ذرات جہاں تجکوں پرستش نہ کریں

حق نے تجھ حسن کوں خورشید جہاں گیر کیا

گرد غم، آب نین، درد کے معمار نے لے

خانۂ عشق جگر سوڑ کوں تعمیر کیا



اے (ولی) شوخ کی زلفاں کی سیاہی لئے کر  
قصہ حال پریشان کوں میں تحریر کیا

:O:

۹

(۷۳)

مستی نے تجھہ نین کی مجھے بے خبر کیا  
دل کو مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا  
تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کوں دل میں رکھہ  
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا  
تجھہ مہر کا ہوا ہے دل و جاں سوں مشتری  
جب سوں ترے جہاں پہ مہ نے نظر کیا  
تب سوں ہوا ہے معمل لیلی کی شکل دل  
جب سوں تیرے خیال نے دل میں گزر کیا  
جیوں سرو بے خزاں ہے جہاں میں وہ سبز بخت  
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا  
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی  
تیرے دھن کوں دیکھہ سخن مختصر کیا  
حق تجھہ عذار دیکھہ کے سرچا ہے رنگ گل  
پیدا ترے لبان ستی شہد و شکر کیا  
دیکھا ہے یک نگہ میں حقیقت کے ملک کوں  
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا  
تیرا\* یو شعر جگ میں مؤثر ہے اے (ولی)  
تو دل میں ہر ایک کے جا کر اثر کیا

:O:

\* ایک دیوان میں اس غزل کا دوسرا مضامع اور دیکھا گیا  
باقی بر صفحہ آئندہ

خدا نے مکہ پہ ترے باب حسن باز کیا  
 قد بلند کون تیرے تمام ناز کیا  
 یو مکہ ترا ہے \* جیوں مسجد بھواں ہیں جیوں معراب  
 انکھاں سوں جا کے میں وہاں عشق کی نہاڑ کیا  
 گھلا ہوں شمع نہط اُس کے مکہ کے پرتو سے  
 کہ جس کے شوق کی آتش نے تن گذار کیا  
 فدا کیا ہوں تو + قامت اُپر دل و جاں سب  
 کہ مجکوں شور قیامت سوں بے نیاز کیا  
 کہند شوق نے کھینچا ہے زہرہ رویاں کوں  
 تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا  
 مثال زلف پڑی دل کے بیچ فوج شکست  
 تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا  
 خدا دیا ہے مجھے صد ہزار عجز و نیاز  
 جو سر سوں پادوں تلک تجکو شکل ناز کیا +  
 ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے  
 ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

—————:0:—————

مگر غالباً یہ ولی کا نہیں کیوں کہ قدما عموماً بالالتزام غزل کے  
 اشعار طاق رکھتے تھے اور اب بھی اکثر یہی دستور ہے۔ راقم کے  
 نزدیک ولی کی جس غزل میں طاق سے زیادہ اشعار ہیں اُن  
 میں ضرور الحاق ہوا ہے۔ بہر حال وہ مطلع ثانی یہ ہے۔  
 تجھے قد نے اہل دید کوں عالی نظر کیا  
 تجھے رخ نے شوق بدر کا دل سوں بدر کیا  
 \* بیک حرکت + ترے + یہ شعر بھی غالباً الحاقی ہے

صحن گلشن میں جب خرام کیا  
 سرو آزاد کوں غلام کیا  
 حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ  
 کہ تجھے حافظ کلام کیا  
 اکہلیت کا تجکوں دعویٰ تھا  
 حق نے دعویٰ ترا تہام کیا  
 وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہوں بانکی  
 ماہ نو نے جنہیں سلام کیا  
 غمزہ شوخ نے بہ نیم نگاہ  
 کام عشاق کا تہام کیا  
 حق نے تجھے قد کوں دیکھہ مثل الف  
 خوش قداں کا تجھے امام کیا  
 کات کوفی ہے تجھے کھر کا پیچ  
 جگ نے اُس کو سر کلام کیا  
 تجھے دھن نے کہ میم معنی ہے  
 دل سیہاب میں مقام کیا  
 تا کہے تجکو خلق ماہ تہام  
 زلف تیری کوں حق نے لام کیا  
 گلرخاں خوت سوں ہوئے یکسو  
 تجھے نگہ نے جب اہتمام کیا  
 نام تیرا ولی نے اے اکمل  
 شوق سوں ورد صبح و شام کیا

۵

(۷۶)

تجہ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا  
 طاب جو تیرے لب کے ہیں اُن کوں شکر سوں کام کیا  
 بوجھ ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھ ضرر  
 اُس عاشق ممتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا  
 جو بھید سوں معمر نہیں اور طعن عاشق پر رکھے  
 تو \* عاشق جاں باز کوں اُس بے خبر سوں کام کیا  
 غافل قیامت کے بہتر اپنے کئے کو پائیں گے  
 جو کام + یہاں کینے † درست اُن کوں حشر سوں کام کیا  
 یو شعر سن دل سوں ولی خطرہ گھر کا گار مت  
 میرا سخن جس کوں اچھے § اُس کوں گھر سوں کام کیا

۷

(۷۷)

براگی جو کہاتے ہیں § اُسے گھر بار کرنا کیا  
 ہوئی جوگن جو کئی پی کی اُسے سندسار کرنا کیا  
 جو پیوے پرت کا پانی اُسے کیا کام پانی سوں  
 جو بھوجن دکھ کا کرتے ہیں اُسے آدھار کرنا کیا  
 سکھی تھنا کو اُر زانی یہ کسوت اور زرینہ سب  
 تھیلے † جی سوں جو بیزار اُسے سنگھار کرنا کیا  
 خجالت کی گرد انچھواں کے پانی سوں گلا بے میں  
 بنانے غم کا گھر مجکوں دوجا معمار کرنا کیا  
 نہیں کئی دھرم دھاری جو کہے پیتم کوں سمجھا کر  
 کہ دکھیا کوں بچھوہی سوں اِتا بیزار کرنا کیا

---

\* تھیرے + جس نے † کیا § بھلا معلوم ہو  
 § کہتے جاتے ہیں ‡ ہوا

محل دل کا تری خاطر بنایا ہوں میں دل جاں سوں  
 جدائی سوں اُسے یکبارگی مستہار کرنا کیا  
 سہلیاں جب تلک مجھے سوں نہ بولیں گی ولی آکر  
 مجھے تب لگ کسو سوں بات اور گفتار کرنا کیا

—:O:—

۷

(۷۸)

ترے بن مجکوں اے ساجن تو یو گھر بار کرنا کیا  
 اگر تو ناچھے مجکوں تو یو سندسار کرنا کیا  
 مندے گھر واسوں باہر کر اپس کے آپ منصف ہو  
 نکارا \* تیوچھ بک بک کر اتا بیزار کرنا کیا  
 اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منسا من میں تھنا کے  
 تو مجھسے دکھ بھرے سوں پھر جھٹا اقرار کرنا کیا  
 پتیارا نہیں ترے کہے کا تو چپ حیران کرتا ہے  
 جو من میں فہیچھ ملنے کا تو پھر تکرار کرنا کیا  
 ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی  
 تو بیگی آکھ تجھے بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا  
 تمہیں ملنے سوں گر اپنے سہا گن نا کرو گے مجھے  
 تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا  
 جو کئی جالے پرت کی آگ میں تن من کو یوں اپنے  
 ولی سنگم بنا ایسے کون پھر آدھار کرنا کیا

—:O:—

ہے قد ترا سراپا معنی فاز گویا  
 پوشیدہ دل میں میوے آقا ہے راز گویا  
 معنی طوط چلیا ہے صورت سون پیوں مرادل  
 سورت سنی چلیا ہے کعبے جہاز گویا  
 ہر یک نگہ میں تیری ہے نغمہ محبت  
 ہر تار تجھ نگہ کا ہے تار ساز گویا  
 اے قبلہ رو ہمیشہ معراب میں بھواں کی  
 کرتی ہیں تیری پلکان ملکر نماز گویا  
 تیری کمر مصور چترا ہے کس ادا سون  
 کیتا ہے صورت اس میں ناز و نیاز گویا  
 تجھ زلف کون جو بولیا ہمدوش مصرع قد  
 رکھتا ہے مجھ برابر فکر دراز گویا  
 وہ قاتل ستمگر آقا ہے یوں ولی پر  
 جلدی سون صید اوپر آقا ہے باز گویا

—O:—

پی کے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا  
 معتبر نہیں ہے حسن دور نہا  
 باعث نشہ دو بالا ہے  
 حسن صورت کے ساتھ حسن ادا  
 اے گل باغ حسن مکھ سون ترے  
 جلوہ پیرا ہے رنگ و بوے حیا

ماہ نو تجھ بھواں پہ کر کے نظر  
 سوے مغرب چلیا ہے روبرقضا  
 سرخ رویاں منیں سر آمد ہے  
 تجھ قدم کے اثر سوں رنگ حنا  
 نہیں ہے گل پی کے مکھ سا عالم میں  
 قائل اس بات کی ہے باد صبا  
 اے ولی مجھ سخن کو وہ بوجھے  
 جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

:O:

۵

(۸۱)

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا  
 خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا  
 بے وفا گر تجکوں بولوں ہے بجا اے نازنین  
 نازنین عالم مذہب ہوتے ہیں اکثر بے وفا  
 کم نہا ہے نوجواں میرا برنگ ماہ نو  
 ماہ نو ہوتا ہے دائم اے عزیزاں کم نہا  
 مدعاے عاشقان ہر آن ہے دیدار یار  
 یار کے دیدار بن دو جا عبث ہے مدعا  
 کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہ گلرخاں  
 گلرخاں سوں جگ کے پایا ہوں ولی یہ کیمیا

:O:

۵

(۸۲)

لامکاں پر بنا \* احمد جو بنا بٹھلایا  
 تب ملائک نے وہیں صلوٰ علیکم گایا

حور و غلمان نے ترانے سوں و نغمے بولے  
 قاب قوسین کا فوشہ تو ہے سب کو بھایا  
 تھے براقی وہاں آدم سوں لگا تا عیسوی  
 اور جبریل امین گوندہ کے سپہ لایا  
 حق نے ”لولاک لہا“ حق میں معہد کے کہا  
 اُن سوا کون سے مرسل نے یہ رقبہ پایا  
 مغفرت قیصری (ولی) سہل بلاریب ہے کیوں؟  
 قام احمد کا جو لب پر ترے ہر دم آیا

ردیف الگ میں بیاسی غزلیں ہیں جن میں حسب ذیل  
 چند غزلیں عام زبان اور پورانے مشترک مہاورات سے الگ  
 خالص دکنی زبان میں کہی گئی ہیں۔ اس سے قیاس ہوتا ہے  
 کہ یہ غزلیں دلی آنے سے پہلے اپنی وطنی صحبتوں میں کہی  
 گئی ہونگی، یا ممکن ہے کہ متعاقبین نے کسی اور قدیم شاعر  
 کی کہی ہوئی ولی کے دیوان میں شامل کر دی ہوں۔ یہ  
 قیاس اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک دیوان میں یکساں غزلیں  
 نہیں ملتیں، کسی میں کچھ کم ہیں، کسی میں کچھ زیادہ۔  
 پھر حال وہ غزلیں جن میں شاہجہاں آبادی لب و لہجہ اور  
 انداز بیان مشقود ہے نمبر ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲  
 و ۵۴ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ سے متعلق ہیں۔ اگرچہ ان کے سوا جا بجا  
 دیگر غزلوں میں بھی خالص دکنی اور قدیم مہاورات ہیں  
 مگر ان میں اکثر ردیفوں اور توکھوں ایسی موجود ہیں جن  
 سے اجنبی سا اجنبی ناظر بھی دکنی زبان کا یقین کرے گا۔ اسی  
 طرح غزلیات نمبر ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۴۴  
 و ۵۳ و ۵۹ و ۶۸ و ۷۰ و ۷۴ میں ایک ایک در دو شعرا لگاتی  
 معلوم ہوتے ہیں۔ کیوں کہ شعراے متقدمین و متاخرین کا معمول  
 ہے کہ غزل میں طاق اشعار رکھتے ہیں۔





## ب

۹

(۸۳)

کیوں ہو سکے جہاں میں تیرا ہمسر آفتاب  
 تجھے حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب  
 دیکھا جو تجکوں آپ سوں روشن جہاں میں  
 سر سوں لیا نقاب زریں مکھہ پر آفتاب  
 آیا ہے نقل لیٹے ترے مکھہ کتاب کی  
 تار خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب  
 گرمی سوں بے قرار ہو نکلیا \* سنے + کون کہول  
 تجھے عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب  
 ہندو سرج کون دور سوں نت پوجتے والے  
 ہندوے زلف کی ہے بغل بھیتر آفتاب  
 جن نے ترے جمال پہ کینا + ہے یک نظر  
 دیکھا نہیں وہ پھر کے نظر بھر کر آفتاب  
 یوجا کون تجھے درس کی ہو جوگی فلک اُپر  
 نکلیا ہے پھر جامہ خاکستر آفتاب  
 تجھے مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نکلا  
 پنہاں ہو ہر نظر سستی جیوں شیر آفتاب  
 جگ میں (ولی) سو کس کون برابر کہے ترے  
 ذرے سوں ہے نزدیک ترے کہتر آفتاب

: 0 : —————

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب  
 ہوا دل سر بسر دریائے سیما  
 ترے مکھ کے سرج کون دیکھ جیوں برف  
 ہوئے ہیں عاشقان سرتا قدم آب  
 رکھوں جس خواب میں تجھے لب اُپر لب  
 مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وہ خواب  
 تری فیماں وہ قاتل ہیں کہ جن پاس  
 دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب  
 ولی تجھے سوز میں اے آتشیں خو  
 سراپا ہے برنگ شعلہ بے تاب

:O:

جب سوں وہ \* نازنیں کی میں دیکھا ہوں چہب عجب  
 دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب  
 جاتا ہے دن تمام اُسی مکھ کی یاد میں  
 ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

### قطعہ

بے تاب ہوئے مثل گدایاں نزیک جا  
 بے باک ہوئے تب یو کیا میں طلب عجب  
 دو نین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال  
 سن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

بولیا مری نگاہ کی قیمت ہے دو جہاں  
 جس دیکھنے سوں دل میں ترے ہے طرب عجب  
 اس دولت عظیم کوں یوں مفت مانگنا  
 لگتی ہے مجکوں بات تری بے ادب عجب  
 کیٹنا میں اس سوال میں دوجا بھی اک سوال  
 کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ہیں لب عجب  
 یکبار اس سوال میں سن ید دوجا سوال  
 دل میں رہا اپس کے وہ شیریں لقب عجب  
 اول تو شوخ آئے غضب میں غصہ کیا  
 سرتا قدم چو ناز اُٹھا وہ غضب عجب  
 آخر اپس کی ہمت عالی پہ کر نظر  
 شیریں لبیں سوں اپنے چکھایا رطب عجب  
 اس شعر کی یہ طرح نکالیا\* ہے جب ولی  
 یو اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

—————:O:—————

۵

(۸۶)

ملیا + وہ گلبدن جس کوں اُسے گلشن سوں کیا مطلب  
 جو پایا وصل یوسف اُس کوں پیراھن سوں کیا مطلب  
 مجھے اسباب خود بینی سوں دائم عکس ہے دل میں  
 کیا جو ترک زینت کوں اُسے درپن سوں کیا مطلب  
 سخن صاحب سخن کا سن کے ملنے کی ہوس مت کر  
 جواہر جب ہوئے حاصل تو پھر معدن سوں کیا مطلب

عزیزاں باغ میں جانا فیت دشوار ہے مجھ کو  
 گلی گلو کی پایا ہوں مجھے گلشن سوں کیا مطلب  
 ولی جنت منیں رہنا نہیں درکار عاشق کوں  
 جو طائب لامکان کا ہے اسے مسکن سوں کیا مطلب

—:O:—

۹

(۸۷)

ہوا تجھے غم سوں جاری شوق کا طومار ہر جانب  
 ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب  
 تہاشا دیکھ اے لیلیٰ کہ تیرے غم کی گردش سوں  
 بگولے کی طرح پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب  
 برہ میں دیکھ کر فرہاد پر شیریں کو سنگیں دل  
 اُسی فریاد میں ہے رات دن گھسار ہر جانب  
 زبان حال سوں مجھ کوں کہا فرگس نے سمجھا کر  
 کہ اُس آنکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب  
 ہوا ہے مست اُس کے جام لب سوں باغ میں لالہ  
 کہ جس کے مکھ کے جاڑے سوں کھلا گلزار ہر جانب  
 تمسک مہر سوں اُس کی رکھا ہوں مہر سوں دل میں  
 کہ جس کے خال و خط کی جگ میں ہے گفتار ہر جانب  
 تفحص کر کے دیکھا میں ہر اک کے مدرسے میں جا  
 کہ اُس کے حسن کے مطلب کی ہے تکرار ہر جانب  
 ہر اک لبریز ہے خم تجھے محبت کے اثر سیتی  
 ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب  
 ولی تجھے طبع کے گلشن میں جو کئی سیر کرتے ہیں  
 وہ تحفہ کر لجاتے ہیں گل اشعار ہر جانب

ترے مکہ پر اے نازنیں یو نقاب  
 جھلکتا ہے جیوں مطـلح آفتاب  
 ادا فہم کے دل کی تـخیر کوں  
 ترا قد ہے جیوں مصرع انتخاب  
 بجا ہے ترے حـ کی تاب سوں  
 تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب  
 نظر کر کے تجھ مکہ کی صافی اُپر  
 ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب  
 ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن  
 عجب نہیں اگر آب ہو وے گلاب  
 ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط  
 کہ مغمہل کوں راحت سوں آوے ہے خواب  
 کرے بغت میرے اگر تک مدد  
 ولی اُس سجن سوں ملوں بے حجاب



## ت

(۸۹)

مدت کے بعد آج کیا جو ادا سوں بات  
 کھلنے سوں اُس لبّاں کے ہوئی حل مشکلات  
 دیکھے سوں مجکوں آج شب و روز  
 وہ زلف و رخ کہ جن سوں عبارت ہے  
 ہر ایک میٹھی بات ہے تیری نبات ریز  
 گویا رکھی ہے لب نے ترے مایہ نبات  
 ظلسہات سوں نکل کے جہاں مہ  
 گر حکم لیوے لب سوں تر۔  
 تجہہ ناز ہو رادا سوں مری یہ ہے عرض غرض  
 یا عین التفات ہو یا حکم التفات  
 تب سوں اُٹھا ہے دل سوں مرے غیر کا خیال  
 تیرا خیال جب سوں ہوا ہے مرے سنگات  
 اُس وقت مجکوں عیش دو عالم ملے ولی  
 جس وقت بے حجاب کروں پیو سنگات بات

:0:

۵

(۹۰)

سبز چیرے نے ترے اے سبز بخت  
 زہر قاتل ہو کیا جیو \* لخت لخت  
 مجہہ دل معروح کے حق میں سبھی  
 مت ہو جیوں الہاس ہرگز سینہ سخت

سن کے کشور کا توں ہے بادشاہ  
 تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت  
 مکھہ اُپر تیرے ہے ایسی جھلجھلات  
 جس کے دیکھے ہوش نے باندھیا ہے رخت  
 کر ولی پر یک عنایت کی نظر  
 سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

:0:

۷

(۹۱)

کہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت  
 ہوئی حاصل مثال آرسی حیرت  
 بشت سوں تارتا کانپتا مشرق سوں مغرب کون  
 اوپر سرج جب سوں سنا تجھے حسن کی ہیبت  
 ہو وے مرگ کی قلضی سوں ہرگز آشنا جگ میں  
 تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کون گر شربت  
 تری آنکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں  
 تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کون چکرت  
 جگت کے دلربایاں کا ہوا تجھے میں ظہور اکثر  
 نین فرکس ہے رخ بدری ہے لب مصری بچن امت  
 نہ تہونقہ و شہر میں فرہاد و مجذوں کا تھکانا تم  
 کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پررت  
 ولی کو اے سجن گاہے عطا کر بھیک درشن کی  
 دیا ہے لطف سوں تجکوں خدا نے حسن کی دولت

:0:

(۹۲)

سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست  
 جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست  
 تجھ زلف کج کا دل منے بیٹھا ہے یوں خیال  
 ماہی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست  
 ترے دو فین دل میں مرے فتنہ خیز ہیں  
 مشکل ہے ایک تھور دو بدست کی نشست  
 تیری نگہ کے باز سوں ہے مرغ دل کا حال  
 جیوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست  
 تا سرخ رنگ کون زرد کرے اس سبب یو غم  
 دل میں ولی کے مس میں ہے جیوں جست کی نشست

—:O:—

(۹۳)

زبان حال سوں کہتا ہے یوں شمشاد ہر ساعت  
 پڑیں گے قید میں اس قد کون دیکھ آزاد ہر ساعت  
 بچے گا کب تلک اے طائر دل زور وحشت سوں  
 نگہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت  
 ہوا ہے جب سستی پروانہ دل اے شعرو تیرا  
 نگہ تجھ چشم کن جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت  
 اپس کی چشم سے کون سوں دکھا ساغر کی گردش کون  
 صنم کرنا ہے میرے ہوش کون برباد ہر ساعت  
 ترا خط خون میں ہے ہاتھ سوں مقران کے دائم  
 کہ جیوں رکھتا ہے کردک دہشت اُستاد ہر ساعت



نہیں یک عاشق و معشوق اُس کے درد سوں خالی  
 گل و بلبل سوں سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت  
 ولی مجھہ دل میں بستا ہے خیال اُس سرو قامت کا  
 کہ جس کے شوق سوں جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

:O:

۵

(۹۴)

گمراہ ہیں تجھہ زلف میں کئی اہل ہدایت  
 یہہ بات ہے ظلمات کی نہیں جسکی نہایت  
 غمزے نے کیا ظلم مرے دل پہ سوتس پر  
 کرتے ہیں ترے نین وہ ظالم کی حمایت  
 عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں  
 تجھہ نین کے مفتی سوں سنیا ہوں یہ روایت  
 یو مکھہ ہے ترا مورد انوار الہی  
 نازل ہے ترے حسن پہ سب کی حق کی عنایت  
 ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں  
 عاشق کوں نہ لازم ہے کرے دکھہ سوں شکایت

:O:

۵

(۹۵)

خو باں کی ہر ادا سوں ہے نازک اداے بیت  
 معنی ستی بنا ہے نقاب حیاے بیت  
 مت شعر پر تو چشم حقارت سوں کر نظر  
 مانندہ ابروواں کے انکھاں پر ہے جاے بیت

معنی کی صورت اس منیں ہوتی ہے جلوہ گر  
 روشن ہے آرسی سوں رخ باصفائے بیت  
 وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہر باں  
 لاتا ہے چیں بھواں منیں ظاہر براے بیت  
 اُس کے سواد زلف سوں عالم میں اے ولی  
 کعبہ نہیں سیہ ہے سراپا رواے بیت

—————:0:—————

۵

(۹۶)

لب قرے پر کہ روح کا ہے قوت  
 کاتب ناز نے لکھا ہے سکوت  
 نشہ بخشی میں مے سوں بہتر ہے  
 تجھ لبیاں کی مفرح یا قوت  
 اُس کے دیکھے سوں کیوں رہے طاقت  
 جس کی باقاں سوں دل ہوا مہبوت  
 جو موا داغ عشق میں اُس کوں  
 تختہ لالہ سوں کرو تابوت  
 اے ولی سبزۂ لب دلبر  
 خوشنمائی میں ہے لب یا قوت

—————:0:—————

۵

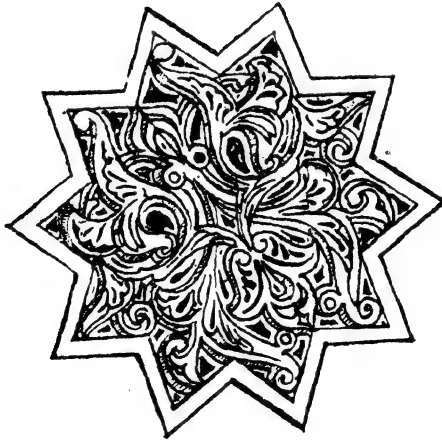
(۹۷)

کیا اس بات نے مجھ دل کوں مہبوت  
 کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت  
 بجا ہے گر شہید سرو قد کیات  
 بنائیں چوب سوں طوبی

روایت خضر سوں پہنچی ہے مجھوں  
 کہ اُس کا خط ہے موج آب یا قوت  
 دے کاجل سوں تجھے انکھیاں کی یوں دھج  
 کہ برجھی کوں پکڑ نکلا ہے رچپوت \*  
 ولی اُس خوش سخن کی بات سر کر  
 کہ اُس کی بات ہے عشاق کا قوت

\* ملدرجہ ذیل چار نسخے مختلف دیوانوں سے لکھے گئے  
 ہیں ان میں کاجل کی طرح پلک سے برجھی کا ثبوت ملتا ہے۔  
 باقی شوخی یا توکے اور سوکھے سے (جو بمعنی خشک اور سوراخ  
 ہو سکتا ہے) کوئی خاص اور ظاہری مناسبت راقم کے خیال  
 میں نہیں آئی۔

۱- توکے ۲- پلکان ۳- سوکھے ۴- شوخی



## ث

۷

(۹۸)

شوخی میرا بے میا ہے الغیاث

صاحب جور و جفا ہے الغیاث

وہ صنوبر قامت گلزار حسن

معشر ناز و ادا ہے الغیاث

اُس کمال ابرو کا ہر تیر بلا

جیوں خدنگ بے خطا ہے الغیاث

پائمال قاتل رنگیں ۱۵۱

خون عاشق جیوں حنا ہے الغیاث

ہوں پیما کے شربت لب بن مریض

جس منیں گلقد سا ہے الغیاث

جن نے دیوانہ کیا ہے خلق سوں

وہ پری رو کیا بلا ہے الغیاث

بلبل باغ وفا ہوں میں ولی

وہ سراپا بے وفا ہے الغیاث

:O:

۱۱

(۹۹)

درد کو میرے دوا نہیں الغیاث

مرض کو میرے شفا نہیں الغیاث

دین و ایمانم ربودند گلرخاں

دل کے تئیں رہنے کو جا نہیں الغیاث

چار دن کے حسن پر مت کر غرور

حسن کو دائم بقا نہیں الغیاث

روز و شب آتا ہے میرے سنگ \* رقیب  
 بے حیا کون کچھ حیا نہیں الغیاث  
 توبتا ہوں غم کے دریا میں پیا  
 پھونچتی زلف دوتا نہیں الغیاث  
 خوبیاں عالم کی سب ہیں اُس منیں  
 لیکن اُس کون پھر وفا نہیں الغیاث  
 اُس کے کو پہنچانے کو غم کی خبر  
 قاصد باد ص————با نہیں الغیاث  
 بسکہ کثرت شد بکوعے آن ص————نم  
 عاشق مسکیں کو جا نہیں الغیاث  
 گرچہ فنِ مطربی میں طاق ہے  
 لیکن اُس کون کچھ گلا نہیں الغیاث  
 بوالہوس تقلید عاشق می کند  
 پھونچتی اُس کون سزا نہیں الغیاث  
 تھوڑا ہوتا ہوں عارت سالک ولی  
 اُس بجز کئی رہنما نہیں الغیاث

————:0:————

۵

(۱۰۰)

ملتا نہیں ہے مجھ سوں وہ دلدار الغیاث  
 اُس بے وفا کے جور سوں سو بار الغیاث  
 مجھ دل کا دیکھ حال پریشان آپ سوں  
 کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیاث

دیکھ ھے باغ میں کہاں فرگس کوں اے صنم  
 آنکھوں کا تیرے آج طلبگار الغیاث  
 آنکھوں کوں تیری دیکھ کے گلشن میں گلبدن  
 فرگس ہوا ھے شوق سوں بیہار الغیاث  
 بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی  
 میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

—:0:—

۵

(۱۰۱)

اُس صنم کے ہاتھ سوں فریاد یاراں الغیاث\*  
 شوخ کے غمزے ستی بیداد یاراں الغیاث  
 گر نہیں فریاد سنتا اس جہاں میں بوعلی  
 چہرہ زریں پہ طرہ داد یاراں الغیاث  
 ہوش عاشق کیوں رہے تجھ مکھ کے دیکھ اے صنم  
 ہاں ھے بیداد ھے فریاد یاراں الغیاث  
 جب سوں اُس شریں کے بچن پر ھے لطافت مستقیم  
 تب سوں دل فریاد ھے فرہاد یاراں الغیاث  
 جیوں ولی کے دل منیں ھے یاد اُس کی روز و شب  
 یو کہا فریاد ھے فریاد یاراں الغیاث

—:0:—

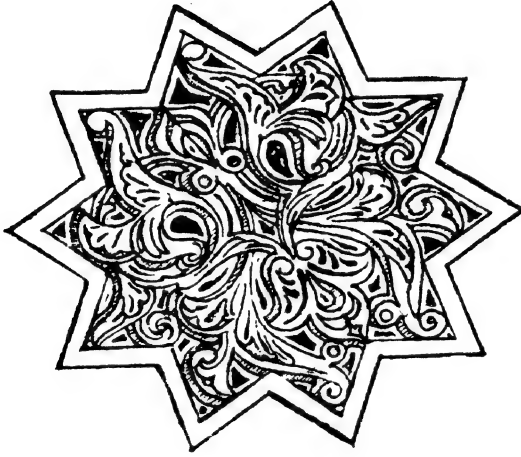
\* غزلیات نمبر ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۲ چند دیوانوں میں سے  
 صرف ایک دیوان میں دیکھی گئیں۔ معلوم ہوتا ھے کہ یہ  
 غزلیں بالکل ابتدائی ہیں کہیں کہ امیر خسرو کی صنعت  
 ملمع کے سوا الفاظ ایسے نا مربوط اور اجنب واقع ہوئے ہیں  
 کہ غزل نمبر ۱۰۲ کے قوافی اور مطالب بھی اکثر سمجھ میں  
 نہیں آئے مجبوراً کلام نقل کر دی گئی —

ہوا ہوں سب ستے بالخیر ثالث  
 نہیں کئی حرت بے بالخیر ثالث  
 اگر دل پر نہ راکھے غم تو ہر گز  
 عجب نہیں سب میں ہے بالخیر ثالث  
 سلامت گل کو جب دیکھا ہمیشہ  
 ظفر بالقلب ہے بالخیر ثالث  
 علامات دورنگی دور کرنا  
 ولا بالقلب ہے بالخیر ثالث  
 خدا نہیں یو روا رکھتا ولی بوجہ  
 اکیلا ہو رہے بالخیر ثالث

—————:O:—————

کدھی میری طرت لالں تم آتے نہیں سو کیا باعث  
 چھبیللا مکھہ اپس کا تک \* دکھاتے نہیں سو کیا باعث  
 جدائی کے پھنسا ہوں دام میں یارو کہوں کس سوں  
 کہ مجھہ اس دکھہ کے پھاندے سوں چھڑاتے نہیں سو کیا باعث  
 کیا سب زندگانی کو فدا تیری محبت میں  
 اچھوں + باتاں اپس دل کی سناتے نہیں سو کیا باعث  
 ہوا ہے دل مرا مضمور تیرے غم سوں اے ساجن  
 اپس کے فین سوں پانی پلاتے نہیں سو کیا باعث

ولی اس بات کا افسوس ہے مجھے دل منیں دائم  
کہ میری بات کو خاطر میں لاتے نہیں سو کیا باعث





## ردیف ج

۱۰

(۱۰۴)

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج  
 لیتا ہے اُس کے ناز و ادا کا حساب آج  
 عالم کا ہوش کیوں کہ رہے گا عجب ہوں میں  
 چوتا • ہے اُس کی نین سوں رنگ شراب آج  
 کیا ناز و کیا غرور ہے اُس نو بہار میں  
 دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج  
 کیوں موند نہیں ضعیف نہوں غم سوں اے صنم  
 تیری کمر نے مجھ کو دیا پیچ و تاب آج  
 آگے ترے لبوں کے کہ ہیں چشمہ حیات  
 لگتا ہے آب خضر مثال شراب آج  
 اُس کی فکاء مست سوں معلوم یوں ہوا  
 اکثر کرے گی خائفہ مردم + خراب آج  
 اعجاز حسن † دیکھ کہ وہ روئے باعرق  
 پیدا کیا ہے چشمہ آتش سوں آب آج  
 کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ  
 مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج  
 معلوم نہیں کہ ہاتھ میں شمشیر لے صل  
 آتا ہے کس کے قتل کوں اتنا شتاب آج  
 کیوں آرزوے وصل کروں اُس سوں اے ولی  
 دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

~\*~\*~

ہے حسن کے فکر\* میں سب سے تہکوں راج آج  
 خوش دلبری کا تہکوں ملا تخت و تاج آج  
 اس ناز نور ادا کے تہیل کوں دیکھ کر  
 سب دلبراں نے تہکوں دیا ہے † خراج آج  
 پروا نہ ہو کے کیوں نہ کرے چاند چرخ سوں  
 فاذوس دل میں شوق ترا ہے سراج آج  
 تہیل زلف کی زنجیر ‡ پہ رکھ دانت فیل مست  
 کس بھید سوں کنگھی § کو دیا آکے عاج آج  
 مقصود دو جہاں میں مرا تہیل سوا نہیں  
 جگ میں نہیں کسو سوں ترے باج کاج آج  
 لب میں ترے مفرح یاقوت ہے سخن  
 بیمار دل مرے کوں وہی ہے علاج آج  
 وہ شوخ تہکوں آکے ملا اس سبب ولی  
 شادی میں اُس کی صرت کیا ہوں میں لاج آج

جولاں گری میں گرم ہے وہ شہسوار آج  
 سینے سوں عاشقان کے اُتھے ہے غبار آج  
 تہیل اسپ برق تاز کی جولاں کوں دیکھ دل  
 مانند بیجلی کے ہوا بے قرار آج

† (ن) آکے دیا تہکوں تاج باج

\* (ن) ملک

§ بنون مخلوط

‡ بر وزن اسیر

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ  
 آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج  
 گلزار تجھے جہاں کا گلشن میں دیکھ کر  
 قرباں ہیں عندلیب ہزاراں ہزار آج  
 سینے کے رکھہ طبق میں دل چاک چاک کوں  
 لایا ہوں تیری \* نذر بجائے انار آج  
 اے آتشیں بہار ترے مکھ کی آب دیکھ  
 پیدا کیا ہوا سوں دل خاکسار آج  
 ہے نیش وار † دل میں مری خار خار شوق  
 چیرے کوں دیکھہ سر پہ ترے نوکدار آج  
 گردش ترے نبین کی کہ جوں دور جام ہے  
 دیکھے سوں اُس کے ‡ دل کا گیا ہے خمار آج  
 تیرے نبین نے یک نگہ التفات سوں  
 عالم کے وحشیاں کوں کیا ہے شکار آج  
 اطرات آسماں کے ہجوم شفق نہیں  
 تجھے رنگ نے ہوا کوں کیا لالہ زار آج  
 برجا ہے آسماں سوں تواضع کرے طلب  
 پایا ہے تجھے کرم سوں ولی اعتبار آج

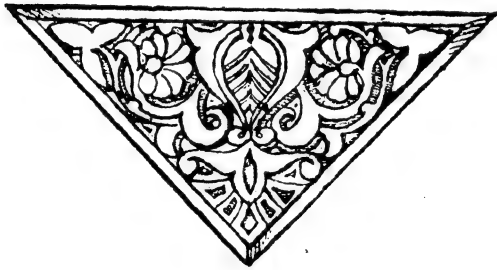
:O:

دیکھے سوں تجھے لبوں کے اُپر رنگ پان آج  
 چونا ہوے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف  
 ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج  
 تیرے فین کی تیغ سوں ظاہر ہے رنگ خوں  
 کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پتھان آج  
 آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے  
 تیری گلی میں آکے \* کیا ہے مکان آج  
 اعجاز عشق دیکھ کہ مجھ ناتواں اُپر  
 اس سبب دل کے دل کوں کیا مہربان آج  
 کل خط زبان حال سوں آکر کرے گا عذر  
 عاشق سوں کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج  
 البتہ گل پیادہ ہو دوریں رکاب میں  
 اُس نو بہار حسن کی دیکھیں جو شان آج  
 تیری بھواں کوں دیکھ کے کہتے ہیں عاشقان  
 ہے شاہ جس کے نام چڑھ ہے کہاں آج  
 گنگا رواں کیا ہوں اپس کے فین سستی  
 آ اے صنم شتاب ہے روز نہاں آج  
 اے عقل موشگات تامل سوں کر + نظر  
 آیا ہے کس ادا سوں وہ نازک میان آج  
 کیوں دائرے سوں زہرہ جبین کے نکل سکوں  
 یک تان میں لیا ہے مرے دل کوں تان آج  
 میرے سخن کوں گلشن معنی کا بوجھ گل  
 عاشق ہو ے ہیں باہل رنگیں بیان آج

جودھا جگت کے کیوں نہ تریں تبجھ سوں اے صنم  
 ترکش میں تبجھ فین کے ہیں ارجن کے بان آج  
 جاناں کر بسکہ خوت رقیباں ہے دل منیں  
 ہوتا ہے جان بوجھہ ہمن سوں افجان \* آج  
 تجار حسن پاس ہیں رو لعل بے بہا  
 اس جنس آبدار کا لینا ہے دان آج  
 شعلے کوں دل کے سہج ہے جانا فلک اُپر  
 برپا کیا ہوں آہ سوں میں فردبان آج  
 کیوں کر رکھوں میں دل کو ولی اپنے کھینچکر  
 نہیں دست اختیار میں میرے عذاب آج

\* نون مخلوط



## دیف ح

۵

(۱۰۸)

دستا ہے تجھے جبیں سوں سراسر ظہور صبح  
 تجھے دیکھنے کوں جگ میں ہوا ہے عبور صبح  
 بے تاب آفتاب ہے تب سوں جہان میں  
 دیکھا ہے تجکوں جب سستی اے رشک نور صبح  
 تجھے مکھ کی آرسی میں ہے نور خدا عیاں  
 روشن ہے تجھے جہاں سستی کوہ طور صبح  
 ظاہر ہیں تجھے بہار میں اسباب عیش کے  
 ہے جلوہ گر ترے سستی \* دارالسرور صبح  
 تجھے مکھ کا نور جب سوں تہاشا + کیا ولی  
 کروا لگا ہے تب سوں جگت میں سرور صبح

—:0:—

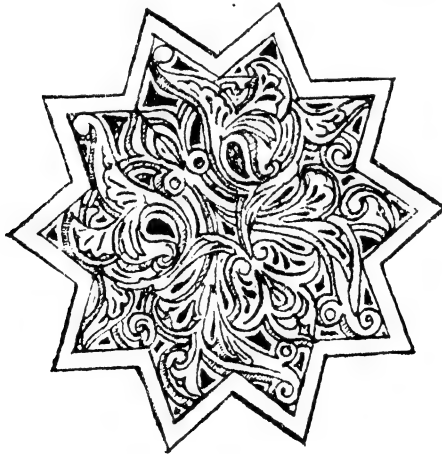
۹

(۱۰۹)

برنگ صافی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح  
 کہ دست آئندہ رو ہے مدام جائے قدح  
 زہے طرب کہ ہوا بزم عیش میں دمساز  
 صنم کے لعل سوں یاقوت بے بہائے قدح  
 کیا ہے ساقی عشرت بہار الفت سوں  
 حنائے پنچہ رنگیں نگار پائے قدح  
 اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام  
 ہلال بزم + میں ہو چرخ زن بجائے قدح

خمار حشر سوں کیا غم ہے مے پرستان کوں  
 لکھ جو قبر کے تعوید پر دعاے قدح  
 سدا ہے اس خم فیلی سوں جوش زن یہ بات  
 کہ نقد ہوش فلاطوں ہے رو نہاے قدح  
 ہوا ہے قلقل مینا سوں مجکوں \* یہ ظاہر  
 کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثنائے قدح  
 ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر  
 عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیاء قدح  
 ولی کے دل سستی اے شوخ احتراز نہ کر  
 ہمیشہ انجمن گلرخاں ہے جاے قدح

\* (ن) مجہہ اُپر



## دیف خ

۵

(۱۰۱)

سجین اول کے زمانے میں یوں \* نہ تھا گستاخ  
 اسی دفوں میں ہوا ہے یو کیا بلا گستاخ  
 چمن میں مکھ کی ترے مثل تاک ہے سرکش  
 اپس کے مکھ پہ نہ کر زلف کون اتا گستاخ  
 ترے یو لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھ اسے  
 شکر اُپر ہے یو طوطی خوش ادا گستاخ  
 یو رنگ زرد اُرا مجھہ ضعیف کون لے کر  
 ہوا ہے کاہ لجانے کون کہربا گستاخ  
 ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھہ بھواں † کی بتی  
 تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

—:O:—

۵

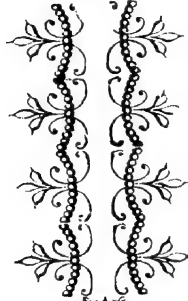
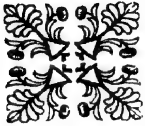
(۱۱۱)

مژہ بتاں کی ہیں تجھہ غم میں خواب مغل سرخ  
 لگی ہے ترک کے پتکے کون یا † ملل سرخ  
 سجین کون دیکھکے میں چشم سرخ خواب آلود  
 اپس انکھاں کون کیا خوابگاہ مغل سرخ  
 کتاب عشق پہ شنگرت اشک خونیں سوں  
 پلک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ  
 کیا ہے دفع مرے درد سر کون رونے نے  
 ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ

\* (ن) توں † (ن) ہوا ‡ (ن) پتکے کون گجرات کی



شفق نہ بوجھ کہ مجھ آہ آتشیں نے ولی  
فلک کو جا کے کیا ہے برنگ منقل سرخ



## دیف د

۷

(۱۱۲)

ہمیشہ ہے بہار سرو آزاد  
 نہ جاوے دولت حسن خدا داد  
 ترے رخ سوں کہ دائم بے خزاں ہے  
 ہوا ہے زیب\* در گلزار ایجاد  
 ہوا مانند مجنوں مو پریشان  
 ترا قد دیکھ کر گلشن میں شہشاد  
 کیا ہوں سہو راہ کوچہ غم  
 ہوا ہوں بسکہ تیرے لطف سوں شاد  
 خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل  
 نگاہ مہرباں ہے دام صیاد  
 وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل†  
 محبت ہے وفا بن سست بنیاد  
 نہیں ہے بے قراری اُس کی بے جا  
 ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

—:O:—

۹

(۱۱۳)

جب سوں ہوا ترا یو قد دلربا بلند  
 سقتا ہوں ہر طرف سوں صداے بلا بلند  
 مت پست فطرتاں سوں مل اے سرو نازنین  
 تجھہ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن  
 کیوں ہاتھ میں لیا ہے نگہ کا عصا بلند  
 تجھے ابروؤں کوں دیکھنے کیتا ہے اے صنم  
 تجھے حق منیں ہلال نے دست دعا بلند  
 گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد  
 عشاق کوں نہیں ہے دو جا مدعا بلند  
 یو آفتاب نہیں کہ عیاں ہے فلک اُپر  
 حق نے کیا جہاں میں ترا نقش پا بلند  
 یو بات کوں لکھا ہوں سفینے میں عقل کے  
 ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند  
 تیری بھواں میں \* ناز کوں رتبہ ہے اس قدر  
 کشتی میں جیوں ہے مرتبہ ناخدا بلند  
 میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی  
 مجھے آہ کا ہوا ہے علم کا سہا بلند

:O:

۷

(۱۱۴)

تجھے گلبدن پہ جگ کے ہوے گلزار بند  
 گلشن میں تجھے بہار کے ہے نو بہار بند  
 گلزار میں لٹک کے چلے گر تو یک قدم  
 مانند آب آئنے ہو جوئبار بند  
 مانی نے تجھے جہاں کے گلشن کوں + دیکھکر  
 بیچا لجا کے شہر میں پھولاں کے ہار بند

تیری نین پہ دیکھہ میں آ ہو  
 بوجھا کہ تجھہ نگہہ میں ہے وحشت شعار  
 ہے تجھہ شکار بند کی ہر یک کو آرزو  
 خوش وہ شکار جس کوں ملے یو شکار بند  
 تجھہ قد کوں دیکھہ سروہے گلشن میں پا بگل  
 آزاد یہاں ہوا ہے وہ \* بے اختیار بند  
 اُمید مجکوں یوں ہے ولی کیا عجب اگر  
 اس ریختے کوں سنکے ہو معنی نگار بند

—:0:—

۱۵

(۱۱۵)

ہوا ہے گرم تو جب آفتاب کے مانند  
 کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند  
 زمیں پہ کیو نہ کریں اہل بزم جرعه نہیں  
 تری نگہہ میں ہے مستی شراب کے مانند  
 نگاہ گرم + گرے گر فلک کے گلشن میں  
 گل ستارہ کریں گل † گلاب کے مانند  
 برنگ برق اگر جلوہ گر ہو وہ گل رو  
 غبار سینہ ہو پانی سحاب کے مانند  
 توقع قدم شہسوار دل میں نہ رکھہ  
 ہوا ہوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند  
 لکھا ہوں بسکہ پری روکی زلف کی تعریف  
 سیاہ نامہ ہوا ہوں کتاب کے مانند

بیمار گمراہ میں ہر آہ اے کہاں ابرو  
 کیونکہ ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند  
 ترے خیال میں اے بحر حسن دیدہ تر  
 ہوے ہیں آب سراپا حباب کے مانند  
 کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں  
 ہر ایک چشم کوں تسخیر خواب کے مانند  
 نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا  
 کہ مجھہ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند  
 نہ بھول گرم نگاہی پہ \* شوخ چشماں دی  
 محبت ان کی ہے دھوکا سراپ کے مانند  
 گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر  
 نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند  
 نہ ہو تو فکر + سوں دنیا کی مونہن باریک  
 سیاہ دل کوں کرے گا † خضاب کے مانند  
 نگاہ گرم سوں اُس شعلہ قد نے مجلس میں  
 کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

—————:0:—————

۵

(۱۱۶)

تیری نین کی سختی § ہے دلبری کے مانند  
 تیری نگاہ موزوں ہے . عبہری کے مانند  
 ظاہر نہیں کسی پر تجھہ لعل کی حقیقت  
 واقف ہوا ہوں اس سوں میں جوہری کے مانند

\* (ن) سے + (ن) مہر . † (ن) کی § (ن) شیعہ

ہر چند رنگ زردی حاصل ہے عاشقوں کوں  
لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند  
طاقت نہیں کسی کوں تا اُس صنم کوں دیکھے  
عالم کی ہے نظر سوں پتھاں پری کے مانند  
یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سناؤ  
رکھتا ہے فکر روشن جو انوری کے مانند

—————:0:—————

۵

(۱۱۷)

چنچل کوں جا کے بولو آبِ بجای کے مانند  
اس وقت انکھاں برستاں \* ہیں بادلی کے مانند  
سوژن سوں تعجہ پلک کی اے نور جان و دیدہ  
ہر استخوان میں روزن ہے بافسلی کے مانند  
عالم میں جس کے سر پر گلدستہ ادب ہے  
وہ کیوں کہے چمن کوں تیری گلی کے مانند  
گر آرزو ہے تجکوں مقصد کے گل کا کھلنا  
تک بند کر زباں کوں مکھ میں کلی کے مانند  
مشتاق تعجہ درس کا اے شمع بزم خوبی  
دیکھا نہیں ہے دوجا ہرگز ولی کے مانند

—————:0:—————

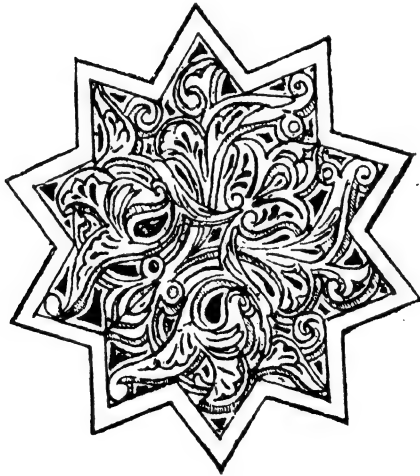
۵

(۱۱۸)

سخن شناس کے نزدیک کم نہیں زیزید  
کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا ہے شہید

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب  
 دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید  
 گُھلا ہے عقدۂ دل تجھہ پلک \* کی سوزن سوں  
 ترے نہیں کا اشارہ ہے قفل دل کی کلید  
 ہوا ہے مشتری اُس رشک مشتری کا دل  
 کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کوں خرید  
 ہوا ہے حق کی توجہ سوں اے ہلال ابرو  
 ترا جہاں منور ولی کے دل کی عید

\* (ن) نگہ



## ردیف ن

۵

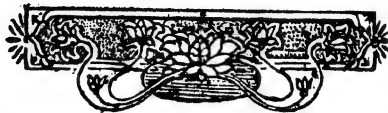
(۱۱۹)

اے شکر لب قند سوں تجھ لب کی باتاں ہیں لذیذ  
 حرف تیز\* اُس کے ہیں جیسے حلوائے + سوہاں لذیذ  
 دل کو فرحت بخش ہے دائم ترے غم کا ہجوم  
 صاحب ہمت کوں نت ہے کثرت † مہمان لذیذ  
 مت ہراک ناہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم  
 ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ  
 لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر \$ سوں کم  
 حرف بامعنی ہے جیسے بوسہ خوباں لذیذ  
 اے ولی ترک علائق دل کو لذت بخش ہے  
 جیوں ہے دنیا دار کوں فکر سروساماں لذیذ

\* (ن) تر

+ اس لفظ کی صحیح ترکیب حلوائے سوہاں چاہئے مگر  
 قدما نے اکثر موقعوں پر حرف عام کا لحاظ رکھا ہے۔ اگر لفظ حلوائے  
 کی طرح لفظ حلوا میں ہاے ہووے تو یہ ترکیب صحیح  
 ہوتی۔ فافہم

† (ن) دولت \$ (ن) صوت





## دیف ر

(۱۲۰)

گر چہن میں چلیے وہ رشک بہار  
 گل کریں نقد آب و رنگ نثار  
 بلبلاں ہر طرت سوں اُتھہ دوریں  
 دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار  
 باد تجھہ خط سبز کی اے شوخ  
 زخم دل پر ہے مر ہم زنگار  
 حق نے تیری انکھاں کوں بخشا ہے  
 مئے وحدت \* سوں ساغر سرشار  
 جی نے دیکھا ہے اُس پری رو کوں  
 صورت ہوش سوں ہوا بیزار  
 تجھہ درس کے خیال میں دائم  
 مثل نیساں ہے چشم گوہر بار  
 تجھہ لب آگے اے + مشتری طلعت  
 آب حیواں کا سرد ہے بازار  
 بسکہ پایا ہے تجھہ جفا سوں شکست  
 خائفہ دل ہوا ہے آئندہ وار †  
 اے ولی اُس سوں حوت ہوش نہ پوچھہ  
 جو ہوا مست جلوۂ دیدار

—————:O:—————

آیا جو کھر باندھکے تو جور و جفا پر  
میں جی کوں تصدق کیا تجھہ بانکی ادا پر  
مجھہ دیدہٴ خوں بار میں یک بار قدم رکھہ  
اے شوخ ترا جیو ھے گر رنگ حلا پر  
انکھیاں ھیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ھیں  
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر  
تشبیہ جو تجھہ خط کوں دیا مشک ختن سوں  
عالم کوں وہ آگاہ کیا اپنی خطا پر  
دشوار ھے حیرت سوں ولی اُس کا \* نکلتا  
باندھا ھے جو دل اُس رخ آئینہ نہا پر

:O:

سجن تجھہ گلبدن کا آج نہیں ثانی چمن بھیتر  
غاط بولا چمن کیا بلکہ جنات عدن بھیتر  
ترے گلزار رنگیں کا جو گئی مقبول ھے اے گل  
وہ اپنے خوں میں جیوں گل غرق ھے خونیں کفن بھیتر  
پڑی ھے دل میں پروانے کے تیرے عشق کی آتش  
ھوئی ھے شمع تیرے مکھہ † سوں روشن انجمن بھیتر  
تو وہ گل پیرھن ھے مصر میں خوبی کے اے موہن  
کہ لاکھاں ‡ دل کے یوسف ھیں ترے چاہ فغن بھیتر  
چمن میں اس سبب جاتا ھوں اے رشک ہزاراں گل  
کہ تیری باس کی پاتا ھوں یک بو یاسمن بھیتر

سراپا زندگانی کوں جلاتی ہے ترے شوقوں  
 عجب تجھہ عشق کی گرمی ہے شمع شعلہ زن بھیتر  
 یہ مکھ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس  
 ولی پروانگی کرتا تری ملک دکن بھیتر

:O:

۹

(۱۲۳)

اب جدائی نہ کر خدا سوں تَر  
 بے وفائی نہ کر خدا سوں تَر  
 راست کیشاں سوں اے کہاں ابرو  
 کج اداائی نہ کر خدا سوں تَر  
 مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ  
 جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں تَر  
 ہے جدائی میں زندگی مشکل  
 آ جدائی نہ کر خدا سوں تَر  
 عاشقان کوں شہید کر کے صنم\*  
 کف حنائی نہ کر خدا سوں تَر  
 آرسی دیکھکر نہ ہو مغرور  
 خود نہائی نہ کر خدا سوں تَر  
 اُس سوں جو آشنائے درد نہیں  
 آشنائی نہ کر خدا سوں تَر  
 رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم  
 کھربائی نہ کر خدا سوں تَر

---

\* (ن) خون عاشق سے بے اجازت ناز

اے ولی غیر آستانہ یار  
جبہ سائی نہ کر خدا سوں تار

—:O:—

۵

(۱۲۴)

سنا یا جب خبر شادی کی قاصد صبعدم آکر  
منگا رخصت مرے نزدیک باہر دل سوں غم آکر  
ترے ملنے سوں تا روشنی کرے دل کی مجالس کوں  
ہوئی ہے شعلہ زن سینے میں خواہش دمبدم آکر  
بجز تجھ جام لب کے اے پری پیکر نہ لوں \* ہرگز  
اگر دیوے اپس کے ہاتھ سوں مجھ جام جم آکر  
نظارہ جو کیا میں تجھ مبارک حسن کا موہن  
کیا مجھ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر  
ولی تجھ حسن کی تعریف میں جب ریختہ بولے  
سنے اُس کوں یقین اُتھ جاں سوں حسان عجم آکر

—:O:—

۵

(۱۲۵)

اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو نازنین آکر  
کرے نظارگی اُس کی سو فردوس بریں آکر  
اگر ہووے صنم خانے میں اُس بت کا گزر بے شک  
تصدق اُس پہ ہوویں سب نگارستان چیں آکر  
عجب اُس شوخ چنچل کی انکھاں ہیں شوخ اور چنچل  
ہوے قرباں جس اوپر آہوے صحرا نشیں آکر

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اُس مکھہ \* کے دیکھے سوں  
 پریشاں ہو اگر دیکھے وہ زلف عنبریں آکر  
 عجب نہیں + دام میں اُس کے اگر اتکا ولی کا دل  
 کہ اُس کے دام میں لاکھاں † پھنسسے ہیں اہل دیں آکر

—————:O:—————

۵

(۱۲۶)

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل نا شاد سوں جاکر  
 دعا ہو لو مری جانب سوں گئی فریاد سوں جاکر  
 برہ کے ہاتھ سوں گرداب غم میں جا پڑا ہے دل  
 کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سوں جاکر  
 گرفتاراں کی غمخواری آیا لازم نہیں تجھ پر  
 حقیقت مرغ دل کی یوں کہو صیاد سوں جاکر  
 کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے §  
 نگہ کے فیشتہ کوں لاکھو فساد سوں جاکر  
 ولی اُس قد کا طالب ہے مبارکباد آ بولو  
 کہو سمجھا کے کاشن میں ہر اک شمشاد سوں جاکر

—————:O:—————

۵

(۱۲۷)

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر  
 اس قدر سختی اے صنم مت کر  
 اس ترقی کے وقت میں اے شوخ  
 مہر بانی اپس کی کم مت کر

\* (ن) خط + (و) کیا † لاکھوں

§ (و) کیا ہے جو ہر ہر دگ میں میری خون سودا نے

رحم بے جا ستم برابر ہے  
توں \* رقیباں اُپر کرم مت کر

اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن  
دل کوں اپنے مکان † غم مت کر  
رام تجھہ امر کا ہوا ہے ولی  
گرھے انصاف اُس سوں رم مت کر

—:O:—

۵

(۱۲۸)

ہشیار زمانے کے ترے مکھہ پہ نظر کر  
تجھہ نیمہ کے کوچے میں تئے جان بسر کر  
عالم میں ہے وہ تیر ملامت کا نشانہ  
جس تن سوں † ترے غم کا گیا تیر گزر کر  
تجھہ حسن کی جھلکار سوں کیا بدر کوں نسبت  
جو گئی کہ تجھے بدر کہے اُس کو بدر کر  
اُس ظالم خوں خوار کوں جی پیش کیا ہوں  
جس عشق نے عالم کوں دیا § زیر وزیر کر  
روئے سستی فارغ ہو ولی پیو کوں دیکھا  
کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر

—:O:—

۹

(۱۲۹)

اے باد صبا باغ میں موہی کے گزر کر  
مجھہ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کو

\* (ن) یوں † (ن) مقام ‡ (ن) دل میں § (ن) ستا

کیا دردؑ کسے کون کہے درد مرا جا  
 اے آہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر  
 مت طرز تغافل کوں مرے حق میں روا رکھہ  
 اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر  
 دوجا نہیں دقا پی سوں کہے دل کی حقیقت  
 اے درد تو جا جیو میں اُس پی کے اثر کر  
 کیا غم ہے اُسے تیر حوادث سوں جہاں میں  
 بوجھا جو کوئی گردش ساغر کوں سپر کر  
 کئی بار لکھا اُس کی طرف نامے کوں \* لیکن  
 ہر بار ستیا اشک نے مجھہ نامے کو تر کر  
 ہر وقت نہ ست † کحل تغافل کوں انکھاں میں  
 تک ‡ مہر سوں اس طرف اے § بے مہر نظر کر  
 اُس صاحب دانش سوں ولی یہ ہے تعجب  
 یکبارگی کیوں معکوں گیا دل سے بسر کر

—:0:—

۵

(۱۳۰)

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر  
 ناز کے شبدیز کوں مہمیز کر  
 یک بیک آیا ادا سوں مجھہ طرف  
 ہر پلک کوں دشنہ خون ریخہ کر  
 میں کیا یوں عرض از روے نیاز  
 مہربانی اُس کی دست آویز کر

---

\* (ن) نامہ طرف پہو کے † (ن) کر ‡ لگا † (ن) یک  
 § بیک حرکت

کہہ اپس کی فرگس بیہار کون  
عاشقاں کے خون سوں پرہیز کر  
اے ولی آیا \* ہے وہ مقصود دل  
خانہ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

—:O:—

۷

(۱۳۱)

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر  
مت قہری و شہشاد کے سودے میں خلل کر  
کر چاک گریباں کون گُلاں صحن چمن میں  
آے ہیں ترے شوق میں پردے سوں نکل کر  
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر  
تصویر بنائی ہے تری نور کون حل کر  
اے نور نظر شمع کون دیکھا ہوں سراپا  
تجہہ عشق کی آتش ستی کاجل ہوئی جل کر  
بے آب لگے آب حیات اُس کی نظر میں  
پانی ہوا تجہہ گال کے جو عشق میں گل کر  
تجہہ ابروے خمدان سوں + ہرگز نہ پھرے دل  
کیوں جاوے سپاہی دم شمشیر سوں قل کر  
اے جان ولی لطف سوں آبر میں مرے آج  
مجہہ عاشق بے کل ستی مت وعدہ کل کر

—:O:—



ہوا ہوں بے خبر تجھے مست انکھیاں کی خبر سن کر  
 ہوا ہوں ناتواں جیوں مو تری نازک کھر سن کر  
 نہیں تجھے لعل شیریں پر خط سبز اے گلستان رو  
 یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سن کر  
 سراپا ہو کے سودائی پڑا تجھے غم کے حلقے میں  
 تری زلفاں کے سنبل کی حکایت سر بسر سن کر  
 پرت کے پنتھہ میں ہرگز قدم پیچھے نہ رکھے اے دل  
 ہٹاتے ہیں قدم نامرد اس رہ کا خطر سن کر  
 بگولے کی نہط آتا ہے معجنوں بے سرو بے پا  
 مرے دیوانہ دل کو اپس کا راہبر سن کر  
 صبا کے ہاتھ سوں حیوں ہے ہر اک غنچہ پریشاں دل  
 یوہیں ہر دل پریشاں ہے مری آہ سحر سن کر  
 ولی تیری گلی کوں سن کے یوں مشتاق ہے فسدن  
 کہ جیوں عشاق ہوں مشتاق وصف مو \* کھر سن کر

:O:

چمن میں جب چلے اُس حسن عالم تاب سوں اُتھکر  
 کرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سوں اُتھکر  
 کرے گر آرسی گھر میں لجا تجھے مکھ کی مہمانی  
 دھلاوے ہاتھ تیرے کوں اپس کی آب سوں اُتھکر  
 ترے ابرو کی پہنچے گر خبر زاہد کوں مسجد میں  
 تھا شا دیکھنے آوے ترا معراب سوں اُتھکر

ثرے پانواں کی فرسی کی اگر شہرت ہو عالم میں  
 وہیں آوے قدم بوسی کوں مغل خواب سوں اُٹھکر  
 ولی تجھہ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے  
 چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُٹھکر

—————:0:—————

۷

(۱۳۳)

میں تجھے آیا ہوں ایہاں بوجھکر  
 باعث جمعیت جاں بوجھکر  
 بلبل شیراز کوں کرتا ہے \* یاد  
 حسن کوں تیرے گلستان بوجھکر  
 دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری  
 لب ترے لعل بدخشاں بوجھکر  
 ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق  
 خط کوں تیرے خط ریاں بوجھکر  
 اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار  
 تجکوں اپنا راحت جاں بوجھکر  
 زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب  
 حال مجھہ دل کا پریشاں بوجھکر  
 رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی  
 درد دل کا تجھہ کوں درماں بوجھکر

—————:0:—————

جو آیا مست ساقی جام لے کر  
 کیا یکبارگی آرام لے کر  
 نگہ تیری سدا آتی ہے جیوں تیر  
 دل زخمی طرت پیغام لے کر  
 نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر  
 چلا ہے آج فوجِ شام لے کر  
 اُرا آہوے دل سوں رنگِ وحشت  
 جو آئی زلف تیری دام لے کر  
 جو گئی باندھا ہے تیری زلف میں دل  
 ستا ہے کفر میں اسلام لے کر  
 ترے لب اور تری آنکھیاں کون ہدیہ  
 چلا ہوں پستہ و بادام لے کر  
 بنائی ہے جہاں میں لیلة القدر  
 سیاہی تجہ زلف سوں وام لے کر  
 تری ساقی گری کون لالۃ باغ  
 کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر  
 میں اُس کون جیوں نگہں کرتا ہوں سجدہ  
 جو گئی آتا ہے تیرا نام لے کر  
 ولی تیرے لبوں سوں احسنک طبع  
 چلا ہے لذتِ دشنام لے کر

—————:O:—————

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر  
 اگر مقدمہٴ عشق کوں کروں تحریر  
 جنوں عشق ہوا اس قدر زمیں کوں محیط  
 کہ پارسا کو ہوئی موج بویا زنجیر  
 زبان قال نہیں طفل اشک کوں لیکن  
 زبان حال سوں کرتے ہیں عشق کی تقریر  
 صفے پہ چہرہٴ عشاق کے مہرور عشق  
 جگر کے خوں سوں لکھا طفل اشک کی تصویر  
 گلی سوں نیہہ کی کیوں جا سکوں ولی باہر  
 ہوئی ہے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

—:O:—

دل مرا ہے وہ آتشیں پیکر  
 ہو گئے راکھ جس کوں دیکھ شر  
 کیا کہوں نبض دل کی بے قابی  
 قوت جس کا ہے آتش و نشتر  
 عشق بازاں میں اُس کوں راحت ہے  
 جس کوں الہاس کا ملا بـشـتر  
 اُن نے پایا ہے منزل مقصود  
 عشق جس کا ہے ہادی و رہبر  
 ترک لذت کی جس کوں ہے لذت  
 شکر اُس کوں ہے زہر زہر شکر

آشنایاں کوں موج آب وفا  
 ہے محبت کی تیغ کا جوہر  
 بزم دلبر میں اے ولی جا تو  
 شوق کا آج ہاتھ لے ساغر

—————:O:—————

۵

(۱۳۸)

مبکوں پہنچی اُس شکر لب کی خبر  
 حق شکر خورے کوں دیتا ہے شکر  
 بوعلی سینا اگر دیکھے اُسے  
 قاعدے حکمت کے سب جائے بسر  
 سات پردوں میں رکھوں اُس کوں چھپا  
 آوے گر انکھیاں میں وہ نور نظر  
 مبکوں سب عالم کہے باریک بین  
 گر لگے تک ہاتھ وہ نازک کھر  
 اُن لبوں کا اے ولی طالب ہے دل  
 جن کے غم سوں \* لعل ہے خونیں جگر

\* (ن) دیکھ



## ردیف ز

۵

(۱۳۹)

ہوا تجھے خشم \* سوں بستان غم سبز  
 ہوا تجھے جور سوں بخت الم سبز -  
 ہوا قد سرو کے مانند صنم کا  
 لباس سبز سوں سر تا قدم سبز  
 کہیں جوہر شناساں دیکھے تجھے حسن  
 زمرہ کا تراشا ہے صنم سبز  
 ثنا لکھنے میں اُس آہو نہیں کی  
 ہوا جیوں شاخ زرگس ہر قلم سبز  
 ولی نے جب لکھا تجھے خط کی تعریف  
 ہوا جیوں برگِ ریتاں ہر رقم سبز

:0:

۵

(۱۴۰)

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز  
 ہوا سر تا قدم مثل چہن سبز  
 عجب چہب سوں کھڑا ہے وہ پری رو  
 سر اوپر چیرا بر میں پیرہن سبز  
 اگر اس سچ سوں آوے انجہن میں  
 تو ہوویں بخت اہل انجہن سبز  
 فصاحت کیا کہوں اُس خوش دہن کی  
 کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

ولی جو جی دیا یو خط کوں کر یاد  
بجائے گر کریں اُس کا کفن سپز

—————:O:—————

۹

(۱۴۱)

ہوا نہیں وہ \* صنم صاحب اختیار ہنوز  
بجائے خود ہے رقیبیاں کا اعتبار ہنوز  
پری رخاں کی جھاک کا کیا ہوں بسکہ خیال  
برنگ برق مرا دل ہے بے قرار ہنوز  
ووا چشم چار ہوئی شوق کے دو ابرو سوں  
ولے نہیں وہ دورنگی ہوا دو چار ہنوز  
ہزار بلبل مسکین کا صید ہے باقی  
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز  
بجائے نہیں تجھے انکار ذین عاشق سوں †  
کیا نہیں ہے ترے ہاتھ سزں نگار \* ہنوز  
اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے  
کیا نہیں ہے مری چشم سوں خمار ہنوز  
بجائے خود ہے اے رنکین بہار گل فطرت  
تری پلک کا مرے دل میں خار خار ہنوز  
چلے ہیں آہوے مشکیں ختن سوں سن کے کہہ  
نگاہ شوخ صنم درپے شکار ہنوز  
ولی جہاں کے گلستاں میں ہر طرف ہے خزاں  
ولے بحال ہے وہ سرو گلغدار ہنوز

—————:O:—————

\* (ن) ہے † (ن) وہ ‡ (ن) کا § نشان § بتصفیہ یا

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز  
 میں درد اُس \* کا تجکوں سنایا نہیں ہنوز  
 اس چشم اشکبار سوں میری عجب نہ کر  
 سینے کا داغ تجکوں دکھایا نہیں ہنوز  
 تجھ لطف کے زلال نے اے مایہ حیات  
 میرے سننے کی آگ بجھایا نہیں ہنوز  
 ہوں گرچہ خاکسار ولے از رہ ادب  
 دامن کون تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز  
 اپنی انکھوں کے نور کا † تیرے قدم تلے  
 اے فور دیدہ فرش بجھایا نہیں ہنوز  
 زاہد اگرچہ فہم میں ہے بو علی وقت  
 میرے سخن کے رمز ‡ کو پایا نہیں ہنوز  
 آزاد اپنے عشق سوں مت کر ولی کے تئیں  
 تیرا غلام جگ میں کھایا نہیں ہنوز  
 —————:O:—————

تو ہے رشک ماہ کنعان ہنوز  
 تجکوں ہے خوباں میں سلطانی ہنوز  
 ہر جہاک دیتی ہے تجھ رخسار کی  
 آرسی کون درس حیرانی ہنوز  
 شرم سوں تجھ مکھ کے اے دریائے حسن  
 چہرہ گوہر پہ ہے پانی ہنوز



حلقہ زن ہے تجھے دھن کی یاد میں  
 خاتم دست \* سلیمانی ہنوز  
 خواب + میں دیکھا تھا تیری زلف کوں  
 دل میں ہے باقی پریشانی ہنوز  
 تجھے کھر کوں دیکھہ حیراں ہو رہا  
 مو قلم لے ہاتھہ میں مافی ہنوز  
 روز اول سوں چہن میں حسن کے  
 نہیں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز  
 جان جاتا † ہے ولے آقا نہیں  
 کیا سبب رہ دلبر جانی ہنوز  
 اے ولی اُس گلبدن کے عشق میں  
 مثل § بلبل ہے غزلخوانی ہنوز

—:O:—

v

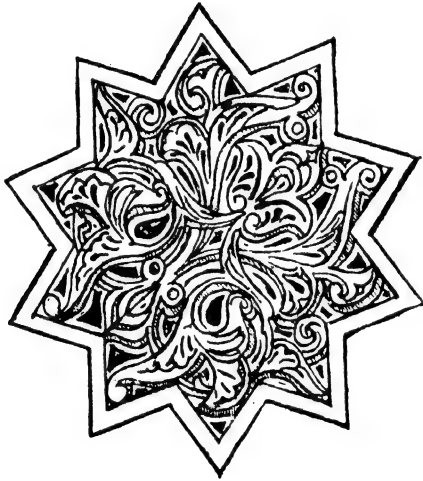
(۱۳۴)

داغ سوں دل قرص زر اندود رکھتا ہے ہنوز  
 مثل سورج آتش بے درد رکھتا ہے ہنوز  
 بسکہ گایا ہوں سرود عشق تیری یاد میں  
 دل یہ میرا لہجہ داؤد رکھتا ہے ہنوز  
 باغ میں دیکھا ہوں اے § یا قوت لبریاں کے تئیں  
 شوق اُس خط کا غبار آلود رکھتا ہے ہنوز  
 نور تجھے رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر  
 مجہر دل آتش نہرود رکھتا ہے ہنوز

\* (ن) مہر + (ن) دات † (ن) جانی § (ن) شغل  
 § (ن) اس

گرچہ غیر از ناسرادی اب تلک حاصل نہیں  
 لیک دل تجھ لب سستی مقصود رکھتا ہے ہنوز  
 تجھ دہان کالعدم سوں ہے تعجب یہ کہ حق  
 طالبان کوں اُس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز  
 یہ ولی تجھ عشق کے مجہر پہ تا اسپند ہو\*  
 جگ منیں دل کو بجائے عود رکھتا ہے ہنوز

\* (ن) کرے



## دیف س

۵

(۱۳۵)

جب لگ ہے چمن بیچ بہار گل و فرگس  
 ہے باغ سخن \* بیچ بہار گل و فرگس  
 وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا  
 پھولا ہے نین بیچ بہار گل و فرگس  
 تارے نہیں یو باغ فلک بیچ جو دستے  
 گلشن ہے گگن بیچ بہار گل و فرگس  
 فرگس کے تماشے کوں گلستاں میں نکو جا  
 ہے چشم سخن بیچ بہار گل و فرگس  
 اُس شوخ کی بیمار آنکھاں دیکھہ ولی تو  
 خواہش ہے وطن بیچ بہار گل و فرگس

:O:

۵

(۱۳۶)

شوخ آتا نہیں ہزار افسوس  
 مکھہ دکھاتا نہیں ہزار افسوس  
 مطرب نغمہ ساز محفل عشق  
 تان گاتا نہیں ہزار افسوس  
 بزم عشرت میں جام لب سوں پیا  
 مے پلاتا نہیں ہزار افسوس  
 وہ سخن ناز سوں بھلی + باتاں  
 من میں لاتا نہیں ہزار افسوس

\* (ن) سخن + (ن) کسی کی مان (مان بمعنی عزت۔ بات)

پیم نگری\* کی راہ غیر ولی  
کوئی پاتا نہیں ہزار افسوس

—————:O:—————

۵

(۱۳۷)

جب سوں وہ گلبدن ہے میرے پاس  
کلشن دل تھام ہے خوش باس  
دیکھا جو اے پری تری تصویر  
گم کیا ہے اپس سوں ہوش و ہواس  
کھول چھاتی ہور اپنے سینے کوں  
دل میں آتا ہے کچھ کا کچھ وسواس  
تشنۂ آب زند گانی ہوں  
بوسہ دے کر بجھا تو میری پیاس  
دیکھ تیری اُداسی اے جاناں  
دل مرا مجھ ستی ہوا ہے اُداس  
مجھ سوں مت کہہ لباس کی کچھ بات  
معتبر نہیں ہے عاشقی میں لباس  
اے ولی رات دن ہے دل میں مرے  
اُس پری روکے دیکھنے کی آس

—————:O:—————

۵

(۱۳۸)

میں کیا کروں جہاں کوں مجھ دلربا ہے بس  
دونوں جہاں میں اُس کا مجھ آسرا ہے بس

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا  
 دونوں جہاں میں اُس کو وہ گلگوں قبا ہے بس  
 سرو چمن کی دید کوں ہر گز نہ جائے گا  
 جس کی بغل میں دلبر رنگیں ادا ہے بس  
 آب بقا پسند نہ آوے اُسے کبھی  
 جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہے بس  
 پھندے سوں عشق کے وہ ولی کب نکل سکے  
 دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس



## دیف ش

۷

(۱۹۳)

نہیں یہ خط بہ گرد لعل سے نوش  
 ہوا ہے چشمہ خرشید خس پوش  
 بروز حشر سوں کیا باک اُس کون  
 ہوا خرشید معشر جس کا ہمدوش\*  
 ہوا ہے جلوہ گر تجھ حسن کا نور  
 چراغ محفل خوبی ہے خاموش  
 ترے جلوے سوں ہے گل تازہ و تر  
 چمن میں بلبلان کا ہر طرف جوش  
 جو دیکھا ہے + ہلال ابرو ترا رو  
 وہ صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش  
 کیا جب بر میں زریں جامہ وہ شوخ  
 ہوا خرشید معشر سایہ مدهوش  
 ولی کون یاد تیری دمبدم ہے  
 نہیں یک آن خاطر سوں فراموش

—:0:—

۷

(۱۵۰)

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دل ریش  
 جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

---

\* ایک دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا۔  
 خسار حشر سوں کیا باک اُس کون  
 جو تیرے شوق سوں ہیں مست و مدهوش  
 + (ن) اے

جیو میرا ہوا ہے زیر و زبر

جب سوں تیرا فراق آیا پیش

شوہ کے دل سوں دل ہوا پیوست

آتش عشق سوں \* لگا ہے سریش

تجھ پہ قرباں ہوں اے کہاں ابرو

جب سوں لینا ہوں عاشقی کا کیش

جس کوں قربت ہے عشق سوں تیرے

اُس کے نزدیک کب عزیز ہے خویش

تجھ بن اک پل + نہیں مجھے آرام

بیگ دکھلا درس اے † مرہم ریش

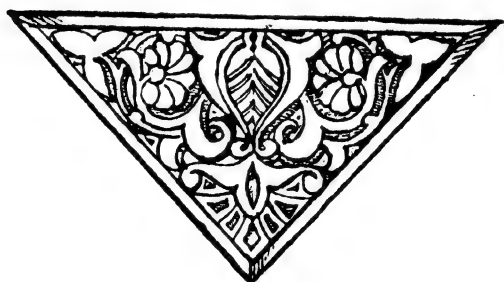
اے ولی اُس کا زھر کیوں اُترے

جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

† بیک حرکت

+ (ن) تل

\* (ن) کا



## ردیف ص

۸

(۱۵۱)

خود بغود دل نہیں ہوا ہے حریص  
 بوسہ یار نے کیا ہے حریص  
 ذوق دیدار یار ہے جس کوں  
 طلب عشق میں سدا ہے حریص  
 آہوے دل کے صید کرنے کوں  
 شوخ کا تیر بے خطا ہے حریص  
 مہ نے کاسہ لیا گداؤی کا  
 جب ستی مہر کا ہوا ہے حریص  
 یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے  
 خال تیرے کا دل اِتا ہے حریص  
 خنجر ناز قاتل خوں خوار  
 قتل عاشق اُپر سدا ہے حریص  
 نعمت دین کے طلب میں مدام  
 دل ستی طالب خدا ہے حریص  
 کیوں نہ دوں نقد دل میں اپنا ولی  
 نگہ چشم دلربا ہے حریص





## ودیف ض

(۱۵۲)

۷

تجہ مکہ کے اس چمن میں یو خطا ہے بہار محض  
 جنت ہے جس کے لطف اگے شر مسار محض  
 وہ مکہ ترا ہے اے گل گلراز عاشقان  
 ہے لالہ زار جس کے اگے داغدار محض  
 بن مرہم وصال نہ ہووے اُسے شفا  
 جو تجہ نگہ کے تیر سوں ہے دلفگار محض  
 شکر خدا کہ جس کے کرم سوں جہان\* میں  
 تجہ حسن کا خیال ہے مجہ غم گسار محض  
 اس کو قرار کیوں کہ اچھے لیل تار میں  
 تجہ زلف کی جو یاد میں ہے بے قرار محض  
 اے دل تو اس کی نیں کی مستی سوں ذوق کر  
 بن اُس کے جگ کے شغل ہیں† تجکوں خہار محض  
 گا ہے ولی کے حال کوں‡ چشم کرم سوں دیکھ  
 مدت سوں تجہ گلی میں ہے امیدار محض

:0:

(۱۵۳)

۵

آزاد کون جہاں میں تعلق ہے جال محض  
 دل باندھنا کسوسوں ہے دل پر وبال محض

\* (ن) وصال      † (ن) ہے جن انکھاں کے شغل میں

‡ (ن) پہ

غذیچے کے سر کوں دیکھہ گریباں سیں عندلیب  
 بولی ظہور خاق ہے یہ انفعال محض  
 باد خزاں سوں رمز یہ سمجھا کہ جگ منیں  
 رکھے \* ہے باغ عیش سوں بوے ملال محض  
 یو بات عارفاں کی سنو دل سے سالکاں !  
 دنیا کی زندگی ہے یو وہم و خیال محض  
 بن خاشی (ولی) نہ ملے گوہر مراد  
 حیرت کے باج اور ہے سب قیل و قال محض

—————:O:—————

۵

( ۱۵۴ )

تجہہ زلف کے بے تاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض  
 تجہہ لعل کے مشتاق کوں کان یمن سوں کیا غرض  
 مدت سستی اے۔ گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کوں  
 مشتاق ہوں تجہہ درس کا مجھ کوں چمن سوں کیا غرض  
 پروا کفن کن نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں  
 تجہہ عشق میں جو سر دیا اُس کوں کفن سوں کیا غرض  
 برجا ہے گر اہل سخن + طالب نہیں مجھے شعر کے  
 جن کو سخن کی بجھے + نہیں اُن کوں سخن سوں کیا غرض  
 ہر گز (ولی) کے پاس تم باتاں وطن کی مت کرو  
 جو فیہ کے کوچے میں ہے اُس کوں وطن سوں کیا غرض

• (ن) آنی - رکھتی + (ن) ہوس + بوجہ

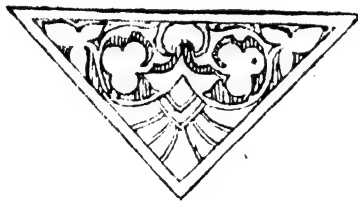


## ردیف ط

۵

۱۵۵

گلزار حسن یار میں ہے سبز زار خط  
 لازم ہے بلبلاؤں کوں جو دیکھیں بہار خط  
 روشن سواک دیدہ دل کا ہوا صنم  
 ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط  
 یاقوت خط کوں دیکھہ اب اہل موج کوں  
 کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط  
 عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے  
 دیکھا جو موج بعد خط مشکبار خط  
 دفتر میں خط کے چہرہ (ولی) کا بعداں کر  
 اُمیدوار معجکوں کیا روزگار خط



## دیف ظا

۵

(۱۵۶)

سجن کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ  
 رقیبہاں کی ملامت سوں معہد مصطفیٰ حافظ  
 سجن کے حسن افزوں پر خدایا تو اماں کرنا  
 کہ اس اُمید گلشن پر علی مرتضا حافظ  
 سجن کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پادشوں میں  
 سرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ  
 سجن کا مکھہ منور، نور آیت، فال مصحف ہے  
 کہ اہل ناسراداں پر دعائے ہل اتی حافظ  
 (ولی) غمگین نہ ہو یہ بھید اسرار الہی ہے  
 کہ تیری دستگیری پر نگاہ دلربا حافظ

—:O:—

۳

(۱۵۷)

یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھے سوں یا حافظ  
 مجھے اپنا گدا کر اور رہے میرا سدا حافظ  
 نہ ہووے کیوں جہاں کے بیچ ہو مشکل مری آساں  
 زباں صدق سوں کہتا ہوں میں ہو آن یا حافظ  
 (ولی) بس اعتقادات سوں کہتا ہے یہ ہر دم  
 کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجبکوں یا حافظ



## دیف ع

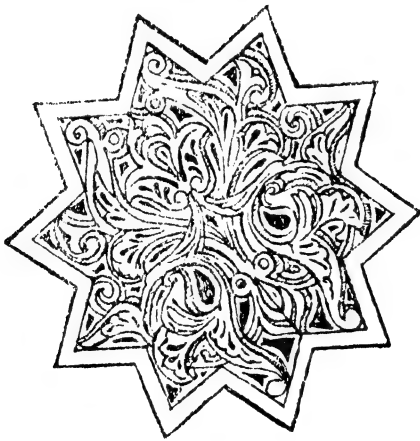
D

(۱۵۸)

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع  
 سرستی تا قدم گلی ہے شمع  
 خنجر دشت سوں کٹا سر کوں  
 مرغ بسمل ہو قلمای ہے شمع  
 جب سوں ہیگی دھیان میں تیرے \*  
 یک قدم کھیں نہیں چلی ہے شمع  
 تجھ لگن بیچ بسکہ ہے ثابت  
 جائے † سیتی نہیں تلی ہے شمع  
 کیوں نہ روشن ہو بزم حسن (رلی)  
 یار کے مکھہ ستی ملی ہے شمع

---

\* (ن) جب سوں دیکھا ہے نہرے سو کے نکپیں -  
 † (ن) جلنے -



## دیف غ

۵

(۱۵۹)

دل تجھہ نگاہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ  
 اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ  
 وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن  
 خرشید جس کوں دیکھکے لرزاں ہے جیوں چراغ  
 یوں تجھہ نزک خجل ہے نہک ہر جہاں کا  
 روشن سحر کو دیکھہ پشیمان ہے جیوں چراغ  
 مسند پہ عافیت کی وہ ہے بادشاہ وقت  
 جس دل کی انجمن منیں ایماں ہے جیوں چراغ  
 عالم کی دوستی سوں ہے نفرت (ولی) کو نت  
 ہر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

—:0:—

۹

(۱۶۰)

جب سوں گئے وہ شہاں آہ دریغا دریغ  
 غم میں ہے ہر دو جہاں آہ دریغا دریغ  
 جب سوں وہ نور جہاں جگ سوں ہوے ہیں نہاں  
 تب سوں یہ غم ہے عیاں آہ دریغا دریغ  
 سارے فلک ہیں غمیں آگ سرو پا لگیں  
 جب سوں سنا یہ بیاں آہ دریغا دریغ  
 عابد دیں دار کوں واقف اسرار کوں  
 ورد ہے آہ و فغاں آہ دریغا دریغ  
 دین کے شہ پاک کوں صاحب ادراک کوں  
 دکھ دیے وہ گھرہاں آہ دریغا دریغ

شاہ کے ماتم کا بار سر پہ لیا بے شمار

تو ہوا خم آسماں آہ دریغا دریغا

دین کے گلزار میں گلشن اسرار میں

اُئی کہاں سوں خزاں آہ دریغا دریغا

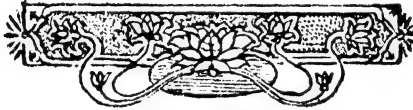
دین کے خالص وہ زرغم کے بتے\* کے اُپر

حق نے کیا امتحاں آہ دریغا دریغا

غم میں (ولی) ہے مدام شاہ کا کھتر غلام

لت کیا ورد زباں آہ دریغا دریغا

• برتہ



## ردیف ف

(۱۹۱)

پڑی جو نظر چشم دلبر طرت  
 ہوا ہوش یکبارگی بر طرت  
 اگر آبرو تجکوں درکار ہے  
 نہ جا خوب رویاں کے کشور طرت  
 گھلے دیکھہ تجھہ لب کوں آب حیات  
 کرے یک نظر گر تو شکر طرت  
 زبس تجھہ ملاحت کا مشتاق ہوں  
 پڑا شور تجھہ حسن \* کا ہر طرت  
 (وہی) کوں نہیں مال کی آرزو  
 خدا بین † نہیں دیکھتے زور طرت  
 ————— : ۰ : —————

۵

(۱۹۲)

ترے فراق میں گل کر ہوا ہوں سو سوں ضعیف  
 بجا ہے تن کوں اگر بال سوں کروں ترذیف  
 چمن میں دھر کے ہوگز ہوا نہ مجھہ ‡ معلوم  
 کہ کب ہے فصل ربیع اور کدھاں ۛ ہے فصل خریف  
 ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کروں نسبت  
 کہ فرق اُن میں ہے جیوں درکثیف اور لطیف  
 تھیز سوں جو اگر مجھہ طرت نگاہ کرے  
 تو شاہ ۞ حسن سوں بس ہے یہی مجھے تشریف

---

\* (ن) مجھہ - عشق † (ن) دوست ‡ مجھہ  
 ۛ کہاں ۞ (ن) شان



عجب نہیں جو مصنف پر آفریں بولے  
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یوتصنیف

—: 0 :—

۵

(۱۶۳)

نہ کر سکوں توے یک تار زلف کی تعریف  
کروں ہزار کتب تجھہ ثنا میں گر تصنیف  
عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھہ  
اگر ورق پہ سرج کے اکھیں تری تعریف  
لطیف وقت اُپر زیب بخش مجلس ہے  
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوے لطیف  
عجب نہیں جو سجن کھربا ہو مجھہ کھینچے  
کہ مجکوں کاہ نہن عشق نے کیا ہے ضعیف  
کیا ہوں بر میں اپس کے لباس عریانی  
(ولی) برہ نے دیا یو قبا مجھہ تشریف



## دیفق

۷

(۱۶۳)

چدھی \* دیہی بھواں تیری کہاں قرباں ہوئے عاشق  
 بسان فاوک مڑگان خون افشاں ہوئے عاشق  
 خیال سرو بالا ہے گل گلزار خوبی سوں  
 چمن آسا بہار آرا بہاگ جاں ہوئے عاشق  
 مئے سرگشتگی سوں جام دل میں بسکہ رکھتے میں  
 برنگ ساغر گرداب سرگرداں ہوئے عاشق  
 زبس تیغ نگاہ شوق سرکش کی ہے خون ریزی  
 نگاہ چشم قربانی نہط حیراں ہوئے عاشق  
 برنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں یو روشن  
 پتنگ آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوئے عاشق  
 لیا ہے گھیر کر تجھے ابر غم نے ہر طرف سیتی  
 زبس تجھے بن نین اپنی سوں خوں باراں ہوئے عاشق  
 ولی کر نقد دل اپنا نثار امرت بچن اوپر  
 کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوئے عاشق

—:0:—

۵

(۱۶۵)

ترے بن نہیں اور میرا رفیق  
 تو روز ازل سوں ہے میرا شفیق  
 نہ جا بزم اغیار میں شمع رو  
 کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق

ترے لب کی اُلفت سوں اے نازنیں  
 ہوا ہے سزا دل دکان عقیق

گواہی یہ دی راست بازوں آج  
 ہے شہشاد تیرا غلام عتیق  
 ولی منزل عاقبت میں ترا  
 نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق



## ردیف ک

۷

(۱۹۹)

چہرے پہ ہے سجن کے عجب نور کی جھلک  
 دیکھے سوں جس جھلک کے گئی بجلی کی چمک  
 ہے گرم رقص شوق منیں مونس فاک  
 بولا ہوں جب سوں نغمۂ عشاق میں ماک\*  
 لایا ہے نذر آئنۂ آف—تاب کوں  
 ہو مشتری جہاں ترے کا سجن فاک  
 اس دور میں خلاصی جاں ہے نپت کتھن  
 بانکی فین کے ہاتھ میں خنجر سی ہے پلک  
 پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاں قلب  
 ہے اُس کے لعل لب کے اگے خوب و بد محک  
 طاقت کسے ہے رخ پہ ترے کر سکے نگاہ  
 خورشید سوں ادھک ہے ترے چہرے کی جھلک

\* قدما کا عام دستور سا ہے کہ ۵-۷ شعروں سے زیادہ  
 غزل کی تعداد نہیں ہوتی اور مطلع بھی ایک کہتے ہیں۔  
 ایک دیوان میں یہ مطلع دیکھا گیا مگر اس کا قافیہ مصرع  
 ثانی (ملک) اچھی طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ  
 ملک کی جگہ دیپک (راگ) ہو جس کو بتخفیف تختانی  
 کہا ہو یا اور کوئی لفظ ہو۔ فرہنگ آصفیہ میں ملک ملک کر  
 عورتوں کا ایک متعارف لکھا ہے جس کے معنی اترا اترا کر چلنے  
 کے لکھے ہیں اور یہ چلنا شادی کے موقع پر سمجھلو،  
 متعلق ہے۔ ممکن ہے کہ یہی مفہوم یہاں ہو والہ اعلیٰ

کہتے ہیں شاعرانِ زمیں مجھ کو اے ولی  
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

—: 0:—

۵

( ۱۹۷ )

اے صنم تیرے رخ کی ہے وہ چمک  
منفعل ہے مدام شمسِ فلک

دیکھہ تجھہ میں جنابِ حق کا ظہور

ہیں دعا کو فلک پہ سارے ملک

دیکھو اس دھن کی تنگی کوں

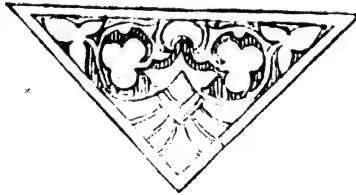
عالیوں کوں پڑا ہے دل میں شک

تیرے لب کا حقوق ہے مجھ پر

کیوں بھلاؤں میں دل سوں حق نمک

اے ولی جب نظر میں وہ آیا

نقشِ سب ماسوا کے ہو گئے حک



# دیف ل

۱۳

(۱۹۸)

چمن میں گیا جب سوں وہ فونہاں  
 ہوا سرو اُس سرو قد سوں نہاں  
 ہوئی جب \* سوں خاطر نشان تب † سقی  
 ترے تیر کی دل میں پائی ہے بہاں  
 لیا ‡ سرو نے گرچہ تمہری کا دل  
 ترے قد کی لیکن فرالی ہے چال  
 مجھ یک گھڑی تجھہ بنا § چین نہیں  
 ترے بن ہے ہم آن سہنے پہ سال  
 ترے عشق نے خم کیا ہے مجھ  
 مرے حال پر زلف تیری ہے دال  
 مرے دل کوں جیوں گزے گرداں کیا  
 کہیں کیا تجھہ ابرو کے چوگاں کا حال  
 جہاں میں پھرا لیکن اے با حیا  
 نہ پایا § ہے آئینہ تیرا مثال  
 نہ تار روز محشر سقی سیدا !  
 کہ آل نبی پر نہ آوے گی † آل  
 طمع مال ہی سربسر عیب ہے  
 خیالات گنج جہاں سر سوں قال

\* (ن) تب † (ن) جب ‡ (ن) میا - موہا

§ بغیر § (ن) دیکھا † (ن) وبال

بہر و سا نہیں درات تیز کا  
 عجب نہیں کہ تا ظہر\* اوے زوال  
 جب آیا غضب میں وہ آتش مزاج  
 کیا آب عشاق کے دل کو گال  
 تجھے زلف صیاد دیتی ہے † پیچ  
 نہ اس دام کے ہاتھ سوں دل کو جال ‡  
 ولی شعر میرا سرا سر ہے درد  
 خط و خال کی بات ہے خال خال

—————:0:—————

۹

(۱۶۹)

مدت ہوئی سجن نے دکھا یا نہیں جہاں  
 دکھلا کے اپنے قد کوں کیا نہیں مجھے نہاں  
 یک بار دیکھ مجھے طرے اے عید عاشقان  
 تجھے ابرؤاں کی باد میں\* لاغر ہوں جیوں ہلال  
 برجہ گر مرے ‡ یہ تصدق ہو مشتري  
 بولا ہوں تجھے جہاں کوں خورشید لازوال  
 وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش فراق  
 پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال  
 ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصاں سوں آشنا  
 لاوے اگر خیال میں تجھے حسن کا کمال  
 گر مضطرب ہیں عاشق بے دل عجب نہیں  
 وحشی ہوے ہیں تیری افکہاں دیکھ کر غزال

---

\* (ن) ایک بل میں † (ن) پیچ پیچ ‡ (ن) نکال  
 § (ن) سوں § (ن) حسن - مجھ پر

فیض نسیم مہر و وفا سوں جہان میں  
 گلزار تجھے جمال \* کا ہے اب تلک بحال  
 کھویا ہے گلرخاں نے رعونت سوں آب و رنگ  
 گردن کشی ہے شمع کی گردن اُپر محال +  
 ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سوں (ولی)  
 یکبار اس غزل کوں سنے گر گوہند لال

—————: ۵ :—————

۵ ( ۱۷۰ )

ہے آج خوش قداں میں کمال گوہند لال  
 اُستاد چال سرو ہے چال گوہند لال  
 ہر جا ہے اُس کے دل کوں کہوں گلشن بہار  
 آتا ہے جس کے دل میں خیال گوہند لال  
 خوبان حیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب  
 جس وقت جلوۂ گر ہو جمال گوہند لال  
 ہے بسکہ بے مثال نہ دیکھا ہے خواب + میں  
 آئینۂ خیال ۞ مثال گوہند لال  
 گر اس دعا کوں وردِ زباں اے (ولی) مدام  
 لطف خدا ہو شامل حال گوہند لال

—————: ۵ :—————

۵ ( ۱۷۱ )

دل کی مچھلی پرست ۞ تجھے برہ ۞ نے جنجال جال  
 دامن میں تجھے نیہ کے دل کا ہوا ہے حال حال

---

\* (ن) بہار + (ن) وبال + (ن) مثال  
 ۞ (ن) جمال ۞ (ن) زلف



اے ستمگر عاشقاں پر تو نہ کر جور و ستم  
 خیر ہور شر کی حقیقت میں ہے یک مثقال قال  
 خط نہیں آغاز تجھ رخسار کے یو آس پاس  
 حسن کے لینے کوں آئے ہیں باستقبال بال  
 مفلساں کوں عاقبت کے گھر میں نہیں درکار زر  
 حق کی بخشش سوں اُنہوں کوں بس ہے نیک عمل مال  
 اے (ولی) حق کی طلب یو دولت عظمیٰ جو ہے \*  
 عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

—————:O:—————

۵

(۱۷۲)

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو † خال  
 حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال  
 یو ہے عاشق اپس کی صورت کا  
 جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تہثال  
 اُس کے مکھ کی شعاع کوں کرتا  
 ہر صبح آفتاب استقبال  
 نہیں کچھ مال و زر کی مجکوں طمع  
 شوق اُس کے سوں دل ہے مالا مال  
 اے (ولی) پی مئے محبت کوں  
 گر ہے رمضان و گر مہ شوال

—————:O:—————

۵

(۱۷۳)

دیکھ تیرے سے یہ گھٹالے ہال  
 رشک سوں جل گئے ہیں گالے گال

\* اُن † (ن) اہے - رہ ‡ (ن) دیو —

جب کہ ابرو کی تو کہاں کھینچا  
 تیر مڑگاں نے تب سنبھالے بھال  
 زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل  
 پیچ اور تاب میں ہے قالے قال  
 کئی شکاراں نے تجھہ نگہ کا دام  
 دیکھ آتش میں غم کے جالے جال  
 اس (ولی) پر نظر کرم کی کرو  
 ہے یہ تقصیر وار بالے بال

—:O:—

۹

(۱۷۴)

میری نگہ کی رہ پہ اے \* فرخندہ فال چل  
 ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل  
 تیری فیتن کی دید کون اے نور ہر نظر  
 شک نہیں اگر ختن سستی آویں غزال چل  
 سہکن نہیں ہے تن کی طرت اُس کی باز گشت  
 جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی فال چل  
 پیتم کی زلف بیچ دسا مجھہ سواد ہند  
 اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل  
 وحدت کے سے کدے میں نہیں بار ہوش کون  
 اس بے خودی کے گھر کی طرت سدھہ کو تال چل  
 اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو  
 دنیا کی رہ گزر میں بزرگاں کی چال چل

گر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت  
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل  
مرشد کی منزلت کا اگر عزم جزم ہے  
سایہ نہیں تو پیرو کے دائم دنبال چل  
آیا تری طرف جو (ولی) تو عجب نہیں  
آتے ہیں تجھے گلی منیں صاحب کمال چل

—————:0:—————

۵

(۱۷۵)

کہوں کس سوں عزیزاں! جا کے درد بے نشان دل  
نہیں یک گوش معرم تا سنے آہ و فغان دل  
غبار خاطر غمناک سوں مجھے پر ہوا ظاہر  
کہ غیر از درد دوجا نہیں ہے بار کاروان دل  
ہوئی ہے بند تب سوں راہ اظہار شکایت کی  
خیال خال خوباں جب سوں ہے مہر دہان دل  
پڑی تجھے زلف کفر کیش پر جب سوں نظر میوی  
صنم تب سوں گئی ہے ہاتھ سوں میرے \* عنان دل  
بیان سینہ چاکاں اے (ولی) سن کیوں سکے ہریک  
کہ بوے گل سوں نازک تر ہے آہنگ زبان دل

—————:0:—————

۵

(۱۷۶)

تجھے بے وفا کے سنگ سوں ہے پارہ پارہ دل  
ریزش میں تجھے جفا سوں ہے مثل ستارہ دل

لرزاں ہے تب سوں رخشہ سیہاب کی نہط  
 جب سوں تری پاک کا کیا ہے نظارہ دل  
 تجھ مکھ کے آفتاب کی گرمی کوں دیکھ کر  
 جل شوق کی اگن سوں ہوا جیوں انگارہ \* دل  
 بے شک شفائے خاطر بیمار ہو تدهاں  
 تجھ لب کے جب طیب سوں پاوے بہ چارہ دل  
 اُترے † اگر ولی کے سننے کے محل میں تو  
 دیکھے ترے جہاں کوں پھر کر دوبارہ دل

—————:O:—————

v

(۱۷۷)

شمع بزم وفا ہے امرت لال  
 سرو باغ ادا ہے امرت لال  
 ماہ نو کی نعمت ہے سب کوں عزیز  
 اس سبب کم نہا ہے امرت لال  
 دل میرا کیوں نہ بند ہو اُس کا  
 آج رنگیں قبا ہے امرت لال  
 خوش لباسی کی کیا کروں تعریف  
 وضع میں میرزا ہے امرت لال  
 اُس سوں بے گانگی کبھو نہ کرے  
 جس ستنی آشنا ہے امرت لال  
 لعل تیرے بھرے ہیں امرت سوں  
 نام تیرا بجا ہے امرت لال

اے ولی کیا کہوں بیاں اس کا  
لطف میں دلربا ہے امرت لال

۷

(۱۷۸)

تجھ مکھہ اُپر ہے رنگ شراب ایباغ گل  
تیری زلف ہے حلقہٴ دود چراغ گل  
معشوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں  
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل  
رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن  
ہے کار عندایب ہمیشہ سراغ گل  
عاشق مدام حال پریشان سوں شاد ہے  
آشفگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل  
تجھ داغ سوں ہوا ہے چمن زار دل مرا  
اے شوخ آکے دیکھ تہاشاے باغ گل  
جلتے ہیں پی کے شوق میں عشاق رات دن  
ہے بلبلان کے دل میں شب و روز داغ گل  
یوں تجھ سخن میں نشہٴ معنی ہے اے ولی  
جیوں رنگ و بوے مے سوں ہے لبریز ایباغ گل

~\*~\*~\*~

۵

(۱۷۹)

اے شمع تو روشن کیا جب انجمن گل  
اپنے گل مقصود کوں پایا چمن گل  
اے غنچہ دہاں نام ترا جب سوں لیا ہے \*  
اُس آن سوں خوش باس ہوا ہے دھن گل

بازار میں شاید کہ کرے سیر سری جن  
 اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل  
 تجھے ناز کی تروار نے جب سوں کیا زخمی  
 ہے تب ستنی آلودہ خون پیرہن گل  
 مجھے دل پہ ولی دلبر رنگین کی حقیقت  
 مخفی نہیں بابل کے اُپر جیوں سخن گل

—————:O:—————

۷

(۱۸۰)

دل لگا یار سوں اُس دل کا چھڑانا مشکل  
 عشق کا زخم لگا اُس کا سلانا مشکل  
 حسن ہے دام بلا زلف ہیں دو کالے ناگ  
 جس کے تئیں ناگ دسا اُس کا جلانا مشکل  
 آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب  
 آگ دریا کوں لگی اُس کا بجھانا مشکل  
 یاد کرنے کوں لیا ہاتھ میں من کا منکا  
 دل اُپر بوجھ پڑی منکا پھرانا مشکل  
 طفل نادان ہتیلا مرا غم اے پیارے  
 مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل  
 عہر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو  
 سو گیا عیش میں پھر اُس کا جگانا مشکل

---

• یہ غزل دیوانوں میں نہیں ملی۔ مجمع الاشعار مطبوعہ  
 مطبع نظامی کانپور سے لی گئی۔ بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے  
 کہ شاید کسی اور کی غزل ہو۔ مگر چون کہ کافی ثبوت تردید  
 نہیں اور مہتمم مطبع نظامی کی تحقیق بھی نسبتاً قابل اعتماد  
 ہے شامل کی گئی۔

راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سوں کرنا  
ہاتھ سوں بات گئی اُس کا پھر آنا مشکل

:O:

۹

(۱۸۱)

تجھہ زلف اور دھن میں ہے مختصر مطول  
تو صاحب ورس ہے بوجھا ہوں روزِ اول  
گزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے توں  
تجھہ گاہن کے دیکھے سب گل پڑیں گے گل گل  
جگ کے مصوراں سب تصویر دیکھے تیری  
حیرت میں جا پڑے سب لکھنا رہا معطل  
تجھہ سرو قد کوں دیکھے نقاش نقش بھولے  
پھر نقش کا چترنا اُن کوں ہوا ہے اشکل  
یو تھنگ مرگ دیکھے تو مرگ کا ہو طالب  
ہو خاک تجھہ قدم کی ست کر مقام جنگل  
ہر جنس کا معھا بوجھا گیا ہے اما  
تجھہ راز کا معھا جگ میں رہا ہے انحل\*  
خوشبو بدن پہ تیری زلفاں نہیں خوں ریز†  
کالے بھجنگ دل کر گھیرے درخت صندل  
ساری سکھان نے مل کر کیا بے خطا دیا ہے  
تجھہ نزنیں موہن کی انکھیاں میں خط کاجل  
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سوں  
تجھہ بے وفا کے غم سوں دائم ولی ہے بے کل

:O:

عبارت تجھ زلف سوں ہے تسلسل  
 ہوا تیری کمر میں کم شامل  
 ترے مکھ کے چمن کڑوں یاد کر کر  
 دیا لالے نے اپنے دل اُپر گل  
 دسے تجھ حسن کے دریا پہ جیوں موج  
 اگر رخسار پر چھوڑے تو کا کل  
 ترے رخسار و اب کوں دیکھ اے شمع  
 ہوے پروانہ ہر طوطی و بلبل  
 میں دیکھا ہوں نگاہ دل سوں اے شوخ  
 تری آنکھیاں میں پہنچا \* ہے تغافل  
 لیا تعالیم میں ہے آسماں نے  
 تری رفتار \* سوں طرز تحمل  
 کیا اس دور میں اے جلوۂ مست  
 تری آنکھیاں نے کار نشہ مل  
 ہوا زنجیر بند دام + عشاق  
 تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبھل  
 ولی تیری گلی کوں دیکھ بولا  
 یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

—————:O:—————

بیگ درس دے نہ دے مکھ پہ اے چنچل انچل  
 جیو مرا لے نہ لے رسم فریب و دغل

\* (ن) سے بے جا + (ن) پائے مست مجنوں



مجھ پہ نظر کر نہ کر بات رقیباں سستی  
 بیت مری سن نہ سن دوسرے کی جا غزل  
 میرے نزل آ نہ آ وہم اپس دل میں رکھ  
 جی میں وفا دھر نہ دھر سینے میں حوت و خال  
 ظام سے دل دھو نہ دھو مہر کے پانی سوں ہاتھ  
 مزم صفت ہو نہ ہو کوہ نہیں تو اقل  
 قول مجھ دے نہ دے رسم وفا ہاتھ سوں  
 آ ولی سوں مل نہ مل غیر سوں شیریں شکل



## دیف م

( ۱۸۳ )

غم ترا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم  
 نہیں مجھے دنیا کا غم تجھے غم کی راحت کی قسم  
 اے گل باغ فراکت باغ میں امکان کے  
 تجھ سے نہیں دیکھا ہوں میں تیری نزاکت کی قسم  
 جب سوں اے اُٹیلہ رو دیکھتے تری تصویر کوں  
 گلر خاں تب سوں ہوے تصویر حیرت کی قسم  
 عاشقان اے رشک لیاؤں دیکھ تیرے دم کے تئیں  
 مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم  
 اے ولی اُس داو با کوں کہہ کہ میرے حال پر  
 اطف سوں کر یک نگہ تجھ کوں مروت کی قسم

—:0:—

( ۱۸۵ )

زلف اُس کی دو خم ہے خم کی قسم  
 چشم معشوق جم ہے جم کی قسم  
 اے صنم مجھے سوں کیوں نہیں ملتا  
 اعل تیرا دو قم \* ہے قم کی قسم

\* یہ لفظ صحیح نہیں پڑھا گیا۔ قم بفتح اول و تشدید مہم  
 گھر کو جہازنے کے معنی میں عربی کا لفظ ہے، مگر یہاں یہ معنی  
 چسپاں نہیں ہوتے۔ اگر بجائے قاب فے پڑھی جائے جس کا مفہوم  
 دھن ہے (قم) تو لعل یعنی لب سے کچھ مناسب ہو سکتی ہے۔

( ن ) قم ہے قم

دل پہ ہے نوبت \* پریشانی  
 نین میرا دویم ہے یم کی قسم  
 کیا وفا دار ہے سجن صاحب  
 جس کوں دیکھو سو دم ہے دم کی قسم  
 ہے ولی کی زباں میں شیرینی  
 اثر شعر سم ہے سم کی قسم

—:O:—

( ۱۸۶ )

دل کوں لے تجکوں داہری کی قسم  
 کھول انکھیاں کو ساحری + کی قسم  
 بیت بر جستہ معنی رنگیں  
 ہے تری چشم عبہری + کی قسم  
 ہے بہت جہاجہلات اس رخ پر  
 مجکوں اُس چہرہ زری کی قسم  
 ہے تصور ترا مرے دل میں  
 رات دن شیشہ و پری کی قسم  
 تک ولی کوں صنم گلے سوں لگا  
 تجکوں ہے بندہ پروری کی قسم

—:O:—

( ۱۸۷ )

جلوں تجھے عشق کی آتش میں تا چنداے ظالم  
 شتابی آ کہ جی تجھ پر کروں اسپنداے ظالم

\* (ن) کو تجھے باج ہے + (ن) عبہری + (ن) ساحری

خوش ابرو جیوں نگہ رکھتے ہیں انکھیاں میں مجھے جب سوں  
 تری انکھیاں کے توروں کا ہوا ہوں بند اے ظالم  
 پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکیے  
 تری زلفاں سوں جس کے دل کو ہے پیوند اے ظالم  
 پڑی ہے آرسی حیرت میں تیرے مکھ کے جلوے سوں  
 مجھے تجھ حسن کی حیرت کی ہے سوؤند اے ظالم  
 (ولی) کی سوزش دل کی طبیبان کرسکیں دارو  
 ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقد اے ظالم

—:0:—

۹

(۱۸۸)

جہوں گل شگفتہ رو وہوں سخن کے چمن مہوں ہم  
 جہوں شمع سربلند ہیں ہر انجمن میں ہم  
 ہم \* پاس آئے بات نظیری کی مت کہو  
 رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم  
 ہیں داستان عشق ہمیں یاد کئی ہزار  
 استاد بلبلاں کے ہیں ہر یک چمن میں ہم  
 خواباں جگت کے جیو سوں ملتے ہیں ہم سستی  
 کامل ہوئے ہیں بسکہ محبت کے فن مہوں ہم  
 اُس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی  
 جلتے ہیں تب سوں شعلہ نہط اس لگن میں ہم  
 یک بار ہنس کے بول صنم نہیں تو حشر لگ  
 جیوں برق بے قرار رہیں گے کفن میں ہم

ہر چند جگ کے بخت سیاہوں میں ہیں ولے  
 کاجل ہو، جابسے ہیں سجن کے نین میں ہم  
 فرہاد تب سوں تیشہ نہن سر کھا تلے  
 باندھے ہیں جب سوں جیو کوں شہریں بچن میں ہم  
 دو جگ ہوئے ہیں دل سوں فراموش اے (ولی)  
 رکھتے ہیں جب سوں پاک سری جن کی من میں ہم

—————:O:—————

۵

(۱۸۹) ♀

شراب شوق سوں سرشار ہیں ہم  
 کبھو بے خود کبھو ہشیار ہیں ہم  
 دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا!  
 کبھو راضی، کبھو بیزار ہیں ہم  
 ترے تسخیر کرنے کوں سری جن!  
 کبھو فداں، کبھو عیار ہیں ہم  
 صنم تیرے نین کی آرزو میں  
 کبھو سالم، کبھو بیمار ہیں ہم  
 (ولی) وصل و جدائی سوں صنم کی  
 کبھو صحرا، کبھو گلزار ہیں ہم

—————:O:—————

۵

(۱۹۰)

ہجرت\* کی رات نے مجھہ یک آسماں دیا غم  
 اب مہر اپس کی ہرگز اے صبح رہ + نہ کر کم

\* (ن) ہجرت + (ن) شمع رو

اے آفتاب طلعت دل پر مرے نظر کر  
 تا یک پاک میں آوے تجھہ پاس مثل شبنم  
 تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے اے سری جن  
 گوشے میں بیتھہ چلہ مثل کہاں ہوا خم  
 تجھہ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی  
 تیرے ذقن کے چہ میں پانی ہوا ہے زمزم  
 ہے اے (ولی) پرت سوں معہور کعبۂ دل  
 نہیں باج حق کے دوجا دل کے حرم کا معہور

—:0:—

v

(۱۹۱)

صنم کے لعل پر \* رقت تکلم  
 رگ یاقوت ہے مرج تبسم  
 سخن مکتب میں جب آیا ہوا کون  
 ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم  
 سمجھ کر بات کر اے مرد ذاصح  
 نصیحت عاشقوں پر ہے تحکم!  
 نہیں گئی داد دیتا اُس کی جگ میں  
 کیا تجھہ زلف نے جس پر قظلم \*  
 نہجا انکھیاں میں، آمجھہ دل میں اے شوخ  
 کہ نہیں خلوت میں دل کی خوف مردم

\* تظلم کے صحیح معنی فریاد کرنے کے ہیں اور اس مصرع  
 میں بمعنی ظلم مستعمل ہوا ہے جو از روئے لغت عربی غلط ہے  
 ایک قلمی نسخے میں یہ مصرع یوں دیکھا گیا:  
 کہا تجھہ زلف سوں جن نے قظلم  
 یہاں تظلم معنای صحیح مستعمل ہوا ہے۔ فافہم ۱۲

نظر میں جب سستی آیا وہ کل رو  
 ہوا ہے ہوش میرا تب سستی گم  
 ہوے اشک (ولی) از بسکہ جاری  
 اُتھا امواج دریا میں تلاطم

—:0:—

۷

(۱۹۲)

تجہہ شاہ خوباں کے ہوئے کئی صاحب اکرام رام  
 تجہہ حسن کے دیوان سوں پائے ہیں کئی حکام کام  
 تجہہ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا  
 دے شیشہ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام  
 گل کر پڑیں گے گل فہن بے شک گلستان کے بہتر  
 تجہہ گل بدن کے حسن کوں گر تک کریں گلفام فام  
 ہر مرغ دل کوں آپ بھی لاکر کریں گے بندیاں  
 دیکھیں گے پھر گر بھر نظر تجہہ زلف کا خدام دام  
 تجہہ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر  
 دیکھے نہیں اس شان کا کئی صاحب اسلام لام  
 تجہہ فہن کے خنجر سوں ہے معروج دل عشاق کا  
 تیری نگہ کی قبیخ سوں ہیں صاحب سنگرام رام  
 تن کے ماک میں اے (ولی) تجہہ عشق کے حاکم نے آ  
 دل کی رعیت سوں چھتا لے کر چکایا دام دام

\* مختلف تذکروں اور متعدد دیوانوں سے غزلیں لی گئی  
 ہیں، بعض ایسا کلام ہے کہ ایک کے سوا اور کہیں نہیں ملا۔ چنانچہ  
 یہ غزل بھی صرف ایک دیوان میں پائی گئی۔ لفظ (چھتا)  
 کا اصل نقل کر دیا ہے مگر مفہوم سمجھہ میں نہیں آتا۔ اگر  
 چھتا یا چھٹا پڑھا جائے تو پرانی زبان کا لحاظ کرتے ہوئے  
 کچھ مطلب نکل سکتا ہے۔ ۱۲

## دیف ن

(۱۹۳)

۱۱

میٹھا بچن بولے اگر وہ دلبر شیریں زبان  
 ہو ماہ مصری جیوں شکر آب خجالت میں نہاں  
 زہرہ جبیناں خلق کے آویں برفنگ مشتری  
 گر ناز سوں بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں  
 اے نور چشم عاشقان تیری صفت نا کرسکے  
 گر مردم بینا کون ہو مانند مڑگاں صد زبان  
 پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر  
 تیری زبان سوں جو سنا علم معافی کا بیان  
 دیکھا ہوں دریائے جنوں تجھے آشنائی میں پایا  
 ہے پردہ چشم پری کشتی کا میری بادباں  
 دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دھن کی فکر میں  
 ہے تجھے لبان کی یاد سوں ہر اشک رشک ارغوان  
 تیری نگہ کی تیغ سوں زخمی ہوا شیر فلک  
 تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کہاں آسماں  
 انچھواں کی سرخی دیکھ کر یاقوت ہے خونی جگر  
 اور زعفران ہے زرد رو دیکھے سوں رنگ عاشقان  
 اے نو بہار خوش لقا جب سوں ہوا ہے تو جدا  
 تب سوں ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں  
 نسدن سجن تجھے ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا  
 تا دزو خوب آوے نہیں پتلی ہے اس میں پاسباں



یوں دوستاں کے ہجر میں داغاں ہیں سینے پر ولی  
صعرا کے دامن کے اپر جیوں نقش پاے رھرواں

—:0:—

۷

(۱۹۴)

کیوں نہ ہووے عشق سوں آباد سب ہندوستان  
حسن\* کی دھلی کا صوبہ ہے معہد یار خان  
پیچ و تاب بے دلاں اس وقت میں بے جا نہیں  
لت پتی دستار سوں آتا ہے وہ نازک میاں  
دل ہوے عشاق کے بے تاب مانند سپند  
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عنان  
کیوں نہ ہو بے تابی عشاق کا بازار گرم  
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنہ آخر زماں  
جس طرت ہو جلوہ گر وہ آفتاب بے نظیر  
صبح کے مانند ہو† روشن سواد گلرخاں  
کب نظر آوے گا یارب وہ جوان سروقند‡  
جس کے ابرو کے تصور نے کیا معجہ کون کہاں  
اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آراے حسن  
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جنداں

—:0:—

۵

(۱۹۵)

یہ خط تجھے مکھہ کے گلشن میں دے جیوں سبزۂ ریحان  
ورق پر حسن کے دیکھو لکھا ہے یہ خط ریحان

\* (ن) عشق + (ن) ہووے رنگ دے ‡ (ن) تہر

جو تجھ خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرماں کوں  
 تو اس کا باغ کے بھیتر رکھا ہے نام نا فرماں  
 جو تجھ یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں  
 رہا یاقوت خط لے کر اپس کا جگ میں ہو حیراں  
 ترا خط دائرہ ہے جیم کا اور خال ٹھوڑی میں  
 بلا شک جیم کا نقطہ ہے اے اہل سخن داں داں\*  
 ولی یہ دائرہ خط کا جو ہے اس حسن کا قاعہ  
 سو اس قلعے منیں دیکھو تجلی ہے شہ شاہاں

—————:0:—————

(۱۹۶)

۵

تجھ قد اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقان  
 تب سوں کئی طوبی تلک جیوں تیر آہ عاشقان  
 جب سوں تیرا مکھہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوئے  
 تب سوں تو ملک حسن میں ہے بادشاہ عاشقان  
 ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سوں  
 یک یک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقان  
 پہنچے ہیں منزل سالکان تجھ حسن کے پر توستی  
 یہ نور تیرا اے سبج ہے شمع راہ عاشقان  
 وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ہے ولی  
 جس کے زرخداں کوں جگت بولے ہیں چاہ عاشقان

—————:0:—————

ہے ناز نہیں صنم کا زلفاں دراز کرناں

فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں \*

دل لے گیا ہے میرا پھر مانگتا ہے جی کوں

برجا ہے ناز نہیں کوں عاشق پہ ناز کرناں

اے قبلہ رود سے ہیں محراب تجھے بھواں کی

واجب ہوا انکھان سوں اب جا نہا ز کرناں

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھے درد کی حقیقت

ہے کام آہ دل کا افشاے راز کرناں

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو میں

مشکل ہے جی سوں تجکوں اب امتیاز کرناں

ہے مختصر اسی میں عاشق کی سرخ روئی

خدمت میں گلرخاں کی جی کو نیاز کرناں

میں عشق سوں کیا ہوں تجھے دل کوں نرم آخر

ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں

یکبارگی رقیب بد خو کی بات سن کر

بے جا ہے پاک بین سوں یوں احتراز کرناں

دروادی حقیقت جن نے قدم رکھا ہے

اول قدم ہے اُس کا عشق مجاز کرناں

\* پرانے اردو املا میں کرنا-تو-کو-سے-وغیرہ کے آخر میں

نون لکھا جاتا تھا۔ پرانی کتابت دکھانے کے لئے یہ التزام قائم

کیا ہے ورنہ اس زمانے کی طرز تحریر کے مطابق اس غزل کو

ردیف الف میں ہونا چاہئے تھا۔

ہے پھونچنے کا ساماں کعبے کے یوسف  
 دریائے عاشقی میں دل کو تجھ بن  
 شاید غزل ولی کی لے جا اُسے سناوے  
 اس واسطے بجا ہے مطرب سوں ساز کرناں

—:O:—

۵

(۱۹۸)

قسمت تری ہے حق پہ نہ ہو نا اُمید یہاں  
 نہیں اس قفل کوں غیر توکل کلید یہاں  
 سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ\*  
 آخر ہے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں  
 ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھ آب خضر  
 دامن الے ہے رات کے روز سفید یہاں  
 سب کام اپس کے سوئپ کے حق کوں نچلت رہ  
 یہ ہے تہام مقصد گفت و شنید یہاں  
 حاجت اپس کی کہنے و نو اُس سوں کہہ والی  
 محتاج جس کے سب ہیں قدیم و جدید یہاں

—:O:—

۷

(۱۹۹)

سبجں تجھ انتظاری میں رہیں نسدن کھلی انکھیاں  
 مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہ چلی انکھیاں  
 ہوئی جیروں جلوہ گر تجھ یاد سوں تجھ دلیہیں بے تابیں  
 تپیں + شعلہ نہیں گرمی سوں غم کے قلملی انکھیاں

ہوئی ظاہر تداہاں \* سوں بوجھتا ہے یوں

میل کے جیوں میل † سورے کی سلی انکھیاں

تورے بن رات دن پھوتا ہوں بن بن کشن کے مانند

اپس کے مکھہ اُپر رکھکر نگہ کی بانسلی انکھیاں

نڑک میرے کرم سوں قاکہ آوے ‡ بے حجاب ہو کر

تماشے میں تورے جیوں آرسی ہیں صیقلی انکھیاں

تری نیٹاں پہ گر آہو تصدق ہو تو اچرج نہیں

کہ اُن کو دیکھکر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیاں

اُتی خواہاں ہیں تجھہ حسن و ملاحت ہو رطافت کی

کہ گویا دل میں رکھتی ہیں سدا فکر والی انکھیاں

—:O:—

۷

(۲۰۰)

قرار نہیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھہ بن

ہوئی ہے آہ مرے دل میں شعلہ زن تجھہ بن

شقاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو

کہ بلبلاں کوں جہنم ہوا چمن تجھہ بن

قرار کب ہو میسر ترا اے \* زہرہ جبیں

ہر ایک آن ہے مجھہ حق میں سو قون تجھہ بن

چمن کی سیر سوں نفرت ہے اس سبب کہ مجھہ

سفید داغ سوں مکروہ ہے سمن تجھہ بن

اے رشک چشمہ خضر اپنے مکھہ کی شمع دکھا

کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھہ بن

نہ کر تغافلے اے مصر حسن کے یوسف  
مثال دیدہ یعقوب ہیں نین تجہہ بن  
ولی یہ دل کی حقیقت بیان کیوں کہ کرے  
گرہ ہوا ہے زبان پر مری بہن تجہہ بن

—:0:—

۱۲

(۲۰۱)

دل ہوا ہے مرا خراب سخن  
دیکھ کر حسن بے حجاب سخن  
بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے  
جس کوں ہے نشہ شراب سخن  
راہ مضمون تازہ بند نہیں  
تا قیامت کھلا ہے باب سخن  
جلوہ پیرا ہو شاہد معنی  
جب زبان سوں اُٹھے نقاب سخن  
گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے  
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن  
ہورہ گویاں کی بات کیوں کہ سنے  
جو سنا نغمہ رباب سخن  
ہے تری بات اے نزاکت فہم  
لوح دیباچہ کتاب سخن  
ہے سخن جگ منیں عدیم المثل  
جز سخن نہیں در جا جواب سخن  
لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں  
نور معنی ہے آفتاب سخن

شعر فہموں کی دیکھ کر گرسی

دل ہوا ہے مرا کباب سخن

عرفی و انوری و خاقانی

مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن

اے ولی درد سر کبھو نہ رہے

گر ملے صندل و گلاب سخن

—:0:—

۷

(۲۰۲)

تری زلف سوں ہر اک نس ہوں بے قرار سخن

ہوا ہوں شانہ صفت غم سوں دل نگار سخن

جواہراں پہ ہیں \* غالب ترے یہ ناخن سرخ

حنا سوں اس کے اُپر پھر نہ کر نگار سخن

تری انکھاں کے نشے سوں مدام گلشن میں

نین میں فرکس شہلا کے ہے خہار سخن

نہ وعدہ صبح کر مجکوں آج دے دیدار

ترے بچن کا نہیں مجکوں اعتبار سخن

اپس کے مکھد کی طوط دیکھ کر کرم + فرما

نہ کر زلف کے اشارے سوں مار مار سخن

تری بہار کے فیض اثر سوں عالم میں

کھلے ہیں گل کی نہیں جگ میں گلعدار سخن

ولی نثار ہے تجھ پر تو اُس کوں مہر سوں دیکھ

یو بات تجھ کوں کہا بنوں میں لاکھ بار سخن

—:0:—

ہوا ہے جب سوں ترا تل سوار آتش حسن  
 سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن  
 یو خط کوں دود نہن دیکھ کر ہوا معلوم  
 کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن  
 ہنوز \* حسن کی گرمی بجا ہے اے گل رو  
 خط سیاہ ہے ترا حصار آتش حسن  
 وہ شمع بزم ادا بر میں کر لباس زری  
 ہے آفتاب نہن شعلہ زار آتش حسن  
 نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر  
 یہ ہر طرت سوں اُتے ہیں شرار آتش حسن  
 سجن کوں دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا  
 نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن  
 ولی کیا ہوں نظر بسکہ اس پری روپر  
 ہوا کباب نہن دل شکار آتش حسن

:O:

گریۂ عشاق سوں خنداں ہے باغ بزم حسن  
 مغز پراونہ سوں روشن ہے چراغ بزم حسن  
 کیوں نہ ہووے عاشقاں کوں نشہ دیوانگی  
 گردش چشم پری سوں ہے ایباغ بزم حسن  
 عاشقاں اس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر  
 پیچ و تاب زلف ہے دود چراغ بزم حسن



بے خبر ہیں تجھ گلی سوں اس سبب اے گلبدن  
 بلبلان کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن  
 حسن کی مجلس کون جب روشن کیا وہ شمع رو  
 خوب رویاں سب ہوئے جیوں لالہ داغ بزم حسن  
 آتش غیرت سوں جل پانی ہوا ہے مغز شمع  
 وہ صنم جب سوں ہوا عالی دماغ بزم حسن  
 صرت کرتا ہے ولی عالم منیں نقاش صنم  
 عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

—————:0:—————

(۲۰۵)

عاشق کے مکھ پہ نین کے پانی کون دیکھ توں  
 اس آئنے میں راز نہانی کون دیکھ توں  
 سن بے قرار دل کی اول آہ شعلہ خیز  
 تب اس حوت میں دل کے معانی کون دیکھ توں  
 خوبی سوں تجھ حضور شمع دم زنی میں ہے  
 اس بے حیا کی چرب زبانی کون دیکھ توں  
 دریا پہ جا کے موج رواں پر نظر نہ کر  
 میرے آنھو کی آکے روانی کون دیکھ توں  
 تجھ شوق کا جو داغ ولی کے جگر میں ہے  
 بے طاقتی میں اُس کی نشانی کون دیکھ توں

—————:0:—————

(۲۰۶)

یک بار سری بات اگر گوش کرے توں  
 ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں

ہے بسکہ تری فین میں کیفیتِ مستی  
 یک دید میں کونین کوں بے ہوش کرے توں  
 اے سرو گل اندام ایس نقش قدم سوں  
 ہر جا ہے اگر صحن کوں گل پوش کرے توں  
 غیرت سوں کرے چاک گریباں دل پر خوں  
 گر دل کی چھائل کوں ہم آغوش کرے توں  
 اے جان (ولی) وعدہ دیدار کوں اپنے  
 تورتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے توں

—:0:—

۷

(۲۰۷)

چلنے منیں اے چنچل ہاتی کوں لجاوے • توں  
 بے تاب کرے جگ کوں جب ناز سوں آوے توں  
 یک بارگی ہو ظاہر بے تابی مشتاقاں  
 جس وقت کہ غمزے سوں چھاتی کوں چھپاوے توں  
 گویا کہ شفق پیچھے خورشید ہوا ظاہر  
 جب اوت میں پردے کی چہرے کوں دکھاوے توں  
 لولی ناک مکھ میں انگشت تعیر لے  
 جب پاؤں نزاکت سوں مجلس میں بجاوے توں  
 عشاق کی شادی کی اُس وقت بھیہ نوبت  
 مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے توں  
 یک تان سنانے میں جی جان + لیا سب کا  
 اب دل سوں گزر جاویں † گر بھاؤ بتاوے توں

توبہ • ریائی سوں شاید کہ کرے توبہ  
اس وقت ( ولی ) کو گریک جام پلاوے توں

—:0:—

۹

( ۲۰۸ )

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں  
بے تکلف صفحہ کاغذ یہ بیضا کروں  
نہیں پہنچتی • کعبہ مقصود کوں کشتی چشم  
فیض سوں انچھواں کے دریا کوں مگر پیدا کروں  
جیوں نسیم اب لگ سبکروہی مجھے حاصل نہیں  
کس طرح اُس غنچہ بند قبا کوں وا کروں  
کیا کہوں تجھ قدکی خوبی سرو عریاں کے حضور  
خود بخود رسوا ہے اُس کوں پھر کے رسوا کیا کروں  
ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش  
بیچ دیوے معکوں سوئے میں اگر سودا کروں  
سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقش نگین  
آہ کا لے کر قلم جب درد کوں انشا کروں  
سر کروں جب وصف تیرے جامہ گلرنگ کا  
جامہ زیبوں کوں برنگ صورت دیبا کروں  
رات کوں آؤں اگر تیری گلی میں اے ہمیب  
زیور لب ذکر ”سبحان الذی اُسرّی“ کروں  
آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے ( ولی )  
سرو قد کوں دیکھہ سیر عالم بالا کروں

—:0:—

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھہ فیہ کی ہوا سوں  
 شعلہ نہط جلا دل تجھہ حسن شعلہ زاسوں  
 گل کے چراغ گل ہو یکبار جھڑ پڑیں سب  
 مجھہ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سوں  
 نکلی ہے جست کر کر ہر سنگ دل سوں آتش  
 چمقا جب پلک کی جھارآ ہے توں ادا سوں  
 سجدہ بدل \* رکھا سر ' سر تا قدم عرق ہو  
 تجھہ با حیا کے پگ پر آکر حنا حیا سوں  
 یہاں درد ہے پریم کا بے ہودہ بات مت کر  
 یہ بات سن (ولی) کی جانر کہو دوا سوں

:0:

میرے طرت سوں جائے کہو اُس حبیب سوں  
 گر مجکو چاہتا ہے تو مت مل رقیب سوں  
 مت خوف کر تو مجھہ سوں اے + دلدار مہرباں  
 آزار نہیں ہے گل کوں کبھو عندلیب سوں  
 مت راہ دے رقیب سیہ رو کوں اے صنم  
 واجب ہے احتراز † بلاے مہیب سوں  
 پوچھو نہیں طبیب سوں مجھہ درد کا علاج  
 بیمار کوں برہ کے غرض نہیں طبیب سوں  
 اُس بے وفا کی طرز سوں شکوہ نہیں (ولی)  
 ہے جنگ رات دن مجھہ اپنے نصیب سوں

باندھا ہوں اپنی جیو ترے موے کھر سوں  
 دیکھا ہوں تجھے جب ستی دنت کی نظر سوں  
 پہنچی ہے مری فکر بلندی سوں فلک پر  
 تجھے قد کی جو تعریف کیا اُس کے اثر سوں  
 ہے بسکہ ترے رنگ میں صافی و لطافت  
 لکھتا ہوں ترے وصف کوں میں آب گھر سوں  
 انکھیاں سوں ہرا پیو جدا جب ستی میری  
 جاتے ہیں مرے اسک، گیا پیو جدھر سوں  
 تجھے ہجر میں دامن و گریبان و رسالاں\*  
 شاکی ہیں ہر اک رات مرے دیدۂ تر سوں  
 ہیں مغز میں پستے کی نہط تل کے سبب یوں  
 گویا یہ لبیاں لے کئے گرو+ تنگ شکر سوں  
 پڑھتے ہیں (ولی) شعر ترا عرش پہ قدسی  
 باہر ہے تری فکر رسا حد بشر سوں

—:0:—

تجھے مکھ کی جھاک دیکھہ ڈٹی جوت چندر سوں  
 تجھے مکھ پہ عرق دیکھہ ڈٹی آب گھر سوں  
 شرمندہ ہو تجھے مکھ کے دکھہ † بعد سکندر  
 بالفرض بناوے اگر آئینہ قہر سوں  
 تجھے زلف میں جو دل کہ پہنسا § اُس کوں خلاصی  
 نہیں صبح قیامت تک اس شب کے سفر سوں

ہر چند کہ وحشت ہے مجھہ انکھیاں ستی ظاہر  
 صد شکر کہ تجھہ داغ کوں الفت ہے جگر سوں  
 اشرف کا یومصراع ولی معجکوں ہے دلچسپ  
 الفت ہے دل و جاں کوں مرے پیم نگر سوں

—:0:—

۵

(۲۱۳)

باندھا ہے جو دل جگ منیں اس نور نظر سوں  
 دیکھا ہے وہ دریا کوں اپس دیدۂ تر سوں  
 خوں ریزی عشاق ہے مرقوت اُس \* اوپر  
 شمشیر کوں باندھا جو کوئی مرے کھر سوں  
 پتلی و پلک ہاتھ سے یو غمزۂ خوں خوار  
 آیا دل عشاق طرت تیغ و سپر سوں  
 یک پل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج  
 اے نور نظر دور نہ ہو میری نظر سوں  
 اس لب کی حلاوت ہے ولی طبع میں میری  
 تب شعر مرا جگ منیں میٹھا ہے شکر سوں

—:0:—

۷

(۲۱۴)

جب سوں دل باندھا ہے ظالم تجھہ نگہ کے تیر سوں  
 تب سوں رم نے رم کیا رمنے کے ہر نچھیر سوں  
 بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر  
 شمع روشن کیوں کہ ہووے شعلۂ تصویر سوں

جگ میں اے خرشیدرو وہ چرخ زن ہے ذرہ وار  
جن نے دل باندھا ہے تیرے حسن عالمگیر سوں  
اے پری تجھے قد کا دیوانہ ہوا ہے جب سوں سرو  
پاے بند اُس کوں کئے ہیں موج کی زنجیر سوں  
خواب میں دیکھا جو ترے سبزہ خط کوں صنم  
سبز بختوں میں ہوا اُس خواب کی تعبیر سوں  
جگ میں نہیں اہل ہنر اپنے ہنر سوں بھرہ یاب  
کوہکن کوں فیض کب پہنچا ہے جوے شیر سوں  
اے ولی پی کا دھن ہے غنچہ گلزار حسن  
بوے گل آتی ہے اُس کی شوخی تقریر سوں

—————:0:—————

۵

(۲۱۵)

اے نور چشم تجھپر نامہ لکھا پلک سوں  
کیتا ہوں مہر اُس پر انکھیاں کی مردمک سوں  
اے رشک مہر انور تک مہر سوں خبر لے  
گزری ہے آہ میری تجھے غم میں نہہ فک سوں  
اہل چمن کے دل میں بے قدر ہے صنوبر  
باندھا ہے جب سستی دل تجھے سرو کی لٹک سوں  
اُس وقت ہوش عاشق ثابت قدم رہے کیوں  
سلطان حسن آوے جب ناز کی لپک • سوں  
اے آفتاب طلعت مانند مہ ولی کا  
روشن ہوا ہے سینہ تجھے حسن کی جھلک سوں

—————:0:—————

ہوا ہے دنگ بنگالہ تری فرگس کے جادوسوں  
 معطر ہے سوان ہند تیری زلف کی بوسوں  
 قسم تیرے توافل کی کہ فرگس کی قلم لے کر  
 تری آنکھیاں کی جادو کوں لکھا ہوں خون آہوسوں  
 کیا ہے مصروع ہر جستہ قوس قزح موزوں  
 فلک مضمون رنگیں لے پیا تجھے بیت ابروسوں  
 سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر  
 لگا ہے دھیان میرا جب سنی اُس سرو دلجو سوں  
 ہوا تجھے حسن پر دو جگ دوانہ \* کیا تعجب ہے  
 اگر مجھے سے دوانے کا بندھا دل تجھے پری روسوں  
 مجھے گلشن طرت جانا بجا ہے اے مہ انور  
 کہ میں پاتا ہوں تجھے زلفاں کی بوہرات شہوسوں  
 ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے  
 بجا ہے گر لکھوں اُس موکھر کوں خامۂ موسوں

:0:

آتا ہے جب چمن میں تون زریں کلاہ سوں  
 اُتھتی ہے فوج حسن تری جلوہ گاہ سوں  
 بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ ناز نہیں  
 خوشبو کیا ہے عنبر موج نگاہ سوں  
 بے جا نہیں ہے رخ پہ سرے رنگ اضطراب  
 باندھا ہوں دل کوں آہوے وحشت پلناہ سوں



پروانہ وار عشق میں تیرے جو جیو دیا  
 اس کا کفن ہے رشتہ شمع نگاہ سوں  
 حاجت نہیں چراغ کی مجھہ گھر میں اے ولی  
 روشن ہے بزم عشق سدا \* شمع آہ سوں

—————:O:—————

۵

(۲۱۸)

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیاے فانی سوں  
 سیہ نامے کوں دھو اے بے خبر انچھواں † کے پانی سوں  
 شب غم روزِ عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے  
 میری جانب وہ مہر زرع پرور مہربانی سوں  
 نرک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے دانا ‡  
 لجا گلدستہ اعمال باغ زندگانی سوں  
 نہیں ہے سیر یک ساعت اگر باغ \* جوانی میں  
 کھڑ کیا خضر کوں حاصل ہے عہر جاودانی سوں  
 اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشہ غیرت  
 ہوا جب خسرو عالم ولی شیریں زبانی سوں

—————:O:—————

۵

(۲۱۹)

کیتا ہوں بند دل کوں اُس غیرت پری سوں  
 جن نے کیا ہے معنوں عالم کوں دلبری سوں  
 رکھتا ہے عاشقان سوں بازار حسن گرمی  
 ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

---

\* (ن) عیش مری † آنسوؤں ‡ (ن) ناداں § (ن) ملک

عاشق سوں جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت  
 مہفئی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سوں  
 جن نے رقم کیا ہے تعریف تجھے نہیں کی  
 معنی میں کیوں نہ ہو وے ہم چشمِ عبہری سوں  
 د ادا رکی گئی سوں کیوں \* جا سکوں رانی میں  
 اپنا † اپیت دل کوں جب چیرہ زری سوں

—————:0:—————

۵

(۲۲۰)

جالا تھام نس مجھے اس طبعِ آتشی سوں  
 اب صبرِ دم ہے دم لے اے شمعِ سرکشی سوں  
 دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا پس سنگ  
 کر دل کشی † پہ دل ہے تو کیا ہے دل کشی سوں  
 عاشق کے دیکھنے سوں لاتا ہے چیں جبیں پر  
 اے خوش ادا میں خوش ہوں تیری یہ ناخوشی سوں  
 اے پستہ لب ترے لب ہیں کان سب نہک کے  
 کر بھرہ مند مجھ کوں اس کی نہک چشی سوں  
 دنیا کے غل و غش سوں فارغ اچھوں § رانی میں  
 یک جام گر ملے مجھے صہبائے بے غشی سوں

—————:0:—————

۷

(۲۲۱)

میری طرف سوں جا کہو اُس ماءِ عالمِ تاب کوں  
 یک رات فرشِ خواب کر مجھے دیدۂ کم خواب کوں

اپنے دل پر خون کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش  
 کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجھے سنبھالے کوں  
 گر عشق میں آیا ہے توں اے دل گریباں پارہ کر  
 لیتے ہیں اس بازار میں بے قابی سیلاب کوں  
 میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھے بے خبر  
 ہے دلبراں کوں \* اعتبار اس گوہر نایاب کوں  
 مجھہ دل کوں سرگرداں کیا ساغر نہں اُس شوخ نے  
 حلقے نے جس کی زلف کے چکر دیا گرداب کوں  
 صافی دلاں کن بیتھنا ہے کسب عزت کا سبب  
 دریا کا ہو کر ہمنشیں پہنچا ہے موتی آب کوں  
 تجھے یاد میں انچھواں ستی لبریز ہے چشم ولی  
 یکبار دیکھہ اے سبز خط اس چشمہ سیراب کوں

—:O:—

۵

(۲۲۲)

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی بے قاب کوں  
 جیوں گھر رکھتا ہے دائم جو گھر میں آب کوں  
 اضطراب دل گیا ہے اُس کے مکھ کوں دیکھکر  
 بے قراری سوں نکالے آرسی سیلاب کوں  
 اشک ریزاں مثل انجم صبح معشر لگ رہا  
 جن نے دیکھا یک نظر اُس ماہ عالم قاب کوں  
 تجھے بھواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ رو  
 رات دن رکھتا ہے زاہد مکھ اگے معراب کوں

اے ولی کی محبت سوں زمیں کے فرش پر  
انکھ بھر دیکھا نہیں گئی غیر مہمل خواب کوں

—————:O:—————

۵

(۲۲۳)

خدایا ملا صاحب درد کوں  
کہ میرا کہے درد بے درد کوں  
کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل  
دکھاؤں اگر چہرہ زرد کوں  
ہٹا بوالہوس تجھے بھواں دیکھ کر  
کہاں تاب شمشیر نامرد کوں  
اگر جل میں جلاک اول خاک ہو  
نہ پہنچے ترے پانوں کی گرد کوں  
رکھا تجھے دھن کی صفت میں ولی  
ہر ایک فرد میں جوہر فرد کوں

—————:O:—————

۷

(۲۲۴)

دیکھا ہے جس نے اے صنم تجھے طرہ طرار کوں  
رکھتا ہے پٹھاں بر منیں جیوں شمع سوز نار کوں  
جیوں زخم اُس کی چشم سوں جاری ہے خون ہر دم منیں  
دیکھا ہے جو گئی یک نگہ تجھے ناز کی تلواری کوں  
نیری پرت کے پنتھہ\* میں اے داروے درمافداں  
بخشا ہے اعصا آہ کا تجھے چشم کے بیمار کوں

اے سرگروہ سرکشاں لائے ہیں نساج \* فلک  
 خط شعاعی سوں بنا تجھے چیرے زور تار کوں  
 ہر استغزراں سینے کے ہیں مانند نے فریاد میں  
 رکھتا ہوں دائم دل † منیں تجھے غم کے موسیقار کوں  
 دیکھا ہے جب سوں آنکھ بھر تجھے مسکد کوں اے رشک چمن  
 چھوڑاں ‡ ہیں تب سوں بلبلان عشق گل کلزار کوں  
 جیوں معنی رنگیں ولی ہو مہرباں مجھے حال پر  
 وہ صاحب معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

—:O:—

۵

( ۲۲۵ )

دیتا نہیں بار رقیب شریر کوں  
 شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے خمیر کوں  
 اُس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں  
 بوجھوں صدائے صور قلم کی صریر کوں  
 برجا ہے اُس کا عشق کے گوشے منیں قرار  
 جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں  
 اُس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات  
 عشاق کے کفن میں رنہو اُس عبیر کوں  
 مجھکوں ولی کی طبع کے صافی کی ہے قسم  
 دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھے نظیر کوں

—:O:—

میں دل کو دیا بند کر اس سحر سخن کوں  
 عشاق جسے دیکھ بشارے ہیں وطن کوں  
 علقا ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک  
 رکھتا ہے جو گئی یاد میں اُس غنچہ دہن کوں  
 والہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں  
 جو صبح فہم سر سوں لپیٹا ہے کفن کوں  
 اُس شوخ نے دکھلا کے اپس رنگ کی شوخی \*  
 لہو میں کیا غرق جوانان چمن کوں  
 ثابت رہے کیوں رنگ ولی اُس کا جہاں میں  
 دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کے شکن کوں

—————:O:—————

نہیں معلوم ہوتا داغ دینے کس بچارے کوں  
 چلا ہے آج وہ لالہ ہزاری کے نظارے کوں  
 لیا ہے گھیر تجھے زلفاں نے تیرے کان کا موتی  
 مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے جا ستارے کوں  
 ہر اک احوال میں دلیر نظر میں خوب آتا ہے  
 لباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں  
 یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد گئی جا کر  
 ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں  
 نظر سوں نہیں جدا ہوتی کمر اس شوخ چلچل کی  
 ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کوں

دیکھوں گا شتابی سستی اُس رشک پری کون  
 گر کچھ بھی اثر ہے مری آہِ سعری کون  
 اے شوخ ترے ملنے کو انکھیاں کے اُپر رکھ  
 لایا ہوں تری نذر عقیق جگری کون  
 انجین کون لگا سحر کے غائب ہوے ساحر  
 دیکھا جو تری نین کی جادو نظری کون  
 اے حیلہ گر رند تری حیلہ گری دیکھ  
 سب حیلہ گراں ترک کیسے حیلہ گری کون  
 یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کے نہں زر  
 جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کون

—————:0:—————

دیکھ گا ہر اک آن تری جلوہ گری کون  
 پایا ہے تری مہر سوں جو دیدہ وری کون  
 بخشی ہے تری نین نے کیفیتِ مستی  
 تجھ مکھ نے خیر دار کیا بے خبری کون  
 جاری ہوا تجھ غم سستی مجھہ اشک کا مطلب  
 ہم دانہ وہم آب ملا اس سفری کون  
 مجھہ عاشق دیوانہ کو گر حکم ترا ہو  
 تجھہ حور اگے فرش کون آج پری کون  
 ہر گل کا پتا چاک ہووے \* درد سوں میرے  
 گلشن کی طرت بھیجوں گر آہِ سعری کون

کہا پیچ تہے سرم سوں مغرب منیں سورج  
 گردیکھے ترے سیس پہ دستار زری کون  
 کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن میں  
 تجھہ نہیں سوں سیکھا ہے مگر جادو گری کون

—————:0:—————

( ۲۳۰ )

ہوا ہے رشک چہچہے کی کلی کون  
 نظر کر تجھہ قباے صندلی کون  
 کرے فردوس استقبال اُس کا  
 تصور جو کرے \* تری گلی کون  
 دل بے تاب نے تجھہ غم کی خاطر  
 کیا ہے فرش خواب مچھلی کون  
 ہماری آہ آتش رنگ سن کر  
 ہوئی ہے بے قراری بیجلی کون  
 ترے غم میں دل سوراخ سوراخ  
 کیا پیدا صدائے بانسلی کون  
 دل پر خوں نے میرے + باغ میں جا  
 دیا تعلیم خوں خواری کلی کون  
 کیا ہوں آب خجالت سوں سراپا  
 ہراک مصرع سوں مصری کی تالی کون  
 پڑے سن کر اچھل جیوں مصرع برق  
 اگر مصرع لکھوں ناصر علی کون



ترے اشعار ایسے نہیں \* فراقی  
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کوں

—————:0:—————

۷

(۲۳۱)

ہرگز تو نہ لے ساتھ رقیب دغلی کوں  
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں  
ترے لب یا قوت اُپر خط خفی دیکھہ  
خطاط جہاں نسخ کیے خط جلی کوں  
اے زہرہ جبین کشن ترے مکھ کی کلی دیکھہ  
گاتا ہے ہر اک صبح کوں اُتھہ رام کلی کوں  
یا قوت کوں ہے قوت ترے خط کی محبت  
ہے دل میں غبار اس سبب میر عالی کوں  
اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبین دیکھہ  
کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم ناد علی کوں  
میں دل کوں ترے ہاتھ دیا روز ازل سوں  
مت دل سوں بساں اپنے محب ازل کوں  
نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ  
تجہ نام کا † ہر روز وظیفہ ہے ولی کوں

—————:0:—————

۷

(۲۳۲)

جو گئی سمجھا نہیں اُس مکھ پہ † آنچل کے معانی کوں  
وہ کیوں بوجھ کہو اُس شوخ چنچل کے معانی کوں

\* (ن) ہیں † (ن) ہر روز ترا نام ‡ (ن) ہے

کریں گر بحث اُس انکھیاں کے جادو کی سحر ساڑاں  
 نہ پہنچے کوئی تاریکی میں کاجل کے معافی کوں  
 وہ یوسف کوں کہے ثانی سو تجھ بے مثل کا کیوں کر  
 دو ہیں کر جو کہ سمجھا چشمِ احوں کے معافی کوں  
 نہ فکلیے بحر حیرت سوں جو ہو اُس مہ کا ہم زانو  
 یہ بو جہ وہ جو پہنچا ہے سجنجل\* کے معافی کوں  
 صفائی دیکھ اُس کے مکھ کی ہے بے ہوش سرتا پا  
 تمہیں† تحقیق سمجھو خواب مضمحل کے معافی کوں  
 بیاں زلف بدیعی کا ہے سعدالدین کا مطلب  
 اجھوں لگ تم نہیں سمجھے مطول کے معافی کوں  
 ولی اُس ماہ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا  
 وہ ہر گز نہیں بجھا عالم میں اکھل کے معافی کوں

—: 0 :—

۷

(۲۳۳)

فداے دلبر رنگیں ادا ہوں  
 شہید شاہد گلگوں قبا ہوں  
 ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں شوق‡  
 سخن کے آشنا کا آشنا ہوں  
 کیا ہوں ترک فرکس کا تھا شا  
 طلبکار نگاہ\* با حیا ہوں  
 نہ کر شہشاد کی تعریف مجھے پاس  
 کہ میں اُس سرو قد کا مبتلا ہوں

کیا مہ عرض اُس خرشید رو کوں  
 قو شاہ حسن • میں تیرا گدا ہوں  
 سدا رکھتا ہوں شوق اُس کے سخن کا  
 ہمیشہ تشنہ آب بقا ہوں  
 قدم اُس کے پہ رکھتا ہوں سدا سر  
 ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

—————:0:—————

۵

(۲۳۴)

میں سورۃ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں  
 بسم اللہ دیوان تجھے ابرو سوں لکھا ہوں  
 تجھے چشم کی تعریف کو آہو کے نین پر  
 اکثر قلم فرگس جادو سوں لکھا ہوں  
 اے موے میاں وصف ترے موے کھر کا \*  
 جیتے کی کھر پر قلم مو سوں لکھا ہوں  
 تجھے طرۃ طرار کی تعریف کوں اے شوخ  
 سنبل کے چمن میں گل شہو سوں لکھا ہوں  
 اُس مرد مک چشم طرف حال ولی کا  
 پلکاں کی قلم کراپس آنسو سو لکھا ہوں

—————:0:—————

۱۲

(۲۳۵)

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں  
 یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

مجھ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا تو

تیروی یہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

تجھہ سنبھل پر پیچ کی خوبی میں کیتک سطر

موجاں کی نہط صفحہ دریا پہ لکھا ہوں

یک تل فہیں آرام ترے تل کے سبب مجھ

میں صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

فرہاد لکھا صورت معشوق حجر پر

میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

ہرگز نہ کیا نرم صنم دل کون اپس کے

یہ سنگ دلی تختہ خارا پہ لکھا ہوں

اے مود مک چشم تجھہ انکھیاں کی یہ لالی

نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

اعجاز ترے اس خط روشن کا سری جن!

جیوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرت آج

یہ نقش قدم صفحہ سیما پہ لکھا ہوں

تجھہ عشق میں دیکھا ہے یہ دل وسعت مشرب

یہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

اے آہ بلندی تجھے اُس قد کا سبب ہے

تلخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

اُس کے دھن تنگ کی تعریف کا نکتہ

صنعت سوں (ولی) دیدہ عنقا پہ لکھا ہوں

—: 0 :—

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں  
 تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں  
 اے آشنا کرم سوں یک بار آ درس دے  
 تجھے باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں  
 باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمع بزم خوبی  
 مدت سوں تجھ جہاک کا پروانہ ہو رہا ہوں  
 شاید وہ گنج خوبی آوے کسو طرت سوں  
 اس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں  
 سوداے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم  
 زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں  
 ہر جا ہے گر سذوں فہیں ناصح تری نصیحت  
 میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں  
 کس سوں (ولی) اپس کا احوال جا کے بولوں \*  
 سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

—————; 0 :—————

میں یو + تجھ لب کون قند بولا ہوں  
 ات کون تیری کہند بولا ہوں  
 قد کو تیرے کہا ہوں سرو سہی  
 بات یو میں بلند بولا ہوں  
 مکھ کون تیرے کہا ہوں آتش حسن  
 خال تسپر سپند بولا ہوں

گر توں پوچھ کبھو خطاب اپنا\*  
عاشق درد مند بولا ہوں

اے ولی شعر کون ترے جگ میں  
حوت دانا پند بولا ہوں

—:O:—

۷

(۲۳۸)

باطن کی گرم دھواں اُسے یار کر رکھوں  
اپنے سخن کا اُس کون خریدار کر رکھوں  
اس کی ادا و ناز کی خوبی کون+ کر بیان  
ہر خوب رو کون صورت دیوار کر رکھوں  
لائق ہے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں  
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں  
برجا ہے گر چمن میں کہے وہ نکاح کر  
نرگس کو اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں  
تسبیح تیری زلف کون گہتے ہیں اے صنم  
یک تار دے کہ رشتہ زفار کر رکھوں  
تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر  
سینے کون داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں  
ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج  
اس گلبدن کون اپنے گلے ہار کر رکھوں

—:O:—

دیکھا ہے جن نے باغ میں اُس سرو قد کے تئیں  
طوبی کی خوش قدی پہ ستا \* دست رو کے تئیں  
دل جا پڑا ہے چاہ زرخداں میں یک بیک  
اے زلف یار پہونچ تو میری مدد کے تئیں  
اے سرو تیرے قد ستمی ہے عید عاشقان  
قرباں کیا ہوں تجھے پہ میں عمر ابد کے تئیں  
ہیں دنگ آسماں پہ ملک جب کیا شکار  
آہو نے تجھے فین کے فلک کے اسد کے تئیں  
یاجوج ہر رقیب جب آیا ساجن کے پاس  
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں  
درکار نہیں ہے صاف دلاں کوں لباس زر  
جوں آرسی پسند کیسے ہیں نمد کے تئیں  
پی کی مشابہت کا دسا نہیں مجھے ولی  
دیکھا ہوں آفتاب نہط چار حد کے تئیں

—:0:—

تجھے حسن نے دیا ہے بہار آرسی کے تئیں  
بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی کے تئیں  
روشن ہے بات یہ کہ اول سادہ لوح تھی  
بخشے ہیں اُس کے مکھ سوں † سنگھار آرسی کے تئیں  
خوبی منیں اول سوں ہوئی ہے دو چند وہ §  
جب سوں کیا صنم نے دو چار آرسی کے تئیں

---

\* مارا † (ن) بخشا ہے ‡ (ن) نے § (ن) وہ چند تر

حیرت کی انجمن میں وہ حیرت فزا نے جا  
 یک دید میں کیا ہے شکار آرسی کے تئیں  
 کس خط کے پیچ و تاب کو دل میں رکھے ہے آج  
 جیوں آبجو نہیں ہے قرار آرسی کے تئیں  
 حیرت سوں آنکھ اپنی نہ سوندے حشر تلک  
 یک پل ہو اُس نرک جو گزار آرسی کے تئیں  
 گر اُس کے دیکھنے کی (ولی) آرزو ہے تجھ  
 بیگی اپس کے دل کوں سنوار آرسی کے تئیں

:0:

۵

(۲۳۱)

اے سامری تو دیکھ موی ساحری کے تئیں  
 شیشے میں دل کے بند کیا ہوں پری کے تئیں  
 اُس زلف کے طاسم کون دیکھا ہوں جب سستی  
 پایا ہوں تب سوں رشتہ جادو گوی کے تئیں  
 اس گُن بھری چنچل لے لیا مکھ یہ جب انچل  
 قرباں کیا اپس یہ شہ خاوری کے تئیں  
 خرشید لے کے مکھ یہ شفق شرم سوں چھپا  
 نکلا ہے جب پہر وہ لباس زری کے تئیں  
 پیدا ہوا ہے جگ میں (ولی) صاحب سخن  
 میری طرف سوں جائے کہو انوری کے تئیں

:0:

۱۵

(۲۳۲)

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں  
 جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

• (ن) کی



ایک جام میں دو جگ کو کرے مست و بے خبر

تیری نین کا عکس پڑے گر شراب میں

رخسار دُورِ بیا کی صفا کیا بیاں کروں

مخمل نے اس صفا کوں نہ دیکھا ہے خواب میں

تجھہ حسن شعلہ زار کی تعریف، رشک سوں

سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں لکھے

ہے گرچہ بے نظیر عطارِ حساب میں

تجھہ زلف حلقہ دار سوں مانند عاشقان

گرداب و موج ملے پڑے پیچ و تاب میں

تجھہ حسن آبدار کی تعریف کیا کہوں

موتی ہوا ہے غرق تجھے دیکھہ آب میں

تیری نگاہ مست کہ ہے جام بے خودی

رکھتی ہے کیفیت نہ نہیں وہ شراب میں

تیری بھوان کے رتبہ عالی کوں کر نظر

برجا ہے گر ہلال چلے تجھہ رکاب میں

رکھتے ہیں اس سوں گلبدنان رغبت تھام

شاید کہ تجھہ عرق کا اثر ہے گلاب میں

اے دل شتاب چل کہ تھاشے کی بات ہے

بیٹھا ہے آفتاب، فکل مہتاب میں

ماننا بجا نہیں ہے مخالف سوں ایک آن

اس تان کوں بجا اے • ربابی رباب میں

میرے دل برشتہ میں معشو کا شور ہے  
 ہے تجھ نہک کا شاید اثر اس کباب میں  
 آوے وہ؎ نو بہار اگر بر سر سخن  
 طوطی کون لا جواب کرے یک جواب میں  
 ہرگز نہیں ہے خشت سون فرق اس کون اے ولی  
 خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں

:O:

۷

(۲۴۳)

ہے بسکہ آب و رنگ حیا کھیم داس میں  
 آقا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں  
 ہے اُس کے مکہ سون جلوہ نما موج آب و تاب  
 موتی کی مثل گرچہ ہے سادہ لباس میں  
 بیہوا کیوں کے پنتھہ میں آکر وہ؎ مہ جبین  
 بیراں؎ کون اُٹھا کے چڑھایا اکاس میں ق  
 لگتا ہے اُس گروہ میں وہ؎ سرو نازنین  
 گویا گل گلاب کیا جلوہ گھاس میں  
 اُس کی بیواں کون بوجھکے شیر آبدار  
 اہل ہوس کی عقل ہے دائم ہراس میں  
 آوے فلک سون زھرہ اُتر گروہ؎ مہ جبین  
 یک تان گاؤے رام کلی یا بھاس میں  
 جاتا ہوں باغ یاد میں اس چشم کے ولی  
 شاید کہ ہو اُسی کی ہو نرگس کی ہاس میں

:O:

۵ (۲۳۳)

جہا ہے جن نے پیو کون آکر کے • باغ میں  
 پہنچی ہے بوے عشق کی اُس کے دماغ میں  
 کھویا ہے تجھ نکاح نے عالم کے ہوش کوں  
 گردن عجب ہے تیری آنکھیاں کے ایام میں  
 تجھ خط کا آب و رنگ جو کچھ خط سوں ہے عیاں  
 ہرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ میں  
 تجھ شوق کی اگن سوں سندہ جل گیا تھام  
 فی الجملہ اس کا رنگ ہے لالے کے داغ میں  
 تجھ وصل کے خیال سوں غافل نہیں وای  
 رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سراغ میں

—:O:—

۵ (۲۳۵)

رکھتا ہوں شمع آہ سجن کے فراق میں  
 حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق میں  
 آب حیات وصل سوں سینے کو سرد کر  
 جالتا ہوں رات دن میں پیا تجھ فراق میں  
 بس کو خبر صبا سوں گریباں کوں چاک کر  
 نکلے ہیں گل چمن سوں ترے اشتیاق میں  
 اے دل عقیق لب کے یہ آے ہیں مشتری  
 موتی نہ بوجھ زہرہ جبیں کے بلال میں

تیرے سخن کے نغمہ رنگیں کوں سن (ولی)  
توبا عرق کے بیچ عراقی • عراق میں

—————: 0 :—————

۷

( ۲۴۶ )

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں  
تیری بہنواں کوں دیکھ کر جزدان چھوڑا طاق میں  
مشرق سوں مغرب لگ سدا پھرتا ہے ہر ہر گھر ولے  
اب لگ سرج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں  
دل مست جام بے خودی اُس انجمن میں کیوں نہ ہو  
جیوں موج سے ہے ہر ادا ساقی سیہیں ساق میں  
تیرے دھن کوں دیکھ کر اے تو بہار عاشقان  
جیوں غنچہ گل ہر سحر جاتا ہوں استغراق میں  
اے صبح تجکوں نہیں خبر اُس مطلع افوار کی  
ہر چند عالم گیر ہے تو حکمت اشراق میں  
ایا ہے جب سوں دید میں وہ نور چشم عاشقان  
جیوں نور بستا ہے سدا مجھ دیدہ مشتاق میں  
تیری تواضع دیکھ کر ہرجا ہے اے جان (ولی)  
گر بو علی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق میں

—————: 0 :—————

۷

( ۲۴۷ )

ہوا تو خسرو عالم سبھی! شیریں مقالی میں  
عیان ہے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ انکھیاں میں ہے ظالم !  
 نہیں وہ رنگ مستی کا شراب پرتکالی میں  
 توی زلفاں کے حلقے میں دے یوں نقش رخ روشن  
 کہ جیسے ہند کے بھیتر لگیں دیوے دوالی میں  
 اگر چہ ہر سخن تیرا ہے آب خضر سوں شیریں  
 ولے لذت فرالی ہے پیدا تجھہ لب کی گالی میں  
 کہو اُس نور چشم و پستہ لب کوں آشتابی \* سوں  
 کہ جیوں بادام میں در مغز سوویں یک نہالی + میں  
 نظر میں نہیں ہے مردوں کی صلابت اہل زینت کی  
 نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں  
 (ولی) کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے موبہو خواہاں  
 جو گئی پایا ہے لذت تجھہ بھواں کے شعر حالی میں

—: 0 :—

۵

(۱۲۸)

چھپا ہوں میں صدائے بانسلی میں  
 کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں  
 نہ تھی طاقت مجھہ آنے کی لا  
 بزور آہ پہنچا تجھہ گلی  
 عیاں ہے رنگ کی شوخی سوں اے شوخ  
 بدن تیرا قباے صندلی میں  
 جو ہے تیرے دھن میں ر  
 کہاں یہ رنگ یہ خوبی

کیا جیوں لفظ میں معنی 'سری جن'  
مقام اپنا دل و جان ولی میں

—————; ۵; —————

۵

(۲۳۹)

تجہہ عشق کی اگن میں \* سجن جل گیا ہوں میں  
تیری گلی کی خاک سوں جا † دل ‡ گیا ہوں میں  
تجہہ سوز میں جلا ہے جو دل شمع کی نہیں  
پروانہ ہوئے اُس کے اُپر بل § گیا ہوں میں  
اے آفتاب دیکھ تیرے مکھ کی روشنی  
بے تاب ہوئے موم § نہیں گل گیا ہوں میں  
یہ پھر † کے دیکھنا ترا تجہہ دل پہ گہات ہے  
تیری نگہ کے رمز کوں اٹکل گیا ہوں میں  
تجہہ دل کا دیکھ سوز ادھک اے ولی مدام  
بولا پتنگ ہاتھ کوں یہاں مل گیا ہوں میں

—————: ۱۰: —————

۷

(۲۵۰)

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں  
آرسی شہرۂ عالم ہے پوری خوانی میں  
خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کوں  
نشہ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

\* (ن) سوں † (ن) کاجل ‡ مل § قربان

§ (ن) مہ کے † ہر پھر

جوہر آئینہ تجھہ خط کی سنا جب سوں خبر  
 موج کوہر کی نہن غرق ہوا پانی میں  
 خط کا آخر کون ہوا رخ پہ پری روئے گزر  
 مور کون راہ ملی ملک سلیمانی میں  
 دل بے تاب کہ اک آن نہیں اُس کون قرار  
 زلف دلدار سوں ہمسر ہے پریشانی میں  
 گل رخان بات اپس دل کی مجھے کہتے ہیں  
 بسکہ ہوں شہر آفاق سخن دانی میں  
 جز ولی بات اپس دل کی کسی پاس نہ کہہ  
 راہ ہر دل کون نہیں مطلب پنہانی میں

:O:

(۲۵۱)

D

باندھا ہے جب سوں شوخ نے خنجر کھر منیں  
 سب گلرخاں کے جیو پڑے ہیں خطر منیں  
 جو آب و رنگ تیرے سخن میں ہے اے سجن  
 ہرگز وہ آب و رنگ نہیں ہے گھر منیں  
 ہر وقت طبع راغب شربت ہے اے صنم  
 شاید ترے لبوں کا اثر ہے شکر منیں  
 جمعیت آسماں سوں توقع بجا نہیں  
 ہیں آفتاب و ماہ ہمیشہ سفر منیں  
 قوس قزح کا مصرع ثانی ہو اے ولی  
 تعریف اُس بھواں کی لکھوں جس سطر منیں

:O:

( ۲۵۲ )

سحر پرداز ہیں پیا کے نین  
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

اے دل اُس کے اگے سنبھل کر جا

تیغ بر کف ہیں میرزا کے نین

دل ہوا مجھ سے آج بیگانہ

دیکھ اُس رمز آشنا کے نین

جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں

دلبری میں وہ داربا کے نین

فرگستان کو دیکھنے مت جا

دیکھ اس فرگسی قبا کے نین

وہ ہے گلزار آبرو کا گل

حق نے جس کو دیے حیا کے نین

اے ( ولی ) کس اگے \* کروں فریاد

ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

————— : ۰ : —————

( ۲۵۳ )

جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نہیں

وہ اپس کی خودی بسرقتا نہیں

کیوں کہ سیری ہو حسن سون تیرے

دھوپ کھانے سون پیت بھرتا نہیں

پی کے لب سون پیا جو آب حیات

دور آخر تلک وہ مرتا نہیں

\* ( ن ) کنے



غیر تیرے خیال کے اے شوخ  
دل میں میرے دو جا اُترتا نہیں

اے (ولی) اس کے نقشِ عالی کوں  
غیر مافیِ دوجا چترتا نہیں

—————: ۵ :—————

۷

(۲۵۴)

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں  
راضی کسی طرح سستی اُس سوں \* خدا نہیں  
اے نور جان دیدہ ترے انتظار میں  
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں  
عشاق مستحقِ ترحم ہیں اے عزیز  
اُن کے شکستہ + حال پہ سختی روا نہیں  
ترشی اپس جبین سوں نکال اے شکر بچن  
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں  
اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل  
افسوس ہے کہ تجھہ سنیں رنگ وفا نہیں  
ترک لباس بسکہ کیا ہوں جہان میں  
تیری گلی کی خاک ورا + مجھہ قبا نہیں  
تالے اکھار کوہ کوں جیوں کاہ اے (ولی)  
عاشق کی سرد آہ کہ جس میں صدا نہیں

—————: ۵ :—————

(۲۵۵)

مجھ گلشن طوط جانا روا نہیں  
 اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نہیں  
 بغیر از نقد جان کی  
 مقام حسن کا دوجہ

کیا ہے عاشقاں کے خوں سوں رنگیں  
 کف خوں ریز پر رنگ حنا نہیں  
 سنا ہوں تجھ دکا با  
 کہ ہرگز چشم فر کس میور  
 تری زلفاں کے سنبھل کا منہ  
 ہوائے عشق بازاں ہے صبا نہیں  
 ترا قد دیکھ کر کہتی  
 کہ ہرگز سرو میں ایسی

ترا مکھہ دیکھنا ہے واجب العین  
 اداے فرض میں خوت و رجا نہیں  
 عجب ہے اے در دریاے  
 کہ تیرا دل مروت آشد  
 ولی تلو کی دانش پر نظر کر  
 بہار حسن کوں چندان بقا نہیں

: ۰ :

(۲۵۶)

موتے غم دفع کرنے کا وہ عالی جاہ قاصد نہیں  
 تو آدے کیوں موتے فز دیک کچھ گمراہ قاصد نہیں

ہوا ہے مجکوں یوں معلوم اس بے دست گاہی میں  
 کہ مجھ احوال پہنچانے کوں غیر از آہ قاصد نہیں  
 ورنہ مطلع کرنا نہیں غیرت روا رکھتی  
 بسا و سامان فزک اس راہ قاصد نہیں  
 خبرے جان و دل کا حال ہے قبحہ ہجر میں سادہ  
 جو آہ حال پہنچاتا کروں کیا آہ قاصد نہیں  
 دان دلہر گئی نہ پاوے حال عاشق کا  
 راز کے نامے سنی آگاہ قاصد نہیں  
 پاوے شاہد معنی ایس کوں جو کیا خالی  
 بریوسف کی پہنچانے کوں غیر از چاہ قاصد نہیں  
 بوں کر لکھوں اُس بے خبر کوں درد دل اپنا  
 درد فاسے کوں کوئی دل خواہ قاصد نہیں

—:O:—

۹

(۲۵۷)

، باج عالم میں دگر نہیں  
 میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں  
 عجب ہمت ہے اُس کی جس کوں جگ میں  
 بغیر از یار دے جے پر نظر نہیں  
 ے منہ دل راز الہی  
 رمی سوں دل کی درد سر نہیں  
 ہوا نہیں جب قلک خالی ایس سوں  
 گرفتاراں میں ہوگز معتبر نہیں

نہ دیوین راۓ تجکوں ملک دل میں  
 وفا کا جب تلک تجھ میں اثر نہیں  
 اپس کے مدعا کے آشیاں کوں  
 نہ پہنچے جب تلک ہمت کے پر نہیں  
 نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات  
 کہے کیا بے خبر جس کوں خبر نہیں  
 ہوا ہوں جیوں کہاں خم زور خم سوں  
 سننے میں تیرے آۓ جگر نہیں  
 ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں  
 کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں

—————:0:—————

۷

(۲۵۸)

مجکوں تجھ بن کسی سوں کام نہیں  
 فکر و ناموس و ننگ و نام نہیں  
 صف عشاق کوں بکعبہ قسم  
 غیر آوارگی امـــــام نہیں  
 قاصد دل نہیں ہے غیر از آۓ  
 اثر درد بن پیـــــام نہیں  
 گرچہ لچھن ترا ہے رام ولے  
 اے سجن تو کسی کا رام نہیں  
 زندگی جام عیش ہے لیکن  
 فائدہ کیا اگر مدام نہیں  
 عشق اُس کا ہے نا تمام جسے  
 بن کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو نخل آہ دے  
اے ولی گر وہ خوش خرام نہیں

—————:0:—————

۵

(۲۵۹)

خوش قدماں دل کوں بند کرتے ہیں  
نام اپنا بلند کرتے ہیں  
اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج  
سرو بازار قلند کرتے ہیں  
جس کوں بے قاب دیکھتے ہیں اُسے  
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں  
بند کرنے کوں عاشقان کے سدا  
زلف اپنی کہند کرتے ہیں  
اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال  
شہر پیرا پسند کرتے ہیں

—————:0:—————

۷

(۲۶۰)

خوب رو خوب کام کرتے ہیں  
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں  
دیکھہ خوباں کوں وقت ملنے کے  
کس ادا سوں غلام کرتے ہیں  
کیا وفادار ہیں کہ ملنے میں  
دل سوں سب رام رام کرتے ہیں  
کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں دے  
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ہیں جب اپنی زلفاں کوں  
صبح عاشق کوں شام کرتے ہیں  
صاحب لفظ اُس کوں کہہ سکیے  
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں  
دل لہجائے ہیں اے ولی میرا  
—رو قد جب خرام کرتے ہیں—

—:o:—

۵

(۲۶۱)

گل مقصد کا ہار تالے ہیں  
نقد ہستی جو ہار تالے ہیں  
کیوں نہ ہو راہ عشق نشتر زار\*  
تیری پلکان نے خار تالے ہیں  
دیکھہ اُس کے فین کے خنجر کوں  
چشم آہو کوں وار تالے ہیں  
کیوں کہ نکلے برے کے کوچے سوں  
زلف تیری نے مار تالے ہیں  
اے ولی شہر حسن کے اطراف  
خط سوں اُس کے حصار تالے ہیں

—:o:—

۷

(۲۶۲)

صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں  
پاکبازی ہے شمع راہ یقین

خوشہ چین جہاں جاناں ہیں  
 خومن ماہ و خوشہ پروین  
 ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار  
 بات کہنا نبات سوں شیریں  
 قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں  
 صورت ناز و معنی تہکیں  
 بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے  
 چشم میری ہے دامن گلچیں  
 زلف تیری ہے اے وفا دشمن  
 دشمن دین و دشمن آئیں  
 اے ولی تب نہاں ہو لیل فراق  
 جب عیاں ہو وہ آفتاب چین

—:O:—

۷

( ۲۶۳ )

فرش گر عاشق کریں تجھے راہ میں اپنے نین  
 تو نزاکت سوں رکھے نہیں اُس اُپر اپنے چرن  
 تجھے لبیاں کے رنگ کی خوبی کا کیا بولوں بیاں  
 چشم عاشق جب سوں ہیں کان بدخشاں و یمن  
 خط کے تئیں رحل زمرہ دیکھے تیری اہل فضل  
 بولے مصحف کھول کر گُرسی پہ بیٹھا ہے سخن  
 شمع لے انگشت حسرت منہ میں سرتاپا جلی  
 جب اپس کے مکھ سوں تو روشن کیا ہے انجمن  
 پھول کی پکھری پہ جو مارا ہے چنگل رنگ نے  
 دل نے توں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن

منہ پہ شیریں دل میں سنگیں حال معشوقوں دیکھہ  
 کیوں نہ مارے غم سوں تیشہ سر پر اپنے کوہکن  
 اے ولی اس کی گلی دل یاد کرتا ہے مدام  
 کیوں کرے نہیں یاد ہے ایہاں العجب الوطن

—:0:—

v

( ۲۶۴ )

سب چمن کے گلرخاں کا تو ہے زیب اے گلبدن  
 گلبدن تجھسا نہ دیکھا گرچہ دیکھا سب چمن  
 انجمن میں تجھے ورا دو جا نہیں گئی زیب ور  
 زیب ور تجھسا نہیں مانند شمع انجمن  
 خوش بچن تیرا فصاحت میں ہے مستثنائے وقت  
 وقت گرپاؤں تو تجھے مکھہ سوں سقوں میں خوش بچن  
 برہمن تجھے مکھہ کون دیکھا پاس ہندو زلف کے  
 زلف کے تاراں جنیئو\* کر کے سہجھا برہمن  
 دھن کے گالاں پر یہ بالاں کون جو دیکھا مثل گال  
 کال نے اس خان کون محبوب سہجھا مال و دھن +  
 تجھے دھن کی لذتاں میں معو پایا سیب کون  
 سیب کون ہے چاہ تب سوں جب سوں دیکھا تجھے ذقن  
 کئی جتن + سوں شعر بولا ہے ولی تجھے شوق سوں  
 شوق سوں جو برہمن رکھہ اس کون کر کر کے جتن

\* بر وزن فعولن

+ اس شعر کا مفہوم سمجھہ میں نہیں آیا۔ گالے (دوئی) کی  
 رعایت سے دھن پر رسمہ لگا دیا ہے —  
 † کئی چند



مجکوں ہے دارالامن پیو کا نقش چرن  
پیو کا نقش چرن مجکوں ہے دارالامن

پیو کا شیریں بچن مجکوں ہے آب حیات  
مجکوں ہے آب حیات پیو کا شیریں بچن

اے مہ سہیں بدن مکھہ کون آپس کے دکھا  
مکھہ کون آپس کے دکھا اے مہ سہیں بدن

مجھہ سوں گیا ما و من دیکھکے تیرے نین  
دیکھکے تیرے نین مجھہ سوں گیا ما و من

تجھہ سوں لگی ہے لکن اے دل باغ حیا  
اے گل باغ حیا تجھہ سوں لگی ہے لکن

زلف تیری برہمن مکھہ ہے ترا آفتاب  
مکھہ ہے ترا آفتاب زلف تیری برہمن

دستہ گل ہے سخن سن یہ بچن اے والی  
سن یہ بچن اے والی دستہ گل ہے سخن \*

\* ردیف فون میں پانچ اشعار کی ایک فزل اور دیکھی  
گئی جو ایک دیوان قلمی کے سوا کسی اور میں نہیں اور اتفاق  
سے وہ صفحہ دوسرے صفحہ سے ایسا وصل ہو گیا ہے کہ ادھر کے حروف  
ادھر چپک گئے ہیں۔ یہ مشکل دو شعر مکمل اور باقی نا مکمل  
ہوئے گئے جن کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین اگر کہیں اور  
پوری فزل پائیں تو تصحیح کر لیں:—

وصف اس زلف چلبھا کا اگر انشا کروں  
..... آخر اول موجہ دریا کروں

باقی صفحہ آئندہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶)

دیدۂ پر آشک مہروی گر مدد گاری کرے

ابر نیساں کی نمن گلیچ گھر پھدا کروں

ہو میسر متجکوں سہر جنت فردوس نہ

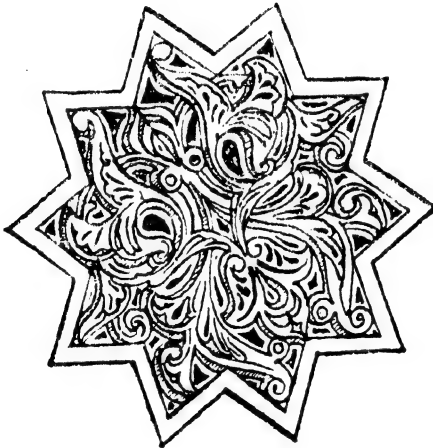
..... اس.... کی بند قبا..... کروں

باغ میں وہ گلبدن.....

..... لالہ کوں لے کر ساغر و صہبا کوں

مثل مرجنوں ہوں (ولسی) میں ساکن دشت جنوں

دل کے تئیں اُس رشک لیلیٰ کا اگر شیدا کروں



## دیف و

(۲۶۶)

۷

ہر رات اپنے لطف و کرم سوں ملا کرو

ہر دن کون عید بوجھ گلے سوں لگا کرو

وعدہ کیا تھا رات کہ آویں گے صبح کون

اے مہربان وعدے کون اپنے وفا کرو

حق تجھ سوں ہم دلام رکھے سبکوں رات دن

اس بات سوں مدام رقیبیاں جلا کرو

کب لگ رکھو گے طرز تغافل کون دل منیں

تک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو

جب لگ ہیں آسمان وزمین جگ میں برقرار

جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو

آیا ہوں احتیاج لے + تم پاس اے سجن

اپنے لبان کے خضر سوں حاجت روا کرو

یک بات ہے (ولی) کی سنو کان دھر سجن!

میری انکھان کے باغ میں دائم رہا کرو

—————:O:—————

۷

(۲۶۷)

چاہو کہ ہوش سر سوں ایس کے بدر کرو

یک بار اُس پوری کی کلی میں گزر کرو

ہے قصہ دراز کے سننے کی آرزو

اُس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

بوجھو ہلال چرخ کون ابروے پیو زال

اُس کی بھواں کے خم پہ اگر تک نظر کرو

• ن/ہکلام سبکو رکھ اُس سے + بیک حرکت

اُس گل کے گروصال کی ہے دل میں آرزو  
شبِ نیم فہن تمام افکھاں اپلی تر کرو

اے دوستانِ بے‌تنگ ہوا ہوں میں ہوش سوں  
پیتم کا فالوں لے کے مجھے بے خبر کرو

پہنچا ہے جس کے ہجر کی سختی سوں حال نزع  
اُس بے خبر کوں حال سوں \* میرے خبر کرو

ہر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں  
مسطار کے خط کوں رشتہ سلک گہر کرو

—————:O:—————

۵

(۲۶۸)

وحشی ملک عدم کوں تمہیں تسخیر کرو  
خون عنقا کے اگر رنگ سوں تصویر کرو  
دل دیوانہ عاشق کوں دو جی قید نہیں  
زلف کی موج سوں اُس پگ منیں زنجیر کرو  
گردِ خجلت کوں ندامت کے انچھو ساتھ ملا  
موردِ رحمت حق اس سستی تعمیر کرو  
صفحہٴ نین پہ پتائی کی سیاہی لے کر  
نقطہٴ خال کی تعریف کوں تحریر کرو  
عشق کہتا ہے ولی آکے باآواز بلند  
اے جوا ناں تمہیں سب درد + کوں مل پیر کرو

—————:O:—————

(۲۶۹)

چا ہو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو  
 اول اپس کوں عجز میں نقش چرن کرو  
 ہے گلرخاں کوں ذوق تہاشاے عاشقاں  
 داغاں ستنی دلاں کوں اپس کے چہن کرو  
 ثابت ہو عاشقاں میں جلا جو پتنگ وار  
 تارنگاہ شمع سوں اُس کا کفن کرو  
 گر آرزو ہے دل میں ہم آغوشی صنم  
 انچھواں سوں اپنے سیج پہ فرش سہن کرو  
 چا ہو کہ ہو ولی کی نہن جگ میں دوریہیں  
 انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاک چرن کرو



(۲۷۰)

مت تمہیں انتظار ماہ کرو  
 ماہ رو کوں چراغ راہ کرو  
 سفر عشق کا اگر ہے خیال  
 ہمت دل کوں زاد راہ کرو  
 مکھہ دکھاوے گا یوسف معنی  
 دل سوں گر دیکھنے کی راہ کرو  
 عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر  
 آہ وزاری کوں دو گواہ کرو  
 گل و بلبل کا گرم ہے بازار  
 اس چہن میں جدھر نگاہ کرو  
 سرخ روئی ہے عاشقاں کی تہام\*  
 گر رقیباں کوں روسیہ کرو

حال دل پر ولی کے اے جانان  
نظر لطف گاہ گاہ کرو

—:0:—

۹

(۲۷۱)

صعبت غیر میں جایا نہ کرو  
درد مندوں کوں گڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر دعویٰ ہے  
بے گناہوں کوں ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر طالب ہو  
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطر عشاق عزیز  
غیر کوں درس دکھایا نہ کرو

محبکوں ترشی کا ہے پرہیز صنم  
چین ابرو کوں دکھایا نہ کرو

دل کوں ہوتی ہے سبب! بے تاب  
زلف کوں ہاتھ لگایا نہ کرو

نگہ تلخ سوں اپنی ظالم  
زہر کا جام پلایا نہ کرو

ہم کوں برداشت نہیں غصے کی  
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاکبازاں میں ولی ہے مشہور  
اُس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

—:0:—

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو  
 گردش چشم کوں غارت گر ایہاں نہ کرو  
 فکر جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زہاد  
 زلف کو کھول غریبوں کوں پریشاں نہ کرو  
 عشق کا داغ ہے مشتاق \* نہک کا دائم  
 لب دلدار بنا اس کا نہک داں نہ کرو  
 تب تاک بوے محبت کی نہ پاؤ ہرگز  
 جب تاک ٹل کی نہن چاک گریہاں نہ کرو  
 لب تھارے ہیں شفا بخش رلی ہے بیہار  
 حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

—————:O:—————

عالم کوں تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو  
 غمڑے سوں اپنے غارت ایہاں نکو کرو  
 جمعیت آرزو ہے فلاطوں کوں خم منیں†  
 زلفاں دکھائے اس کوں پریشاں نکو کرو  
 آئینہ جہاں منور کوں کر عیاں  
 خوبان خود پرست کوں حیراں نکو کرو  
 زاہد چلا ہے صورت مہراب دیکھکر  
 ابرو دکھائے اس کوں پشیمان نکو کرو  
 ہے روز حشر روز مکافات ہر عمل  
 ہر اک کوں قتل خنجر مڑگاں نکو کرو

درکار ہے نثار\* کرس گوہر اے † عاشقان  
 انچھواں کوس صرت گوشۂ داماں نکو کرو  
 مدت سوں تجھے نگاہ کا مشتاق ہے ولی  
 کن نے کہا غریب پر احسان نکو کرو

—:O:—

۵

(۲۷۴)

غفلت میں وقت اپنا نہ کھو! ہشیار ہو، ہشیار ہو  
 کب لگ رہے گا خواب میں، بیدار ہو بیدار ہو  
 گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو  
 ظاہر پرستان سوں سدا بیزار ہو بیزار ہو  
 جیوں چتر داغ عشق کوں رکھے سر پر اپنے اولاً  
 تب فوج اہل درد کا سردار ہو سردار ہو  
 وہ نو بہار † عاشقی ہے جیوں سحر جگ میں عیاں  
 اے دیدہ وقت خواب نہیں بیدار ہو بیدار ہو  
 مطلع کا مصرع اے ولی درد زباں کر رات دن  
 غفلت میں وقت اپنا نہ کھو ہشیار ہو ہشیار ہو

—:O:—

۱۱

(۲۷۵)

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو  
 اس نو بہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو  
 اے یار گر منظور ہے تجھے آشنائی عشق کی  
 ہر آشنائے عقل سوں بے گانہ ہو بے گانہ ہو

\* (ن) نیا ز † بھوک حرکت

† (ن) وہ نور چشم عاشقان



میروی طرے ساغر بکف آیا ہے وہ مست حیا  
 اے دل نکلف ہو طرے مستانہ ہو مستانہ ہو  
 اُس آشنائے گوش سوں ہونا ہے مجھ کو آشنا  
 دریائے دل میں اے بچن\* دردانہ ہر دردانہ ہو  
 میرے سخن کوں مہر سوں سفتا ہے وہ رنگیں ادا  
 اے سرگزشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو  
 چاہے نہ شاہ حسن کوں لاوے اپس کے حکم میں  
 تک عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو  
 جاری رکھے گا کب تلمک رسم جفا و جور کوں  
 اے جان من ہر دل منیں جاذبہ ہو جاذبہ ہو  
 مجھ کوں خمار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر  
 اے گردش چشم پری پیماںہ ہو پیماںہ ہو  
 اس وقت پیتم کی نگاہ کرتی ہے † مشق دایری  
 یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو  
 اے عقل ب لگ رہم سوں یکجا کرے گی خار و خس  
 آیا ہے † سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو  
 عالم میں تھکوں اے ولی ہے فکر جمعیت اگر  
 ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

—————:0:—————

نہ دو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو  
 یہ خوبی کچھ سدا رھتی نہیں اے مہرباں سمجھو

\* (ن) سخن † (ن) نظارے کی مشق ‡ (ن) آتے ہی

کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بے تاب مجھہ دل کوں  
 ہوا ہوں دوستی باریک اے نازک میاں سمجھو  
 تمہارے نین نے زخمی کیا تیر تغافل سوں  
 کر رکے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کہاں سمجھو  
 تمہاری خیر خواہی کا بیاں ہے مجھہ زباں ادھر  
 یقین ہے مہر باں ہو مجھہ پہ گر میرا بیاں سمجھو  
 سخن کے آسنا سوں لطف رکھتا ہے سخن کہنا  
 ولی سوں بات کرنا ہے بجا اے دلستان سمجھو

۵

(۲۷۷)

ترا قد یو رشک قیامت اچھو  
 قیامت تلک یہ سلامت اچھو  
 تو خوباں کی صف میں ہوا بے نوا  
 مسلم تجھے یو امامت اچھو  
 ترے حسن کوں جس نے دیکھا نہیں  
 نصیبوں میں اُس کے ندامت اچھو  
 تجھے دیکھہ جو کُٹی اجارے حسد  
 سدا اُس کوں حاصل ملامت اچھو  
 ترا ذکر کرتا ہے دائم ولی  
 بچن اُس کے نت با کرامت اچھو



## ردیف ۴

۵

(۲۷۸)

سجین تک ناز سوں مجھہ پاس آ آہستہ آہستہ  
 چھپی باتاں اپس دل کی سنا آہستہ آہستہ  
 غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز  
 عذم اس بات کوں خاطر میں لا آہستہ آہستہ  
 ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کراے ظالم  
 رقیباں اس سبب ہوں گئے جدا آہستہ آہستہ  
 مبادا محاسب سرمست\* سن کر قان میں آوے  
 طنپورا آہ کا اے دل بجا آہستہ آہستہ  
 ولی ہرگز اپس کے دل کوں سینے میں نہ رکھہ غمگین  
 کہ بر لاوے کا مطلب کوں خدا آہستہ آہستہ

—:0:—

۷

(۲۷۹)

کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب + آہستہ آہستہ  
 کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ  
 وفاداری نے دلبر کی بچھایا آتش غم کوں  
 کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ  
 عجب کچھہ طاف رکھتا ہے شب خلوت میں گلو سوں  
 سوال † آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ  
 مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے § اے ظالم  
 کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

\* (ن) بد مست (ن) + مجھہ عشق نے ظالم کو آب

† (ن) اخطاب § (ن) آخر کو

ہوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی  
 کہ جیوں گلستا ہے آتش سوں کباب \* آہستہ آہستہ  
 ادا و ناز سوں آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سوں  
 کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ  
 ولی مجھ دل میں آتا ہے خیال یار بے پروا  
 کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

—:O:—

۴

(۲۸۰)

سجن تم مکھ ستنی کھولو نقاب آہستہ آہستہ  
 کہ جیوں گل سوں نکستا ہے گلاب آہستہ آہستہ  
 ایا نکھت کی کرسی سوں پسینا جب ز فنداں پر  
 کہ جیوں خم سوں نکستی ہے شراب آہستہ آہستہ  
 ہزاراں لاکھ خواباں میں سجن میرا چلے یوں کر  
 ستاروں میں چلے جیوں ماہتاب آہستہ آہستہ  
 سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جھلکاں نے  
 کیا عقد ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ +

\* (ن) گلاب

+ راقم حروف کے کلام خانہ میں جو دیوان ہے صرف اُس  
 میں یہ غزل نا تمام دیکھی گئی۔ اگرچہ غزل کے سات شعر  
 اُس دیوان کے حاشئے پر لکھ گئے تھے مگر جلد ساز نے تین  
 شعروں کو بالکل کاٹ دیا۔ اب تک اور کسی مطبوعہ وغیرہ  
 مطبوعہ دیوان میں اس غزل کا پتا نہیں چلا۔ البتہ ایک  
 گورکھپوری دیوان میں تیسرا اور چوتھا شعر دیکھا گیا جس  
 سے گمان ہوتا ہے کہ یہ غزل ثانی بھی ولی کی ہے۔ چونکہ  
 بقیہ تین شعروں کے درمیانی دو ایک لفظ حاشئے پر درج گئے  
 ہیں اس لئے اُن کی نقل ضروری نہیں سمجھی۔

ہوا ظاہر خط روے نگار آہستہ آہستہ  
 کہ جیوں کاشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ  
 کیا ہوں رفتہ رفتہ رام اُس کی چشم وحشی کوں  
 کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ  
 جو اپنے آن کوں مثل جو نگار اول کیا پائی  
 ہوا اُس سرو قد سوں ہیکار آہستہ آہستہ  
 برنگ قطرۂ سیہاب میرے دل کی جنبش سوں  
 ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ  
 اُسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل  
 جو گلو بیاں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ  
 مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سری حسن کے  
 کیا کعبے کوں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ  
 ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کو مکدر کر  
 کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

—:O:—

ہوے ہیں رام پیتم کے نین آہستہ آہستہ  
 کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ  
 مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا  
 لگی اُس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ  
 گریباں صبر کا مت چاک کراے خاطر مسکیں  
 سننے کا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے میں خلل ہو رہے تو برجا ہے  
 چمن میں جب چلے وہ گُلبدن آہستہ آہستہ  
 ولی سینے میں میرے پنچۂ عشق ستمگر نے  
 کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

:0:

( ۲۸۳ )

تجھہ مکھہ پہ جو اُس خط کا اندازہ ہوا تازہ  
 اب حسن کے دیواں کا شیرازہ ہوا تازہ  
 پھولاں نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھہ پر  
 تجھہ مکھہ پہ جب اے موہن یہ غازہ ہوا تازہ  
 اس حسن کے عالم میں تو شہرۂ عالم ہے  
 ہر نکھہ سوں ترا جگ میں اندازہ ہوا تازہ  
 سینے سوں لگانے کی ہوئی \* دل کوں اُمنگ تازی  
 آپس سستی جب تجھہ میں خمیازہ ہوا تازہ  
 جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوے باسی  
 جب شعور ولی تیرا یو تازہ ہوا تازہ

:0:

( ۲۸۴ )

گریاں ہے ابرچشم مری اشکبار دیکھ  
 ہے برق بے قرار مجھ بے قرار دیکھ  
 فردوس دیکھنے کی اگر آرزو ہے تجھہ  
 اے جیو پی کے مکھہ کے چمن کی بہار دیکھ

حیرت کا رنگ لے کے لکھ شکل بے خودی  
 تیرے ادا و ناز کوں معنی نگار دیکھ  
 وہ دل جو تجھے دتن \* کے خیالوں سوں چاک تھا  
 لایا ہوں تیری نذر بجائے افار دیکھ  
 اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس  
 سینے میں عاشقان کے اُتھا ہے غبار دیکھ  
 تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے  
 اے بوالہوس نہ پی کی طرف بار بار دیکھ  
 تجھے عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغدار  
 دل میں ولی کے بیٹھکے یو لالہ زار دیکھ

—:O:—

v

(۲۸۵)

جی چل بچل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھ  
 دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا \* خال دیکھ  
 ہر شب ہوں پیچ و تاب میں تجھے زلف کے سبب  
 گل کر ہوا ہوں بال نہن تیرے بال دیکھ  
 خوباں جو تجھے پہ رشک لجاویں تو کیا عجب  
 جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھ  
 اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا  
 گل کر ہوئے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ  
 مت کہہ اپس کے حال کوں رمال کے اگے  
 مصحف میں اُس جہاں کے اے جیو فال دیکھ

دونوں جہاں کی عید کی ہے آرزو اگر  
 پیتم کے ابروؤں پہ دو شکل ہلال دیکھہ  
 دل پیچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج  
 تجھ زلف تابدار کا پر پیچ حال دیکھہ

—————:O:—————

۵

(۲۸۶)

آج دستا ہے حال کچھہ کا کچھہ  
 کیوں نہ گزرے خیال کچھہ کا کچھہ  
 دل بے دل کون آج کرتی ہے  
 شوخ چنچل کی چال کچھہ کا کچھہ  
 سبکوں لگتا ہے اے پری پیکر  
 آج تیرا جہاں کچھہ کا کچھہ  
 اثر بادۂ جوانی ہے  
 کر گیا ہوں سوال کچھہ کا کچھہ  
 اے ولی دل کون آج کرتی ہے  
 بوے باغ وصال کچھہ کا کچھہ

—————:O:—————

۷

(۲۸۷)

تیرے نین کا دیکھکے سے خانہ آئنے  
 ہے تجھ نگاہ مست کا دیرازہ آئنے  
 اے شمع سر بلند ترا نور دیکھکر  
 سب جو ہواں کیا \* ہے سو پر وانہ آئنے

\* (ن) گھا - کئے ہیں



صافی اپس کی لے کے سنوارا ہے شوق سوں  
 رکھنے کوں تجھے خیال کا کاشافہ آئندہ  
 جب سوں پڑا ہے عکس ترا آئنے بہتر  
 تب سوں لیا ہے مشکل پری خانہ آئندہ  
 تجھے صاف سکھ پہ دیکھ کے یو خط جو ہراں  
 رنجیر پگ میں ڈال ہے دیوانہ آئندہ  
 تجھے نین کی یہ دیکھ کے پتلی کوں اے صنم  
 سرتا قدم ہے صورت بتخانہ آئندہ  
 مائنداس ولی کے ہوا مست و بے خبر  
 تجھے نین کا پیا ہے جو پیمانہ آئندہ

—:O:—

۷

(۲۸۸)

ترے غم میں مرے فیماں سوں گر جاری ہوں جیہوں اُتھ  
 کریں تعظیم اس سیلاب انچھو کی کوہ وھا سوں اُتھ  
 ترے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزون  
 سرو قد سوں کرے تعظیم میری سرو موزوں اُتھ  
 شکست فوج دل آساں ہے گر فیماں ترے ظالم  
 نگہ کی تیغ کوں لے کر کریں گر شب کوں شبخوں اُتھ  
 اگر تجھے حسن کی شہرت سنے اے غیرت لیلائی  
 عجب نہیں گر قبر سیتی چلے رسواے \* معجنوں اُتھ  
 ہماری نیک بختی سر پہ تیرے سایہ گستر ہے  
 عجب کیا گر تری خدمت منیں آوے ہمایوں اُتھ

قوی بیمار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہے  
 کیا ہے بندسور • عالم کے عرصے سوں فلا طوں اُتھ  
 ولی تیری نگاہ مست کی تعریف گر بولے  
 تو استقبال کوں آدے ہزاراں چشمے کوں اُتھ

—; 0;—

۵

(۲۸۹)

سن تو دل! کیوں تو پڑا اُس بت عیار کے ہاتھ  
 کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستمکار کے ہاتھ  
 دام میں آن کے صیاد سوں بلبل نے کہا  
 بیچنا مجھ کوں کسی آئنے رخسار کے ہاتھ  
 بوسے ان ہاتھوں کے لیتا ہوں میں ہر دم ہر آن  
 کیوں مدت سوں رہے ہاتھوں دلدار کے ہاتھ  
 جلد پھر اُس کوں ملاوے کہ مجھے دور رکھے  
 ایسی ہے بات مرے حضرت غفار کے ہاتھ  
 حشر کا خوت ولی کو تو نہیں ہے والہ  
 ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھ

• (ن) سر بسر



## دیفی

(۲۹۰)

۵

منگا کے پی کوں لکھوں میں اُس کی بے تابہی  
 لیا فین کی سفیدی سوں کاغذ آبی  
 لکھا پاک کے قام سوں میں اے کہاں ابرو  
 جگر کے خون سوں تجھہ تیغ کی سیہ تابہی  
 ہوا ہے جب سوں وہ نور نظر انکھاں سوں جدا  
 نہیں نظر میں مری تب سوں غیر بے خوابہی  
 نگہ کے جھار کا پھل تو ہے اے بہار کرم  
 تیرے \* جمال کے گلشن میں نت ہے سیرابی  
 ولی خیال میں اُس مہ کوں جو کوئی کہ رگھے  
 تو خواب میں نہ دے اس کوں غیر مہتابہی

—:O:—

(۲۹۱)

۶

۵

آیا وہ شوخ باندہہ کے خنجر کھر سستی  
 عالم کوں قتل عام کیا یک نظر سستی  
 طاقت رہے نہ بات کی پھر انفعال سوں  
 تشبیہہ تجھہ لبان کوں اگر دوں شکر سستی  
 غم نے لیا ہے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں  
 باندھا ہے جب سوں جیو کوں اس مو کھر سستی  
 غم کے چمن کوں باد خزاں کا نہیں ہے خوف  
 پہنچا اس کوں آب مری چشم تر سستی

---

\* (ن) اگر درخت کوں اُمید کے ہو سیرابی

یکبار جا کے دیکھہ ولی اس درس کے تمیں  
لکھتا ہوں جس کے وصف کوں آب گہرستی

—————;0;—————

۷

(۲۹۲)

اُس سوں رکھتا ہوں خیال دوستی  
جس چہرے پر ہے خال دوستی  
خشک لب وہ کیوں رہے عالم منیں  
جس کوں حاصل ہے زلال دوستی  
شع بزم اہل معنی کیوں نہ ہوے  
جس اُپر روشن ہے حال دوستی  
اُس سخن سوں آشنا ہے درد مند  
درد دوری ہے وہاں دوستی  
اے سجن تجھہ مکھہ کے مصحف میں مجھہ  
دیکھنا برجا ہے فال دوستی  
فیض سوں تجھہ قد کے اے رنگیں بہار  
تازہ و تر ہے نہال دوستی  
اے ولی ہر ان کر مشق وفا  
ہے وفا داری کہاں دوستی

—————:0:—————

۹

(۲۹۳)

جو گئی ہر رنگ میں اپنے کوں شامل کر نہیں گنتے  
ہمیں \* سب عاقلان مل! اُس کوں عاقل کر نہیں گنتے

رس مدر سے ۰ میں گر نہ دیوے \* درس درشن کا  
 تو اُس کو عاشقان اُستاد کامل کر نہیں گنتے  
 خیال خام کوں جو گُئی کہ دھووے صفحہٴ دل سوں  
 تصور کے مطالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے  
 جو بسہل نہیں ہوا تیری نگہ کی تیغ کا بسہل  
 شہیداں جگ کے اُس بسہل کوں بسہل کر نہیں گنتے  
 پرت کے پختہ میں جو گُئی سفر کرتے ہیں رات اور دن  
 وہ دنیا کوں بغیر از چاہِ بابل کر نہیں گنتے  
 نہیں جس دل میں پی کی یاد کی دُرمی کی بے تاب  
 تو ویسے دل کوں سارے دلبراں دل کو نہیں گنتے  
 رہے معروم تیری زلف کے مہرے سوں وہ دائم  
 جو گُئی تیری نین کوں زہر قاتل کر نہیں گنتے  
 نہ پاویں وہ جہاں میں لذت دایونگی ہرگز  
 جو تجھ زلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے  
 بغیر از معرفت سب بات میں گر گُئی اچھ کامل  
 ولی سب اہل عرفاں اُس کوں کامل کر نہیں گنتے

—: ۵ :—

(۲۹۳)

۵

بزرگاں کن جو گُئی اپنے \* کوں ناداں کر نہیں گنتے  
 سخن کے آشنا اُن کوں سخلداں کر نہیں گنتے  
 طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے  
 جو گُئی عاشق نہیں اُس کوں مسلمان کر نہیں گنتے

بولے (ن) نہیں † (ن) بیدر \* آپس

گریباں جو ہوا نہیں چاک پے تابى کے ہاتھوں سوں  
 گلے کا دام ہے اُس کوں گریباں کر نہیں گنتے  
 عجب کچھہ بوجھہ رکھتے ہیں سر آمد بزم معنی کے  
 تواضع نہیں ہے جس میں اُس کوں افسان کر نہیں گنتے  
 (ولی) واہ محبت میں وفا داری مقدم ہے  
 وفا نہیں جس میں اُس کوں اہل ایماں کر نہیں گنتے

—:0:—

۵

(۲۹۵)

سجی! تجھے بن ہمیں گلشن کوں گلشن کر نہیں گنتے  
 بعز تیرے مہ روشن کوں روشن کر نہیں گنتے  
 سکندر کیوں نہ جاوے بحر حیرت میں کہ مشتاقاں  
 تمہارے مکھہ اگے درین کوں درین کر نہیں گنتے  
 نہیں تیرے رقیباں سوں عداوت دل میں ہمنا \* کے  
 مروت دوستاں دشمن کوں دشمن کر نہیں گنتے  
 اگر انچھواں کے گوہر سوں مکمل نہیں ہوا دامن  
 محبت مشرب اُس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے  
 (ولی) دل میں ہمارے حاسداں کا خوف نہیں ہوگز  
 بعز دزدی کسی رھزن کوں رھزن کر نہیں گنتے

—:0:—

۵

(۲۹۶)

تجھے گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی  
 اُس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی  
 بالی نہیں عزیزاں! عاشق کے مارنے کوں  
 تا گوش کھینچتا ہے زریں کمان موتی

\* ہمارے

بے جا نہیں ہے ارزاں تجھے گوش میں سری جن!  
 مذکتا ہے تجھے نگہ سوں دائم امان موتی  
 اے شوخ جب کیا ہوں تعریف تجھے دتن \* کی  
 میرے سخن کوں سنکر پکڑا ہے کان موتی  
 بالی میں نازقیں کی رہتا ہے رات اور دن  
 مدت سستی (ولی) کا ہو کر پران موتی

—:0:—

۷

(۲۹۷)

کان لگ بیاں کروں میں تجھے لعل لب کی شوخی  
 جس کن ہے موے + سوں کم دارالعرب کی شوخی  
 حیرت سوں نہیں پڑی کوں پر مارنے کی طاقت  
 دیکھے جو یک نظر بھر تجھے نازو چہب کی شوخی  
 کستاخ ہوئے مہندی تیرے قدم لگی ہے  
 کسی رنگ سوں کہوں میں اُس بے ادب کی شوخی  
 ہیرے کا تجھے دنتن سوں روشن ہوا ہے ہردا  
 یاقوت سوں ادھک ہے تجھے رفگ لب کی شوخی  
 تجھے لب اگے سستی + ہے پستے کوں پست کر کر  
 ہور شرم سوں لہو میں تروی عنب کی شوخی  
 دل کرکے جیوں کھلونا تیرے اگے رکھا ہے §  
 منظور ہے جسے تجھے لہو و لعب کی شوخی  
 طفل طلب نے ہت سوں تجھے لب پہ دل بندھا §  
 معذور رکھے (وای) کے طفل طلب کی شوخی

—:0:—

\* دانت + بال + ملی § (ن) نذر کیا ہے § باندا

گیا ہے جب سوں سہی سرو فوبہار کرے \*

نگہ کے پگ منیں فچھواں سوں ہے قطار کرے \*

ہوا ہے بسکہ دوانہ + سجن کے قامت کا

قدم میں سرو کے ہے موج جو تبار کرے \*

اگرچہ بندرہا وصل ظاہری میں ولے

خیال یار سوں دل کو سکے † حصار کرے \*

وہ راحت دل و جاں جب وہاں مقام کیا

ہوا ہے درد دل و جاں بے قرار کرے \*

میں اپنی آنکھوں کوں والدہ فرش راہ کروں

گزر جو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے \*

سجن کی بزم سوں کیوں جاسکوں ولی باہر

جو قید § حلقہ کیسویے پائدار کرے \*

————— : 0 : —————

ترے قد کی نزاکت سوں دے مجھہ سرو جیوں لکڑی

ترے گلبرگ اب آگے خجل ہے پھول کی پکھڑی

کلاہ آبرو اُس کی اُتاری باغباں § بھویں پر

چمن میں پھول کی تالی تجھے جو دیکھکر اکڑی

ستم پرور سوں دکھ کہنا کتے پر لون لاناہے

نہ کہیو سراے جو کئی نہ بوجھے سر ہے یا ککڑی

\* کہے ہوئے + دیوانہ † دے § (ن) کہ

§ (ن) باغ میں گلیچیں



غریبی سوں نہ سمجھو سادہ دل بقال پرفن کوں  
 کہ جو کھا • اُن نے عاشق کوں بھواں کی ہاتھ لے تکرّی  
 نہ ہوے اے ولی حل ہرگز اُس کا عقدہ مشکل  
 تھا شے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

—:0:—

۵

(۳۰۰)

مجھہ دل میں بے دل کے سدا وہ دلبرے جاںاں بسے  
 جیوں روح قالب کے بھتریوں مجھہ منیں پلہاں بسے  
 پتلی میں میرے نین کے بستہا ہے دلبر عین یوں  
 پردے منیں ظلمات کے جیوں چشمہ حیراں بسے  
 اس دلبر بادلدار کا ہے تھور میرے دل منیں  
 یوں دل منیں رھتا ہے وہ جیوں دل منیں ایہاں بسے  
 ہے دل مرا دریائے غم اور نقش اُس لب سرخ کا  
 رھتا ہے میرے دل میں یوں دریا میں جیوں مرجاں بسے  
 یوں دل میں میرے اے ولی بستہا ہے وہ اہل شفا  
 سینے منیں جیوں بید کے ہر درد کا درماں بسے

—:0:—

۵

(۳۰۱)

یہ مرا رونا کہ ہے تیری ہنسی  
 آپ بس نہیں پر بسی ہے پر بسی  
 کل + رقیبوں میں کرم میرے اُپر  
 جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی

رات دن جگ میں رفیق بے کس  
بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی

سست ہونا عشق میں تیرے صنم!

نا کسی ہے نا کسی ہے نا کسی

باعث رسوائی عالم ولی

مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

—:0:—

۷

( ۳۰۲ )

زباں یار ہے از بسکہ یار خاموشی

بہار خط میں ہے بوجا بہار خاموشی

سیاہی خط شب رنگ سوں مصور ناز

لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

اُٹھا ہے لشکر اہل سخن میں حیرت سوں

غبار خط سوں صنم کے غبار خاموشی

ظہور خط میں کیا ہے حیا نے بسکہ ظہور

وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

ہمیشہ لشکر آفات سوں رہے محفوظ

نصیب جسکوں ہوا ہے حصار خاموشی

غرور زر سوں بجا ہے سکوت بے معنی

کہ بے صدا ہے صدا کو ہمار خاموشی

ولی نگاہ پر اُس خط سرمہ رنگ کون آج

کہ طور نور میں ہے سبزہ زار خاموشی

—:0:—

کیوں نہ آوے نشہ غم سوں دماغ عاشقی  
 باہر حیرت سوں ہے لبریز ایام عاشقی  
 اشک خوں آلود ہے سامان طغرائے نیاز  
 سہر فرمان وفا داری ہے داغ عاشقی  
 آب سوں دریا کے ہرگز کام نہیں عشاق کوں  
 گریہ حسرت سوں ہے سرسبز باغ عاشقی  
 گر طلب ہے تجکوں راز خانہ دل ہو عیاں  
 آہ کو آتش سوں روشن کر چراغ عاشقی  
 درد منداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی  
 گر نہ دیوے نالہ بلبل سراغ عاشقی

—————:0:—————

مشتاق ہیں عشاق تری بانگی • ادا کے  
 زخمی ہیں محبان تری شمشیر جفا کے  
 ہر پیچ میں چیرے کے ترے لپٹے ہیں عاشق  
 عالم کے دلاں بند ہیں تجھ بند قبا کے  
 لوزاں ہے ترے دست اگے پنجنہ خورشید  
 تجھ حسن اگے مات ملائک ہیں سہا کے  
 تجھ زلف کے حلقے میں ہے دل بے سرو بے پا  
 تک سہر کرو حال اُپر بے سرو پا کے  
 تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف  
 دفتر لکھ عالم نے توی مدح و ثنا کے

پریشان عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستمگر کے  
 بلاگرواں ہیں جیوں جو ہر نہیں تجھ تیغ و خنجر کے  
 دیے ہیں حق نے اس دنیا میں جنت کے قصور ان کوں  
 بجان و دل جو گئی مشتاق ہیں تجھ دور پیکر کے  
 توے اس حسن عالمگیر کوں کیمینیا اپس بر میں  
 مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے  
 اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں  
 رگ یا قوت سوں اول بناوں تار مسطر کے  
 ولی تیرے سخن یا قوت سوں رنگیں ہوے لیکن  
 خرداواں جہاں بھیتر کہاں ہیں آج جو ہر کے

:O:

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب نی  
 یہ تاب دیکھ تاب گئی آفتاب کی  
 تجھ حسن کے دریا کا سنا جوش جب سستی  
 پر نم ہیں اشتیاق سوں آفکھاں حباب کی  
 جگ، تجھ لبان کے دیکھ تبسم کوں سدہ ستا  
 زنجیر پائے عقل ہے موج اس شراب کی  
 دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیم خواب  
 صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب کی  
 ہر شعر میں ولی کے تو کر فکر سوں نگاہ  
 ہر بہت مجھ غزل منیں ہے افتخار کی

جس کو لذت ہے سخن کے دید کی  
 اُس کوں خوش وقتی ہے صبح عید کی  
 دل مرا موتی ہو تجھ بالی میں جا  
 کان میں کھتا ہے باتاں بھید کی  
 زلف نہیں تجھ مکھ پراے دریاے حسن  
 موج ہے یہ چشم خورشید کی  
 اُس کے خط و خال سوں پوچھو خبر  
 بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی  
 تجھ دھن کوں دیکھ کر بولا ولی  
 یہ گلی ہے گلشن اُمید کی

—:0:—

تجھ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی  
 تجھ زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی  
 تیرے نین کے دام میں بادام بند ہے  
 چھوڑی ترے لبان ستی پستے نے پستگی \*  
 تجھ قد کی راستی نے کیا بند سرو کوں  
 آزادگی سوں آج ہوئی اُس کوں رستگی  
 تجھ زلف سحر ساز کے جلوے کے فیض سوں  
 بے طاقتی میں ہر ش نے پائی ہے خستگی  
 مجلس سوں جب ولی ہی وہ شیریں ادا آٹھا  
 عشق رت کے قار ساز نے پائی شکستگی

اُس کوں حاصل جگ میں ہو کیوں کر فراغ زندگی  
 گردش افلاک ہے جس کوں ایام زندگی  
 بے عزیزان سیر گلشن ہے کل داغ الم  
 جنت احباب ہے معنی میں باغ زندگی  
 لبِ ہین تیرے فی الحقیقت چشمہ آبِ حیات  
 خضر خط نے اس سون پایا ہے سراغ زندگی  
 جب سون دیکھا نہیں نظر بھر کاکل مشکین یار  
 تب سون جیوں سنبل پریشان ہے دماغ زندگی  
 آسماں میروی نظر میں گلبہ تاریک ہے  
 گر نہ دیکھوں تجکوں اے چشم و چراغ زندگی  
 لائے خوفیں کفن کے حال سون ظاہر ہوا  
 بستگی ہے خال سون خوباں کے داغ زندگی  
 کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات  
 ہے نگاہ گرم گل رویاں چراغ زندگی

:O:

جسے عشق کا تیر کاری لگے  
 اُسے زندگی کیوں نہ بہاری لگے  
 فہ چھوڑے محبت دم سرگ تک  
 جسے یار جانی سون یاری لگے  
 نہ ہووے اُسے جگ میں ہرگز قرار  
 جسے عشق کی بے قراری لگے

---

\* (ن) جگ میں - پھر کے

ہر اک وقت سجدہ عاشق زارہ کوں  
 پیارے توی بات پیاری لگے  
 ونی کوں کہے تو اگر یک بہن  
 رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

—————:O:—————

۵

(۳۱۱)

فرگس قلم ہوئی ہے سجن تجہہ نیں اگے  
 شکر تہی ہے آب میں تیرے بہن اگے  
 غنچے کوں گل کے حال میں آنا معال ہے  
 تیرے دھن کی بات کہوں کر چمن اگے  
 تالا ہے تیرے چیرے نے غنچے کوں بیچ میں  
 ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیروں اگے  
 ہے تجہہ نیں کے پاس مرا عجز بے اثر  
 زاری نہ جاوے پیش کدھی راہزن اگے  
 کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر  
 لایا ہے سر نیاز سوں تیرے چمن اگے

—————:O:—————

۵

(۳۱۲)

تعریف اُس پرو کی جسے تم سناؤ گے  
 تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤ گے  
 جس وقت سر کرو گے بیاں اُس کی زلف کا  
 سو دازدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤ گے

جس وقت اُس کے حسن کوں دیکھو گے بے حجاب  
 حیران ہوں کیوں کہ جامے میں اپنے سہاؤ کے

طوبیٰ طرے نہ دیکھو گے ہرگز نکاح بھر  
 گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤ کے  
 دو گے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف کی  
 آتش نہیں رقیب کا سینہ جلاؤ گے

۱۳

(۳۱۳)

ترا قد دیکھ اے سید معالی  
 ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی  
 ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر  
 ہوے ہیں گلرخاں جیوں نقش قالی  
 شفق لوہو میں تو با سر سوں پک لگ  
 تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی  
 ہوا تیرے خیالوں سوں سراپا  
 مرا دل مثل فانوس خیالی  
 تری آنکھیاں دسیں مجھ یوں سیہ مست  
 پیسا گویا شراب پر تگالی  
 کیا ہے خوں سوں آرز لعل کا رنگ  
 ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی  
 خیال اس خال کا از بس ہے دلہسپ  
 نہیں دنیا میں یک دل اس سوں خالی  
 ترے لب اور ترے ابرو کے دیکھ  
 پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی



تری افکھیاں میں دورے دیکھ کر سرخ  
 بنائی خلق نے ریشم کی جالی  
 کرے تا استراحت مجھ افکھا میں  
 کیا ہے دو پلک توشک نہالی  
 اگر پوچھے وہ بے پروا سرا نالوں  
 کہوں • مشتاق رند لا ابالی  
 ہوئے معزول خوباں جگ کے - جب سوں  
 ہوا تو حسن کے کشور کا والی  
 ولی تب سوں ہوا ہم کار فرہاد  
 سنا جب سوں تری شیریں مقالی

—:O:—

۵

(۳۱۲)

کرتی ہے دل کوں بے خود اس دلربا کی گالی  
 گویا ہے جام حیرت اُس خوش ادا کی گالی  
 کس ناز و کس ادا سوں آتی ہے اے عزیزاں  
 ہے میرزا ادا میں اُس میرزا کی گالی  
 مدت کے بعد گرمی دل کتی فرو ہوئی ہے  
 شربت ہے حق میں میرے اس بے وفا کی گالی  
 گلزار سوں جفا کے کیوں جاسکوں میں باہر  
 کرتی ہے بند دل کوں گلگوں قبا کی گالی  
 جیوں گل شگفتگی سوں جامے میں نہیں سہاتا  
 جب سوں سنا ولی نے رنگیں ادا کی گالی

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی  
 آقا ہے جس پہ صادق مفہوم ہے مثالی  
 وحشی نگہ کون ہرگز مسند نشین نہ پاوے  
 معروم صید سون ہے ہر آن شیر قالی  
 جز رمزداں نہ پہنچے معنی کون اُس کے ہرگز  
 مد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی  
 ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی مہن  
 تیرے لبوں کا گویا شاگرد ہے زلالی \*  
 جب لگ سری حقیقت تفصیل سون نہ بوجھ †  
 ہرگز نہ ہو مسخر وہ رفت لا ابالی  
 غہرت سون † کام فرما فامہرمون سون مت مل  
 اے نوجواں نہیں ہے ہنگام خرد مالی  
 آزدگی سون اُس کی مت خوت کر ولی تو  
 ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی  
 —:0:—

اگر گلشن طرے وہ نو خط رنگیں ادا نکلے  
 گل ریعہاں سون رنگ و بو شتابی پیشوا نکلے  
 کھلے ہر غنچہ دل جیوں گل شاداب شادی سون  
 اگر تک گھر سون باہر رہ بہار دلکشا نکلے  
 غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر  
 بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

نثار اس کے قدم اوپر کروں انچھو اُن کے گوہر سب  
 اگر کرنے کوں دل جوئی وہ سرو خوش ادا نکلیے  
 صنم آگئے کروں گا فائز بے قاب کوں ظاہر  
 مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلیے  
 رہے مافند لعل بے بہا شاہان کے تاج اوپر  
 محبت میں جو گئی اسباب ظاہر کوں بہا نکلیے  
 بخیلی درس کی ہرگز نہ کیجواے پری پیکر  
 ولی تیری گلی میں جب کہ مافند گدا نکلیے

—:O:—

v

(۳۱۷)

اگر باہر اپس کے گھر سوں موہن یک قدم نکلیے  
 تہا شا دیکھنے اس کا ہر اک سینے سوں غم نکلیے  
 ترے مکہ کے گلستان کی اگر حوراں میں شہرت ہو  
 تو ہر یک مست ہو کر چھوڑ گلزار ارم نکلیے  
 اگر اے رشک چین جاوے تو، کرنے سیر ملک چین  
 تو ہر دیول سوں استقبال کوں تیرے صنم نکلیے  
 ترے اس حسن پر مائل ہیں جگ کے زاہد و عابد  
 یہ شہرت سن عجب نہیں\* گریہودی سوں ادھم † نکلیے  
 اگر ملک عرب میں تو دکھاوے † آنکھ کا جلوہ  
 تو اس کی دید کوں بے خود ہو آہوے حرم نکلیے

\* (ن) یوسف از ملک عدم

† کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ پہلے یہودی تھے۔ سلسلہ نسب

یہ ہے۔ ابراہیم بن ادھم بن سلیمان المنصور بلخی۔ سنہ ۲۶۱

یا سنہ ۲۶۶ ہجری میں وفات پائی۔

† (ن) جائے یک جاوہ

فجر کے وقت گر دایر چلے حہام کی جانب  
 تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمہ گرم نکلے  
 دای سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا  
 تو جیوں دیوانہ زنجیر پگ میں لے ہراک قلم نکلے

—————: 0 :—————

۵

(۳۱۸)

اگر تک گھر سوں وہ گلگروں قبا شیریں بچن نکلے  
 مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے  
 ہراک نقش قدم سوں دستہ گل جلوہ پیرا ہوے  
 اگر سیر گاستاں کوں وہ رشک صد چمن نکلے  
 ختن میں ہو رخطا میں ہوے آہو کی نہ پاوے کُشی  
 نگہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے  
 بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر  
 عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برہمن نکلے  
 چراغاں کوں نہ ہووے گرمی بازار کیوں آخر  
 ولی جب جانب مجلس وہ زیب افجہن نکلے

—————: 0 :—————

۹

(۳۱۹)

چہوڑ اے شوخ طرز خود کامی  
 مت ہو ہر دبدبہ باز کا دامی  
 تہہ لب و زلف کے تہاشے کوں  
 چاکے آئے ہیں مصری و شامی

زلف تیری ہوئی ہے چرب زباں  
حفظ کر کر قصیدۂ لامی

باغ میں تجھ انکھیاں سوں پایا ہے  
گل فرگس تشخص جامی  
نامۂ حسن پر نگہ کر دیکھ  
پی کی انکھیاں \* ہیں مہر بادامی  
اے نکیں لب کیا ہے حق نے تجھ  
نو نہالان حسن میں نامی  
چشم رکھتا ہوں اے سجن کہ پڑھوں  
تجھ نگہ سوں قصیدۂ جامی

پستہ لب تجھ انکھیاں کوں کر کر یاد  
پہنتا + ہوں قباے بادامی  
اے ولی غیر عشق حوت دگر  
پختہ مغزاں کے نزد ہے خامی

—:0:—

۵

(۳۲۰)

تری انکھیاں کوں دیکھے دل ہے آہوے بیابانی  
تری زلفاں سوں جی ہے بستۂ دام پریشانی  
ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا فالان ممل بلبل کے  
ترے مکھ نے کیا ہے جب سوں جگ بیہتر گلستانی  
ہوا یا قوت رنگیں دیکھ تیرے لعل رنگیں کوں  
ہوا سرسبز جو تجھ خط میں دیکھا رنگ ریحانی

سجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل  
 مجھے تیری گلی کی خاک ہے تخت سلیمانی  
 ولی کوں کرتے نزدیک کئی دیکھے تو یوں بوجھ  
 لگی ہے صفحہ ہستی اُپر تصویر حیرانی

—: 0 :—

۸

(۳۲۱)

چیتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی  
 پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی  
 آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کوں  
 کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرافی  
 دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شب  
 تجھے زاف کی تعریف میں امواج معانی  
 کیا تاب مرے دل کوں، کہ آئینہ فولاد  
 تجھے حسن کی ہیبت سوں ہوا صورت پانی  
 ہو شہ مجھے احوال سوں واقف، کہ دیا ہے  
 تجھے زبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی  
 دریا ستنی نسبت ہے بجا طبع کوں میروی  
 اس مرتبہ امواج سخن کی ہے روانی  
 معشوق کی سب گرمی ظاہر پہ نظر کر  
 پروانے کوں جیوں شمع سوں اخلاص و بانی  
 مت دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز  
 اے باعث جہمیت ایام جوانی

—: 0 :—

(۳۲۲)

ترا لب دیکھہ حیواں یاد آوے  
ترا مکھہ دیکھہ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین جب دیکھوں نظر بہر  
مجھ تب فرگستان یاد آوے

تری زلفاں کی طولانی کون دیکھہ  
مجھ لیل زمستان یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھہ  
بہار سنبلستان یاد آوے

ترے مکھہ کے چمن کے دیکھنے سوں  
مجھ فردوس رضواں یاد آوے

تری زلفاں میں یو مکھہ جو کہ دیکھہ  
اُسے شمع شبستان یاد آوے

جو کئی دیکھہ مری انکھیاں کون روتے  
اُسے ابر بہاراں یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کون دیکھہ  
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھہ  
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

— . 0 . —

(۳۲۳)

اُس وقت مرے جیو کا مقصود ہر آوے  
جس وقت مرے برمنیں وہ سیمبر آوے

انکھیاں کی کروں مسند\* و پتلی کا کروں بالش+  
 وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے  
 اُس وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی  
 جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے  
 جامے منیں غنچے کی فہن وہ نہ سکوں میں  
 گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے  
 گر اُس مہ داجو کا گزر میری طرت ہو  
 دل کے شجر خشک کوں پھر برگ و بر آوے  
 اُس وقت مجھے دعویٰ تسخیر بجا ہے  
 جس وقت میرے حکم میں وہ عشوہ گراوے  
 تجھے چشم سیہ مست کے دیکھے سستی زاهد  
 تجھے زلف کے کوچے منیں ایہاں بسر آوے  
 تجھے لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر  
 ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے  
 جس آن ولی وصف کروں پی کے دتن کا  
 ہر شعر مرا غیبت سلک گھر آوے

:0:

(۷)

(۳۲۳)

سرود عیش گاویں ہم، اگر وہ عشوہ ساز آوے  
 بجاویں طبل شادی کے + اگر وہ دل نواز آوے  
 خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر § مجکوں  
 رکھوں نشہ فہن آنکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

\* (ن) پلکان کا کروں فرہ + تکیہ † (ن) کا § (ن) دل



جنون عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت  
 اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے  
 ادب کے اہتمام آگے نہ پاوے بار وہاں ہرگز  
 ترے سائے کی پابوسی کوں گر رنگ ایاز آوے  
 عجب نہیں گر گلاں دوریں پکڑ کر صورت قہری  
 اداسوں جب چہن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے  
 پرستش اُس کی میرے سر پہ ہوے سرستی لازم  
 صنم میرا رقیباں کے اگر ملنے سوں باز آوے  
 ولی اُس گوہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی  
 مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینے میں راز آوے

—:0:—

(۱۳)

(۳۲۵)

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دھن آوے  
 گلزار میں غنچے کے دھن پر سخن آوے  
 تا حشر اُتھے بوے گلاب اُس کے عرق سوں  
 جس بر مٹیوں یکبلر وہ گل پیرھن آوے  
 سایہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی  
 گر خواب میں وہ نوخط شیریں بچن آوے  
 مجھے حال اُپر ہالہ مہ رشک لجاوے  
 جس وقت مجھے آغوش میں وہ سیم تن آوے  
 گر حال میں رقت کے ترے لب کوں کروں یاد  
 ہر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

کھینچیں اپس آنکھیاں منیں جیوں کھل جواہر  
 عشاق کے گر ہاتھ وہ خاک چرن آوے  
 یک گل کوں اپس حال میں اُس وقت نہ پاوے  
 جس وقت چہن بیچ وہ رشک چہن آوے  
 عالم میں توے ہر ش کی تعریف کیا ہوں\*  
 ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سخن آوے  
 گر ہند میں تجھ زلف کی کافر کوں خبر ہو  
 لینے کوں سبق کفر کا ہو برہمن آوے  
 ہرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر  
 جس دھن میں یکبار وہ فاذک بدن آوے  
 تجھ برو کے اگر وصف کوں تحریر کروں میں  
 ہر لفظ کے غنچے ستی ہوے سہن آوے  
 تا حشر کرے سیر حیاقی† کے چہن میں  
 گر گور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے  
 برجا ہے اگر جگ میں (ولی) پھوڑے دجے بار  
 رکھہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن □ آوے

—:O:—

۵

(۳۲۶)

کسی کی گر خطا اوپر توے ابرو پہ چیں آوے  
 نہ سمجھا کر سکے تجھ کوں اگر غفور چیں آوے  
 بجز تیرے دھن ہوگز نہ چاہوں دولت عنقا  
 اگر خرشید سافندہ فلک زیر نگین ○ آوے

† (ن) خیاباں

+ (ن) دجے

\* (ن) میں کی ہے

○ (ن) زمیں

□ شاعر

نہ جاوے کچھہ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی  
 اُجالا تب ہو مجھہ گھر میں کہ جب وہ مہ جبیں آوے  
 کہیں مجھہ دل کوں سب مل خاتم مہر سلیمانی  
 خیال لعل دلبر اُس میں گر ہو کر فگیں آوے  
 (ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب جبکہ وہ ظالم  
 کھر سوں کھینچتا خنجر، چڑھاتا آستین آوے

—————:0:—————

۵

(۳۲۷)

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھہ گلی آوے  
 نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے  
 سرود عشق مجھہ دل میں لبالب ہے عجب مت کر  
 اگر مجھہ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے  
 تماشا دیکھنے تیرے دھن کا اے گلستاں رو  
 برفنگ گل نکل کر\* ہر چمن سوں ہر گلی آوے  
 کروں کیا اے سجن تجھہ پر مرا افسوں نہیں چلتا  
 وگرنہ اک اشارت میں پری مجھہ گھر چلی آوے  
 غرور حسن نے تجھ کوں کیا ہے اس قدر سرکش  
 کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھہ گھر (ولی) آوے

—————:0:—————

۵

(۳۲۸)

اگر بازار میں خوبی کے وہ رشک پری آوے  
 عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشغول آوے

\* (ن) گریبان چاک ہو کر

قلم نرگس کی جب لے کر لکھوں تجھہ چشم کی خوبی  
 ہزاراں آفریں کوتا سرے گھر غمیری \* آوے  
 کبھی خاطر منیں خطرہ نہ آوے حور جنت کا  
 اگر یک بار مجھہ خلوت میں وہ رشک پری آوے  
 سجن! میں خواب میں دیکھا ہوں تیرے مکہ کا آئینہ  
 عجب نہیں گرم سرے گھر دولت اسکندری آوے  
 وای رکھتا ہوں سینے میں ہزاراں گوہر معنی  
 دکھاؤں اپنے جوہر آوے اگر گئی جوہری آوے

—: 0 :—

۵

(۳۲۹)

ل

یک بار گر چہن میں وہ ذر بہار جاوے  
 بلبل کے دل سوں گل کا سب اعتبار جاوے  
 آوے اگر کرم سوں مافند ابر رحمت  
 دیکھے سوں آب اُس کی دل کا غبار جاوے  
 چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زباں پر  
 البتہ آرسی کے دل سوں غبار جاوے  
 جاتی ہے حاسداں کے یوں دل میں بیت میری  
 سینے میں دشمنان کے جیوں ذوالفقار جاوے  
 مستی نے تجھہ فین کی بے خود کیا ولی کون  
 آوے جز بزم سے میں کیوں ہوشیار جاوے

—: 0 :—

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب دریا پہ چل جاوے  
 غجب نہیں اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے  
 کہاں طاقت ہے ہراک کون کہ دیکھے تجھے طوت ظالم  
 ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھے تل جاوے  
 لگے بوسات انچھواں کی ہراک کے دیدہ ترسوں  
 جہاں مافند بچلی کے مرا چنچل چبل جاوے  
 تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا  
 تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے  
 ترے فدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز  
 رقیب روسید جاوے تو اس گھر سوں خلل جاوے  
 چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی  
 دل بلبل کے مافند \* ہر تل خوش رنگ جل جاوے  
 کروں جب آۛ و قالہ کا علم برپا ترے غم میں  
 مرے انچھواں کی فوجاں سوں ندی کا پور چل جاوے  
 تری انکھیاں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری  
 غزالاں صید ہو آویں جہاں میری غزل جاوے  
 ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صات چہرے پر  
 کہ اُس کے وصف لکھنے میں قام کا پگ پھسل جاوے

دل چھوڑ کے، یار کیوں کہ جاوے  
 زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے

جب لگ نہ ملے شراب دیدار

انکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں

جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

انچھواں کی اگر مدد نہ ہوے

مجھے دل کا غبار کیوں کہ جاوے

مہکن نہیں اب ولی کا جانا

ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

— ۰ —

۷

(۳۳۲)

اگو وہ رشک گلزار ارم گلشن طرت جاوے

عجب نہیں باغ میں مالی کیسے پورا اپنے پچھتاوے

کہاں ہے تاب مانی کون کہاں بہزاد کون طاقت

کہ تیری ناز کی تصویر تجھ کوں لکھ لے دکھلاوے

رکھے جیوں دانہ تسبیح\* عنبر طبلہ دل میں

خمال خال دلبر عاشق بے دل اگر پاوے

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی

کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سروسوں ہوش لے جاوے

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں

نہیں گئی اُس ہتیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کرشانہ آویزی

اگر انصاف کوں وہ ناز نہیں تک کام فرماوے

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ  
پری زادان معنی کوں جو گئی گُرسی پہ ہتھلارے

—:o:—

۱۰

(۳۳۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گل رنگیں ادا ہووے  
خزان خاطر عاشق بہار مدعا ہووے  
ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مافند تجھ غم میں  
بجا ہے گر کشش تیری بھواں کی کھربا ہووے  
برنگ گرد باد اس کوں کرے عالم میں سر گرداں  
جسے عشق بلا انگیز خوباں رھنما ہووے  
نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ  
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے  
اپس کے کعبہ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں  
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی فنا خدا ہووے  
چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا  
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے  
پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے  
شہادت گاہ عاشق چشمہ آب بقا ہووے  
نہ ہوے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری  
تمہارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے  
جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے  
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے  
ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچا آب حیواں کوں  
اگر خضر خط خوباں ہمارا رھنما ہووے

—:o:—

گرمی سوہ وہ پری روجب شعلہ تاب ہووے  
 بر جا ہے دل جلے کا سینہ کباب ہووے  
 جو تجھ سوں ہو مقابل وہ شرم سوں عجب نہیں  
 جیوں عکس آرسی میں گر غرق آب ہووے  
 تصویر تجھ پری کی دیکھا ہے جس نے اُس کا  
 بر جا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے  
 آلودہ کیوں نہ ہووے دامن پاک زاہد  
 جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے  
 شہنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل  
 وہ گل بدن چہن میں جب بے حجاب ہووے  
 تیرے لبوں کے آگے بر جا ہے اے پری رو  
 گر آب زندگانی موج سراب ہووے  
 کیوں بے خودی نہ آوے اُس وقت اے ولی مجھ  
 وہ سرو ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

—————:0:—————

تجھ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہووے  
 عالم تھام روشن جیوں آفتاب ہووے  
 آوے تو کیا عجب ہے شیشے پہ دل کے آفت  
 جس وقت وہ ستہگر مست شراب ہووے  
 بر جا ہے انجمن میں اُس دلربا کی اے دل  
 گر تار سوں نگہ کے تار رباب ہووے



کیوں کر رہے عزیزاں قاریکی شب غم

وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سوں دیکھتا ہوں تیری طرف اے گلرو\*

تا وہ رقیب بد خو جلیل نقاب ہووے

ہے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ

اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کون

وہ چشم مست سر خوں جب نیم خواب ہووے

—————; 0; —————

۵

( ۳۳۶ )

اگر موہن گرم سوں مجھہ طرف آوے تو کیا ہووے

اذا سوں اُس قد نازک نوں دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھے اُس شوخ کے ملنے کا دائم شوق ہے دل میں

اگر یکبار مجھہ سوں آئے ملجاوے تو کیا ہووے

رقیبوں سوں نہ ملنے میں نہایت اُس کون خوبی ہے

اگر دانش کون اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

پیا کے قند لب اوپر کیا ہے ہت مرے دل نے

محبت سوں اگر تک اُس کون سمجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہوں اُس موہن سوں † ہر اک بات پردے میں

اگر میرے سخن کے مغز کون پاوے تو کیا ہووے

—————; 0; —————

اگر مجھ کن \* تو اے رشک چمن ہووے تو کیا ہووے  
 نگہ میری کا تیرا مکھہ وطن ہووے تو کیا ہووے  
 سیہ روزاں کے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کوں  
 اگر یک نس تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے  
 تری باقاں کے سلیے کا ہمیشہ شوق ہے دل میں  
 اگر یکدم تو مجھ سوں ہم سخن ہووے تو کیا ہووے  
 موا + جو شوق میں تجھہ دیکھنے کے اے ہلال ابرو  
 اُسے انکھیاں کے پردے کا † کفن ہووے تو کیا ہووے  
 ولی غنچہ نہن اک رات اس ہستی کے گلشن میں  
 اگر مجھہ بر میں وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

—:O:—

وہ محبت میں تری فانی ہوے  
 روز و شب جو معر حیرانی ہوے  
 دیکھہ تجھہ ابرو کی جوہر دار تیغ  
 جوہراں تلوار کے پانی ہوے  
 تجھہ بین کے خنجران پر کر نظر  
 دیدہ بازاں چشم قربانی ہوے  
 اے سجن تیری پرت کے دوست کے  
 دوستان سب دشمن جانی ہوے  
 جب سوں تو کھایا ہے پان اے آفتاب  
 تیرے اعل اب بدخسانی ہوے

تجہ دہان کا عدم کی یاد سوں  
 بات میں عشاق سب فانی ہوئے  
 تجہ دفتن کی دیکھ خرابی گوہراں  
 غرق دریاے پشیمانی ہوئے  
 تجہ کوں جو دیکھ \* یہاں اے صبح رو  
 جیروں سرج دل اُن کے نورانی ہوئے  
 عشق میں اُس رشک لیاؤں کے ولی  
 تل معذوں کے بیابانی ہوئے

—:O:—

۹

(۲۳۹)

عشاق کی تسخیر کوں بالا یہ بلا ہے  
 یا فاز مجسم ہے کہ + تصویر ادا ہے  
 از بسکہ دل اُس رشک پری پر جو بندھا + ہوں  
 ہر مرسوں میرے رنگ جنوں جلوہ نہا ہے  
 یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی  
 یا ہر میں گل اندام کے گل رنگ قبا ہے  
 جاتا نہیں گلشن کی طرت صبح وہ دل رو  
 بوجھا ہے کہ وہاں آہ سری باد صبا ہے  
 بیماری عاشق ہے تجہ انکھیاں ستی لیکن  
 صد شکر کہ تجہ لب منیں ہر دکھ کی دوا ہے  
 مجہ حال پر اے بو علی وقت نظر کر  
 تجہ نطق § میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے

• جس نے دیکھا + (ن) یا + (ن) باندھا  
 § (ن) چم

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نہیں  
 سایہ ترا مجھ سر کے اُپر بال ہما ہے  
 یک دید کا تو وعدہ کیا اپنی رضا سوں  
 راضی ہوں میں اُس پر کہ تری جس میں رضا ہے  
 پایا ہوں ولی سلطنت ملک قناعت  
 اب تخت و چہتر حق میں مرے ارض و سما ہے

—:0:—

۸

( ۳۴۰ )

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے  
 بلاے عاشقان ناز و ادا ہے  
 تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں  
 ستم ہے ظلم ہے جورو جفا ہے  
 کہا مڑگاں نے اُس کی سو زباں سوں  
 کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے  
 نہ جاوے تبھکوں چھوڑاے گلشن ناز  
 مرادل بلبل باغ وفا ہے  
 زہے دولت کہ دائم سایہ یار  
 ہمارے سر پہ جیوں ظل ہما ہے  
 مرادل کیوں نہ جاوے اس گلی میں  
 گلی اُس دل ربا کی دل کشا ہے  
 ہمیشہ عندلیب عاشقی کوں  
 دل مقصود تیرا نقش پا ہے  
 ولی آتے ہیں راہ عشق میں وہ  
 کہ جن کوں استقامت کا عصا

کھر اُس دل رہا کی دل رہا ہے  
نگہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے

سجن کے حسن کوں تک فکر سوں دیکھ

کہ یہ آئینہ معنی نہا ہے

یہ خط ہے جوہر آئینہ راز

اسے مشک ختن کہنا بجا ہے

ہوا معلوم تجھ زلفاں سوں اے شوخ

کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے

نہ ہوے کوہکن کیوں آہ عاشق

جو وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے

نہ پو چھو آہ وزاری کی حقیقت

عزیزاں عاشقی کا اقتضا ہے

ولی کوں مت ملامت کر اے \* واعظ

ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

—: ۵ :—

صنم میرا سخن سون آشنا ہے

مجھے فکر سخن کرنا روا ہے

چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار

گل رنگیں بہار مدعا ہے

نہ بخشے کیوں ترا خط زند گانی

کہ موج چشمہ آب بقا ہے

تغافل نے تری زخمی کیا مجھ  
 تری یہ کم نگاہی نیچا ہے  
 نہیں واں آب غیر از آب خلجہ  
 شہادت گاہ عاشق کربلا ہے  
 غنیمت بوجہ ملنے کوں واں کے  
 نگاہ پاکبازاں کیہیا ہے

—: ۵ :—

۹

(۲۳۳)

دیکھا ہوں جسے وہ مبتلا ہے  
 خوباں کی نگہ نہیں بلا ہے  
 گر تجھ کوں ہے عزم سیر گلشن  
 دروازہ آرسی کھلا ہے  
 صیقل سوں تری بھواں کی اے شوخ  
 آئینہ عشق کوں جلا ہے  
 تجھے باج نظر میں بلبلان کی  
 گلشن نہیں دشت کربلا ہے  
 خوباں کا ہوا ہے سرد بازار  
 تجھے حسن کا جب سوں غلغلا ہے  
 جیوں شمع ہوا جو تجھے پر عاشق  
 وہ سر سوں قدم تلک جلا ہے  
 اے اہل ہوس نگاہ مت کر  
 بالائے سہی قداں بلا ہے

یک دل نہیں آرزو سے خالی  
 بر جا ہے محال اگر خلا ہے  
 تسخیر کیا ہے گوش گل کوں  
 بلبل کا ولی عجب کلا ہے

-0-

(۳۲۲)

گلستانِ لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے  
 ہمیشہ نازکی کے آبجو میں جلوہ پیرا ہے  
 عدم ہے تجھے دھن کا جگ میں ڈانی اے پری پیکر  
 اگر بالفرض والتقدیر ڈانی ہے تو عنقا ہے  
 ہوا ہے دل نشیں وہ سرو قامت بسکہ مجھہ دل میں  
 صنوبر گر مرے سائے سوں پیدا ہو تو برجا ہے  
 پریشانی کے مکتب کا معلم اُس کوں کہہ سکیں  
 تری زلف پریشان کا صنم جس سر میں سودا ہے  
 ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم  
 پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

-0-

۱۲

۳۲۵

قد ترا رشک سرو رعنا ہے  
 معنی ناز کی سراپا ہے  
 تجھے بھواں کی میں کیا کروں تعریف  
 مطلع شوخ رمز و ایما ہے  
 ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ  
 نشہ بے خودی دوبالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے  
 جلوہ گر آفتاب سیما ہے  
 نہ رہے اُس کے قد کوں دیکھ بجا  
 سرو ہر چند پائے ہر جا ہے  
 چمن حسن میں نگہ کر دیکھ  
 زلف معشوق عشق پیچا ہے  
 نہ کرے کیوں نثار نقد نیاز  
 جس کوں تجھ ناز کی تہاشا ہے  
 کیوں نہ مجھہ دل کوں زندگی بخشے  
 بات تیری دم مسیحا ہے  
 سنبھل اس کی نظر میں جا نہ کرے  
 جس کوں تجھہ گیسوؤں کا سودا ہے  
 اس کے پیچوں کا کچھہ شمار نہیں  
 زلف ہے یا یہ موج دریا ہے  
 ترک کر اے رقیب فرعون  
 آہ میری عصاے موسا ہے  
 آج تجھہ غم سوں ہے ولی گریاں  
 دیکھہ جل پور کا تہاشا ہے

—: ۰ ۰ :—

(۳۴۶)

آج سرسبز کوہ و صحرا ہے  
 ہر طرت سیر ہے تہاشا ہے



چہرہ یار و قامت زیبا  
گل رنگیں و سرو رعنا ہے

معنی ناز و منہ خوبی  
صورت یار سوں ہویدا ہے

دم جاں بخش نو خطاں مجکوں  
چشمہ خضر ہے مسیحا ہے

کمر نازک و دھان صنم  
فکر باریک ہے معیا ہے

مو بہو اس کوں ہے پریشانی  
زلف مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھ تواضع کی  
یو قلف ہے یا مدارا ہے

سبب دل ربائی عاشق  
مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

رات دن جوں ولی ہے معو خیال  
جس کوں تجھ وصل کی تہنا ہے

—:0:—

۵

(۲۲۷)

نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خون خوار آتا ہے  
جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے

ہراک دیدے کوں حکم آرسی ہے اُس کی جانب \* سوں  
جدھاں + وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے

سرج کون بوجھتا ہوں صبح کے قارے سنی کہتر  
 نظر میں میپری جب وہ یار مہہ رخسار آتا ہے  
 صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ہو قائم قیامت تب  
 ۱۵۱ سوں جب چمن بھیتر وہ خوش رفتار آتا ہے  
 مثال شمع کرتا ہے سنے کی انجمن روشن  
 ولی جب نس\* کون معجہ دل میں خیال یار آتا ہے

—————:O:—————

۵

(۳۳۸)

گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے  
 مغز اس کا سو باس + ہوتا ہے  
 آ، شتابی، نہیں تو جاتا ہوں  
 کیا کروں جی + اُداس ہوتا ہے  
 کیوں کہ کپڑے رنگوں ترے غم میں  
 عاشقی میں لباس ہوتا ہے؟  
 تجھ جدائی میں نہیں اکیلا میں  
 درد و غم آس پاس ہوتا ہے  
 اے ولی دلربا کے ملنے کوں  
 جی میں میرے ہلاس ہوتا ہے

—————:O:—————

۹

(۳۳۹)

کہاں ابرو پہ جو قرباں ہوا ہے  
 دل اُس کا تیر کا پیکاں ہوا ہے

بھواں تیغ و پلک خنجر نگہ تیر  
 یو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے  
 سرا دل مجھہ سوں کر کے بے وفائی  
 پسند خاطر خوباں ہوا ہے  
 پیام جام دل سوں بادۂ خوں  
 جو بزم عشق میں مہماں ہوا ہے  
 عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں  
 کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے  
 طیبیاں کا نہیں محتاج ہرگز  
 جسے درد بتاں درماں ہوا ہے  
 برفگ گل فراق گلرخاں میں  
 گریباں چاک تا داماں ہوا ہے  
 سواد خط خوباں دل کشی میں  
 بہار گلشن ریعہاں ہوا ہے  
 ولی تصویر اُس کی جن نے دیکھی  
 مثال آرسی حیراں ہوا ہے

—: o :—

۵

(۳۵۰)

عشق نہیں یہ ہزبر آیا ہے  
 دشمن ہوش و صبر آیا ہے  
 دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی  
 چاند پر آج ابر آیا ہے  
 مجھہ سوں وحشی ہیں گلرخاں گویا  
 فوج آہو میں بہر آیا ہے

یا صنم کا ہے غمزدہ بے دین  
 یا ولایت سوں شبیر\* آیا ہے  
 اے ولی کیا سبب کہ آج صنم  
 بر سر جور و جبر آیا ہے

—: ۰ :—

۵

(۳۵۱)

سرج ہے شعلہ قری اگن† کا جو جا فلک پر جھاک لیا ہے  
 نہک نے اپنے نہک کوں کھو کر نہک سوں تیرے نہک لیا ہے  
 یہ در سوں تیرے جو نور چمکا سو اُس سوں تارے ہوئے مذور  
 یو چاند تجھے حسن کا جو نکلا فلک نے تجھے سوں اُچک لیا ہے  
 ترے درس کا یہ نور انور جدہاں سوں روشن ہوا ہے جگ میں  
 قدہاں سوں بجلی نے اُس چمک سوں اپس چمک میں چمک لیا ہے  
 ترے شکر لب کی کیا ثنا کہوں† کہ لعل جگ میں ہوا معزز  
 ترے لبوں کی یہ دیکھے سرخی سو اُس نے رنگ و دمک لیا ہے  
 جو کھول امت کزں چلا لٹک کر جھپک چمک کر جو منہ دکھایا  
 سوا لٹ کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن فیں میں اٹک § لیا ہے

—: ۰ :—

۵

(۳۵۲)

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا رہے  
 بے خودی کا ہاتھ میں اُس کے سدا پیالا رہے  
 شوق سوں تجھے سرو قد کے سرکشی پایا ہے سرو  
 سب نہالاں میں سخن اُس کا سدا بالا رہے

تجھہ لٹک چلنے کی کیفیت صنوبر نے سنا  
تو گلاں کی انجمن میں مست و متوالا رہے

بے نشاھے جس کے دل میں نہیں محبت کی شراب  
شیشہ خالی نہیں مجلس سوں نروالا رہے  
اُن انکھاں اور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم  
شعر تیرا اے ولی یو سحر بنگالا رہے

—:O:—

v

(۳۵۳)

مکتب میں جس کے ہاتھ ادا کی کتاب ہے  
خوبی میں آج ہم سبق آفتاب ہے  
ظاہر ہوا ہے مجھ پہ ترے ناز سوں صنم  
رنگیں بہار حسن بہار عتاب ہے  
مانند مو ضعیف کیا اُس کے شوق نے  
جس مو کھر کا نام نزاکت مآب ہے  
کیفیت بہار ادا تب سوں ہے عیاں  
وہ مست فاز جب سستی مست شراب ہے  
تیرے نین کے عصر میں بے وقر ہے شراب  
مے خانہ تجھ نگاہ سوں دائم خراب ہے  
دیوان میں ازل کے ملے جب سوں عشق و حسن  
تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے  
پوشیدہ حال عشق رہے کیوں کراے ولی  
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

—:O:—

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے  
 مشرب معذوں طرت منسوب ہے  
 عاشق بے قاب سوں طرز وفا  
 جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے  
 عشق کے مفتی نے، یوں فتویٰ دیا  
 دیکھنا، خوباں کا درس خوب ہے  
 لغت دل پر خط لکھا ہوں یار کوں  
 داغ دل سہر سر سکتوب ہے  
 غمزدہ و ناز و ادائے ناز نہیں  
 ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے  
 لکھ دیا یوسف غلامی خط تجھے  
 گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے  
 ہر گھڑی پڑھتا ہوں \* اشعار ونی  
 دل کوں حرت عاشقی مرغوب ہے

—: ۰ :—

جسے اقلیم تنہائی میں انداز قیامت ہے  
 جبیں حال پر اُس کی سدا رنگ سلامت ہے  
 گزر اُس سر و قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں  
 مودن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے  
 مجھے روز قیامت کا رہا نہیں خوف اے واعظ  
 خیال قامت رعنا سرے حق میں قیامت ہے

ہوا ہے صورت دیوار زاہد گنج خلوت میں  
 یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے  
 ہوا ہے جو جبین فرسا تو می مہر آب ابرو میں  
 صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے امامت ہے  
 سیہ بختی ہرئی جگ میں نصیب عاشق بے دل  
 یہ تجھ زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے  
 نہ ہو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دل شیدا  
 سدا نقد محبت کا معک سنگ ملامت ہے  
 شرت ذاتی ہے تجھ کوں اے گل گلزار معشوقی  
 تجا ہی مکھہ اُپر تیرے سیادت کی علامت ہے  
 ولی جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف  
 سخن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے

—:0:—

۵

( ۳۵۶ )

سر و میرا مہر سوں آزاد ہے  
 شوخ ہے بے درد ہے صیاد ہے  
 ہاتھ سوں اُس غمزدہ خوں خوار کے  
 داد ہے بے داد ہے فریاد ہے  
 آب ہووے کیوں کہ دل اُس سرو کا  
 سخت ہے بے رحم ہے فولاد ہے  
 عشق میں شیریں بچن کے رات دن  
 آہ دل پر تیشہ فرہاد ہے  
 غم نہیں مجنوں کوں ہوگز اے ولی  
 خانہ زنجیر اگر آباد ہے

جس دلربا سوں دل کوں مرے اتحاد ہے  
 دیدار اُس کا مری آنکھیں کی مراد ہے  
 رکھتا ہے ہر میں دلبر رنگیں خیال کوں  
 مافند آرسی کے جو صات اعتقاد ہے  
 شاید کہ دام عشق میں تازہ ہوا ہے بند  
 وعدے پہ گلرخاں کے جسے اعتماد ہے  
 باقی رہے گا جو رو ستم روز حشر لگ  
 تجھ زلف کی جفا میں نیت امتداد ہے  
 مقصود دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھ  
 جو مجھ زباں کا ورد محمد مراد ہے

:O:

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے  
 غمزدہ خون خوار ظالم ہر سر پہ داد ہے  
 کیوں نہ ہو فوارۂ خون جوش زن رگ رگ سستی  
 ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فساد ہے  
 یک گھڑی تجھ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں  
 مونس و دم ساز میری آہ ہے فریاد ہے  
 زلف اُس کی + دیکھ کر یوں مجھ اُپر ظاہر ہوا  
 صید کرنے کوں ہمارے رغبت صیاد ہے  
 آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید  
 جا نماز زاہد عزلت نشیں ہر باد ہے



حرف شیریں اس سستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر  
 اہل معنی کی زباں کیا قیشہ فرہاد ہے  
 سرور کی وارستگی اوپر نظر کر اے ولی  
 باوجود خود نہائی کس قدر آزاد ہے

— . ۵ . —

۹

(۳۵۹)

نہ بوجھو خود بخود موہن میں آ رہے  
 رقیب روسیہ فتنے کی جز ہے  
 ہراک زلفاں کے دیکھے نہیں اٹکتا  
 اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے  
 کروں پیوں سنگدل کے دل کوں تسخیر  
 زہر دستی میں بیجا پر \* کا گڑھے  
 نہیں بلدار چیرا سر پر اُس کے  
 عزیزاں! نوجوانی کی اکثر ہے  
 برستا ہے سجن کے مکھہ اُپر نور  
 نگاہوں کی ہراک جانب سوں جھڑ ہے  
 عجب تیزی ہے تجھے پلکان میں اے شوخ  
 دو عالم اس دو دھارے سوں دو ہڑے  
 جگت، جوگی ہوا ہے دیکھے تہجکوں  
 سرج جوگی، فلک جوگی کی مڑ ہے  
 کسی کی بات پر رکھتا نہیں گوش  
 ہٹیلے ہٹ بھرے میں سخت آ رہے

وہی تو بحر معنی کا ہے غواص  
ہراک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

—: o :—

۵

(۳۶۰)

اُس کے نبین سون غمزدہ آہو پنچھار ہے  
اے دل سہجھکے چل کہ اگے مار دھار ہے  
تجھہ نبین کے چمن ملیں کیوں آسکوں میاں\*  
خاراں کے جھار خنجر مڑگاں کی باز ہے  
جن کیوں نہیں ہے بوجھہ توے حسن پاک کی  
تنگا نزیک تن کے مثال پہار ہے  
نر گس کا بھول بن کے کوے سیر دمبدم  
جو تجھہ نگاہ مست کا کیفی کراڑ ہے  
دل میں رکھا جدھاں سون ولی تجھہ دفتن کی یاد  
رازم نہن تدھاں سون سنے میں دزار ہے

—: o :—

۷

(۳۶۱)

عشق میں صبر و رضا درکار ہے  
فکر اسباب وفا در کار ہے  
چاک کرتے جامہ صبر و قرار  
دلبر رنگیں قبا در کار ہے  
ہ صنم تسخیر دل باون کر کوے  
دل ربائی کون ادا درکار ہے

زلف کون واکر کہ شاہ حسن کون

سایہ بال ہما درکار ہے

رکھہ قدم مجھہ دیدہ خون بار میں

گر تجھے رنگ حنا درکار ہے

دیکھہ اس کی چشم شہلا کون اگر

نرگس باغ حیا درکار ہے

عزم اُس کے وصل کا ہے اے واہی

لیکن امداد خدا درکار ہے

————— ۵ : —————

۷

(۳۶۲)

گلرخان میں جس کے سر پر چہرہ زر تار ہے

زیب گلزار ادا و سروخوش رفتار ہے

چہرہ گلرنگ و زلف موج زن خوبی منیں

آیت جفات تجری تعنتھا الانہار ہے

بسکہ بے دردان ہرے ہیں مجتمع چاروں طرف

بستہ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کا غم نہیں

سبزہ خط دل آرا مرہم رنگار ہے

کیوں کہ جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہوا لیر

ہر نکاح تیز اس کی تیر ہے تلوار ہے

کیوں نہ ایویں زاہدان تجھہ دیکھہ طرز برہمن

رشتہ اخلاص تیرا رشتہ زفار ہے

مت نصیحت کر ولی کو اے سخن نا آشنا  
ترک کرنا عشق کا دشوار ہے دشوار ہے

—————:0:—————

۵

(۳۶۳)

بیابان عاشقان کو ملک اسکندر برابر ہے  
ہراک گوہر انجھو کا بخت کے اختر برابر ہے  
جنوں کے ملک کے سلطان کوں کیا حاجت ہے افسر کی  
بگولا سر اُپر مجنوں کے سو افسر برابر ہے  
جو گئی حاصل کیا ہے دولت عالی کوں موزش میں  
پھپھولا اس دل دریا بہتر گوہر برابر ہے  
فدا کر کر جو گئی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں  
اُسے گُزران کرنے کوں جنگل ہو رگھر برابر ہے  
وای دیوان میں میرے تودے دفتر کی حاجت نہیں  
کہ مجھ دیوان میں ہراک شعر سو دفتر برابر ہے

—————:0:—————

۷

(۳۶۴)

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے  
نگہ میں اُس پری رو کی اثر ہے  
اجھوں لگ مکھد دکھایا نہیں اپس کا  
سجن مجھ حال سوں کیا بے خبر ہے  
مروت ترک مت کر اے پری رو  
محبت میں مروت معتبر ہے  
ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب  
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک

تو تیری کہاں حد بشر ہے

بیان اہل معنی ہے مطول

اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی مجھ رنگ کوں دیکھے نظر بھر

اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

—:0:—

۷

(۳۶۵)

نہ جانوں خط میں تیرے کیا اثر ہے

کہ جس دیکھے سوں دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بین کہتے ہیں عاشق

نظر میں جس کی وہ نازک کمر ہے

نہ ہووے کیوں ہجوم راستبازان

جہاں اُس سرو قامت کا گزر ہے

ہر اک سوں آشنا ہونا ہنر نہیں

پری رخسار سوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھ سوں گر سیب زلفخداں

نہاں عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں

وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھ دل کی آتش پر نظر کر

جہنم کی زباں پر الحذر ہے

—:0:—

(۳۶۶)

مکھہ ترا آفتاب محشر ہے  
نور \* اُس کا جہاں میں گھر گھر ہے

رگ جاں سوں ہوا ہے خوں جاری  
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

پھونچتا + ہے دلوں کوں ہر جاگہ  
غم ترا روزی مقدر ہے

مکھہ تیرا بحر حسن ہے جاناں  
زلف پر پیچ موج عنبر ہے

بات میٹھی ترے لبوں کی صنم  
حسد انگیز شیر و شکر ہے

قد سوں تیرے کبھو نہ پایا پھل  
حق میں میرے درخت بے بر ہے

تجھہ بن اے نور بخش محفل دل  
حال مجلس تہام ابتر ہے

آگ ہٹی ہے بقدر نیزہ بلند  
شمع نہیں آفتاب محشر ہے

دود آتش کیا ہے سرمہ چشم  
داغ دل دیدہ سہندز † ہے

صفحہ دل پہ درد کوں لکھنے  
رشتہ آہ تار مسطر ہے

جیوں آرسی ہوئی ہے عزیز  
 نہ نہائی جنوں کا جوہر ہے  
 سادہ رو ہیں ہمیشہ با عزت  
 آب نسدن محیط گوہر ہے  
 مجکون پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات  
 صاف دل وقت کا سکندر ہے  
 اے ولی کیا ہے حاجت قاصد  
 نامہ میرا پر کبوتر ہے

—;0;—

۱۵

(۳۶۷)

قبلہ اہل صفا شمشیر ہے  
 ہادی مشکل کشا شمشیر ہے  
 غازیوں اہل سعادت کیوں نہ ہوں  
 سایہ بال ہما شمشیر ہے  
 بوالہوس اُس کے اگے کیوں آسکے  
 صورت دست قضا شمشیر ہے  
 کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا  
 ناخن شیر خدا شمشیر ہے  
 اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ  
 ظاہرا برگ حنا شمشیر ہے  
 زندہ جاوید شہدا + کیوں نہ ہوں  
 موجہ آب بقا شمشیر ہے

سالک راہ فنا کون دم بدم  
 آخرت کی رہنما شمشیر ہے  
 صاحب ہمت کون نت ہے دستگیر  
 مرشد حاجت روا شمشیر ہے  
 راہ غربت میں کہ مشکل ہے تھام  
 فاتوانوں کا عصا شمشیر ہے  
 دشمنان کیوں کر سکیں مکر و فریب  
 صیقل رنگ و غا شمشیر ہے  
 ہے کلید فتح باب مدعا  
 ناخن مشکل کشا شمشیر ہے  
 کیوں نہ ہووے آہ سر سوں تا قدم  
 جوہر کان حیا شمشیر ہے  
 کیوں نہ ہووے قتل عاشق دم بدم  
 شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے  
 جس نے پکڑا گوشہ آزادگی  
 اُس کوں موج بوریا شمشیر ہے  
 کعبہ فتح و ظفر میں اے ولی  
 شکل معراب دعا شمشیر ہے

—:O:—

۵

(۳۶۸)

عاشقاں کی قید تیرا حسن عالم گیر ہے  
 بلبلاں کوں بند کرنے \* موج گل زنجیر ہے



تجہہ نہیں کی ہے نگاہ راست تیر بے خطا  
 کچ ادا ئی تجہہ بھواں کی جوہر شمشیر ہے  
 حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ہے خبر  
 یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب \* تمنیں تاثیر ہے  
 کیا کہے حیزاں تری تعریف اے آئینہ رو  
 مو بہو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے  
 اے ولی کہتے ہیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن  
 غنچہ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ہے

—————: 0 :—————

۹

(۳۶۹)

تشنہ لب کوں سے کے، گر سینے منیں ناسور ہے  
 پنبہ مینا اُسے جیوں مرہم کافور ہے  
 یاد سوں ساقی کے نسدن ہر پلک ہے شاخ تاک  
 اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشہ انگور ہے  
 اُس کا دل ہرگز نہ ہو ویراں ازل سوں تا ابد  
 جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معہور ہے  
 نفس سرکش پر جو کئی پایا ہے یہاں فتح و ظفر  
 دار عقبی کے بہتر الحق کہ وہ منصور ہے  
 تجہہ تجلی کے صحیفے کا سرج ہے یک ورق  
 عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ہے  
 جو سیاہی ہور سفیدی سوں ہوا ہے آشنا  
 اہل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ہے

جلد رو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزیک  
 کاہلی کوں ست دے اے سالک کہ منزل دور ہے \*  
 خاکساری جس کوں سلطانی ہے اس عالم منیں  
 کاسۂ خاکی اُسے جیوں چینی فغفور ہے  
 یار کے دیدار کا طالب ہے موسیٰ ہر زماں  
 اے ولی دربار اُس کا اُس کوں کوہ طور ہے

— ۰ —

۷

(۳۷۰)

حسن کا مسند نشین وہ دلبر ممتاز ہے  
 دلبران کا حسن جس مسند کا پا انداز ہے  
 غیر حیرت ہے خبر اُس آئندہ رو کی کسے  
 راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے  
 اس فزاکت آفریں پر ناز ہے کیا ناز کا  
 سرستی لے پا تلک سب ناز ہے سب ناز ہے  
 دل منیں آکر ہوا خلوت نشین تیرا خیال  
 غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمارا ہے  
 وہ اپس کے وقت کا منصور ہے عالم منیں  
 صدق سوں تجھ بات میں جو عاشق سرباز ہے  
 سوکھکر تجھ غم منیں یہ تن ہوا ہے جیوں رباب  
 رگ مری سینے میں میرے جیوں کہ تار ساز ہے

---

\* میر تقی میر نے اپنے تذکرے میں یہ شعر اس طرح

لکھا ہے —

جلد چل تک عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے کہیں  
 کاہلی کو رہ نہ دے سالک کہ منزل دور ہے

یاد سوں اُس رشک گلزار ارم کی اے ولی  
رفک کوں میرے سدا جیوں بوے گل پرواز ہے

—: 0 :—

۱۱

( ۳۷۱ )

لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے  
دلربائی میں برفک موج گل ممتاز ہے  
موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگیں ادا  
سبزہ گلزار خوبی کا ہندوز آغاز ہے  
رو برو ہونے میں اُس کے حال دل ظاہر ہوا  
جلوہ آئینہ رویاں کاشف ہر راز ہے  
غیر سوں الفت پکڑنا ہجر میں درکار نہیں  
دمہدم آہ دل بے تاب اگر دمساز ہے  
زندگی میں طائر دل کوں خلاصی لپیوں کہ ہو  
پنجہ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے  
درد منداں کی نظر سوں اُس کا گرنہا ہے بجا  
جو برفک طفل اشک عاشقان غماز ہے  
زندہ کرنا استخوان کوں گرچہ تھا کار مسیح  
زندہ کرنا شوق کوں تجھہ ناز کا اعجاز ہے  
درد منداں کوں سدا ہے قول مطرب دل نواز  
گرمی افسردہ طبعان شعلہ آواز ہے  
بزم کوں رونق دیا ہے جب سوں وہ عالی مقام  
رشتہ آہ دل بے تاب تار ساز ہے  
دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل نہیں ولی  
سد راہ سینہ صافاں طالع فاساز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ہے ہر گل \* کا عزیز  
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

— ۰: —

۱۳

(۳۷۲)

مجھہ حکم میں رہ راست قد دل نواز ہے

جس کے ہر ایک قول میں عشرت کا ساز ہے

د مساز زہرہ رد ہے جو خالی ہے آپ سوں

نے کی صداے خاص سوں واضح یہ راز ہے

کہتے ہیں کھول پردہ شناسان مدعا

جو ادج میں ہوا کے آرے شاہباز ہے

جب سوں رکھا ہوں عشق کی آتش اُپر قدم

تب سوں مثال عود مرا دل گداز ہے

اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آہنگ عاشقی

جاں باز عاشقان پہ یہ دروازہ باز ہے

کرنے کوں سیر راہ حجاز و عراق عشق

عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے، دچے فرع

اوج و حقیض † بیچ توہی یکہ تاز ہے

تیرے خیال میں جو ہوا خشک جیوں رباب

مضرب غم کا ہاتھ اُس اوپر دراز ہے

مضرب تجھہ بھواں کی عجب ہے مقام خاص

ہر پنچگاہ اُس میں دلوں † کی نماز ہے

---

\* (ن) دل + پستی † (ن) جس منیں دل

سن حوت راست باز کامت مل رقیب سوں  
 هرچند تیری طبع مخالف نواز ہے  
 خارا دلاں کی چشم کی نسبت کے فیض سوں  
 سر سے کون اصفہان کے عجب امتیاز ہے  
 بولا تجھے صبا نے سر زلف یہ سخن  
 نو روز عاشقاں کا ترا حسن و ناز ہے  
 بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی  
 اس شعر پر بجا ہے اگر معجکوں ناز ہے

—————:o:—————

۱۰

(۲۷۳)

زلف موہن کی کہ عنبر بیڑ ہے  
 حسن کے دعوے کی دست آویز ہے  
 ہے گل رعنا بہار حسن کا  
 ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے  
 شوق کے مرکب کوں راہ عشق میں  
 اے سجن تیری نگہ مہمیز ہے  
 ہر پلک تیری کہ ہے تیغ فرنگ  
 عاشقاں کے مارنے کوں تیز ہے  
 ہاتھ میں میرے نہ سہجہو تم بیاض  
 شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے  
 چاہتا ہوں دل سستی اے ناز نہیں  
 جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے  
 تجھے سخن کے وصف لکھنے میں قلم  
 ابر نیساں کی نہن در ریز ہے

تجھہ تغافل سوں ہوا ہے رو نہا  
گریہ عاشق کہ خون آمیز ہے

دل مرا اے دلہر شیریں بچیں  
تجھہ لبہاں کے شوق سوں لہریز ہے  
اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز  
شعر تیرا بسکہ شوق انگیز ہے

—:O:—

۵ ( ۳۷۴ )

ہر نگاہ شوق سرکش دشنہ خون ریز ہے  
تیغ اُس ابرو کی ہر دم مارنے کوں تیز ہے  
عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس  
سنبل زلف پری سوں جس کوں دست آویز ہے  
آج گلگشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار  
بادۂ گلرنگ سوں ہر جام گل لہریز ہے  
جب سوں تیری زلف کا سایہ پڑا گلشن منیں  
تب سستی صحن چمن ہر تھور \* سنبل خیز ہے  
سادہ رویاں کوں کیا مشتاق اپنے حسن کا  
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

—:O:—

۵ ( ۳۷۵ )

تحصیل دل کے ہوتے یہ مکھ کتاب بس ہے  
دافاے منتخب کوں یہ انتخاب بس ہے

مجھہ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر  
 تو لاجواب ہونا مجھوں جواب بس ہے  
 قاب کھر سوں تیری بے قاب بسکہ ہوں میں  
 مانند زلف خوباں مجھہ پیچ و قاب بس ہے  
 جو عشق کے نگر کا ہے صوبہ دار جگ میں  
 معنوں لیلی حسن اُس کا خطاب بس ہے  
 جو گئی ولی کے مانند پیتا ہے عشق کی مے  
 اُس برہا کے جلے کوں دل کا کباب بس ہے

—: ۵ :—

۵

(۳۷۶)

عاشق کوں تجھہ درس کا دائم خیال بس ہے  
 خاموش ہو کے رہنا اتناچہ \* قال بس ہے  
 گر خلق عید خاطر دیکھے ہے ماہ نو کوں  
 مجھہ دل کی عید ہوتی ابرو ہلال بس ہے  
 گر کانو رو+ کے دلبر+ عالم کوں موہتے ہیں  
 مجھہ دل کوں موہ لینے یہ خط و خال بس ہے  
 ہر دل ربا کوں ہر گز دیتا نہیں ہوں دل میں  
 دل بستگی کوں میری وہ بے مثال بس ہے  
 ہر چند اے ولی ہوں میں غرق بحر عصیاں  
 مجھوں شفیع معشر حضرت کی آل بس ہے

—: ۵ :—

۱۲

(۳۷۷)

ہم کوں شفیع معشر وہ دیں پناہ بس ہے  
 شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

• خاطر سوں گئی • ہے خواہش اسباب دنیوی کی

ہمت برہ کی رہ میں مجھ زاد راہ بس ہے

جو صاف دل ہیں اُن کو درکار نہیں ہے زینت

جیوں آرسی، نہد کی سر پر کلاہ بس ہے

اسباب جنگ رکھنا درکار نہیں ہے ہم کوں

دشمن کے مارنے کوں اک تیر آہ بس ہے

نہیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ ساطنت کی

تیری گلی میں آنا، یہ دستگاہ بس ہے

درکار نہیں ہے مسجد مسجدے کوں عاشقاں کے

محراب تجھ بھواں کی اے قبلہ گاہ بس ہے

مبت تیر اور کہاں کی کر فکر اے خوش ابرو

عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ہے

تجھ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں

تجھ حسن کا تھا شا اے رشک ماہ بس ہے

بے جا ہے باد شاہی ہر خوب رو کوں دینا

خوبی کے تخت اور پر اک باد شاہ بس ہے

دل لے گیا ہمارا جادو سون وہ پری رو

دیوانگی ہماری اس پر گواہ بس ہے

درکار نہیں کہد بکھوں ہر اک ادا کوں تیری

تجھ چال کا تھا شا اے کج کلاہ بس ہے

غم نہیں اگر رقیباں آے ہیں چل ولی پر

اے دوست تجھ کرم کی مجھ کوں پناہ بس ہے

————— . 0 . —————



آج ہر گل نور کی فانوس ہے  
کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے

گرفتہ نکلے سیر کوں وہ نو بہار  
ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے  
اے صنم تیرے دہن کے شوق سوں  
ہر کلی میں نغمہ ناقوس ہے

نور سوں تجھ یاد کی اے شمع رو  
پردہ دل پردہ فانوس ہے  
دیکھ کر اُس کی ادا و ناز کوں  
ہر پری کوں خواہش پا بوس ہے

دل نہ دے دوچے کوں غافل بوجھ اسے  
کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے  
دیکھنے سوں سیر فہیں ہوتا ولی  
مدعا اُس کا کنار و بوس ہے

—:0:—

سرو میرا جب سستی گل پوش ہے  
ہر طرف سوں بلبلاں کا جوش ہے

اے سجن یک بات ہے لیکن اُسے  
بوجھتا ہے وہ کہ جس کوں ہوش ہے

گول پگھڑی کے نہ پھر ہرگز تو گرد  
گول پگھڑی حسن کا سر پوش ہے

دیکھنا تجھہ قد کا اے نازک کمر

باءت خمیازہ آغوش ہے

اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں

دام دل، زلف و دامی پوش ہے

کہوں نہ ہو امید کا روشن چراغ

شہج محفل ساقی سے فوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی

مثل کوہر زینت ہر گوش ہے

—————؛ ۵؛ —————

۵

(۳۸۰)

دل طلبگار ناز و ہوش ہے

لطف اُس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھے سوں کیوں کر ملے گا حیراں ہوں

شوہر ہے بے وفا ہے سرکش ہے

کیا تری زلف، کیا ترے ابرو

ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے

تجھہ بن اے داغ بخش سینہ و دل

چمن لالہ دشت آتش ہے

اے ولی تجربے سوں پایا ہوں

شعلہ آہ شوق بے غش ہے

—————؛ ۵؛ —————

۱۱

(۳۸۱)

ہر طرف ہنگامہ اجلات ہے

میت کسو سوں مل اگر اشارت ہے

ہر سحر تجھ نعمت دیدار کی

آرسی کون اشتہائے صاف ہے

نہیں شفق ہر شام تیرے خواب کوں

پنچہ خورشید مچل بات ہے

نقد دل دوچے کون دینا تجھ بغیر

حق شناساں کے نزدیک اسرار ہے

کیا کروں تفسیر غم ہر اشک چشم \*

راز کے قرآن کا کشاف ہے

مست جام عشق کون کچھ غم نہیں

خاطر ناصح اگر نا صاف ہے

وسوسے سوں دل کے مت کر قلب زور

سینہ صافاں کی نظر صراف ہے

جب سوں وہ آتا ہے ہمراہ رقیب

درد منداں کا مکان اعراں ہے

رحم کرتا نہیں ہمارے حال پر

شوخی ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر

اس قدر چہرہ صنم کا صاف ہے

اے ولی تعریف اُس کی کیا کروں

ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

— : ۰ : —

۱ جو سبق

ہے

ہر چند کہ اُس آہرے وحشی میں بھڑک ہے  
بے تاب کے دل لینے کوں لیکن ندھڑک ہے

عشاق پہ تجھ چشم ستمگار کا پھرنا  
تروار کی ! وجہ ہے یا کتے کی سُرک ہے

گرمی سوں تری طبع کی توتے ہیں سیہ بخت  
غصے سوں کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے

تیری طرٹ انکھیاں کوں کہاں تاب نہ دیکھیں  
سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ہے

کونے کوں ولی عاشق بے تاب کوں زخمی  
وہ ظالم بے رحم نپٹ ہی ندھڑک ہے

—————; 0: —————

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کہاں ہے  
نقش مراد آئینہ تیرا خیال ہے

ہے راستی سوں قد کوں ترے رتبہ بلند  
جنت میں اُس کے عشق سوں طوبیٰ نہال ہے

حاجت نہیں ہے شمع کی اُس انجمن منیں  
جس انجمن میں شمع سجن کا جہاں ہے

آ اے مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک روز  
ہر آن تجھ فراق کی سینے پہ سال ہے

ہم سایہ بتاں نے کیا قد مرا دوتا  
اس مدعا پہ طرہ خمدار داں ہے

زاہد کوں مثل دائۃ تسبیح ایک آن  
 کوچے ستی ریا سور\* نکلتا محال ہے  
 لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن  
 ہر مدرسے کے بیچ: ہی قیل و قال ہے  
 جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا  
 بے تاب جی پہ میرے عجب وجد و حال ہے  
 اے عاشقان کی عید قافل سوں کر نظر  
 تیری بھواں کی یاد میں تن جیوں ہلال ہے  
 گل سو+ زبان حال سوں کہتا ہے یہ بچن  
 غنچے نوں تجھے دھن سوں سدا انفعال ہے  
 روے زمیں کا خال ہے زینت میں اے صنم  
 تیرا جو مثل نقش قدم پائمال ہے  
 تیری نین کی یاد میں جن نے سفر کیا  
 اُس کے سفر کی راہ نگاہ غزال ہے  
 بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے سجن  
 کعبے میں تجھے جہاں کے، تل جیوں ہلال ہے  
 خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں  
 غواص کا ہمیشہ خہوشی کہاں ہے

—————; 0 : —————

۷

(۳۸۴)

حسن تیرا سرج پہ فاضل ہے  
 مکہ ترا رشک ماہ کامل ہے

حسن کے درس میں لیا جو سبق  
مجھہ نرک فاضل و مکمل ہے

راست دن تجھہ جہاں روشن کوں  
فضل پروردگار شامل ہے

جس کوں تجھہ حسن کی نہیں ہے خبر

یہ گہاں وہ جہاں میں غافل ہے

زادہ دل سوں جو بغل میں لیا

عشق کے پنتھہ میں وہ عاقل ہے

عشق کی راہ کے مسافر کوں

ہر قدم تجھہ کلی میں منزل ہے

اے ولی طرز عشق آساں نہیں

آزمایا ہوں میں کہ مشکل ہے

— ۰ —

(۳۸۵)

۷

نشہ بخش عاشقان وہ ساقی گلفام ہے

جس کی آنکھیاں کا تضرر بے خودی کا جام ہے

تھولنا زلفاں کا کچھہ درکار نہیں اے خوش ادا

یک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ہے

آفتاب آتا ہے معرہ ہو کے تجھہ کوچے طرہ

صبح صادق اُس کے ہر میں جامۂ احرام ہے

دل کوں جمعیت ہے جب جاتا ہے دنبال صنم

آرسی کے ساتھ میں سہماں کوں آرام ہے

مت قدم رکھہ اُس طرہ اے زاہد خلوت نشین

غمرۂ خونخوار اُس کا دشمن اسلام ہے

جس صنم کی سرکشی کا جگ میں ہے صیت \* بلند  
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے  
اے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج  
یاد اُن انکھیاں کی تجھ کوں روغن بادام ہے

:O:

۵

(۳۸۶)

اُس سرو خوش ادا کوں ہمارا سلام ہے  
اُس یار بے وفا کوں ہمارا سلام ہے  
لیتنا نہیں سلام ہمارا حجاب سوں  
اُس صاحب جیا کوں ہمارا سلام ہے  
اُس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا  
اُس دل کے مدعا کوں ہمارا سلام ہے  
فاز و ادا سوں دل کوں مرے مبتلا کیا  
اُس نازنین پیا کوں ہمارا سلام ہے  
آرام جان و دل ہے وطنی جس کا دیکھنا  
اُس جان دلربا کوں ہمارا سلام ہے

:O:

۵

(۳۸۷)

اُس شاہ نو خطاں کوں ہمارا سلام ہے  
جس کے نکمیں لب کا دو عالم غلام † ہے  
سرشار انبساط ہے اُس انجمن منین  
جس کوں خیال تیری انکھاں کا مدام ہے

---

\* (ن) شہرت † (ن) اُس باج دل میں میرے دو جانہیں ہے مدعا  
‡ (ن) مہن نام

جس سرزمین میں تیری بھواں کا بیاں کروں  
 خوبیِ ہلال چرخ کی وہاں ناکام ہے  
 جب لگ ہے تجھے گلی میں رقیبِ سیاہ رو  
 تب لگ ہمارے حق میں ہر اک صبحِ شام ہے  
 تنہا نہ بند عشق میں تیری ہوا ولی  
 یہ زلفِ حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

(۳۸۸)

ترا مجلوں ہوں صحرا کی قسم ہے  
 طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے  
 سراپا نر ہے تو اے پری رو  
 مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے  
 دیا حق حسن بالا دست تجکوں  
 مجھے تجھے سرو بالا کی قسم ہے  
 کیا تجھے زلف نے جگ کون دوانا  
 تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے  
 دو رنگی ترک کر یکرنگ ہو \* مل  
 تجھے تجھے قد رعنا کی قسم ہے  
 کیا تجھے عشق نے عالم کون مجنوں  
 مجھے تجھے رشک لیلیٰ کی قسم ہے  
 ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا  
 مجھے تجھے چشم شہلا کی قسم ہے

:O:



منم میرا نیت روشن بیان ہے  
 ہرنگ شعلہ سر تا پا زبان ہے  
 نظر کرنے میں دل اُس کا لیا ہوں  
 کہند گل نگاہ باہلان ہے  
 بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز  
 ہماری راستی پر مہربان ہے  
 وفا کر حسن پر مغرور مت ہو  
 وفاداری بہار بے خزاں ہے  
 منم مجھ دیدہ و دل میں گزر کر  
 ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے  
 ہوا تیر ملامت کا نشافہ  
 نظر میں جس کی وہ ابرو کہاں ہے  
 ولی اُس کی جفا سوں خوت مت کر  
 جفا کرنا وفا کا امتحان ہے

—:O:—

یو تل زنگی و خط مشک ختن ہے  
 سخی مصری و لب کان یمن ہے  
 ترے پر \* کھینچتے ہیں تیغ ہندی  
 ترے ابرو کہ چیں جن کا وطن ہے  
 ہوے ہیں دنگ تصویر فرنگ † دیکھ  
 تری صورت کہ یہ رشک و من ‡ ہے

دسے تیرے نین میں کانورو دیس

تری باتاں میں بنگالے کا فن ہے

ترے لب میں دسے اعل بدخشاں

سخن تیرا ہر اک در عدن ہے

تری یہ زلف ہے شام غریباں

جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے

ولی اپرہن و توراں میں ہے مشہور

اگر چہ شاعر ملک دکن ہے

—: ۰ :—

۹

( ۳۹۱ )

شکار انداز دل وہ منہرن ہے

لقب جس شوخ کا جادو نین ہے

ہوا ہے جو شہید لالہ رویاں

برفک داغ دل خونیں کفن ہے

نہیں درکار گلگشت چمن زار

بہار عاشقاں وہ گلبدن ہے

کرے گی سنگدل کے دل میں جانفش

صدائے بے دلاں فرہاد فن ہے

بجا ہے اُس کوں کہنا خسرو وقت

نظر میں جس کی وہ شریں بچن \* ہے

ترا قداے بہار گلشن ناز

مثال سرو زیب صد چمن ہے

خودی سوں اولاً خالی ہو، اے دل  
 اگر اُس شمع روشن کی لگن ہے  
 غلام و فدوی درگاہ احمد  
 سدا اُس کی زباں پر یہ بچن ہے  
 ہوا جو خادم شاہ ولایت  
 ولی ہے والی ملک سخن ہے

—:0:—

۱۱

(۳۹۲)

عارفان پر ہمیشہ روشن ہے  
 کہ فن عاشقی عجب فن ہے  
 \* دشمن دیں کا دین دشمن ہے  
 راہزن کا چراغ روشن ہے  
 کیوں نہ ہو مظہر تجلی یار  
 کہ دل صاف مثل درپن ہے  
 عشق بازاں ہیں تجھہ کلی میں مقیم  
 بابلان کا مقام گلشن ہے  
 سفر عشق کیوں نہ ہو مشکل  
 غمزدہ چشم یار رہزن ہے  
 بار مت دے رقیب کون اے یار  
 دوستان کا، رقیب، دشمن ہے  
 تنگ چشمی ہے راہ بے بصری  
 گرچہ مقدار چشم سوزن ہے

محبکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر  
 کہ سخن کا چراغ روشن ہے  
 گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ  
 جگ منیں دور دور دامن ہے  
 عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں  
 حال میرا سبھوں پہ روشن ہے  
 اے ولی تیغ غم سوں خوت نہیں  
 خاکساری بدن پہ جوشن ہے

—: 0 :—

۱۰

(۳۹۳)

تیرے لب پر جو خط عنبریں ہے  
 خط یاقوت سوں نقش نگیں ہے  
 چمن آراے باغ خوش اداۓ  
 نہال قد سر و گل جبین ہے  
 کہو زاہد سوں جاوے اُس گلی میں  
 اگر مشتاق فردوس بریں ہے  
 نہ آوے گی کدھی لکھنے میں ہرگز  
 مصور یو اداے نازنین ہے  
 ہمیشہ دیکھتی ہے تہجہ کھر کوں  
 نگہ میری سدا باریک بین ہے  
 مرے حق میں عنایت فامۂ یار  
 مثال شہپر روح الامیں ہے  
 کرے ایک آن میں جگ کوں دوانہ  
 نگہ تیری کہ جادو آفریں ہے

نہیں گل ہر گلشن میں اے لالہ  
 ترے گلگوں کا یوہا مان زیں ہے  
 سویدا کی نہط جاوے نہ ہرگز  
 خیال اُس خال کا جو دل نشیں ہے  
 ولی جن نے سنا میرے سخن کوں  
 زباں پر اُس کے ذکر آفریں ہے

—: O :—

۷

(۳۹۴)

ہر ایک سوں متواضع ہو سروری یہ ہے  
 سنبھال کشتی دل کوں قلندری یہ ہے  
 نکال خاطر فاتر سوں جام حم کا خیال \*  
 صفا کر آئینہ دل سکندری یہ ہے  
 تو جان بوجھہ، اجانا ہوا سو میں بوجھا  
 کہ زندگی منیں مقصود زر گری یہ ہے  
 خیال یار کوں رکھے اپنے دل میں محکم کر  
 کہ عاشقان کے نزک شیشہ پری یہ ہے  
 بسا عزیز ہیں تجھے مکھ کے آفتاب پرست  
 تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے  
 تگ اک نقاب اُٹھا کر اپس کا منہ دکھلا  
 کہ دلبراں کے نزک حق دلبری یہ ہے  
 بشار دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی  
 ولی کوں دیکھے کہ اب رشک انوری یہ ہے

—: C :—

نکل اے دلربا گھر سوں کہ وقت بے حجابی ہے  
 چمن میں چل بہار فسترن ہے ماہتابی ہے  
 کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہیں  
 ہٹایلا ہے ستمگر ہے جفا جو ہے شرابی ہے  
 کیا ہے جب سوں وہ گلو چمن میں مے کشی کرنے  
 ہر اک گل صورت ساغر ہر اک غنچہ گلابی ہے  
 مرے پیتم کے ابرو پر یہ مشکیں خال ہے دلکش  
 ویا اُستاد کے نقطے کی بیت اقتخابی ہے  
 گلی میں اُس ستمگر کی نہ جا اے دل نہ جا اے دل  
 کہ جاں بازی میں آفت ہے قیامت ہے خرابی ہے  
 کسے طاقت ہے انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب  
 جھلک تجھے حسن روشن کی شعاع آفتابی ہے  
 تمہارے اے سجن مدت سوں فدوی ہیں دعا گو ہیں  
 ہمن سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے  
 وفاداری بہار گلشن خوبی ہے اے گلو  
 نہ بوجھو سرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہے  
 بہار عاشقی کوں تازہ کرنا اے گل رعنا  
 تلافی ہے مدارا ہے کرم ہے بے عتابی ہے  
 ولی پایا رباعی چار ابرو کا تصور کر  
 تخلص چشم گریاں کا بجا ہے گر سحابی ہے

(۳۹۶)

مفاسی سب بہار کھوتی ہے  
 مرد \* کا اعتبار کھوتی ہے  
 کیوں کہ حاصل ہو مجھ کوں جمعیت  
 زلف تیری قرار کھوتی ہے  
 ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب  
 مجھہ انکھاں کا خہار کھوتی ہے  
 کیوں کہ ملنا صنم کا ترک کروں  
 دلبری اختیار کھوتی ہے  
 اے ولی آب اُس پری آرو کی  
 میرے دل کا غبار کھوتی ہے

—:0:—

(۳۹۷)

دل کون تجھہ باج بے قراری ہے  
 چشم کا کام اشک باری ہے  
 شب فرقت میں مونس و ہمد  
 بے قراری و آہ وزاری ہے  
 اے عزیزاں مجھے نہیں برداشت  
 سنگ دل کا فراق بھاری ہے  
 فیض سوں تجھہ فراق کے ساجن  
 چشم گریاں کا کام جاری ہے

---

\* (ن) حسن - عشق  
 † (ن) بے قراروں کو  
 ‡ (ن) کے چہرے کی

فوقیت لے کیا ہوں بلبل سوں  
 گرچہ وہ منصب \* ہزاری ہے  
 عشق بازی کے حق منیں، قاتل  
 ہرنگہ خنجر و کتاری ہے  
 آتش ہجر لا لہ روسوں ولی  
 داغ سینے میں یاد گاری ہے

—:0:—

۵

(۳۹۸)

تجھہ بنا مجھکوں بے قراری ہے  
 میری انکھیاں سوں اشک جاری ہے  
 کیوں نہ ہو چاک چاک میرا دل  
 شوخ کے ہاتھہ میں کتاری ہے  
 یک نگہ سوں کیا ہے مست مجھے  
 اُس کی انکھیاں میں کیا خہاری ہے  
 تیرے ابرو نے مجکوں قتل کیا  
 کیا بلا اُس میں آبداری ہے  
 اب ولی نے یہ تیری صورت حسن  
 صفحہ دل اُپر اُتاری ہے

—:0:—

۷

(۳۹۹)

عشق بے تاب جاں گدازی ہے  
 حسن مشتاق دل نوازی ہے



اشک خونیں سوں جو کیا ہے وضو  
 مذہب عشق میں نہازی ہے  
 جو ہوا راز عشق سوں آگاہ  
 وہ زمانے کا فخر رازی ہے  
 پاک بازاں سوں یوں ہوا معلوم  
 عشق مضمون پاکبازی ہے  
 جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کوں  
 بس کہ تجھ زلف میں درازی ہے  
 تجربے سوں ہوا مجھے ظاہر  
 ناز مفہوم بے نہیازی ہے  
 اے ولی عشق ظاہری کا سبب  
 جلوۂ شاہد مجازی ہے

—:0:—

۹

(۴۰۰)

کوچۂ یار عین کاسی ہے  
 جوگی دل وہاں کا باسی ہے  
 پی کے بیراگی کی اداسی سوں  
 دل بھی بیراگی و اداسی\* ہے  
 اے صنم تجھے جییں اُپر یہ خال  
 ہندوے ہردوار باسی ہے  
 زلف تیری ہے موج جہنا کی  
 پاس تل اُس کے جیوں سناسی ہے

گھر تو اے یہ رشک دیوں چیں  
 اس میں مدت سوں دل اُپاسی ہے  
 یہ سیہ زلف تجھے زرخداں پر  
 ناگنی جیوں کنوئیں پہ پہاسی ہے  
 طاس خورشید فرق ہے جب سوں  
 ہر میں تیرے لباس طاسی ہے  
 جس کی گفتار میں نہیں ہے مزا  
 سخن اُس کا طعام ہاسی ہے  
 اے ولی جو لباس تن پہ رکھا  
 عاشقان کے نرک لباسی ہے

—————:0:—————

۵

(۴۰۱)

ترا مکہ مشرقی - حسن انوری - جلوہ جہالی ہے  
 نین جامی - جبین فردوسی - و ابرو ہلالی ہے  
 ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل - علی فطرت  
 زبان تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ہے  
 نگہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا  
 کمال بدر دل اہلی و انکھیاں سو غزالی ہے  
 تو ہی ہے خسرو روشن ضمیر و صائب و شوکت  
 ترے ابرو یہ مجھ بیدل کوں طغراے وصالی ہے  
 ولی تجھ قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مائل  
 تو ہر اک بیت عالی اور ہر اک مصرع خیالی ہے

—————:0:—————

نہ پوچھو خرد بخورد اس شوخ میں صاحب کھالی ہے  
 نکاح پاکبازان حسن کے گلشن کا مالی ہے  
 نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سوں لگ کر  
 بلاے جان مشتاقان کہ جس کا نانو ہالی ہے  
 سدا اُس سو کھر کا وصف آتا ہے زباں اوپر  
 عزیزان طبع میں میری عجب فاذک خیالی ہے  
 زباں پر قہریاں کی بہ سخن جاری ہے گلشن میں  
 کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جس کا فکر عالی ہے  
 ہمیشہ جیوں صنوبر، راستبازان وجد کرتے ہیں  
 مگر قد پوری رو مصرع برجستہ حالی ہے  
 عیاں ہے شان بیت عبہری تجھ چشم جادو سوں  
 کرشمہ تجھ بھواں میں معنی بیت ہلالی ہے  
 کہا اُس شکریں نقتار نے میرا سخن سن کر  
 کہ طوطی کی زبان اوپر عجب شیریں مقالی ہے  
 نہ جانوں کس پوری رو کا کُزر ہے آج مجلس میں  
 کہ حیرت سوں ہر اک گلرو برنگ نقش قالی ہے  
 ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی  
 نہ رہنا اُس کی صحبت میں نیت بے اعتدالی ہے

—————:O:—————

باغ ارم سوں بہتر موہن تری گلی ہے  
 ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

تجھہ عشق کی سدا سوں لبر زھوں سراپا  
 ہر استغراں میں، میری آواز بانسلی ہے  
 بولے ہیں اہل دل سب یہ بات تہہ دلی سز  
 عارت کا دل بغل میں قرآن ہیکلی ہے  
 تجھہ مکھہ پہ گرچہ ذر خط باریک ہے و لیکن  
 انکھیاں کوں نذر دینے جیوں قطعہ جای ہے  
 امید ہے کہ ہورے مجھہ درد سر کا درماں  
 جامے کا رنگ تیرا اے شوخ صندوقی ہے  
 یکبار دل جلے کوں تھیرا کدھی نہ دیکھا  
 تیری نگاہ ظالم مانند بیجای ہے  
 آقا نہیں ہے تجھہ بن اک آن خواب راحت  
 تکیہ مرے سرھانے ہر چند مٹھالی ہے  
 ہرگز ترے دھن مہن نہیں رنگ و بو سخن کا  
 گویا دھن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے  
 مجکوں کہا سخن نے لاؤں گا بندگی میں  
 زمرے میں شاعراں کے ہر چند تو ولی ہے

—:O;—

۹

(۲۰۴)

قد میں تیرے وہ خوش خرامی ہے  
 جس سوں تجھہ نازکی تھامی ہے  
 گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے  
 سرو میرا بہزوں میں نامی ہے  
 ہر پلک تیری اے نگہ بد مست  
 نشہ بخشی میں شعر جامی ہے

آتش شوق زلف سوں تیری

دل عاشق کباب شامی ہے

سرو کریں با وجود آزادی

تجھہ سہتی دعوی غلامی ہے

جو بندھا تجھہ نگین لب سوں دل

اُس کوں عالم میں ٹیک نامی ہے

آتش عشق سوں نکل چلنا

عشق بازوں کے حق میں خاصی ہے

تب کا مشتاق جی ہے لچھمن سوں \*

کشن سوں جب کہ رام رامی ہے

اے ولی اُس کی بیت ابرو میں

معنی نسخہ حسامی ہے

—:0:—

۹

(۳۰۵)

گرچہ طناز یار جانی ہے

مایہ عیش جاودانی ہے

یاد کرتی ہے خط کوں زلف صنم

کام ہندو کا بید خوانی ہے

تجھہ سوں ہرگز جدا نہوں اے جاں

جب تلک مجھہ میں زندگانی ہے

آشنا تو نہال سوں ہونا

نہ—رہا گلشن جوانی ہے

دل میں آیا ہے جب سوں سرو رواں  
 قُب سوں مجھہ شعر میں روانی ہے  
 اے سکندر نہ تھوند آہ حیات  
 چشمہ خضر خوش بیانی ہے  
 وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ  
 کہ محبت رفیق جانی ہے  
 گرچہ پابند لفظ ہوں لیکن  
 دل مرا عاشق معانی ہے  
 اے ولی فکر صاف صاحب دل  
 گوہر بحر نکتہ دانی ہے

————— ۰ —————

۱

(۳۰۶)

موبہو میں تجھہ غم سوں، ضعف و ناتوانی ہے  
 تک کرم کرو ساجن، وقت مہربانی ہے  
 دیکھنے سوں خوباں کے، منع مت کراے زاہد  
 موسم بزرگی نہیں، عالم جوانی ہے  
 جیو یاد کرتا ہے، نو بہار کے خط کوں \*  
 رات دن برہمن کا، کام بید خوانی ہے  
 کنج غم میں، تنہا نہیں عاشق بلا انگیز  
 کہ + شب جدائی میں، آہ یار جانی ہے

\* (ن) حق کی یاد کرتا ہے، نو بہار خط کو دیکھ

+ کاف کا ایسا اشباع اہل فارس کے کلام میں بکثرت پایا  
 جاتا ہے، متقدمین اُردو اور خصوصاً ولی کا یہ استعمال قابل  
 تعجب نہیں —

یک سخن توے لب سوں، اے مسیح روح افزا  
 حق میں جاں نثاروں کے، آب زندگانی ہے  
 تجھ سوں ہم نشین ہونا، اے گل بہار دل  
 وجہ شادمانی ہے، عیش جاودانی ہے  
 نام اُس دو رنگے کا، کیوں نہ ہو گل رعنا  
 چہرہ ارغوانی ہے، جامہ زعفرانی ہے  
 جب سوں فو خط گلرو، جلوہ گر ہے گلشن میں  
 سبزہ کھربائی ہے، رنگ گل خزانی ہے  
 سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھتے ہیں  
 اے ولی سخن تیرا، گوہر معانی ہے

—————:0:—————

۵

(۴۰۷)

تجھ کوں خوباں میں بادشاہی ہے  
 سر اُپر سایۂ الہی ہے  
 باعث دلربائی ع——اشق  
 خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے  
 کم نکلنے میں اُس پری رو کے  
 عشق بازار کی خیر خواہی ہے  
 جگ میں تیری بھواں کی شہرت سوں  
 کشتی عاشقان تباہی ہے  
 قتل عشاق پر بندہی ہے کمر  
 غمزدہ تیغ زن سپاہی ہے  
 شاہ خوباں کے رخ پہ سبزہ خط  
 حسن کی فوج کی سپاہی ہے

کیوں نہ ہو عشق باز خسرو وقت  
عشق کا داغ چتر شاہی ہے

تو خطاں کی طرت نہ جا زائد  
زہد و تقویٰ کی دہاں مناہی ہے  
عشق باز اں میں ہے ولی ثابت  
طالبِ نلرخاں کماہی ہے

—: ۰ :—

۷

(۸۰۸)

مت تصور کرو مجھہ دل کون کہ ہر جائی ہے  
چہن حسن پری رو کا تہاشائی ہے  
گلرخاں کیوں نہ کہیں تجکوں سکندر طالع  
جلوہ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے  
یاد کرتا ہے سدا صرع زنجیر جنوں  
دل بے تاب کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے  
چشم خوں بار کون رونے سے نہیں ہرگز غم  
خط شب رنگ ترا سرمۂ بینائی ہے  
دیکھ کر اُس کون ہوے سرو و صنوبر پابند  
اس قدر قد میں ترے جلوہ رعنائی ہے  
شیخ مت گھر سوں نکل آج کہ خوباں کے حضور  
گول دستار تری باعث رسوائی ہے  
اے ولی رہنے کون دنیا میں مقام عاشق  
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

—: ۰ :—



جب کیا رات کو تجھ زلف نے بے تاب مجھے  
تب پریشانی میں جیوں کا دسا خواب مجھے  
تیرے غم کے خیالوں میں پھنسا جب ستمی دل  
عشق نے بھر میں غم کے کیا گرداب مجھے  
مضطرب عشق سوں ہوں مجھ کو سلامت نہ کرو  
تپش دل نے کیا رعشہ سیلاب مجھے  
جب کیا چاہ تیرے چاہ زلخداں کا یہ دل  
چرخ گرداں نے دیا گردش دولاب مجھے  
غم ہوا قوس قزح اُس کا خم ابرو دیکھ  
جن نے دیوار میں غم کے کیا گرداب مجھے  
چمن امید کا گرمی سوں گنہ کی جز سکھا  
ابر رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے  
جم کے رتبے سوں ولی مرتبہ اوپر ہے اگر  
جام میں دل کے میسر ہو مے ناب مجھے

—: ۵ :—

سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گونا گوں مجھے  
سبزی خط نے دیا ہے نشہ افیون مجھے  
کشتہ مفت، نہیں میدانے فرگس کا بے بی  
ہے خیال چشم خوباں بادۂ گلکروں مجھے  
لاہ و گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد  
گلرہاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

ہوش کھو نا عاشق بے دل کا کچھ مشکل نہیں  
 نام لے اُس رشک لیلیٰ کا کرو مجنوں مجھے  
 کیوں نہ ہووے آہ میری ہمسر سر و بلند  
 یاد آیا ہے عزیزاں وہ قد موزوں مجھے  
 کثرت اسباب دل لینے کوں کچھ درکار نہیں  
 یک نگاہ لطف سوں کراے صنم مفتوں مجھے  
 آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشم طمع \*  
 ہر گھڑی کرتے ہیں رسوا دیدہ پر خون مجھے  
 کیا ہوا گر عقل دورا ندیش کی سنتا ہوں بات  
 ہوش سوں کھووے گا آخر وہ لب مے گوں مجھے  
 اے ولی رکھہ دل میں آوے وہ صنم آہنگ شوق  
 فغہ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

—————:0:—————

۹

(۳۱۱)

کیوں نہ حاصل ہو رم آہو مجھے  
 اُس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے  
 رات آنے کہکے پھر آیا نہیں  
 پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مو مجھے  
 اے عزیزاں کیا کروں ، اخلاص کی  
 پہونچتی نہیں کلبدن سوں بو مجھے  
 کیوں کہ بیتھوں گوشہ آرام میں  
 کھنیچتا ہے وہ ساں ابرو مجھے

بلبل نالاں ہوا ہوں درد سوں  
 جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے  
 شوخی چشم پری کا رنگ ہوں  
 حیرت افزا ہے رم آہو مجھے  
 دھیان میں بستا ہے وہ خرشید رو  
 گرمی غم سوں ہوئی ہے خو مجھے  
 اے ولی ہے جگ میں معراب دعا  
 قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

—: ۰ :—

۵

(۴۱۲)

تجہ نگاہ مست سوں حاصل ہے مدد ہوشی مجھے  
 تجہ لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے  
 غیر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب  
 تجہ نگہ نے جب سوں بخشی خانہ بردوشی مجھے  
 جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب  
 عیش سلطان نے دیا فیض قدح نوشی مجھے  
 تجہ کھر کی تاب پر طقت ربائی ختم ہے  
 جس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے  
 اے ولی از بسکہ اُس کی یاد میں ہے معبود  
 غیر کے خطرے سوں نسدن ہے فرا موشی مجھے

—: ۰ :—

۵

(۴۱۳)

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے  
 ہے کلید قفل دافش طرز نادانی مجھے

سوج زن ہے دل میں میرے ہر رین میں پیچ و تاب  
 جب سوں تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے  
 کیوں پری رویاں نہ آویں حکم میں میرے تھام  
 تجھے دھن کی یاد ہے سہر سلیمانی مجھے  
 یک پلک دوچے پلک سوں نہیں ہوئی ہے آشنا  
 جب سوں تیرے حسن نے بغشی ہے حیرانی مجھے  
 اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا  
 مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

—:0:—

۸

(۴۱۴)

مدت ہوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی  
 آنے کی اپنے رمز و کذایت نہیں لکھی  
 میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی  
 تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی  
 کرتا ہوں اپنے دل کی نہن چاک چاک اُسے  
 جو آہ کے قلم سوں کتابت نہیں لکھی  
 تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے  
 ہرگز کسی نے فاز کی صورت نہیں لکھی  
 مارا ہے انتظار نے مجکوں ولے ہنوز  
 اُس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی  
 وہ دل ہے نور حق ستی فارغ کہ جس منیں  
 مصحف سوں تجھے جہال کے آیت نہیں لکھی  
 کیوں سنگدل تھام مسخر ہوئے ؟ اگر  
 طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

دَرتا ہوں سادگی ستی موہن کی اے ولی  
اس خوت سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

—:0:—

v

(۴۱۵)

پڑا حیرت میں دل اُس حسن عالمگیر کے دیکھے  
مصور دنگ ہے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے  
ہوا جی محویوں اُس زلف خم در خم کے دیکھے سوں  
کہ جیوں ہوتی ہے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے  
تری زلفاں کے پیچوں سوں مرے دل کو اندیشہ نہیں  
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے  
مرا دل دیکھ کر غمزدے کوں تیرے ہوی \* ہے خوش وقتی  
کہ جیوں ہوتی ہے شادی شیر کوں نچپیر کے دیکھے  
کھلا یوں دل مرا تیری نگاہ تیز کی خاطر  
کہاں آغوش جیوں کر کھولتی ہے تیر کے دیکھے  
ترے مکھ کے صفے + پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے  
تعجب میں ہیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے  
ولی کے دل کوں یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بہیتر  
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

—:0:—

۵

(۴۱۶)

شکر، وہ جان گئی، پھر آئی  
عیش کی آن گئی پھر آئی

تیرے آنے سستی اے راحت جاں  
شہر کی جان گئی پھر آئی

پھر کے آنا تو اے باعث شوق  
جس طرح تان گئی پھر آئی

تیرے آنے سستی اے مایہ حسن  
عشق کی شان گئی پھر آئی

اے ولی قند مکرر ہے یہ بات  
شکر، وہ جان گئی پھر آئی

—————:O:—————

۸

(۴۱۷)

ترا مکھہ ہے چراغ دلربائی  
عیان ہے اُس میں نور آشنائی

لکھا ہے تجھہ قذ اوپر کاتب صنع  
سراپا معنی نازک ادائی

تو ہے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک  
نگہہ کرتی ہے تجھہ پگ کون حنائی

ہوا تیری نگہہ کی بسکہ ہے مجھہ  
ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی

ثنا تیری کیا ہوں ورد از بس  
بجا ہے گر کہیں مجکوں ثنائی

محبت میں تری اے کوہر پاک  
ہوا ہے رنگ میرا کہربائی

تری انکھیاں کی مستی دیکھنے میں  
گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی جلتی\* ہے ہر شب بزم میں شمع  
پتنگ میں دیکھ کر عشق ریائی

—:0:—

۹

(۳۱۸)

سجن میں ہے شعار آشنائی  
نہ کیوں ہو دل شکار آشنائی  
صنم! تیری مروت پر نظر کر  
ہوا ہوں بے قرار آشنائی  
نہت دشوار ہے مجھ دل پر اے جان  
زمان انتظار آشنائی  
ہوا معلوم تجھ ملنے سوں لالہ  
کہ رنگیں ہے بہار آشنائی  
حیا کے آب سز باغ وفا میں  
رواں ہے جوئبار آشنائی  
وفا دشمن نہ ہو اے آشنا رو  
وفا پر ہے مدار آشنائی  
مروت کے ہمیشہ ہاتھ میں ہے  
عنان اختیار آشنائی  
مدار اترک مت کر اے حیا دوست  
مدارا ہے حصار آشنائی  
ولی اس واسطے گریاں ہوں ہر آن  
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

—:0:—

تجھ مکھہ کا رنگ دیکھ کنوں جل میں جل گئے  
 تیری نگاہ گرم سوں گل گل پگھل گئے  
 ہر اک کون کیا ہے تاب جو دیکھے تری طرت  
 شیراں تری نگاہ کی دھشت سوں گل گئے  
 صافی ترے جہاں کی کان لگ بیاں کروں  
 جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے  
 مرنے سوں پہلے جو کہ موے اس جگت منیں  
 تصویر کی نہٹا وہ خودی سوں نکل گئے  
 پائے ہیں جو کہ لذت دیں جگ میں اے ولی  
 دنیا میں ہاتھ اپنے وہ حسرت سوں مل گئے

—————:0:—————

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی  
 آواز میری آہ کی پھر تا گنگن گئی  
 تا حشر اُس کا ہر ش میں آنا محال ہے  
 جس کی طرف صنم کی نگاہ فین گئی  
 سرمے کا منہ سیاہ کیا اُن نے جگ منیں  
 جس کی فین میں پیو کی خاک چرن گئی  
 تنہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم  
 تجھ زلف مشکبو کی خبر تاختن گئی  
 اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس  
 جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

—————:0:—————



دیکھہ دستار بستنی ساقی سر شار کی  
 کھل گئی ہیں آج انکھیاں فرگس بیمار کی  
 بات وہ جاے گی قاصد وقت رهنے کا نہیں  
 دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دل دار کی  
 بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ہے غریب  
 بھول جاتا ہے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی  
 معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا  
 دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سوں سردار کی  
 اے ولی اُس بے وفا کی مہربانی پر نہ بھول  
 دل کا دشمن ہے مگر کرتا ہے باتیں پیار کی

—————:0:—————

عجب معشوق لڑکا سرھٹتا ہے  
 مٹھائی \* قند - شکر سوں مٹھا ہے  
 سجن ہے سانولا سچ کا سچیلہ  
 کتیلہ اور ہتیلہ لت پتا ہے  
 سدا طالب دل اپنا وارتا ہے  
 بعشوقہ سر اُپر راؤ بٹھا ہے  
 مہاراجا ہے ملک دلبری کا  
 بفوج حسن جیوں ہاتی چھٹا ہے  
 دو چشمہ بچھو و خونریز ابرو  
 دو بانگی زلف مشکینش پتا ہے

نظر کرتا ہے مجھ پر یار کج کر

بھلا راوت سپاہی ہت چھتا ہے

بیک نیم نکاح داربائی

ہزاراں عاشقاں کا کھر کتا ہے

معافی کون گیا تھا دل دیوں کا

ولی یو بات کھر سب ہتا ہے \*

—: 0 :—

\* دیوان ہذا میں غزلوں کی ترتیب ایک خاص حیثیت سے کی گئی ہے۔ یعنی ہر ردیف میں قوافی کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔ مثلاً ردیف ہا میں جس قدر غزلیں (ہے) کی ردیف کے ساتھ ہیں اُن میں پہلے وہ غزلیں درج ہیں جن کے قوافی میں حرف روی (الف) ہے۔ اس کے بعد وہ قافیے جن میں (ب) اسی طرح جتنے حروف میں غزلیں ہیں وہ ابجد کی ترتیب سے مندرج ہیں۔ اس کو ایجاد بلدا نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اکثر قلمی دیوانوں میں یہی التزام دیکھا گیا جس سے پتا چلتا ہے کہ اس ترتیب کے موجد بھی (ولی) ہی تھے۔

چوں کہ یہ غزل ایک دیوان کے سوا اور دیوانوں میں نہیں دیکھی گئی اور پھر اُس دیوان میں بھی خمسوں کے ساتھ درج نہی اور نیز بعض مصرعے صاف طور سے پڑھ نہیں گئے۔ ان وجوہ سے بغیر التزام ترتیب آخر میں لکھی گئی۔ خمسہ جات میں بعض غزلوں ایسی ملیں گی جو دیوان ہذا کی ردیف متن میں نہیں لکھی گئیں۔ اس کا سبب کچھ تو سہو نقالی ہے اور زیادہ تر یہ اشتباہ کہ اُن غزلوں کے آخر شعر میں (ولی) کا تخلص نہیں اس لئے قیاس کیا گیا کہ (ولی) نے کسی دوسرے کے اشعار کو منظم کیا ہے۔ اس غزل کے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع نسخۃ منقول عنہ میں بالکل نہیں پڑھا گیا۔ روش تھکیر کو مد نظر رکھ کر قیاساً موزوں کر دیا ہے۔ اس غزل کا انداز گفتار بتاتا ہے کہ (ولی) کا ابتدائی کلام ہے نیز یہ کہ تخلص ہی کے لئے یہ غزل کہی گئی ہے۔

## مستزاد (۷)

۵

(۱)

مے تاب کیا شوق نے مجھہ دل کوں بدن میں  
گل پیرھناں کا

جیو غلچہ کیا بند محبت کے چمن میں  
رنگین دھناں کا

مجھہ دل کی فہم عشق سوں گردش میں ہمیشہ

تنہا نہیں خرشید

مشتاق ہو پھرتا ہے سدا ساء گنگن میں

سیمیں بدناں کا

مت ہو جھہ کہ ہے آپ سوں وحشت منیں آہو

اے کشتہ خوباں

پھیلا ہے سحر جا کے یہ اطرات ختن میں

جادو نیناں کا

رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر

ہر لالہ رنگیں

تجھہ عشق سوں کیا حال ہے تک دیکھ چمن میں

خونیں کفناں کا

فرہاد کی آتی ہے سدا روح صبا ہو

مجھہ شعر کو سنلے

مذکور ہے از بسکہ ولی میرے سخن میں

شیریں بھناں کا

## والہ

(۲)

۵

لاگئی ہے لگن تم سوں چھڑا کون سکے گا  
 ہے کس میں یہ قدرت  
 اب مجھ کو وطن اپنے لجا کون سکے گا  
 کر دل سوں رفاقت

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر  
 اے ہند کے بانگے  
 دامن کون ترے ہاتھ لگا کون سکے گا  
 نہیں زور نہ طاقت

ہوں خاک تمہاری ہی گلی کا اے \* سری جن  
 نہیں کام کفن سوں  
 اب مجھ کو جنازے میں اُٹھا کون سکے گا  
 یوں گر ہے حقیقت

ست مار والی کون میں یہ کہتا ہوں، کہا، کر  
 سن بات ہمارے  
 اس ہجر کے طو مار کو پا کون سکے گا  
 بن غمزہ ظرافت

—————:C:—————

## ولہ

۶

(۳)

بخشے ہیں اپس رنگ سوں اس گل ترے گالاں

لالے کوں تجھل

دستے ہیں ترے گال کے آپراں یو بالاں

جیوں باغ میں سنبھل

مدت ستی تجھ مکھ کے تصور کوں لکھا ہوں

سینے کی پتی \* پر

روشن ہیں ترے رنگ کی خاطر میں خیالاں

گلشن منیں جیوں گل

تجھ عشق کی بتی ستی بے تاب ہیں یوں دل

جیوں آگ پہ اسگند

تجھ یاد کے گازار میں عشاق ہیں نالاں

پھولوں میں جیوں بلبل

صحرا کے تھاشے کوں اگر دل منیں رکھکر

گھر سوں چلے باہر

انکھیاں کوں کریں فرش خوشی ہو کے غزالاں

جنگل کے بہتر گل

تجھ پلتھہ کی مجلس منیں کیفیت سے سن

دل جوش میں ہے یوں

سرخوش ہوئے جیوں رنگ میں آتے ہیں قوالاں §

سن شیشے کی قلقل

تجھہ حسن مبارک کوں جو دیکھا ہے وائے دے  
 بولا ہے سخن یو  
 اس مکھ کے صدیقے منیں دیکھے ہیں جو قالین  
 خوش اُن کا قفاول

## ولہ

(۴)

۵

کینا ہے نظر جب ستی تجھہ رشک پری پر  
 کھویا ہے چمن مرہ  
 باندھا ہے جو گئی جیو کوں تجھہ عشوہ گری \* پر  
 پھرنا ہے وہ بن بن

دیکھے سوں ترے داغ کے جاوے کوں جگر پر  
 بولا مجھے یوں دل  
 کیا خوب اُتھا نقش عقیق جگری پر  
 خرشید سوں روشن

چنچل نے نظر ناز سوں آھو پہ کیا نہیں  
 نرگس کی ہے سوگند  
 قربان ہوا اُس چشم کی والا نظری پر  
 عاشق کا تن من

ہوار کیا میرے اُپر تیغ زباں کوں  
 از بس کہ ہے طرار  
 باندھے ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر  
 وہ شاہد پر فن

بوجھا ہے ولی تب ستی موہن نے سرج کوں  
 ذریے سوں بھی کمتر  
 کرتا ہے نظر جب ستی دستار ذری پر  
 لے ہاتھ میں درپن

— ۰ ۰ ۰ —

## ولہ

۵

(۵)

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے  
 ان عشوہ گراں میں  
 کس شوخ ستمگر نے اُسے پیچ دیا ہے  
 ان مو کھراں میں  
 اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا  
 گر کام نہیں یہ  
 دیوانہ مرے دل کوں کھو کن نے کیا ہے  
 جادو نظراں میں  
 ظاہر میں ترو تازہ و باطن میں ترا داغ  
 رکھتا ہے جو دائم  
 جیوں لالہ اُسے بوجھ کہ نیرنگ دیا ہے  
 خونیں جگراں میں  
 عاشق کوں ہے بے قابی و بے طاقتی دل  
 سر مایہ بینش  
 بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے  
 ہے بے بھراں میں

تنہا نہیں سرشار ولی شوق سوں تیرے  
 اے ساقی بد مست  
 تجھہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے  
 ہے بے خبران میں

—: ۵ :—

### ولہ

(۶)

کئے رات معراج وہ عرش اُپر  
 بلغ العلیٰ بکمالہ  
 کھلے پردے سب بھید کے سر بسر  
 کشف الدجلی بسجما لہ

ہوئی حق کی اُن پرسو حب کی نظر  
 حسنت جمیع خصالہ  
 ہوا حکم حق کا معباں اُپر  
 صلوٰ علیہ وآلہ

—: ۵ :—

### ولہ

(۷)

ہرگز توفہ لا ساتھ رقیب دغلی کون  
 سن بات ہماری  
 مستراح دے خلوت میں ایسے خللی کون  
 مت مار کٹاری •



اے زہرہ جبین کشن ترے مکہ کی کلی دیکھ  
 لے ہاتھ میں دت کون  
 کا قافلہ ہر اک صبح اُٹھ رام کلی کون  
 ہا زار و نزاری

ترے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکھ  
 اے نو خط ریحان  
 خطاط جہاں نسخ کیا خط جلی کون  
 کیوں ہے تو غباری

میں دل کون ترے ہاتھ دیا روزا زل سوں  
 ہیہات پیارے  
 مت دل سوں بسا اپنے معتب ازلی کون  
 میں پیت سدا اری

اے ماء جبین مہر لقا تیری جبین پر  
 باصدق و صفامیں  
 کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم فاد علی کون  
 عونا لک باری

نہیں مذہب و جاگیر نہیں روز وظیفہ  
 اے دلبر جانی  
 ہر روز ترا قانون وظیفہ ہے ولی کون  
 در لیل و نہاری

## منکھسات ( ۱۲ )

۷

( ۱ )

تجھہ قد نے مجھہ نگاہ کون عالی نظر کیا  
 تجھہ مکھہ نے شوق بدر کون دل سوں بدر کیا  
 لب نے ترے عقیق کون خونیں جگر کیا  
 مستی نے تجھہ نہیں کی مجھہ بے خبر کیا  
 دل کون مرے بھوان نے تری جیوں بھنور کیا  
 تجھہ چشم فیروزہ باز کی جرات کون دل میں رکھہ  
 تیری بھوان کی تیغ کی دہشت \* کون دل میں رکھہ  
 پلکان کے خنجران کی صلابت کون دل میں رکھہ  
 تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کون دل میں رکھہ  
 سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا  
 ہے تجھکوں مرتبے منیں کیواں سوں برتری  
 تجھہ مکھہ کون دیکھہ دنگ ہیں کیا حور کیا پری  
 نا ہید میں کسی نے نہ دیکھی یہ دلبری  
 تجھہ مہر کا ہوا ہے دل و جاں سوں مشتری  
 جب سوں ترے جہاں پہ مہ نے نظر کیا  
 تیرا فراق تھا دل و سینہ پہ مثل سل  
 مدت سوں دل رہا تھا ترے غم میں پا بگل  
 دیکھا نہ تھا میں خواب میں آرام ایک تل  
 تب سوں ہوا ہے محفل ایللی کی شکل دل  
 جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

تیرے درس میں علم معافی پڑھا ہے جی  
تجہہ مکہ کو دیکھہ شرح بھی \* شہسبہ کی لکھی  
لیلاؤتی تو + خواب میں پائی ہے منتہی  
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی  
تیرے دھن کوں دیکھہ سخن مختصر کیا  
شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرت دھل  
تجہہ سروقد کوں دیکھہ ہوے بند جزو و گل  
سرشار تجہہ نہیں کے نشے سوں ہے جام مل  
حق تجہہ عذار دیکھے سر چاہے رنگ گل  
پیدا ترے لبوں سستی شہد و شکر کیا  
تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علی  
تو اس سبب سوں مالک سخن میں ہوا بلی  
خرشید کی نہیں ہے تری طبع منجلی  
تیرا یہ شعر جگ میں مؤثر ہے اے دلی  
تو دل منیں ہر ایک کے جاگو اثر کیا

—: 0 :—

## ولہ

۵

(۲)

مطلب نہیں ہے ہم کوں حسیناں! نعیم کا  
کچھ خوت نہیں ہے ہم کوں عزیزاں حجیم کا  
بندہ ہوں صدق دل سوں نبی اکرام کا  
مجھہ درد پر دوا نہ کرو کچھہ حکیم کا  
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

\* (ن) کھی شیشے نے تبھی + (ن) یو خہال

ہریک حرّت نہ پاوے بنا لب بہ لب ستی  
 پایا ہوں عالم عشق معانی قطب ستی  
 پیدا ہوا ہے عشق کھرو کس سبب ستی  
 دیکھا ہوں قد و زلف و دھن پی کا جب ستی  
 کیتا ہوں جب سوں ورد الف لام میم کا  
 کان ہے عزیز خسرو کیواں کون مرتبہ  
 مغفور چین و کشور سلطان کون مرتبہ  
 جو حق دیا ہے عاشق بے جاں کون مرتبہ  
 جنت میں کب دیا ہے وہ رضواں کون مرتبہ  
 جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا  
 رونے سوں میرے فکر تجھے ذرہ وار نہیں  
 مجھے دل میں بن فراق ترے اور خار نہیں  
 یک پل ترے فراق کی مجھ کوں بساں نہیں  
 پی کے نزک انچھو کوں مرے کچھ وقار نہیں  
 عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا  
 ہادی یو عشق پاک کے عالم میں ہیں علی  
 اُن کے معب کوں حق نے ہے دی طبع منجلی  
 اُن کے عدو کے قلب میں ہے سخت کھلبلی  
 کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی  
 جو ہے مرید سلسلہ مستقیم کا

## ولہ

۹

(۳)

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیہتن ہرگز  
 نہو اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز  
 نہ مل مائل ہو ہر طوطی سوں اے شکر شکن ہرگز  
 نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز  
 ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نبین ہرگز  
 فصیحان خلق کے سارے تجھے شیریں بچن کہتے  
 پشانی روز روشن اور زلف کالی رین کہتے  
 مبصر ہر جواہر کے تجھے در عدن کہتے  
 جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے  
 تو ہر پلکان کے کانتاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز  
 سدا مشتاق ہے طوبی ترے قد جیوں صنوبر کا  
 تجلی میں ترا یہ مکھ اھے خورشید معشر کا  
 دھن تیرا سو خیر انجام ہے یہ جام کوثر کا  
 تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا  
 بجز تجھے روح کے قائم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز  
 دور خسارے ترے روشن یہ دو انور ستارے ہیں  
 ترے چنچل نبین آگے چکارے کیا چہ کارے ہیں  
 عزیزاں مصر کے سارے تری خاطر سنوارے ہیں  
 زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو دارے ہیں  
 نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ نزن ہرگز

تو ہے محبوب عالم کا ولے عالم سوں ہو یکسو  
 تو محبوباں میں عنقا ہے نکو دکھلا کسی کو رو  
 جو آتشداں کیا دل کوں، لجاوہاں زلف عنبر بو  
 بغیر از عیدمت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو  
 نہ مل مہتاب میں بھی کس سرائے چندر بدن ہرگز  
 جو تیرے عاشق صادق ہیں ان کو این و آن سوں کیا  
 جو تجھے برہا کے آراہے ہیں اُن کوں خاں نہاں سوں کیا  
 جرد ہو یا ہاتھ اپس جی سوں اُسے مطلب جہاں سوں کیا  
 جو شائق شمع رو کا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا  
 نہ دھرنا مثل پروانے کے پروائے کفن ہرگز  
 نشانی حق کے پانے کی جہاں کی بے نیازی ہے  
 کشائش کام اپنے کی جگت کی کار سازی ہے  
 تواضع خاکساری ہے ہماری سر فرازی ہے  
 حقیقت کے اغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے  
 وہ پائے شرح میں مطلب نہ بوجھ جو متن ہرگز  
 سمجھے اے عاشق صادق تجھے غم عین راحت ہے  
 رقیب ناملائم کی ملامت پر ملاحت ہے  
 خلق کی سخت گوئی یہ کلام پر فصاحت ہے  
 دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے  
 نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز  
 ولی اس منزل مشکل میں ثابت رکھے قدم اپنا  
 نظر میں رکھے ہر اک لمحے میں احوال عدم اپنا

اپس مرشد کوں دائم بوجھ رہبر دمبدم اپنا  
 غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا  
 نہ پہنچے گا بغیراز شوق تاحب الوطن ہرگز

—:0:—

## والہ

v

(۴)

عاشق ترے جہاں پہ شیدا ہوے اقبال  
 وہ دل میں آئیلے سوں مصفا ہوے اقبال  
 جو رنگ سوں خودی کے تجلی ہوے اقبال  
 طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اقبال  
 تب عاشقان کی صف میں تہاشا ہوے اقبال  
 رخسار یہ دو مطلع انوار ہیں ترے  
 مشہور حسن خلق سوں اطوار ہیں ترے  
 عشاق کے برہ منیں بیہار ہیں ترے  
 کے دل زلف کے بند میں گرفتار ہیں ترے  
 ہو کر اسیر جگ منیں رسوا ہوے اقبال  
 مشہور جگ میں نام سوں تو ماہرو رہے  
 اپنے دکھوں کے درد کا تو دکھہ سرو رہے  
 تیری صورت \* انکھان کے اگے روہرو رہے  
 تجھ کو جگت میں حسن سوں نت آبرو رہے  
 خوبی سستی بہار کے دریا ہوے اقبال

تجھ روپ کے دریا میں دو رخسار ہیں کنول  
 عالم کے دلبراں میں اتا تو ہے خوش شکل  
 تیرے اگے سوں ناٹھ \* گئے دلبراں سیکل  
 تری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ + تھ چنچل  
 وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اُتال  
 ہے چاند کی نہن تو خوبی کے گنگن منیں  
 ہے شمع کی نہن تو ہر اک انجمن منیں  
 گلزار ہے بہار سر بے شک دکن منیں  
 جو تھ تھامشا بین دکن کے چمن منیں  
 تجھ گل اُپر وہ بلبلی شیدا ہوے اُتال  
 تجھ برہا کے غنیم نے گھیرا ہے ساک دل  
 آرام نہیں ہے جیو کے کشور کوں ایک تل  
 نیناں تری یہ ملک کوں لوٹیں پلک سوں مل  
 ہمت کوں مار صبر کوں کتے نپت خجل +  
 ہمنہ کے دل ستانے کوں سنتا + ہوے اُتال  
 کہتا ہوں تجھ کوں دل سستی سن بات اے صنم  
 عاشق اُپراتا تونہ کر جور ہوو ستم  
 تیغ تغافل کوں نہ ست اُس پہ دم مبدم  
 تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم  
 تو شعر اس کے جگ میں ہویدا ہوے اُتال



## ولہ

۹

(۵)

گلشن میں مجھہ سننے کے اے \* صاحب جہاں چل  
 مجھہ دل کے چار باغ میں اے ذر نہال چل  
 مجھہ طبع کے چہن میں اے \* رنگین خیال چل  
 میری نگہ کی رہ پہ اے \* فرخندہ فال چل  
 ہے روز عید آج اے \* ابرو ہلال چل  
 تجھہ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر  
 اس بوسوں آج مست ہیں کیا جن و کیا بشر  
 دل تجھہ نگہ کے دام میں ہے بند سر بسر  
 تیری نگہ کی دید کوں اے نور ہر نظر  
 شک نہیں اگر ختن سنی آوے غزال چل  
 عالم کے خشک و ترنے کیا دل کوں بحرو دشت  
 کس اہل دل کوں جا کے کہوں دل کی سر گزشت  
 مجھہ راز دل کا آج پڑا بام پر سوں طشت  
 ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی باز گشت  
 جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی فال چل  
 ہے مہرہ زار حسن سراپا سواد ہند  
 خوبان بانہک سوں بھرا ہے بلاد ہند  
 عشاق باصفا کے ہے سینے میں یاد ہند  
 پیتم کی زلف بیچ وسا مجھہ سواد ہند  
 اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل

یہ حرف راست جا کے کہو خرقہ پڑھ کون  
اے کچ خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کون  
دیتے نہیں ہیں \* ساغر دل خود فروش کون  
وحدت کے مے کدے میں نہیں باز ہوش کون  
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدہ کو تال چل  
دین محمدی سوں ہے در جگ کی آبرو  
مطلوب ہے یہ اُس کون جو ہے کفر کا عدو  
کر مختصر جہاں منیں دنیا کی جستجو  
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو  
دنیا کی رہگزر میں بزرگوں کی چال چل  
بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت  
آرے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت  
بد خصلتی کے گل میں نہیں بوے عافیت  
گر عافیت † کے ملک کی خواہش ہے سلطنت  
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل  
دل کنی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے  
وہاں کی شراب صاحب معنی کون ہضم ہے  
عالی ہیں بخت اُن کے جنہیں رہاں کا عزم ہے  
اُس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے  
سایہ فہن تو پیر کے دائم دنبال چل  
تجھہ باج جان و دل کون نشاط و طرب نہیں  
دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

کہتا ہوں حرت راست اگرچہ ادب نہیں  
 آیا تری طرت جو ولی تو عجب نہیں  
 آتے ہیں تجھے گلی منیں صاحب کمال چل

—:0:—

## والہ

۱۰

(۶)

ناز سوں آ تجھے خدا کی قسم  
 سہریاں ہو تجھے دیا کی قسم  
 میں وفادار ہوں وفا کی قسم  
 خیر خراہاں میں ہوں خدا کی قسم  
 مان اس صادق آشنا کی قسم  
 بوالہوس تجھے اُپر رکھے ہے نظر  
 جب سوں تجھے حسن کی سنی ہے خبر  
 حرت میرا سن او پری پیکر  
 کم نہائی کون مدعا کر کر  
 مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم  
 دل کوں تجھے عشق سوں ہے غنائی  
 لیکن اس سوں نہیں ہوں میں شا کی  
 کم ہے عالم میں عصمت و پاکِی  
 دیکھ اے شوخ تیزی بے باکی  
 خوت میں ہوں صدا رجا کی قسم  
 گر سخن فہم تجکوں پاؤں گا  
 حال دل کا تجھے سنائوں گا

بندہ بے درم کہاؤں گا

یک \* قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا

معجزوں ہے تیری خاک پا کی قسم

سب رقیبیاں ہیں کور دیدوں کے

ست ہو فرماں میں اُن یزیدوں کے

سہو کر حریف ان پلیدوں کے

لطف سوں ؟ طرہ شہیدوں کے

تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درس کا ہوں میں اُستاد

طفلِ مکتب ہے معجہ اگے فرہاد

بندہ تیرا ہوں گرچہ ہوں آزاد

بسکہ رکھتا ہوں تجھے قدم کی یاد

دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

شوق تیرا ہوا ہے جس کوں امام

اُن نے پایا ہے مدعاے تمام

عشق تیرے میں ہے حیاتِ دوام

عاشقوں کوں فہمیں ہے موت سزوں کام

مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشوں سوں ہے راہِ عرفاں دور

اُن کوں یک اُن نہیں ہے بارِ حضور

خود نہائی کا ترک یہاں ہے ضرور

خاکساری ہے حق اگے منظور

خاک درگاہِ مصطفیٰ کی قسم

نقش دنیا کا کھینچ مت دل پر  
 دشمن ہوش \* ہے محبت زور  
 عشق کی راہ میں قدم کون دھر  
 دل سوں اپنے نکال رہم و خطر  
 راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم  
 معرفت حق کی کام مشکل ہے  
 چشم ظاہر ہیں اس سوں غافل ہے  
 اے ولی علم سوں یہ حاصل ہے  
 علم انسان کون مکمل ہے  
 گل گلزار ہل اتلی کی قسم

—:O:—

## والہ

۸

(۷)

نیرنگی ترے لب کی مسیحا پہ لکھا ہوں  
 افسوں ہے جنوں نسخۂ ایہا پہ لکھا ہوں  
 ہر چند کہ غم کون دل رسوا پہ لکھا ہوں  
 تصویر تری جان مصفا پہ لکھا ہوں  
 یو نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں  
 اے سرو گل اندام عبث تنگ ہوا توں  
 جیوں غنچۂ تصویر کے دل تنگ ہوا توں

شبنام کی گلابی کے اُپر سنگ ہوا توں

مجھہ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا توں

تیری یو دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

در درھے بہتکتا ترے یو \* دل کے سبب مجھہ

رونے سرے نے گھویر رکھا گل کے سبب مجھہ

معلوم ہوا آج ترے دل کے سبب مجھہ

یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھہ

یو صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

خرشید لیا مار کے سر بام سحر پر

پروانہ مجلس نے دیا جیو شر پر

مجنوں نے دیا شوق بیا بان کے گھر پر

فرہاد لکھا صورت محبوب حجر پر

میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

دو پہر تری زلف سوں + مجھہ رات ہے کالی

گلزار کے پھل + بانس سوں صیاد کی جالی

طاؤس تری تاج سری § دیکھکے خالی

اے مردمک چشم تجھہ انکھیاں کی یو لالی

فرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

از بسکہ ہے تجھہ دور میں عافیت مستی

سب عشرت و آرام ہے در کافیت مستی

\* اس مخمس میں بعض جگہہ الفاظ صاف نہیں پڑھے گئے

مجبوراً باعتبار کشش حرفوں کی نقل اتاردی ہے —

+ (ن) کی      † پھل      § کلنی

زائد نہ ہو ہر صبح کون شب \* نیت مستی  
 تجھے فرگس مخمور کی کیفیت مستی  
 اکثر خط ساغر ستی صہبا پہ لکھا ہوں  
 اُس سرو بلا کون جو قیامت کا لقب ہے  
 ہر دل کے اُپر مہر ہے ہر سر کے عقب ہے  
 نالہ ہو رسا کیا کد رسا زلف کی شب ہے  
 اے آہ بالندی تجھے اُس قد کے سبب ہے  
 تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں  
 ہے بوسۂ دالدار میں توصیف کا نکتہ \*  
 یک دل کون ہویدا جو ہے تشریف کا نکتہ \*  
 خورشید فاک ہے سری تصنیف کا نکتہ \*  
 اُس کے دھن تنگ کی تعریف کا نکتہ \*  
 صنعت سون والی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

—:O:—

## والہ

۷

(۸)

تیرے قدم کے فرش رہ میرے نین سب دن اچھو  
 تجھے نقش پا مجھے سیس کا حب الوطن سب دن اچھو  
 مجھے چاہ کے یوسف کون یہ چاہ ذقن سب دن اچھو  
 غنچہ نہط تجھے باس کا دل پیرین سب دن اچھو  
 مجھے نین کی نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

تجھہ نور کی بخشش سستی یہ سرخ ارر چندر ہوا  
 تیری زلف کی باس سوں یہ مشک ارر عنبر ہوا  
 یک پل میں تیرا مرتبہ افلاک سو بر تر ہوا  
 پیاسے محبان دیکھکر تو ساقی کوثر ہوا  
 فردرس سوں بھی بڑھکے ہے ، یہ انجمن سب دن اچھو  
 یس و طہ والضحیٰ نازل ہوے تجھہ شان میں  
 الیل اور الشمس ہے تجھہ زلف و مکھہ کے دھیان میں  
 افلاک سب پیدا ہوے لولاک کے العان میں  
 تجھہ یاد سوں راحت اچھو ہر مؤمنان کی جان میں  
 تیرے چرن کی خاک سوں روشن فین سب دن اچھو  
 تجھہ گل نے دل جا کر دیا گلزار میں ہر گل کے تئیں  
 پیچوں میں پھانسا زلف نے ہر حور کی کاکل کے تئیں  
 تجھہ زلف و مکھہ نے مبتلا کینے ہیں جزو ہور گل کے تئیں  
 سائے سوں اپنے کر دیا پیدا گل و سنبل کے تئیں  
 اے رشک گلزار ارم تیرا چھن سب دن اچھو  
 دل کی صدف میں کر جتن تجھہ عشق کا گوہر رکھوں  
 سینے کے معدن کے بہتر تجھہ فیہ کا جوہر رکھوں  
 دائم سخن کے لب اُپر تجھہ قول کی شکر رکھوں  
 ہر دم طبع کے سیس پر تجھہ یاد کا افسر رکھوں  
 تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو  
 معجز جلانے کا حکم خرشید کوں ہر دن کیا  
 ہرات مہہ کے ہات میں تو نور کی مشعل دیا  
 تاروں نے موتی کے طبق پائے ہیں تجھہ سے اے پیا  
 تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ ید بیضا لیا



ہمد دم ہیسی سوں ہو امرت بچن سب دن اچھو  
 تجھہ باج ، مخصوص جہاں دے ذات عالی چار ہیں  
 اس اُمت غم فاک کے دے چار سب غمخوار ہیں  
 جن کو محبت اُن کی نہیں بے شک وہ ناہنجار ہیں  
 جو ان سوں رو گرداں ہوئے دونوں جہاں میں خوار ہیں  
 ان کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو

—:0:—

## والہ

۸

( ۹ )

سجن کا ذکر میں نسدن رتا ہے  
 گراں زخم ستم دل پر بٹھا \* ہے  
 برہ اُس کی میں عاشق بولتا ہے  
 عجب معشوق لڑکا سرھتا ہے  
 مٹھائی قند شکر سوں مٹھا ہے  
 نہیں مافند تو اے چھبیل  
 گلستان جہاں از تو رنگیلا  
 نکاح چشم تو افعی ت سیلا  
 سجن ہے ساڈورا + سمج کا سچیل  
 کتیل اور ہتیل ات پتا ہے  
 گریباں عاشق از غم پھارتا ہے  
 قمار عشق میں دل ہارتا ہے

بغمزہ تیر مڑگاں مارتا ہے  
 سدا طالب دل اپنا وارتا ہے  
 بعشوق سر اُپر راؤ بٹھا ہے  
 سوجاؤں شاہ ہے حور و پری کا  
 سجن میرا ہر اک جادو گری کا  
 خجل پیش تو لعل جوہری کا  
 مہاراجا ہے ملک دلبری کا  
 بفوج حسن جیروں ہاتھی چھٹا ہے  
 فدا کرتا ہوں دل برتار ہر سو  
 چہ گویم شکوہ زان یار بد خو  
 خجل پیش نگاہش فین آہو  
 دو چشمہ بچھو و خوں ریزا برو  
 دو بانکی زلف مشکینش پٹا ہے  
 قلندر ہو، پہرا ہوں مال تج کر  
 رکھا ہے عشق میں بس پائے رج کر  
 لوری کوں جب کھڑی کرتا ہوں سج کر  
 نظر کرتا ہے مجھ پر یار کج کر  
 بھلا راوت سپاہی ہٹ چھٹا ہے  
 مہندائے دل بلا ہے آشنائی  
 قیامت می شود روز جدائی  
 گئی یک بار شرم و نارسائی  
 بیک نیم نگاہ دگر بائی  
 ہزاراں عاشقاں کا گھر کٹا ہے

رسوئی عشق کی میں جا جیوں گا  
 برہمن ہو کر صدقہ لیوں گا  
 سجن کوں تا قیامت اہہ ہوں گا  
 معافی کوں کیا تھا دل دیوں گا  
 ولسی یہ بات کہہ کر سب ہٹا ہے

— ; \* ; —

## ولہ

۷

( ۱۰ )

نہ تنہا حسن خواہاں دلربا ہے  
 ادا فہمی سخن دانہی بلا ہے  
 سخن داں آشنا فضل خدا ہے  
 صنم میرا سخن سون آشنا ہے  
 مجھے فکر سخن کرنا بجا ہے  
 لٹک سوں آ\* او سرو کبک رفتار  
 دکھا اپنی جھلک اے لالہ رخسار  
 کیا ہے دل کوں میرے سخن گزار  
 چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار  
 گل رنگیں بہار مدعا ہے  
 لیا ہے کھیر عشق بے ریا مجھے  
 برہ آزار و بے صبری دیا مجھے  
 پلا دینا دار کا شربت پیا مجھے  
 تغافل نے ترے زخمی کیا مجھے  
 تری یہ کم نگاہی نیمچا ہے

عجب تعجب بر میں ہے اے یار جانی  
نشاط دل لباس زعفرانی  
ترے جلوے سون پایا ہوں جوانی  
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی  
کہ موج چشمہ آب بقا ہے  
صف مژگانِ خوباں ملکے یکسر  
اُٹھے ہیں عاشقان پر کھینچ جہدھر  
ادا کا ہر طرت اُستدا ہے لشکر  
نہیں وہاں آب غیر از آبِ خنجر  
شہادت گاہ عاشق کر بلا ہے  
وفا ہے بادشاہ عاشقی میں  
تجہل ہے سپاہ عاشقی میں  
نہیں شوخی نگاہ عاشقی میں  
وہی \* آتے ہیں راہ عاشقی میں  
کہ جن کو استقامت کا عصا ہے  
گدا ہیں جو محبت کی گلی کے  
سدا وہ ہم سفر ہیں بیجالی کے  
نہیں بلبل وہ ہر گل کی کلی کے  
غنیست بوجہ ملنے کون و لہی کے  
نگاہ پاکبازانِ کیمیا ہے  
————— \* —————

---

\* اس ردیف و قوافی میں کئی غزلیں دیوان میں موجود  
ہیں اور یہ شعر ایک غزل کا مقطع ہے۔ وہی کی جگہ ولی ہے  
مگر چوں کہ تخلص میں وہی کا لفظ تھا اس لیے وہی لکھا  
گیا —

## ولہ

۵

( ۱۱ )

یا قوت لب تیرے سجن یہ دل مرے کا قوت ہے  
 اور خیال تیرا دل منیں جیوں کان میں یا قوت ہے  
 شہرت سوں تیرے حسن کی معہور سب نا سوت ہے  
 تجھے یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے  
 تجھے عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لاہوت ہے  
 وہ شاد ہے دنیا میں دل جو پر ہوا تجھے غم ستی  
 زخمی تری شمشیر کا بیزار ہے مرہم ستی  
 جم جم جو ہے تجھے سوز میں درتا نہیں وہ جم ستی  
 جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھے دم ستی  
 نہیں دم کی کچھ پروا اُسے جو عاشق مہبوت ہے  
 تجھے شوق سوں یہ دل مرا تجھے مکھ نہن درپن ہوا  
 تجھے عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا  
 تجھے مکھ سرج کی تاب سوں یہ جی مرا روشن ہوا  
 تجھے روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا  
 میرے فین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے  
 تیرا برہ آکر بسا مجھے خاطر رنجور میں  
 آوارگی لے کر ستا اس سینہ معہور میں  
 دالا اگن مجھے دل میں یوں جیسے اگن تھی طور میں  
 ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں  
 یوں عشق میرا جگ منیں اثبات ور مٹبوت ہے

تجہہ شوق کے دریا میں دل ماہی نہیں پیراک \* ہے  
 کر صید اس کوں اے سجن یہ تجہہ شکار پاک ہے  
 تجہہ ماہ بن جگ میں ولی مخمور اور غمناک ہے  
 تجہہ جان بن دل کا کفن بے شک کندول جیوں چاک ہے  
 تجہہ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ہے

—: 0 :—

## ولہ

۵

( ۱۲ )

مشق کر اے دل سدا تجرید کی  
 عاشقی ہے ابتدا توحید کی  
 ترک مت کر گفتگو تفرید کی  
 جس کوں لذت ہے سجن کے دید کی  
 اُس کوں خوش وقتی ہے صبح عید کی  
 اے صنم یک دم نہیں تجہہ سوں جدا  
 دور مت بوجہ آپ سوں اے خوش لقا  
 جیو سوں حاضر ہوں خدمت میں سدا  
 دل مرا موتی ہو تجہہ بالی میں جا  
 کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی  
 چہب ہے تیری نشہ صہبائے حسن  
 رنگ ہے تیرا چہن آراے حسن  
 قد ہے تیرا رحمت والے حسن  
 دلف نہیں تجہہ مکہ پہ اے دریاے حسن  
 موج ہے یہ چشمہ خرشید کی

خرد سالی میں ہے شوخی معتبر  
 اس سبب ہیں عاشقان خوفیں جگر  
 مہرباں ہو خط نہایاں ہو اگر  
 اُس کے خط کی خال سوں پوچھو خبر  
 بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی

بر میں تیرے ہے لباس صندلی  
 رنگ گل ہے تہکوں فرش مٹھلی  
 جنت فردوس ہے تیری گلی  
 تجھے دہن کوں دیکھ کر بولا ولی  
 یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

—:0:—

## ترجیع بند (۲)

$\frac{7}{8}$

(۱)

مرے دل میں وہ سرو گلغام ہے  
 کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے  
 رخ روشن و زلف مشکین یار  
 مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے  
 خلاصی نہیں تا دم زندگی  
 نگہ شوخ کی جیو کا دام ہے  
 ہرے میں طالب مت کرو صبر کوں  
 ہرے دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی معکوں دیوے خبر  
نہیں دل وہ جھشید کا جام ہے

شب و روز معجہ عاشق زار\* کوں  
فراموش کرنا ترا کام ہے

سدا تجھ پری رو کی خدمت منیں  
یہی درد منداں کا پیغام ہے  
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں  
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

کہاں ہے عزیزاں! وہ رشک پری  
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتہری

کہاں ہے وہ گلزار باغ وفا  
کہ ہے شان اُس کی سدا دلبری

کرے جگ میں شرمندہ خرشید کوں  
اگر ہر میں پہنے لباس زری

وہی ہے مرے حرت کا قدر دان  
کہ جوہر نہ بوجھے بجڑ جوہری

کرے کیوں فہ عشاق کے دل کوں بند  
کہ رکھتا ہے انکھیاں میں جادو گری

عزیزاں کسی غیر کوں مت کہو  
رقیباں کی دیکھا ہوں میں زرگری

کہو جا کے میری طرف سوں اُسے  
تخلص ہے جس چشم کا عبہری



شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں

ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

بزور فزاکت بزور ۱۵۱

صف گلرخاں کا ہے تو مقتدا

مددگار تھے جب تلک بخت سعد

نہ رہتا تھا یک آن تجھے سوں جدا

یکایک ترے ہجر نے اے صنم

دیا معو سب عشرت ابتدا

کروں تجھے سوں کیوں آرزوے جواب

سدا کوہ تمکین ہے بے صدا

ترے غم سوں تپتی ہے چھاتی مری

ہوے اشک سوں دو نین فریدا

بجا ہے سنو گر مرا التماس

کہ سنتے ہیں شہ عرض حال گدا

تغافل کو مت کام فرما سجن

مری بات سنکر براے خدا

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں

ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے دیکھنے کوں اے فرگس نین

چلے چھوڑ آہو دیار ختن

وہ مانند شمشیر فانی ہوا

جو دیکھا ترے ابروے تیغ زن

تری یاہ کرنے سوں اے نو نہال

ہوا دل مرا رشک صحن چمن

کھر بستہ سبز ہوں جیوں پتنگ

لگی تجھ سوں اے شمع جب سوں لگن

کیا دل نے تیری ٹلی میں مقام

کہ دائم ہے بلبل کا ڈاشن وطن

دیا جی جو تجھ فتنہ ناز کوں

ہوا صبح معشر سوں اُس کا کفن

سرا پا بدن گل کے پانی ہرا

ترے غم سوں جیوں شبِ نم اے دُبدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں

ترے عشق میں بے خُرو خواب ہوں

ترے ابرودوں کا جو دیکھا کھال

گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں

ہرا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا حُزر کوں

نظر جس کوں آیا ہے تیرا جہاں

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا

جدائی کا ہر گز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ہووے گاسی پارہ دل

ترے مکھ کے - صغف سوں نکلی ہے فال

جو کچھ اس سوں ظاہر ہوا تھا مجھے

ہرا ہے وہی حال اے اِنو نہال

تمنا نہیں اور کچھ دل ملیں

سدا تجھ سوں میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں

ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

کہو بات اُس شرح بے باک کی

حقیقت کہو اُس ستم ناک کی

ہوا مجھ پہ ظاہر کہ ہر سیس کوں

لیاقت نہیں تیرے فتراک کی

زمین پر رکھا جب سوں اُس نے قدم

ہوئی شان اُس روز سوں خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کوں آ

ترے غمزدہ شرح و چالاک کی

شراب جرائی سوں سر شار ہے

کہاں آہ سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقان کھینچتے ہیں جفا

جفا کار ہے گردش افلاک کی

اپس ناز کے مت ہو فرمان میں

قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں

ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے مکہ کا + اے نازنین یونقاب

جھلکتا ہے جیوں مطاع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں

ترا قند ہے یو مصرع انتخاب

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں  
 تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب  
 نظر کر کے تجھہ مکھہ کی صفائی اُپر  
 ہرئی آرسی شرم سوں غرق آب  
 ترے عکس پڑنے سوں اے گلابدن  
 عجب نہیں اگر آب ہر دے نلاب  
 کریں بخت میرے اگر تک مدد  
 ولی اُس سجن سوں ماوں بے \* حجاب  
 تعلق تغافل کا اب وقت نہیں  
 مرا حال سڈکر اے عالی جذاب  
 شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں  
 ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

—:0:—

## ولہ

درمدح قدرة العارفين شاه وجيه الدين

$\frac{5}{11}$

(۲)

اے تو مقبول سرور عالم  
 وے تو فہرست دفتر عالم  
 جلوہ گر تو ہے آفتاب یقین  
 تجھہ سوں روشن ہے پیکر عالم

علم ظاہر و علم باطن سوں  
 تو ہے عالم میں رہبر عالم  
 دل عرفاں سرشت ہے تیرا  
 مظهر خلق و مظهر عالم  
 ہے زمیں پر یہ آستان شریف  
 مرجع خلق و ملظر عالم  
 نام تیرا ہے ورد صاحب ورد  
 ذات تیری ہے مغفر عالم  
 دستگیری ہے تیری ظاہری نت \*  
 جب کہ بر پا ہو محشر عالم  
 ہے ترے نام پر سدا قرباں  
 روز و شب سال و مہ سر عالم  
 تجہ اُپر جیوں سرج ہویدا ہے  
 مطلب جملہ مضمر عالم  
 اِس زمانے میں حق نے تجکوں کیا  
 مہتر خالق و بہتر عالم  
 اے امام جمیع اہل یقین  
 قبلۂ راستاں وجیہ الدین  
 اے تو ہے آفتاب عالم تاب  
 فیض تیرے سوں جگ ہے مقصد یاب  
 دل ترا کان علم و بصر شمل  
 ہر معافی ہے اس میں درخوش آب

تجھہ مبارک خرد کی \* دیکھہ ضیا  
 رشک سوں آفتاب ہے بے تاب  
 متفق ہو کے عاقلان + نے کہا  
 دل کوں تیرے جگت میں اب لباب  
 فکر تیری ہے آب دانش و ہوش  
 ہر گل عقل تجھہ سے ہے سیراب  
 مکھہ سوں تیرے بچن مبارک سن  
 گل کے گوہر ہوا سراپا آب  
 اے تو مجموعہ فراست تام  
 دل ترا مطلب ہزار کتاب  
 تا قیامت گریز پا نہ اچھ  
 تجھہ محبت کی آگ سوں سیہاب  
 مانگتے ہیں مدد سوں تجھہ شہ کی  
 روز و شب چند رستم و داراب  
 اس زمانے میں بے گہاں بے شک  
 تجھہ میں ہے سب طریقہ اصحاب  
 اے امام جمیع اہل یقین  
 قبۃ راستاں وجیہ الدین  
 فیض تیرا ہے ابر نیسانی  
 دو جہاں پر کیا در افشانی  
 دل ترا مظهر تجلی حق  
 مکھہ ترا رونق مسلمانہی

سجدہ کرنے کوں روز آتا ہے  
 چاند سرتا قدم ہو پیشانی  
 تیری درگہ کی خاک دیکھ، گیا  
 روے آب حیات سوں پانی  
 ہر سحر آفتاب کرتا ہے  
 تیرے روضے اُپر زر افشانی  
 عالماں دیکھ تجھے فصاحت کوں  
 ست دیے دعوتی سخن دانی  
 تجھے دل صاف سوں ہوئی ظاہر  
 آئنے میں تھام حیرانی  
 ہے ولایت کے تخت پر تہکوں  
 شوکت و حشمت سلیمانی  
 زندگی بخش ہے خیال ترا  
 یاد تیری ہے آب حیوانی  
 جن نے دیکھا ہے پاک مرقد کوں  
 اُن نے پایا ہے قرب حقانی  
 اے امام جمیع اہل یقیں  
 قبۃِ راستاں وجیہ الدین  
 اے شہ بحر و بر ہے تجھے سر پر  
 آسماں چتر و آفتاب افسر  
 تو ہے مقبول حق کی درگہ کا  
 روح تیری کوں عرش پر ہے گزر  
 کاں فلک کے لائے دیکھیں  
 تجھے سری کا دجا مہ افور

آسماں سوں اُتر کے آتے ہیں  
تیری مجلس میں نقل ہو اختر

ہے سزاوار انجمن میں تری  
زہرہ آوے اگر ہو خنیاگر

وہ ہے روضہ زمیں اُپر تیرا  
شش جہت جس کوں دیکھے ہے ششدر

کیا کہوں گنبد شریف کوں میں ق  
اوج میں ہے فلک سوں وہ ہمسر

تجھ سے خورشید کوں وہ پایا ہے  
کیوں نہ ہووے فلک سوں بالا تر

تجھ سوں سب خادماں کوں نت ہے شرف  
اے مبارک نہاد پاک گھر

دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ  
کہ کرو تجھ پہ یک کرم کی نظر

اے امام جمیع اہل یقین  
قبلاً— راستاں وجیہ الدین

اے گل گلشن حسین و حسن  
تجھ سوں روشن ہوا زمین و زمن

عالم فرش سوں لجا بر عرش  
حق نے جنت کیا ترا مسکن

فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت  
بھر کا پر گھر کرے دامن

گوہر فکر تجھ سوں ہے سیراب  
جوہر عقل تجھ سوں ہے روشن



خلق یوں بہرہ تجھہ سوں پاتی ہے  
 فیض جیوں آفتاب سوں معدن  
 آسماں کے اُپر گداز ہے نت  
 شوق تیرے سوں ماہ سیہیں تن  
 عشق تیرے کی آگ میں خورشید  
 سر سوں لے پگ تلک ہوا ہے اگن  
 دیکھنے کوں ترے ہوا مشتاق  
 گل نرگس سوں کھول چشم چمن  
 یوں تو ہے انتخاب عالم میں  
 جیوں کہ ہے آدمی میں فقط سخن  
 خوش بصارت بدل کیا ہے ولی  
 گرد تیرے قدم کی گھل فین  
 اے امام جمیع اہل یقیں  
 قبلہ راستان وجیہ الدین\*

—: O :—

\* اس ترجیع بند کو پڑھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ولی  
 نے شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا زمانہ پایا ہے۔ یہ بزرگ حضرت  
 شاہ محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے اور سنہ ۹۹۸ ہجری میں  
 فوت ہوئے۔ ان کا مدرسہ اور خانقاہ اور مزار شہر احمد آباد  
 میں واقع ہے جس کا فیضان تعلیم شاہ صاحب مبرور کے بعد بھی  
 جاری رہا۔ چنانچہ ولی اپنے زمانے میں اُس مدرسہ و خانقاہ  
 میں مقیم و مستفیض ہوتے رہے۔ ان دونوں ترجیع بندوں کے  
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی نے اپنے آخر زمانے میں یا اُس  
 وقت میں اس کی فکر کی ہے جب کہ وہ زبان کو بہت صاف  
 کر چکے تھے اُن کے ابتدائی کلام میں جو پرانے اور دکنی  
 محاورات و الفاظ بکثرت ملتے ہیں ان کا پتا اُس میں نہیں—

## قصائد (۶)

در حمد و نعت و منقبت و موعظت

۱۲۳

(۱)

لے زباں پو تو اول اول  
قام پاک خدائے عز و جل

لائیق حمد نہیں ہے اُس بن اور  
اُس اُپر متفق ہیں اہل مل

یاد اُس کی ہے سب اُپر لازم  
شکر اُس کا ہے مدعاے سکل

آسماں اور زمیں کے سب ساکن  
یاد کرتے ہیں اُس کوں ہر پل پل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے

ق

وہ ہے سلطان بارگاہِ ازل

اُس کے بھیتر اگر شناور ہوں  
روزِ معشر تلک سکوں نہ نکل

بعد حمد خدائے بے ہمتا

یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں  
دو جہاں مثل دانۂ خردل

اُس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا

صفِ آخر میں جوہرِ اول

گر ہو وہ آفتاب گرم عتاب

آسماں جائیں مثل موم پگھل

جہ اُس کے جلال و عظمت کوں  
بادشاہاں کا دنگ ہے دنگل

گر کرے بھر پر غضب کی نظر  
ماہیاں جائیں جل کے بھیتر جل

اُس فصاحت اگے دسے معکوں  
نطق\* سببیاں عبارت مہل

کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ  
عشق اُس کا ہے ہادی اکھل

نام اُس کا ہے حرز ہر مؤمن  
یاد اُس کی ہے دافع کلول†

دیکھہ اُس زلف و مکھہ کوں بے جا ہے  
بھر اور بر میں عنبر و صندل

بعد اُس آفتاب انور کے  
چار ہیں اہل علم و اہل عمل

صاحب صدق و عدل و عام و حیا  
ایک سوں ایک اکھل و افضل

اُن کوں اصحاب میں سبقت ہے  
دین کوں جو کیے قبول اول

ہیں تہجے وہ کہ دین کے بل سوں  
کفر کے دست و پا کوں کینے شل

ہیں تہجے وہ کہ جن کے لوہو سوں  
رنگ پکڑا کلام عز و جل

ختم خلفا کی کیا کھڑی میں بات

جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل

جب ہوا وہ سوار دلدل پر

فوج پر فوج دل پہ مارا دل

وہ ہے یکتا دیں کہ جن نے کیا

لاٹھ مشکل کون ایک پل میں حل

نام اُس کا کہ جس کے تقوے سوں

زور نے زور بل نے پایا بل

ہے علی وہ کہ جس کی دہشت سوں

جی گیا دشمنان کا تن سوں نکل

خوت اُس کا عدو کی چھاتی پر

جیوں ہرن کے سنے اوپر چیتل

ہیں یہ چاروں ستون شرع متیں

دیں کا ہے ان سوں مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال

سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل

چار عنصر ہیں دیں کے تن کے

چار دیوار باغ شرع نچھل

ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر

چار اطراف صورت جدول

نام ان کا ہے عرش کے اوپر

گرچہ ظاہر ہیں آسمان کے تل

بعد ان کے ہیں دو امم جہاں

نور چشم دیہر مرسل

ہردو سلطان کشور کوفین

ہردو مقبول شاہ ررر ازل

ایک کا تن ہوا ہے اطلس سبز

ایک خوں سوں زمیں کیا مختل

ملک ہستی میں دشمنان کے سبب

جو کہ گزرا ہے ان پہ حال کُبل

اس میں دم مارنے کی جاگہ نہیں

یہاں خموشی ہے سب سستی افضل

مقصد دو جہاں وہ پایا ہے

جو کیا جی کوں اُن اُپر بلبل

کرم حق ہے آرزو سب کی

ترک دنیوں ہے مدعاے سکل

گل دنیا کوں زیب تاج نہ کر

یہ ہے سر پا تاک محیل ودغل

اس سوں ہرگز نہ باندہ جی اپنا

کہ مبادا ہو دین بیچ خلل

ایک گھر میں رہے نہ نچلی یہ

طالب یار نو ہے یہ چنچل

اہل دانش نہ جائیں اس کے نزدیک

طلب اس کی نہیں ہے جز اجہل

پر کدورت ہے سر سوں پانوں لگ

گرچہ ظاہر ہے صورت نرمل

یہ کسی سوں وفا نہ کی ہرگز

بے وفا ہے مدام یہ کسہل

مثل قاروں نہ باندہ مال سوں دل

مت زمیں زندگی میں جاے نگل

اُس کی صحبت میں اے خجستہ خصال

نہیں حاصل بغیر \* درد و گسل

یہ ہے پالغز طامعان و حریص

اکثر اس دیکھ کر کئے ہیں پھسل

ترک کر سب کوں بات میوڑی سن

حرف شیزیں ہے یہ ز شیر و غسل

مرتبہ بوجہ عشق بازاں کا

یہ ہیں مالک وفا کے اہل دل

عالموں سوں پچھا ہوں میں اکثر

عقدہ دل کوں نہیں کیا ہے حل

جو کہا حال دل کوں میں جا کر

بے حجابانہ عشق کے آگل

موجبا کہے مجھ بلایا پاس

عقدہ راز کی بتایا کل

یوں کہا، دیکھ درس شاہد راز

چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اُس زلف کا نہ پاوے گئی

گر مطول پڑھے و گر اطول

لکھ دیتے اُس کوں بندگی کا خط

سب پری پیکران چین و چگل

اس قدر ہے وہ یار بے پروا  
 جب مرے عاشق، اُس کوں آوے کل  
 یوں نہ پوچھے کہ کیوں دوانے \* نے  
 عشق میرے میں جی دیا تلہل  
 فیض سوں اُس فین کے اے بینا  
 نر گسستاں ہوا ہے سب جنگل  
 وحشت آہواں کوں رام کرے  
 گر کرے یک نگاہ وہ چنچل  
 جب سوں اُس کا خرام دیکھے ہیں  
 چال اپنی بسر کُئی منڈل  
 وصف اُن گیسوؤں کا کیا بولوں  
 مشک جس کے اگے ہے بوے بصل  
 ہووے غیرت سوں سرکہ پیشانی  
 گر سنئے اُس لبوں کی بات غسل  
 جاں تانک ہیں جہاں میں سیہیں ساق  
 زرد رو اُس اگے ہیں جیوں پیتل  
 گرم رو ہو وہ گر چمن بھیتر  
 جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل  
 جن نے اُس شمع روکوں دیکھا ہے  
 جیوں پتنگ + پر گئے ہیں اُس کے جل  
 ہو سکے اُس پری کا ہم زانو  
 آرسی دل کی جو کیا صیقل

جس ریں میں اُسے نہ دیکھوں میں  
ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل

جیوں ستارے تکتے فاک اوپر  
یوں افجھو مکھہ اُپر پڑیں تھل تھل

عشق اُس کے کا جو کتک دیکھا  
عقل کی فوج میں پڑی ہل چل

دیکھہ اُس آفتاب کریں جا کر  
کھڑل انکھیاں کوں اپلی مثل کنول

عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں  
دل سوں ہر حرت پر دیا بل بل

تجھہ پیو کے نلے لگانے کوں  
شوق میرا چلا کشادہ بغل

دور کر مکھہ اُپر سوں یہ گھونگھٹ  
پاکبازاں سوں کیوں اتا ارچھل

اُس کے بالاں طرٹ چلا اُتھہ دل  
مثل دیوانہ یگ میں تھا سنگل

دیکھہ اُس دلربا کوں برقع میں  
یوں کہا ہو کے مضطر و بیکل

ناخدا ترس آج سوں نہیں تو  
تجکوں بوجھا ہوں میں زرز ازل

مجھہ اُپر یوں ستم ررانہ رکھ  
گر ہو خوت خدائے عزوجل

سن کے یہ بات مکھہ سوں پردے کوں  
یوں اچھا یا درس کوں دینے بدل



ہوئے کل یار اپس میں ناز رنیاں  
 حسن دل کی کلی ہوا ہیکل  
 دیکھ اس کون کے یک یک آیا  
 یہ سخن مجھ زبان سوں بہار نکل  
 اس قدر ہے صفا ترے مکھ پر  
 کہ گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل  
 وصف تیرے کا کھڑے نہ ہرں عازم  
 طبع یہاں دروڑتی ہے جیڑں کوتل  
 اے شفا بخش ! تجھہ قدم کی خاک  
 درد کے درد سر کا ہے صندل  
 تجھہ قدم میں جو کچھ ہے رنگ صفا  
 نہ دکھا اُس کون خراب میں مضمحل  
 وہ ہے تیری قباے دارائی  
 چرخ اطلس ہے جس اگے کھل  
 عشق تیرا ہے موج طوفان جوش  
 جس سون ہے عقل کی بنا میں خلل  
 تو تغافل سون دل کون کھینچا ہے  
 بوجہی ہڑی بات میں ہے کیا اٹکل  
 دل جو تجھہ زلف بیچ بند ہوا  
 کون کھوئے یہ عقدہ لاحل  
 دل ہے اسپند تب سستی جب سون  
 غم میں تیرے ہوا ہے تن منقل

قد سوں تیرے یہ جی نہاں ہوا  
رصل تیرے سوں دل نے پایا پھل

جس کوں اے مہ نہیں ہے تیرا وصل  
تنگ ہے اُس پہ نہ طبق کا محل

جو ہوا تجھے سوں دور اے خرشید  
ماہ کی مثل وہ پڑا گل گل

بسکہ دیکھا ہوں آب تجھے مکھ کی  
آنسو آتے ہیں مجھے نین میں اُبل

نور خرشید کی نمط اے شوخ  
حسن تجھے مکھ اُپر کرے جھلجھل

دل نے بولا کہ یہ چھلارا ہے  
دیکھ کر یہ ترا جہاں نچھل

آہواں لکھ دیے غلامی خط  
دیکھ تجھے نین میں خط کاجل

دیکھ تیری یہ چشم رشک غزاں  
مدح تیری میں یہ کہا ہوں غزاں

—:0:—

## غزل

اے یہ تیرے نین ہیں دو چنچل  
دیکھنے جن کوں خلق آوے چل

عاشقاں پر چلا ہے یہ غمزہ  
ہاتھ میں لے کے تیغ تیز اجل

تجھے پلک کا بیان کیوں کہ کروں  
 جس کی ہے یاد مجھ کو نیت پل پل  
 اے عذیم الہمال وہ نہ دیکھے \*  
 گر مکرر دیکھے تجھے احوال  
 یاد تیری بھڑاں کی مجھے دل میں  
 جیوں مچھی + کے گلے منیں ہے گل  
 دیکھے تیری فین میں پتلی کوں  
 عالہاں میں پڑا ہے جنگ و جدل  
 ایک کہتے ہیں مکھ یہ کعبہ ہے  
 اس میں پتلی نے کیوں کیا ہے محل  
 اور + ہیں اس اُپر کہ مسجد میں  
 کن نے تالا ہے طرح رنگ دیوں  
 آخرش اتفاق سوں بولا  
 یہ ہے صنع خدائے عز و جل  
 اے مہ مہرباں کرم سیتی  
 شب تاریک بیچ گھر سوں نکل  
 تیر نکو تیرے ساتھ آوے گی  
 آہ مجھے دل کی ہاتھ لے مشعل  
 اشک چشم اور غبار دل سوں لے  
 عاشقان راہ میں گئے دل دل  
 ہاں مبادا پھسل پڑے اس تھار  
 تک فزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

کیا کہوں تجھے رقیب کے حق میں  
 بات جس کی ہے تلخ از حنظل  
 غیر اس کے کہ روزِ عشرت میں  
 ناگہاں اس کوں مکہ دکھاوے اجل

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح  
 جیوں کہ ارنل کی زشت ہے کلکل  
 اے (ولی) ترک کر یہ حرتِ دراز  
 کہ ہے خیر الکلام قل و دل  
 ابر میں یہ نہ بوجہ نعرۂ رعد  
 باجتے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادی ہے کپوں نہ باجے آج  
 ہر طرف جگ میں قال اور مندل  
 خلقِ عالم میں حق کی حکمت سوں  
 جب تلک دکھ کو ہے دوا سوں خلل

زندگانی کے درد سر کا علاج  
 موت ہو دشمنان کے سر صندل  
 عمر تیری دراز ہو جگ میں  
 جب تلک ہوں مطول و اطول

اے (ولی) یہ قصیدۂ رنگیں  
 جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل  
 جوہیں پیاسے سخن کے اُن کے نزدیک  
 شعر میرا ہے آبِ سوں نرمل

گوشِ حاسد میں جب پڑے یہ شعر  
 راکھ ہو جائے رشکِ سوں جل جل

## دارِ نعتِ حضرتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم

۲۹

(۲)

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے  
 ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے  
 یاد کے گلزار پر دو فین کر ابر بہار  
 پیچ کھا سینے میں دل کوں سنبلستانی کرے  
 مرتبہ خلت پداہی کا وہ پاوے گا جو گئی  
 مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے  
 جوش دے یکبارگی دریا کوں دل کے لہو\* سستی  
 گوہر انچھواں کوں رو رو رنگ مرجانی کرے  
 جو اپس تن کوں گلاوے عشق میں ہر صبح و شام  
 وہچہ کامل ہو سو جیسے ماہ تابانی کرے  
 سرخرو ہو آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز  
 دل کوں لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے  
 عشق کی آتش میں جالے تن کوں جو گئی رات دن  
 وہ قیامت لگ سو جیوں سورج درخشانی کرے  
 وہچہ پاوے مطلب راضیۃ مرضیۃ  
 محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے  
 ورد پڑھنے درد کا انچھواں کی تسبیٰ ہاتھ لے  
 دل کوں کر سی پارۂ غم ذکر قرآنی کرے

عشق سوں فارغ جو گُئی رہ نعرس اکبر ہے مدام  
 ساتوں کھنڈ پر اگرایواں کیوانی کرے  
 وہچھہ دانا ہے تجھے گردن دوں کوں اے عزیز  
 ست کے دنیا کوں جو گُئی جگ میں خدادانی کرے  
 اپنے مطلب کے سوں ایللی کا رہی دیکھ جہاں  
 عشق میں دل کو جو معجون بیا بانی کرے  
 حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں سنے شیریں بچن  
 شوق میں دل کوں جو فرہاد کھستانی کرے  
 بوریائے بے ریا کوں تخت سوں بوجھ ادھک  
 اُس اُپر ہو کر سلیھاں شکر رحمانی کرے  
 جیوں انگو تھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خالق  
 تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیھانی کرے  
 زندگی پاوے ابد کی جگ منیں رہ خضر وقت  
 جو اپس کوں فدوی محبوب سبھانی کرے  
 یا معہد دوجہاں کی عید ہے تجھے ذات سوں  
 خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھے پہ قربانی کرے  
 وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھے حسن کے  
 بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے  
 زینوا العانکم کا گر سنے داؤد ناد  
 ہووے خوش، دربار پر تیرے خوش العانی کرے  
 نوح تجھے رحمت کی کشتی باج کہیں \* پاوے نہ تہا  
 تجھے غضب کا گر سندر جوش طوفانی کرے

رتبہ عالی میں دیکھ حق نزدیک اپنا کلام  
 گر کلیم اللہ آ، تیری ثنا خوانی کرے  
 جسم کوں ست روح سزں آوے بہت مشتاق ہو  
 گر تری است خلیل اللہ کی مہمانی کرے  
 تب مسیحا فقر کے خط کوں سکھے + گا تجھے نزدیک  
 مشق کر نے فقر کی جب لوح پیشانی کرے  
 جس مکالمہ میں ہے تہناری فکر روشن جلوہ گر  
 عقل ازل آئے وہاں اقرار نادانی کرے  
 حکمتاں کی سب کتابوں دھو سٹے + یکبارگی  
 گرفتاروں تجھے دبستان میں سبق خوانی کرے  
 تجھے قدم پر جو اپس کا سپس راکھے جیوں سرج  
 وہ قیامت لگ اپس چہرے کوں نورانی کرے  
 کیا ملک کیا انس (جن یہ جگ میں کس کوں ہے سکت  
 خط بنا تجھے مکھ کے جو تفسیر قرآنی کرے  
 دیکھ طوبی قد ترا جنبش میں آوے شوق سوں  
 جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے  
 عارفان بولیں گے جان و دل سوں لاکھوں آفریں  
 جب ولی تیری مدح میں گوہر افشانی کرے

—————:0:—————

## در منقبت حضرت مولاعلی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

۳۳

(۳)

ہر ایک رنگ میں جو دیکھا ہوں چرخ کے نیرنگ  
 ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ  
 جہاں کے گل بدناں جلوہ گر ہوئے ہیں جہاں  
 اُڑا ہے اُن کی تجلی سوں عاشقان کا رنگ  
 یہ عاشقان کے جلانے کوں مستعد ہیں مدام  
 گوا \* ہے اُس کے اُپر نور شمع و حال پتنگ  
 سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل  
 ورے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ  
 دسا نہیں جو گل بے وفا میں رنگ رفا  
 تو یو نچھہ شور میں ہیں بلبلان خوش آہنگ  
 فلک کی دیکھکے خشکی جگت ہوا بے دم  
 رہا نہیں ہے فوارے کے دل میں آب امگ  
 اگرچہ سرد ہے دل ایک پر ہے آتش سوں  
 لیا ہے منہ پہ اپس کے اگن نے پردہ سنگ  
 ہوا رباب رگل خشک واستخوان بے مغز  
 یہ حال دیکھکے مجلس میں دنگ ہے مردنگ  
 رہے بدن پہ طنز پورے کے تار گنتی کے  
 غصے سوں اُس پہ جوا مفلسی نے مارا چنگ



فلک ہے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ہو  
 سرج کوں سر سوں برہنہ کیا ہے مثل پہننگ  
 اتر کیا ہے ہر اک تن میں فاتوانی نے  
 ہوے ہیں اوم سوں عاجز جنم میں شیروپلنگ  
 نشانہ گاہ کیسے قاتلاں کے دل کوں تھام  
 فلک کے قوس سوں چھوٹے بلا کے جو جو خدنگ  
 یگانگت کو اول کی تھام بسری خلق  
 رکھی اپس میں عداوت مثال شیشہ و سنگ  
 ظلم پہ دل ہے رکھے منہ میں حیف سوں انگ  
 لیا ہے خلق نے خاصیت تھام تہنگ  
 یہ آسمان ستمگر کی سر کشی دیکھو  
 تھام خلق سوں اترتا ہے آپ ہو کے اکنگ  
 جو سبم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنےسا  
 اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ  
 اپس کے دشمن بے دست و پا سوں کر پرہیز  
 اگر چہ خاک نشین ہے ولے گزندہ بھجنگ  
 جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں  
 ہوے ہیں گوشہ نشین اہل دانش و فرہنگ  
 ہو دستگیر مجھے یا علی ولی اللہ  
 کہ اس فلک نے کیا ہے کہاں مہکوں تنگ  
 ترے جو شوق سوں حاصل کیا ہے معویت  
 ہے فقر فخر مجھے مہکوں فقر سوں نہیں لنگ  
 وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ہے  
 کہ جس صدا سوں ہیں وحشی جنگل کے مست و تنگ

دنیا کے فتنہ و طوفان سوں وہ کنارے ہیں  
 جو اُس کے عشق کے دریا میں عاشقان ہیں نہنگ  
 خدا نے فضل سوں اُس کوں کیا حصار دیں  
 فلک ہے جس کے قلعے کی کہینہ ایک انگ  
 زمیں پہ وقت اُترنے کے اُس کے عدل کوں سن  
 گریز پا ہیں ستم آسماں کے لکھ فرسنگ  
 یہ دو جہاں کے غم و عیش کوں تہا\* وہ کوئی  
 جو ٹمٹی کہ اُس کی محبت میں ہوا ہے بھڑنگ  
 خدا کے حکم سوں ہر پہلوں پہ ہو غالب  
 کر آستانے پہ آ اُس کے سر گھسے جیوں سنگ  
 سو اک غلام ہے خدمت میں اُس کی توکش بند  
 کہ اُس کے پاس سکھے رستم آکے صیغہ جنگ  
 وہ عبد بس ہے جنے+ سرکشاں کو کر لے زیر  
 کہ نام مشہور اُس کا ہے قنبر سرہنگ  
 خدا نے اُس کو دیا مرکب ایک دلدل نام  
 کیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھ بار انگ  
 بجائے سرمہ اگر خاک اس قدم کی لے  
 نیوں میں دل کے ستیوں تیز رو جگت کے ترنگ  
 تو حشر لگ رہا مقدم ہوں باد ہر صو سوں  
 وہ حال دیکھ کے باد شمال ہو جب دنگ  
 شکستہ دل کوں مرے وہچہ مومنائی ہے  
 کہ نام پاک ہے اُس کا مدام صیقل زنگ

اُسی کی آل پہ نت ہے (ولی) بلا گرداں  
کیا چراغ پہ اُس کے مدام جی کوں پتنگ

—:0:—

## دار مداح بیت الحرام

۲۰

(۴)

کیا ہے غم مجکوں اگر جگ میں نہیں مونس غم  
آہ یہ بس ہے سوزِ درد کوں دل کے مرہم  
جگ کی مجلسِ سستی دل سوز ہوے بسکہ عدم  
شمع کے باج نہ دیکھا ہوں کہیں وشتہ غم  
شمع، مجھہ حال پہ دل جالِ اپس کا سب نس  
ہوئے بے تاب دم صبح چلی ملک عدم  
دل پر درد کوں دارو ہے اگن پر روغن  
داغ پر داغ ہوا زخم پہ میرے مرہم  
تجھہ بن اے پاک گھر دل سوں ہوا حاصل مجھہ  
موج دریا کی نہن غم کے پچھے غم پئے ہم\*  
عشرتِ جم کی نہن عیشِ اچھو تجھہ کوں عدم  
جام لب تیرے دھن کوں ہو مبارک جم جم  
گل کوں غیرت سوں کیا تونچھہ گلاب اے ظالم  
سینہ چاکاں کے اُپر کیا ہے اِتا جور و ستم  
سیو کرنے کوں ترے مکھہ کے چمن کی اے گل  
جگ میں آیا ہے سو گازار ارم ست آدم

تیر تجھہ عشق کا منگتا ہے اپس سینے میں  
 جیوں کہاں چاند تواضع سوں فلک پر ہو خم  
 صاف تجھہ مکھہ پہ سوں کیوں عرق نہ ہو غرق حیا  
 جاں ہوے گل کے گھر آب مثال شبہم  
 گرمی حشر سوں دل کوں نہیں ہرگز مرے غم  
 تاب خرشید سوں نہیں آب گھر ہوتا کم  
 ہو کے غواص میں دریا میں بدن کے دیکھا  
 صدف دل ہے حقیقت سوں گھر کی مہر  
 دل کے دریا کوں ترقی کے اُپر نت ہے نظر  
 اُس کی نسبت ہے سمندر سوں ہر اک آن میں کم  
 خلقت حق میں تو عرفاں کی نظر کھوں کے دیکھہ  
 ذرے ذرے کے بہتر یہاں ہے جدا اک عالم  
 اُس کے مشتاق ہیں سب اہل زمین اہل سما  
 شوق کا جس کے لیا چرخ پہ خرشید علم  
 خاکساراں کے انچھو حق کوں ہیں منظور نظر  
 جیوں کہ مقبول ہے خرشید کو بھوئیں سوں شبہم  
 آرسی دل کی سکے شمع نہن روشن کر  
 جو ہوا عشق میں پروانہ صفت جل کے بہسم  
 سیاہی \* غم ہرٹی ہے صبح نہن روشن و صاف  
 کہ وہ خرشید کرے گھر پہ مرے آکے گرم  
 راز اسرار کوں گئی جگ کے صفے کے اوپر  
 کر منگے + لکھنے تو جیوں ہووے قلم سروس قلم

آگ دوزخ کی اچھے اُس پہ قیامت میں حوام  
اے (وہی) صدق سوں دیکھا ہے جو گنتی بیت حرم

—: ۵ :—

## درمداح حضرت میرزا محی الدین

### قدس سوره

( ۵ )

دیکھے نظر سوں اگریہ جہاں نورانی  
شرم سوں مصر بسے جا کے ماہ کنعانی  
ترے جہاں کی یہ آرسی جو گنتی دیکھے  
تو حاصل اُس کوں نہ ہووے سوائے حیرانی  
جنوں ہے یہ کہ اچھے جی کوں اُس کے جمعیت  
تروی زلف ہے جسے باعث پریشانی  
ترے یہ غمزدہ خوں ریز سوں ہوا معلوم  
کہ عاشقان کوں اُسی سوں ہے عید قربانی  
ستمگراں کے اُپر فخر ہے ترا برجا  
کہ تجھہ عہد میں ہے جو رو جفا کی ارزانی  
ترے حکم منیں ہے کثرت جفا اس قدر  
مرے قریب وفا کی ہے جیوں فراوانی  
ترے فراق نے عشاق کوں کیا اسداں  
غداے خون جگر ہووے لباس عریانی  
تجھہ اشتیاق کی آتش سوں سرفراز ہے دل  
کہ سر پہ آگ کا شعلہ ہے تابِ سطلانی

تو مہر سرد سوں یوں مہرباں ہے عاشق پر  
 ننگے کے حال پہ جیوں موسم زمستانی  
 تری برہ میں جو دانش کی آرسی کوں رکھا  
 عیاں دے ہے اُسے صورت پشیمانی  
 جگت میں تجھہ خم ابرو کی کج نگاہی دیکھہ  
 تپے ہیں آب میں سو تا قدم الیمانی  
 یہ کیا ہے زلف سحر ساز جس کے دیکھے سوں  
 گئی ہے عابد و زاہد سوں سبھہ گردانی  
 تری یہ تیغ تغافل سوں خاق ہوئی بسمل  
 رہے ہیں دنگ ہو جیوں کر نگاہ قربانی  
 تری زلف سوں لیسے کافراں سرشتہ کفو  
 ترے جہاں سوں ہے رونق مسلمانہ  
 کھڑے ہوئے پہ کیسے سرہ سے گئی آزاد  
 ہنسی ہو ہنس کوں دکھاوے تو گر خرامانی  
 تری کے ملک سو آکر ہوا سراپا چہن  
 یہ لعل لب کے تماشے سوں رنگ مرجانی  
 ترے چہن کی صبا گر کرے چراغ کوں کل  
 گل چراغ دے جیوں گل گلستانی  
 حسن کے مالک اچھو تجھہ اُپر مسلم نت  
 اچھو ترے یہ مدد شہسوار گیلانی  
 (ولی) یہ وقت اگر اُس قدم سوں عار کرے  
 دکھے وہ پل میں صفا سوں گئی پشیمانی  
 امید وار ہوں تیری جذاب سوں دائم  
 کہ دل مرے کوں کرے تو چراغ نورانی

عیاں ہے نام مبارک ترا (معنی الدین)  
 ترے اسم میں ہے خرشید کی درخشانی  
 مکان حشر ہو فردوس کی نعم روشن  
 قری نگاہ کرے گر بہار افشانی  
 بجائے خاک عجب کیا جو آ کرے مسکن  
 تجھے آستیاں کے اُپر سرمۂ صفاہانی  
 مشائخاں جو کیسے ہیں مدام کسب شرف  
 قری جذاب سوں پائے ہیں قرب حقانی  
 وہ آفتاب نہط جگ منیں ہوا روشن  
 ترے جو نقش قدم پر گھسا ہے پیشانی  
 بغیر عالم باطن کسی پہ ظاہر نہیں  
 ترے سننے میں جو ہیں راز ہائے پنہانی  
 سخن ترا ہے نزک عاشقاں کے یوں مسند \*  
 کہ جیوں کلام نبی یا کلام ربانی  
 تری مدد سوں ہے اکثر ضعیف کوں قوت  
 دیے ہیں مور کو یہاں حشمت سلیمانی  
 جگت کے بیچ وہ قانون شفا کا کیوں بوجھے  
 جو تجھے سوں فیض نہ لیوے حکیم یونانی  
 یہ ممکنات میں تمکین ترے پہ ہوئی ہے ختم  
 اتنا جہاں منیں ہے مہتنع † ترا ثانی  
 ہے تجھے نزک نظری ☒ کوں حکم بد یہی ☒ کا  
 عیاں ہے دل پہ ترے بسکہ راز سبھانی

یقین ہے یہ کہ فلاطون و بوعلی دونوں

ترے نزدیک ہیں جیوں کو دک دبستانی\*

زمین میں جا کے چھپے منفعل ہو جیوں سبھاں

ترے آگے جو کیے + دعویٰ سخن دانی

خدا کے فضل سوں مسند نشین ہو تم اُس کے

بنی ہے نور سوں جس کے یہ شکل انسانی

توری گلی میں میسر ہو جس کوں بستر خاک

قصور ہے کہ منگے پھر کے قصر کیوانی

توری جذاب سوں کینہ جو گئی کہ دل میں رکھے

تو اُس پہ طعن کریں سب یہود و نصرانی

دُنوں جہاں میں کرے فخر ہر ستندار پر

تو گر قبول کرے اس (ولی) کی فادانی

یقین ہے معکوں کہ گر یہ قصیدہ رنگیں

سندیں تو وجد کریں انوری و خاقانی

—:~:—

## دارمدح حضرت شاہ وجیہ الدین نورالدین مرقدا

۳۷

(۶)

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبھاں

کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی

یہ آب صاف میں گوہر کوں دیکھہ خجالت سوں

صدت کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی



تھام پات ”یسبح بحمدہ“ کے بحکم  
 زبان حال سوں کرتے ہیں ذکر سبھانی  
 قطار قطار شبِ نیم سوں آج سبزِ خضر  
 لے سبھ ہاتھ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی  
 ہر اک طرف جو ہوئی بسکہ ریش باران  
 کیا ہے آج تفرج نے جوش طوفانی  
 اس آبِ روح فزا کے کمال لطف کون دیکھ  
 چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آبِ حوِانی  
 ہوئی ہے غنچہ نمونِ جگ کون بسکہ جہیت  
 عجب ہے اب رہے سنبلِ منیں پریشانی  
 ہر ایک قطارِ شبِ نیم ہے غیرت گوہر  
 ہر ایک پات پہ برسا جو ابرِ نیسانی  
 ادب سوں حضرت حق کے زبکہ سہتے ہے  
 ہر اک کلمی ہے سو جیوں کودک دبستانی  
 چمن میں اُس کے کوم نے دیا ہے حکمت سوں  
 ہر ایک پھول کی پکھڑی کون رنگِ مرجانی  
 یہ لطف دیکھ ہوا ہے دماغِ بسکہ بحال  
 بدل ہوئی ہے اُتی حافظے سوں نسیانی  
 تھام ملک ہوا حق کے فضل سوں آباد  
 رہا نہیں ہے جگت میں نشانِ ویرانی  
 جو اس کے بھید کے پیاسے تھے وہ یہ پانی دیکھ  
 پیے ہیں آبِ نہطِ رازِ ہائے پنهانی

زہے بہارِ حلاوت، زہے بہارِ طوب،

کہ بلبلاں نے لیا شیوہ غزل خوانی

سو اس بہار میں آیا ہے عرسِ حضرت کا

ہوئی ہے پھر کے عیاںِ حشمتِ سلیمانی

چراغِ کُرد میں روضے کے جو ہوئے روشن

ہر اک چراغ ہے جیوں آفتابِ نورانی

ہوا ہے بسکدِ طراوتِ سوں یہ مکانِ سرسبز

ہر اک سفاں پہ دستا ہے رنگِ ریحانی

چراغِ یہاں کے ستارہ نہیں ہیں گرداںِ نت

دیے ہیں چرخِ کون تعلیمِ سببہ گردانی

ہوا ہے گنبدِ یرِ نور آج طبلۂ مشک

ز بسکدِ عود و عنبر کی ہوئی فراوانی

قبرِ ہے آج لطافتِ سوں غیرتِ گلزار

کیا ہے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی

وہ جسمِ روح اور اُس کا ہے جسمِ مرقدِ پاک

کہ جس کے گرد ملائک کریں سبقِ خوانی

یو دینِ پاک میں بے شک ہے تو وجیہ الدین

عدم ہے آج زمیں کے اُپر ترا ثانی

تری طبعِ کون دیا حق نے فہمِ پر مقصد

تری زباں کون سزاوار ہے سخنِ دانی

ہے ملکِ دین میں تری ذات کون شہنشاہی

ہے نقدِ علمِ ترا سکۂ مسلحانی

ہر اک کون اُس سوں خبر نہیں ہے جگ کے صفحے پر  
 تجھے جو کشف ہوئے راز ہائے پنہانی  
 دیا ہے حق نے تجھے جامع الکمالاتی  
 عطا کیا ہے تری ذات کون ہمہ دانی  
 عجب نہیں جو دے \* عقل کون وہ آج سبق  
 جو اس جذاب میں آکر کیا سبق خوانی  
 تجھے آفتاب سوں جو گئی کیا ہے کسب شرف  
 وہ سرخ رو ہے سو جیوں جوہر بدخشانی  
 رہیں اِس میں ابھی دنگ ہو سو جیوں تصویر  
 ملائکاں جو دکھیں یہ جہاں نورانی  
 خدا کی یاد میں ازبسکہ معویت ہے تجھے  
 ہوئی ہے ختم تری ذات پر خدا دانی  
 تو وہ ہے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات  
 کہ تجھے سوں فیض ایسے عالمان ربانی  
 تجھے آستان پہ سرج تاکہ آ کرے سجدہ  
 ہوا ہے سر سوں قدم تک تہام پیشانی  
 تری جذاب سوں ہے فیض طالبان کون مدام  
 ترے کرم سوں ہے اکثر کون قرب حقانی  
 تری ہے ذات سراپا حقیقت افسان  
 اگرچہ حق نے دیا سب کون شکل انسانی  
 ترے کرم سوں ہوا دل خوشی سوں آج بدل  
 وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شب زمستانی

تجھہ آستان مبارک پہ مثل نقش قدم

رکھے ہیں سیس چہ ایرانی و چہ تورانی

تری جناب کا وہ صحن ہے سراپا نور

کہ جس کی خاک بہ از سرمۂ صفاہانی

وہ آب خضر سوں دل سرد کیوں نہ ہو دائم

یہ حوض پاک سوں جو گئی کہ آپیا پانی

نزدیک حوض کے کنواں \* ہے آبروے فین

کہ جس کی چاہ میں دائم ہے ماہ کنعانی

عجب یہ جاے مبارک ہے مورد رحمت

نہیں ہے رات کہ نہیں اس میں ذکر قرآنی

وہ فیض بخش ہے مسجد مکان ہر جستہ

کہ جس کے وصف میں بولا ہوں کعبۂ ثانی

فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب

کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی

ہے آرسی کی نہط مدرسہ یہ روشن و صاف

نگاہ کوں ہے تماشے سوں اُس کے حیرانی

ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم

ہے اُن کوں حضرت داؤد کی خوش الحانی

کیسے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے

ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی

نئے قلم ہے مرا فیشکر سوں شیریں تر

کیا ہوں بسکہ حلاوت سوں شکر افشانی

لکھا ہوں دل کوں (ولی) کے یہ مصرع عرفی  
کہ این قصیدہ بیاضی \* بود نہ دیوانی

— : ۵ : —

## مثنویات (۲)

۳۱

(۱)

الہی ! دل اُپر دے عشق کا داغ  
یقین کے نین میں ستا گُعل ما زاغ

الہی ! عشق میں مشاق کو مجھ  
اپس کے شوق کا مشتاق کو مجھ

شریعت کا جہاں ہے شارع عام  
یہ تن کا وہانچہ کر آغاز و انجام

عیان کو دل اُپر راز طریقت  
سنے پر کھول ابواب حقیقت

پروکھنے معرفت کا جوہر صاف  
اپس کے فرض سوں کو دل کوں صراف

\* اہل عجم کا خاص دستور تھا اور اب بھی عام رواج ہے کہ  
بہتر اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض میں بطور انتخاب  
درج کر لیا جاتا ہے - ایسے کلام کو اصطلاحاً بیاضی کہتے ہیں - یہ  
خیال کہ یہ اصطلاح قیاسی ہے تھیک نہیں جب کہ عرفی سا مسلم  
اُستاد اپنے قصیدے میں کہتا ہے جو ابوالفتح کی شان میں  
لکھا ہے : —

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت  
کہ این قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

چہن میں شوق کے دل کھول جیوں گل  
 اسی گل کے اُپر کر دل کوں بابل  
 مجھے دے نقش گل سوں دل میں داغیں  
 مرے مقصد کے روشن کر چراغیں  
 برہ کی بارگاہ میں مجھ کوں جا دے  
 مجھے اس شوق کی عشرت سدا دے  
 یہ دل معذور کر جیوں شیشہ مل  
 پریشانی نہ دے مانند سنبل  
 محبت کی عطا کر مے پرستی  
 اپس کی معرفت کی بخش مستی  
 جہاں کی فکر سوں آزاد کر مجھے  
 اپس کی یاد سوں آباد کر مجھے  
 برہ کے باغ میں دے آب داری  
 ہمیشہ رکھ جھڑی فیضان کی جاری  
 مجازی کی مجالس سوں جدا رکھ  
 مجھے اس پلٹہ سوں نا آشنا رکھ  
 حقیقت کی زلف کا کھول بستر  
 سو ایک ایک تار کا مجھے کر گرفتار  
 شتابی سوں دے اے ساقی مہرباں  
 برہ کا جام جیوں سورج درخشاں  
 کہ خورشید نبوت کی مدح میں  
 کنول کا دل کھلا سینہ کے دح \* میں

---

\* منتخب اللغات میں اس لفظ کے معنی کسی چیز کا زمین  
 میں پوشیدہ کرنے کے لئے ہیں مگر یہاں دبط کلام سے دوحہ (باغ)  
 کا مخفف تھاسی معلوم ہوتا ہے۔

معجزہ وہ کہ جس کے حق میں لولاک  
کہا ہے خالق املاک و افلاک

عجب گلزار ہے وہ مظہر گل  
کہ ہے جس باغ کا خرشید اک گل

وہی ہے بے دلاں کا دل کشا باغ

وہی ہے عاشقان کا مرہم داغ

اُسی کا ذکر ہے ایہاں مومن

اُسی کی باد اطہینان مومن

وہی ہے باغ اقدس سرور دین

کہ جس کے باغ کا روضاں ہے گل چیں

کھلا کوفین میں وہ دین کا گل

دو جگ مشتاق اُس کے مثل بلبل

دو عالم جسم وہ ہے جان عالم

نیناں سرا \* رہی سلطان عالم

دہایا عاشقان کوں عشق کی راہ

کیا عارت کوں عرفاں بیچ آگاہ

ہوا جو کوئی اُس گل سوں معطر

رہا وہ مست ہر تا روز معشر

کیا حق اُس ابوالا روح خاطر

مرتب چار دیوار عناصر

ہوا جب چار باغ دین روشن

شریعت کا کھلا اُس بیچ گلشن

سنواری گرد اُس کے چار دیوار  
 حقیقت میں سمجھو، ہیں یار وہ چار  
 وہ ہیں مقبول درگاہ صہد کے  
 وہی ہیں منتخب اس چار حد کے  
 دے \* اے ساقی پیا پے جام دو چار  
 کہ مائل ہوں اُسی سے کامیں لاچار  
 جو بخشے وہ مجھے یک جوش مستی  
 فراسوشی میں بھولے خود پرستی †

— : 0 : —

## ایضاً در تعریف شہر سورت

۴۷

(۲)

عجب شہراں میں ہے پر نور یک شہر  
 بلا شک وہ ہے جگ میں مقصد دھر  
 رہے مشہور اُس کا نام سورت  
 کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت  
 جگت کی آنکھ کا گویا ہے یہ نور  
 اچھو اس نور سوں ہر چشم بد دور

\* بیک حرکت

† جھسا کہ مقدمے میں ظاہر کیا ہے یہ مثنوی کسی کتاب  
 (مثنوی) کا ایک ٹکڑا معام ہوتی ہے۔ اور غالباً وہ مثنوی دہ مجلس  
 ہوگی۔ اس خیال کی تائید قطعاً تاریخ کے اُن دو شعبوں سے  
 ہوتی ہے جو اسی وزن میں کہے گئے ہیں، جن کو آئندہ صفحات  
 پر درج کیا ہے۔



شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب

ملاحت کی وہ گویا کھان ہے سب

سوج سن آب اُس کی جگ میں کانپا

سہندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اُس کے اک دریاے تپتی

کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی \*

کیا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق

ہوا دریا اپس کے عرق میں غرق

شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ

دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر کی ہے اُس میں تاثیر

ہوا دیتی ہے اُس کی یاد کشمیر

وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم

صبح ہوو شام چپ کرتا ہے عالم

عجب قلعہ ہے وہاں اک با قرینہ

انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ

نرک قلعے کے باز گہات ہے وہاں

کہ دائم گلوں کی ہات ہے وہاں

رہے اس حاشیے پر جاے آرام

طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام

اے بلبِل پاک بینی سوں نظر کر

کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

کھلے ہیں ہر طرت رخسار کے گل  
 ہر اک گل کے نرک وہاں پر ہے سنبل  
 جو گئی دیکھا ہے اُن کا باغ رخسار  
 ہوا اک دید میں وہ منحہ دیدار  
 جو ہیں وہ محض تصویرات اخلاص  
 سو عاشق پروری میں وہچہہ ہیں خاص  
 کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟  
 محبت کی کرے می منجہہ اُپر ریز!  
 صفائی سوں کھلے منجہہ جیو کا باغ  
 کروں اُس دُر دمی کوں مرہم داغ  
 اہے (سورت) حقیقت کی نشانی  
 کہ ہیں معبور رہاں اہل معافی  
 شرافت میں یہ ہے جیوں باب مکہ  
 تو ہے سب ملک پر اُس کا جو سکہ  
 اگر دیکھے ہیں لوگاں شام و تبویز  
 نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز  
 کہ اُس بھیتر کنے ایسے ہیں تہجار  
 کہ قاروں کوں نہیں اُن کے نرک بار  
 اُتی آتش پرستان کی ہے بستی  
 سکھ نہروں واں آتش پرستی  
 فرنگی اِس میں اتے ہیں گاہ پوش  
 عدد وہاں جن کی گنتی میں ہے بے ہوش  
 وہاں ساکن اتے ہیں اہل مذہب  
 کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابنائے آدم  
 ولے بیلش میں رنگا رنگ عالم  
 بھری ہے سیرت و صورت سوں سورت  
 ہر اک صورت ہے وہاں اُن مول \* صورت  
 ختم ہے امرِ داناں پر رو صفائے  
 ولے ہے بیشتر حسن نسائی  
 سبھا اندر کی ہے ہر اک قدم میں  
 چھپا اندر، سبھا کو لے عدم میں  
 کشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل  
 رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل  
 زلف اور مکھہ کے طالب سوں پُچھو بات  
 جسے ہر دن ہے عید ہر رات شبرات  
 ہزاراں اس سبب شیدا ہیں بہار  
 کہ ہیں وہاں غنچہ لب دائھا گل  
 نہ گئی دقت سوں کھینچے شوخ چنچل  
 وہ مکھہ کے باغ کن دیوار آنچل  
 نظر بھر کر دکھو ہر گل بدن کون  
 کہ ہے پردے سوں بے پروا اُنن کون  
 رہے وہاں عاشقاں کون عام آواز  
 کہ نہیں پردہ بغیر از پردہ ناز  
 کسی کون نہیں نظربازی بنا چین  
 گھلے ہیں رات دن سب غرقہ نین

ہر اک لب ہیں سو جیوں یاقوت آن مول  
 کرے وہ بات جب میتھے لبان کھول  
 وہ باتاں فہیں سراپا ہے متھا قند  
 کہ جن باتاں اُپر ہے نیشکر بند  
 پڑا شیریں بچن سن اُن کے بس جو  
 پھنسا اس شہد میں جا کر مگس ہو  
 ہوا اُن کوں نکند کام دشوار  
 رہا تھا آخری دم لگ گرفتار  
 شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن  
 ہندو کی قوم کے اشنان کا دن  
 ہر اک جانب دیکھوں میں فوج در فوج  
 تجلی کے سہندر کی اُتھے موج  
 نہیں کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک  
 یہ طے کر سہج میں موج خطرناک  
 مہرباں ہو کے اے ساقی کوثر  
 کرم سوں کشتی می مجکوں دے بھر  
 آپس کے لطف سوں کر دے عطا می  
 جو اس نشئے میں دریا کوں کروں طی  
 عبث باتاں ہیں بس کر اے (ولی) تو  
 نہ کر مقصد سوں اپنے کاہلی تو\*

---

\* یہ اشعار بھی مثنوی نمبر (۱) کے ہم وزن ہیں بعض دیوانوں  
 میں یہ دونوں ٹکڑے بلا فصل لکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے مضمون کی  
 نوعیت دیکھ کر جدا جدا درج کیا ہے۔ اس مثنوی کے آخر شعر کا  
 دوسرا مصرع پھر اُس خیال کی تائید کرتا ہے کہ یہ دونوں مثنویاں  
 ضرور مثنوی دہ مجلس یا کسی اور مثنوی کے حصے ہیں۔

## قطعات (۶)

### در فراق گجرات ۱۳

گجرات کے فراق سوں ہے ر خار دل  
بے تاب ہے سنے منہی آتش بہار دل

مرہم نہیں ہے اس کے زخم کا جہاں منیں  
شمشیر ہجر سوں جو ہوا ہے فگار دل

اول سوں تھا ضعیف پہ پا بستہ سوز میں  
جیوں بال ہے آگن کے اُپر بے قرار دل

اس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا  
آخر کوں اس فراق میں کھینچا خمار دل  
میرے سنے میں آ کے چہن دیکھہ عشق کا  
ہے جوش خوں سوں تن میں مرے لالہ زار دل

حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی  
دیکھا ہے مجھہ شکیب سوں صبح بہار دل  
ہجرت سوں دوستان کے ہوا جی مرا گداز  
عشرت کے پیرہن کوں کیا تار تار دل

ہر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منیں  
ہر دم میں بے قرار ہے مثل شرار دل  
سب عاشقان حضور اچھے پاک سرخ رو  
اپنا اپس لہو سوں کیا ہے نگار دل

حاصل ہوا ہے مجھ کوں تھر مجھہ شکست سوں  
پایا ہے چاک چاک ہو، شکل افار دل

مبہر نہیں ہوا ہے بدن سوز ہجر سوں  
 اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل  
 افسوس ہے تہام کہ آخر کو دوستان  
 اس مے کدے سوں اُتھکے چلا سداہ بسا ردل  
 لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سوں  
 پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمیدوار دل\*

—————(۲)—————

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا نور حق تھا حجاب میں دیکھا  
 خود فنا ہو کے ذات میں ملنا یہ تھا شا حجاب میں دیکھا  
 —————(۳)—————

سجن کے حسن کا قرآن پڑھا ہم نے نظر کر کر  
 نہ پایا! کچھ غلط اس میں دیکھا زیر و زبر کر کر  
 کلام العشق ہلنا کوں سنا حکمت سوں منطق میں  
 وگرنہ اس مطاول کوں سنا تھا مختصر کر کر

—————(۴)—————

+ نکاح تہز و پلک تیز، غمزہ تسپر تیز  
 ہوے ہیں دل کے لئے یہ تہام فشتہ تیز

\* اس قطعے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ولی گجراتی تھے  
 حالانکہ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ یہاں بطور سیر و تفریح یا  
 کسی تعلق خاص سے تہام پزیر تھے۔ نیز یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ  
 شہر گجرات کے لئے یہ قطعہ کہا گیا ہے جبکہ وہ سید معالی کے  
 ہمراہ صوبہ پنجاب میں سرہند وغیرہ تک گئے ہیں۔

+ بمبئی کے چھپے ہوئے دیوان میں یہ دونوں شعر ایک ساتھ  
 اور ایک جگہ لکھے ہوئے ہیں۔ پہلے شعر کا مقتفی و مردف ہونا  
 بتانا ہے کہ دوسرے شعر میں بھی یہی التزام ہوتا مگر وہاں صرف  
 قافیہ پر انحصار ہے۔ چوں کہ دونوں شعروں میں بلیغاظ مضمون  
 یک گونہ ربط پایا گیا اس لئے بذیل قطعات درج کئے گئے۔

رقتیب پر جو چلے بس، تو اُس کوں چاک تو کر  
پکارے حشر تلک غم سوں وہ ”بریز بریز“

—————(۵)—————

گنجِ مخفی کی نہیں گنجی ہے بسم اللہ بن  
قفلِ دل گھلتا نہیں ہے گا ہمارا آہ بن  
روں فیل آنکھوں سوں جاری ہے فدیٰ فالے ہیں آب  
باؤلی ہر دئی ہے یرسف کی زلیخا چہ بن

—————(۶)—————

### قطعہ تاریخ دہ مجلس منظوم

ہوا ہے ختم جب یو درد کا حال  
گیارا سو پوتھا اکتا لیسواں سال  
کہا ہاتھ نے یو تاریخ معقول  
”(ولی) کا ہے سخن حق پاس مقبول“  
۱۱                      ۱۲

### رباعیات (۲۶)

—————(۱)—————

اے جیو دو عالم کا ترے مکھ پہ فدا  
محتاج تری ذات سوں سپ شاہ و گدا  
مجھہ عاجز بے کس پہ نظر رحم سوں کر  
اے منظر ہر ناظر و منظور خدا!

—————(۲)—————

مے خانہ جگ کا جسے سر جو ش کیا  
اُس ہاتھہ سوں عالم نے قدح نوش کیا

اُس سید عالم کوں جو دیکھا یکبار  
یکبار کی عالم کوں فرا موش کیا

————— (۳) —————

تجھہ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا  
خرشید نمن، تھام تن آگ ہوا  
ہر تختہ لالہ پہ لکھ لالی سوں  
تجھہ رنگ کی غیرت سوں چمن آگ ہوا

————— (۴) —————

دل، جام حقیقت مٹی جو مست ہوا  
ہر مست معازی سوں زبردست ہوا  
یہ باغ دسا نظر میں تہکے سوں کم  
اور عرش عظیم پگ تلے پست ہوا

————— (۵) —————

کسوت کوں اپس رنگ سوں گُلغام کیا  
جب بر میں درداسی کوں گل اندام کیا  
دو دام یہ، بادام فین، دوجے زلف  
شش دام میں، شش جہت بے آرام کیا

————— (۶) —————

تجھہ نین میں جی دام محبت دیکھا  
تجھہ لب منیں، دل جام مروت دیکھا  
تجھہ مکھ کے بہتر روز دسا روشن مجھہ  
تجھہ زلف میں دل شام مشقت دیکھا



————— ( ۷ ) —————

یکبارگی تجھے دیکھنے مجھے دل مل جا  
 گل تل ہو رہا گال منیں تل مل جا  
 سنسار کی انکھیاں جالے سب جیو جالے  
 جینے کا بھروسا کسے یک تل مل جا

————— ( ۸ ) —————

یہ ہستی موہوم دے مجھ کوں سراب  
 پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب  
 ایسے کے اُپر دل کوں نہ کرھر کز بند  
 آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب!

————— ( ۹ ) —————

سورج کے اُپر جوش کرے شرم و حجاب  
 کر دور کرم اپنے سوں اس مکھ سوں نقاب  
 تجھے مکھ کی تھلی سوں پڑے جوت تھام  
 بولیں کہ ”ہوا ہے آج یہ یوم حساب“

————— ( ۱۰ ) —————

تجھے لب منیں دستا ہے مجھے آب حیات  
 تجھے زلف کی ظلمات میں ہے لیل برات  
 اے سبز خضر! تجھے قدم سوں شاید  
 اس آب حیات کوں ملے رات برات

————— ( ۱۱ ) —————

ملگتا ہے مرا دل کہ آپس کے لے ہات  
 اس حسن کی دولت سوں دے یکا بوسہ زکات

تجھہ حکم پہ یہ داد و دہش ہے موقوف  
تاخیر نہ کر اس منیں، ہے بات کی بات

—————(۱۲)—————

تجھہ مکھہ کا ہے یہ پھول چمن کی زینت  
تجھہ شمع کا شعلہ ہے اگن کی زینت  
فردوس میں فرگس نے اشارے سوں کہا:  
”یہ نور ہے عالم کے فین کی زینت“

—————(۱۳)—————

ہے حسن کی اقلیم میں تو شاہ ہندوز  
خوبی کا قری مشتري ہے ماہ ہندوز  
اس وقت میں تو ہے مالک مصر بہار  
یوسف کوں ہے تجھہ عزیز کی چاہ ہندوز

—————(۱۴)—————

رکھتا ہوں میں دل میں درد جاں کاہ ہندوز  
اے شوخ نہیں ہوا تو آگاہ ہندوز  
تجھہ غم سوں ہیں گرچہ چشم پر آب ولے  
سینے میں بجاہے آتش آہ ہندوز

—————(۱۵)—————

نہیں نقد خزینے میں مرے غیر از داغ  
جس داغ کی حسرت سوں ہوا لالہ داغ  
سینے منیں اک غم کا محل باندھا ہوں  
ہیں آہ کے جس بیچ کئی لاکھ چراغ

—————(۱۶)—————

رکھہ دھیان کون ہر آن تو معبود طرت  
 رکھہ سیس کون ہر حال میں مسجود طرت  
 معدوم کون ، موجود سوں کیا نسبت ہے  
 اولیٰ ہے کہ مائل ہو تو موجود طرف

—————(۱۷)—————

دیوان ازل بیچ خدائے بے چوں  
 یہ حکم کیا عام کہ ”ہاں گُن“ فیکوں  
 افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ  
 اس دفتر کونین پہ فہرست ہے توں

—————(۱۸)—————

تجہہ عشق سوں نت بے سرو ساماں ہوں میں  
 تجہہ زلف سوں بے تاب و پریشاں ہوں میں  
 تجہہ مکہہ کی صفائی کون نظر میں رکھکر  
 مدت ستی جیوں آئینہ حیراں ہوں میں

—————(۱۹)—————

ہے مکہہ کون ترے دیکہہ گلا شرم سوں ماہ  
 یہ چاہ زنج کی لے گیا یوسف چاہ  
 تجہہ نین کے جلوے کون جو نرگس دیکھی  
 اس کثرت جلوہ سوں ہوئی خیرہ نگاہ

—————(۲۰)—————

اے خالق کے زیب و زین! مجہہ حال کون دیکہہ!  
 اے جد حسن حسین مجہہ حال کون دیکہہ!

تجھہ باج مجھے نہیں ہے دوجا جگ میں  
شاہنشہ مشرقین! مجھہ حال کوں دیکھہ!

—————(۲۱)—————

تجھہ یاد کے تمین روح سوں ہمد کہتی  
تجھہ نام کے تمین \* دافع ہر غم کہتی

تجھہ باج دجے کوں جرنہ دیکھہ بہتر  
تو خلق تجھے ”سید عالم“ کہتی

—————(۲۲)—————

وہ زلف سپہ دل، کھند انداز ہوئی  
اس مرغ اُپر دل کے سو جیوں باز ہوئی  
بے کس کوں اپس کس سوں بندھے کس کوں دکھو  
ناکس کے عہل کر کے سر افراز ہوئی

—————(۲۳)—————

تجھہ فیض سوں انکھیاں کوں مری نت ہے تری  
تجھہ یاد سوں ہر اشک مرا رشک پری  
از بسکہ ترا جہاں سینے میں رکھا  
پایا ہے مرے خیال نے دیدہ وری

—————(۲۴)—————

یہ نین ترے مجکوں دسین جنجال  
اور کان میں بالا کے نرک یہ بالی

کھو زلف کون سمجھا کہ فکو مار کسی\*  
مشہور مثل ”سانپ لڑا منہ خالی“

—————(۲۵)—————

منصور تری دار اُپر حیراں ہے  
قضات تری راہ میں سر گرداں ہے  
دربار میں تیرے نہیں موسیٰ کون بار  
یہ نور ترا بوجھہ ترا درباں ہے

—————(۲۶)—————

کوفین حسن حسین کا مہنوں ہے  
اس یاد سونِ عشرت کا سِندہ معزوں ہے  
ایسوں کے اُپر روا رکھا داغ، فلک  
جس داغ سونِ لالۃ جگر پر خوں ہے

## فریادیات (۴۰)

—————(۱)—————

باغ حق کے نہیں کوئی واقف ہماری آہ کا  
مد ہے یہ دیوان بے تاب کی بسم اللہ کا

—————(۲)—————

مذہب عشق میں تری صورت  
دیکھنا ہم کون فرض عین ہوا

(۳) ———

ذخالت ستنی ہر غنچہ گریباں میں رکھے سر  
گر باغ میں مذکور ہو اُس تنگ دھن کا

(۴) ———

دیکھ تہہ ابرو کوں شکل کژدم جادو نگاہ  
مارکے مانند کھایا تہہ زلف نے پیچ و تاب

(۵) ———

جن نے تیرے حسن کے دریا کوں دیکھا آنکھ بھر  
وہ ہوا خالی اپس سوں جگ میں مانند حباب

(۶) ———

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تہہ بن اے صنم  
جب سوں دیکھے ہیں تری تصویر یاراں الغیاث

(۷) ———

حسن اُس کا ہوا ہے خوش خط آج  
ہے سزاوار گر دیوے \* اصلاح

(۸) ———

کرتا ہوں جاں سپاری کتھئی ہیں ہاتھ جسکے  
کرنے کوں دل کا چونا آتا ہے پان کھاکر

(۹) ———

تہہ جام لب سوں بوند پڑے خاک جم میں گر  
لے جام مثل لالہ نکالے وہ بھوئیں سوں سر

—————(۱۰)—————

گر تو مذکتا ہے کہ دیکھوں رنگ وسعت مشربی  
صدق نیت سوں شتابی دامن صحرای پکز

—————(۱۱)—————

میں نہ جانا تھا کہ تو ناداں ہے  
دل دیا تھا تجھ کوں دانا بوجھکر

—————(۱۲)—————

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیم تن ہرگز  
نہ ہواے شمع روہر انجھن میں شعلہ زن ہرگز

—————(۱۳)—————

دکھنی زبان میں شعر سب کہتے ہیں لوگاں اے (واہی)  
لیکن نہیں بولا کوی یک شعر خوش شیریں نہط

—————(۱۴)—————

اُس کے فہانے کی سن خبر آیا  
چشمہ آفتاب گرم نکل

—————(۱۵)—————

کیوں مارتے ہو تیغ سجن! ہم میں دم نہیں  
پنہاں نگہ تھہاری یہ گپتی سوں کم نہیں

—————(۱۶)—————

اور مجھ پاس کیا ہے دینے کوں  
دیکھکر تجھ کوں روئے دیتا ہوں

—————(۱۷)—————

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر  
توی انکھیاں کے آہو کوں لیا ہوں خون جادو سوں

—————(۱۸)—————

کشتی پہ مجھہ نہیں کی انجھواں کے قافلے چڑھ  
مقصود کے حرم کوں احرام بندھ چلے ہیں

—————(۱۹)—————

نہ جانوں وہ ہلال ابرو کدھر کوں  
چلا ہے باندھ تیغ مغربی کوں

—————(۲۰)—————

کیا غم ہے اُس کوں گرمی خورشید حشر سوں  
بخت سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائباں

—————(۲۱)—————

ترشی چین و شکر لب یار  
حق میں میرے ہے شربت لیہوں

—————(۲۲)—————

تجھہ زلف سوں اے غیرت لیلیٰ!  
بید خواناں ہوئے ہیں سب مجنوں

—————(۲۳)—————

گناہاں کے سیہ نامے سوں کیا غم اُس پریشاں کوں  
جسے یہ زلف دستاویز ہے روز قیامت میں

—————(۲۴)—————

دور ہے، لیکن نزک دستا ہے مجھہ  
دل ہوا تجھہ دیکھنے کوں دور ہیں

—————(۲۵)—————

دستا ہے تو نچھہ مجھکوں جدھر دیکھتا ہوں میں  
تیرے خیال بیچ ہوا دل ہزار ہیں



—————(۲۶)—————

ہر نقش پا سوں دیدۂ قہری دے اگر  
وہ سرو خوش خرام چلے سیر باغ کوں

—————(۲۷)—————

گر تمنا ہے کہ ہوں روشن دلاں میں سربلند  
مجھہ سوں پروانے اُپر ہو موم دل اے شمع رو!

—————(۲۸)—————

یاد میں تجوہ قد کی اے گلزار حسن!  
آہ میری سبز\* ہے مافند سرو

—————(۲۹)—————

کیا کام اُس کوں پھر کے شراباً طہور سوں  
پی جس نے تجھہ لبیاں سوں شراب دو آتشہ

—————(۳۰)—————

از بسکہ شکستہ دل ہوں غم سوں  
لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ

—————(۳۱)—————

اے کعبہ رو کھڑا تو ہوا جیوں ادا کے سات  
بولے اکابران نے کہ ”قد قامت الصلاۃ“

—————(۳۲)—————

لام + نستعلیق کا ہے اُس بت خوش خط کی زلف  
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اسلام کے

\* (ن) تیر

+ یہ شعر دیوان مطبوعۃ نول کشور لکھنؤ میں ولی سے منسوب  
ہے اور دوسرے تذکروں میں کسی اور کے نام سے درج ہے۔

—————(۳۲)—————

اُس ملاحت کے فون کی لذت  
جس کا دل ہو کباب سو جانے

—————(۳۳)—————

تری انکھیاں نے مجھ اے شوخ بدمست  
چھکائی ہے چھکائی ہے جھکائی ہے

————— ۳۵) —————

جب کہ تو فین میں سہاتا ہے  
جیو میرا انکھاں میں آتا ہے

—————(۳۶)—————

دروں کوں، کہا، کیا ہے ترے بر میں دکھا تک  
بولی کہ نہ کچھ چھیر سنا ہے کہ سنا ہے

—————(۳۷)—————

مکھ ترا بحر حسن و زلفاں موج  
گردش چشم عین طوفاں ہے +

—————(۳۸)—————

تجھہ طرت اکثر ہیں آہن دل رجوع  
دل ترا کیا سنگ مقناطیس ہے

—————(۳۹)—————

پی کوں دیکھا نہیں ہوں اس نوبت  
دل مرا اس سبب سوں جھانجھ میں ہے

\* (ن) چکھائی

+ ایک قلمی دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا:

نہن کشتی تری دو پتلی نوح

تسہ مہی گردش سو عین طوفاں ہے

شعلہ خو جب سوں نظر آتا نہیں

تب سوں انگاروں پہ لوٹتے ہے (ولی)

نوٹ :- اشعار مفردات مختلف دواوین اور تذکروں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ بعض اشعار کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قوافی و ردیف میں پوری غزلیں کہی ہوں گی۔ کوشش و تلاش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ جہاں کہیں ولی سے منسوب کردہ کلام مل سکے تو یکجا کر دیا جائے، تصحیح اور تہقید اگر اس وقت نہ ہو سکے تو آئندہ ہو سکے گی۔



## قطعات تاریخی قریب کلیات ولی

اعداد کے حساب سے (تاریخ گوئی کا) ایجاد (امیر خسرو) سے پہلے نظر نہیں آتا، اُن سے پہلے (شیخ سعدی وغیرہ نے (جمل) کے شمار سے کوئی غرض نہیں رکھی۔ لفظاً صرف سدیدین کا اظہار کیا ہے مثلاً ”زہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود“ اس مصرع کے اعداد ۶۵۶ سے کہیں زیادہ ہیں۔ بہر حال واقعات تاریخی کی یادداشت کے لئے پرانے زمانے کا یہ [شارت ہیلت] (مختصر نویسی) بھلا دینے کے قابل نہیں۔ مشرقی کتابوں کے آخر میں عموماً اور دواوین نظم میں خصوصاً تاریخوں کی بھر مار ہوا کرتی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ طوالت سے قطع نظر کر کے یہاں صرف دو تین قطعات تاریخ لکھے جائیں گے، جن میں ایک رباعی راقم حروف نے عرض کی ہے اور باقی حضرت خال محترم رئیس الحفاظ، امام السورخین جناب سید عبدالجلیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ارشاد کردہ ہیں۔ قبلہ محترم (بلا مبالغہ) اپنی معلومات (قرآنی و تاریخی دانی) میں (لاثنی) ہیں۔ اس تعریف کو میری نسبت فرزند کا (پیوند) نہ سمجھنا چاہیے بلکہ حقیقت امر (آفتاب آمد دلیل آفتاب) سے بھی (دہ چند) ہے۔ —

بسم اللہ الرحمن الرحیم و هو واحد رب قدیر  
۳۸ ہ ۱۳

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمد و آلہ الامجاد  
۳۸ ہ ۱۳

## تاریخ دیوان ولی

۱۳

فصلی

۲۸

شاعری بود در زمان سلف

مایهٔ فاز شد ز بهر خلف

نام فامی او (ولی الله)

ریخته گوی بود و ژرت فکاه

باشد استاد ریخته گویان

زو بهانده بهندیان احسان

طرح دیوان ریخته وی ریخت

پیش از عهد وی کسی نریخت

(رودکی) شد بفرس موجد آن

در زبان عرب (مهلل) دان

یادگار (ولی) ولی بود

متفرق بدهر و فرسوده

حالیان مجتمع شد و تازه

بر رخ آن کشیده شد غازه

زادهٔ خواهرم علی احسن

حافظ و حاجی و شهیر زمن

شاعری راست بسکه دلداد

شهره اش دور دور افتاده

از تلامیذ میرزا داغ است

سخن وی شگفته چون باغ است

المحصل شد او چو آماده

چند نسخه بدستش افتاده

از کلام ولی قاسمی دهر

انچه فی الوقت یافت شهر بشهر

فیز در حال آن سخن آرا

نظر افتاد مختلف آرا

یافته در کتب بچند جهات

اشتبا ه بنام و فیز صفات

سعی موفور و کوشش بے حد

کرد در جست و جوے آن جدو کد

نظر آمد چو منتشر اقوال

داد رویش بسے توزع\* بال

مختلف یافته چو تذکرها

بهر اکثر نگاشت تبصرها

خس و خاشاک شبه پاک برفت

حق بود این که بس گهرها سفت

مدتی صرف کرد در تحقیق

دُرش آمد بکف بسان عقیق

پیش آورد بهر جوهریاں

باید آن را خرید بادل و جاں

سر نو داد نسخه ترتیب

مع ذکرش بخوبی و تهذیب

نسخه نادره شده تدوین

همتاش را هزارها تحسین

بہن بلکہ کرد استدها  
سال تر تیب آن کنم املا

واقعی واقعات نظم کنم  
گام خود را بروں ازیں نہ زخم  
گل و بلبل نشد شعار من  
ساغر و مل نشد دثار من

فہذا ضروری از احوال  
ساختہ نظم این شکستہ بال  
مثنوی را دہد چہ طول (جلیل)  
کہ زیکسال اوفتادہ علیل

ماۃ برنگا شتہ ست جلی  
سال تجہیح (ارمغان ولی)  
۳۸ ھ ۱۳

سال طبعش زبس فراغ دلی  
گفت: (دیوان ریختہ زولی)  
۲۹ ھ ۱۳

—————(ولہ)—————

ولی الہ آن فاسی دہر خود  
در اردو شدہ شاعر مستند

کلامش کہ چون درخوش آب بود  
پئے شائق خویش کہیاب بود

علی احسن آن زادۃ خواہرم  
نمودہ ازان چند نسخہ بہم

پریشان بسے بودۃ و مختلف  
بسعی اتم ساختش مؤتلف

مرتب همه از سر نو نمود  
ز ذکر مصنف بر آن برفزون

پئے، ناظران تعفُّ نادراست

کند قدر کار بر سخن قادراست

بتاریخ هجری دیوان قلم

علی حدّ مثنوی زدرقم

پئے سال فصلی آن بے دریغ

بخوانی (کلام فصیح و بلیغ)

۱۳

ن

۲۷

خاکسار افسردہ دل جلیل

۱۳

ھ

۳۹

( رباعی تاریخی از دایم حروف بصنعت مستزاد )

تھا بے سروپا

معنت سے کیا جمیع یہ کہیاب سخن

صد شکر خدا

گلریز ہوا شوق تو پھولا یہ چمن

ہے لطف نیا

تاریخ سنے بغور ہر صاحب فن

اب آئے ہوا

دیوان ولی ختم بوجہ احسن

۱۳

ھ

۳۸







## ضمیمہ اوّل

### الف

—:۱:—

\* نازنیں ناز سوں صحن میں آ  
فرہ، گُل سب ہوئے چمن میں آ  
جان خوباں کی اب ہوئی مجلس  
ماہ ہو کر توں انجمن میں آ  
کھول کر اس دہاں کے غنچے کوں  
طوطی مانند توں بچن میں آ  
میں ہوں تیرے فراق سوں اندھا  
مرد مک ہوئے مجھہ نین میں آ  
آرزوے (ولی) کوں اے گُلو!  
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

—:۲:—

سر و قد تجھ پہ وار کر تالا  
ہے یو شہشاد تی—را متوالا  
چہرۂ سرخ، خال مشکیں سوں  
نقل اُتھائے ہیں دیکھہ سب لا لا

---

\* (ن) ۷ مہں یہ غزل ہے اور کسی نسخے میں نہیں ہے —

کیوں تہاشے چلیا چمن کے توں  
سرو قد تجھہ انگیں ہے کیا بالا

ہنسلے تجھہ گل میں دیکھہ کہتے ہیں:

چاند سین مگھہ کا ہے یو ہالا

نین مرگوں کی گھانس پکڑی مکھہ

دیکھہ تیری انکھیاں کا دنبالا

طرّہ زر لباس سبزہ پہ دیکھہ

سرو پر ہے آتش کا پر کالا

جب سوں آیا عشق کے کوچے میں

باغ فردوس دل ستیں جالا

جب چلیا وہ کھر میں خنجر رکھہ

عاشقاں کا خدا ہے رکھوالا

قہر سوں جب چلیا وہ غصے میں

صف عشاق سب دیے تالا

سر عشاق سب اکھٹے کر

ہاتھ میں لے چلا ہے مند مالا

سحر، جادو میں تجھہ نہیں ساتھی

سب پھرا دیکھہ شہر بنگالا

\* توں رقیباں سوں زینہار نہ مل

بے توقف کر ان کا مون کالا

—:۳:—

\* جب سوں دیکھا ہوں مست مت والا

ہوش تب سوں ہوا ہے مت والا +

کیوں ہوا ہے تو ہم سوں نا فرماں

داغ دیتا ہے تجھے بنناں لالا

جب سوں ورد زباں ہے نام موہن

اشک غلطان ہیں ؟ ہات میں مالا

تیر مڑگاں سوں دل مشتبک ہے

جب سوں لاکا ، نکاح کا بھالا

جلوہ گر جب سوں سرو قد تیرا

سیر کرتا ہوں عالم بالا

بال پن سوں لگا ہے فیہ تیرا

تو کیوں دیتا ہے اب مجھے بالا

سوز یار ☒ گداز ہے ہمد

مونس جاں ہے آہ اور ☐ نالا

کال ہے بعد وصل مہجوری

روز ہجراں کا ہوئے ① منہ کالا

کانورو دیس ہے ترا کوچا

نہیں غلط ، ہے یو شہر بنگالا

\* ن ۳ تا ۵ میں یہ غزل ہے - + ( ن ۵ ) نر والا

؟ ( ن ۴ ، ہے ۵ ، کی ) ☒ ( ن ۵ ، ونازو ) ☐ ( ن ۵ ، ہور )

① ( ن ۴ ، ہوئے تہ )

II اینتھتا ہے رقیب ہم سوں (ولی)

موت میں نیچ کھائے سر والا

—————:۳:—————

چشم دل بر میں خوش ادا پایا

عالم دل کوں مبتلا پایا

سیر صحرا کی قوں نہ کر ہرگز

دل کے صحرا میں گر خدا پایا

جب نہ آیا شکم کے آ مادر میں

ابتدا سوں جو ۱۱ انتہا پایا

اسم اللہ سوں چشم = احمد میں

آرزو سوں میں صد فزا پایا

نہیں ۱۲ غلط اس میں کچھہ سخن حق کے ۱۳

حق ستیں حق کوں حق نہا پایا

نقد شاہ نجف ولی اللہ

پیر کامل علی رضا پایا

۱۴ اس معانی کوں بوالہوس، ناداں

کیونکہ سہجے (ولی) نے کیا پایا

II (ن ۵، میں صرف یہ مقطع نہیں ہے) آ (ن ۵ نہا

شکم) ۱۵ (ن ۵، نہ) = (ن ۵، جسم) ۱۶ (ن ۵، نہ)

۱۷ (ن ۵، حق): ۱۸ یہ غزل (ن ۱۴، ۵، میں ہے)

————— : ۵ : —————

\* کفنی پنہا کے مجکوں لہاسی کیا پیا  
 یک جیو ایک + دل میں در۔ بھاسی کیا پیا  
 اس کا فراق یار § بھبھوت عشق کا چڑھا §  
 مت ✨ میں برہ کے مجکوں سنیاسی کیا پیا  
 وے قات، شین، عین ✨ تو مجھ لام دال سپی II  
 مجھ پر اپس کے گھر منیں کاسی □ کیا پیا  
 اپنی برہ کی تیغ سوں مجھ دل کوں کات کات  
 مجھ زندگی سوں آہ اداسی کیا پیا  
 تاحشر دے (ولی) کوں کفن اپنے عشق کا  
 ہے ہے برہ کی قبر میں باسی کیا پیا

————— : ۶ : —————

جب کہ وہ رشک پری جلوہ گر ناز ہوا  
 دل کی تسخیر کے تئیں مظہر اعجاز ہوا  
 ⑤ سبزہ خط نے رخ یار کو بخشا ہے جلا  
 دیکھ یہ رنگ عجب ائینہ پرواز ہوا

————— : ۷ : —————

بیداد ہے بیداد ⑥ کہ وہ یار نہ آیا  
 فریاں ہے فریاں ⑦ کہ غم خوار نہ آیا

\* یہ فزل ن ۴، ۷ میں ہے ———— + ن ۷ - یک چہز دے کے  
 † ن ۷، آسن — § ن ۷، بار — § ن ۷، لگا — ✨ ن ۷، مٹہ  
 ✨ ن ۷، قاف، شہن، عین — II ن ۷، مہن — □ ن ۷، مہن اکاسی  
 ⑤ یہ دو شعر ن ۲، ۳، ۷، میں - رباعیات میں درج مہن، مگر نہ  
 یہ رباعی ہے نہ قطعہ ⑥ ن ۳، ۴ فریاد ہے، فریاد ⑦ ن ۳، ۴، ۵،  
 بیداد ہے بیداد —

صد حیف ہے صد حیف کہ یک ناز اداسوں

یکبار مرے بر میں وہ + دلدار نہ آیا

اغماض کیا، چلتا † رہا معکوں نہ پوچھا

کیا تجھ کوں مرے حال پہ کچھہ؟ پیار نہ آیا

میں جیو کوں رکھیا عشق کے بازار میں لیکن ⑤

ہیہات مرے جیو کا خریدار نہ آیا

کیا ہے سبب اس وقت (ولی) جیو کوں لینے

لے ہات خنجر قاتل خونخوار نہ آیا ⑥

—————: ۸ :—————

بیت ابروز بس ✨ خیال کیا

اپنے تن کوں میں جوں ہلال کیا

(؟) اُس برہمن بچے نے شہر شہر بید

تیمخ ابرو کوں پند مال کیا

ماہی دل کا + شکار کرنے کوں

کھول زلفاں سجن † نے جال کیا

مخمل اوپر نہیں خواب مجھے

جب سوں آغوش کا خیال کیا

جز دودشنام § نہیں سنیا ہے (ولی)

جب سجن پاس § عرض حال کیا ۹

• ن ۳ و ۴ - ن ۵، ۷، ۸ - با - ن ۳، ۴ - منہوں - ن ۳، ۴ - جاتا

§ ن ۳، ۴ - اس ن ۴، ۵ - تم - § ن ۳، ۴ - اوپر - ⑤ ن ۳، ۴ - نسدن

⑥ یہ غزل ن ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰ کے حاشیہ پر ہے، ہر مصرع کا

نصف اول کٹ گیا ہے - ن ۳، ۴ میں مقطع نہیں ہے -

⑦ ن ۴ کا جب ن ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳

---

 : ۹ :
 

---

آج کی رین مجھ کو خواب نہ تھا  
دو نوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا

خون دل کون کیا تھا میں نین رہی •

اور شیشے منیں شراب نہ تھا

آج کی رین درد غم میاے  
کوئی مجھ سار کا خراب نہ تھا

مجلس شوخ میں مجھ کچھ بھی

حقیقت وصل کون جواب نہ تھا

گرتلطف سوں آ کے مل جاتا

حق کے نزدیک کچھ عذاب نہ تھا

ماء اندھکار تھا کہ جیوں میرے

پاس میرا جو مہتاب نہ تھا

آہ پر آہ کھینچیا تھا میں

آج کی رات کچھ حساب نہ تھا

کیا سبب تھا کہ وہ نہیں آیا

کہ اُسے مجھ سنی ججاب نہ تھا

کُلّے شوخ اے (ولی) کرنا

ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا +

---

 : ۱۰ :
 

---

اس سیدنا پر نت اچھو سایا سدا رحمان کا

جس کے لبوں کے رشک سوں دل خوں ہوا سرجان کا



اُس گُلشن رخسار پر جو کوئی کرے گریک نظر  
 خطرانہ لاوے دل بہتر وہ جنتِ رضوان کا  
 جتنے زیر و زبر صفحے پہ اُس مکہ کے کیا (۹)  
 گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار و قرآن کا  
 سبزا نہیں آغازِ یو، دستا ہے جو اُس مکہ اُپر  
 یوحسن کے مصحف اوپر خوش خطرا ہے ریحان کا  
 ابرو کہاں دو کھینچ کر، پلکان کے تیر آپس لگا  
 جاتا ہے کس کے قتل کوں وہ شوخ خونی شان کا  
 جامہ گلابی بر میں کر، صہبا نین ساغر سوں بھر  
 کرنے داونا، کس کھر (۹) رہزن چلیا ایہاں کا  
 درس بدل اُس ماہ کی ہے آرزو زہرہ کوں نت  
 مجلسِ مدیں ٹک آئے گر، گانے کے تئیں یک تان کا  
 اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر ہوئے گا  
 پھیٹا سجا ہے سراو پر اُن نے جو نا فرمان کا  
 دیکھن میں تیرے شعر سن، شوقی ہوے تیرے (ولی!)  
 جسکے لگیا ہے دل کے تئیں خوش شعر تجھ دیوان کا \*

—————: | | :—————

رخ ترا اے پری نہ خواب ہوا  
 یو جدائی مجھے عذاب ہوا  
 ہجر تیری کی آگ پر دل جل  
 آہ کے بیچ میں کباب ہوا  
 عشق کی بزم میں بجا نہیں مجھ  
 سب رگیں تار، تن رباب ہوا

مَکھہ ترا جعفری نہیں ست رکھہ  
 رخ ترا گر گل کلاب ہوا  
 خون دل کھینچے کو ہر یک نین  
 اے دلا شیشہ شراب ہوا  
 عشق پیچھاں نے، حال میرا دیکھہ  
 تاب نالا کے 'پیچ و تاب ہوا  
 تیرے دیوان حسن میں جاناں !  
 بیت ابرو کا انتخاب ہوا  
 قول اپنے سین مست پھر اے ساجن!  
 رو حدیث (کا) مجھے لباب ہوا  
 عشق کے درس کے بھیتر فریاں  
 بحث تیری سوں لاجواب ہوا  
 اب (ولی) سوں نہو توں رو گرداں  
 تیرے کارن جو رو خراب ہوا\*

—————:۱۲:—————

یارو! سلام میرا اس یار سین کھو جا  
 مجھہ ہجر کے یو دکھہ کون دلدار سین کھو جا  
 جاتا ہوں درس بن میں اب حال میں بھی ہمیں؟  
 یو سب سري مصیبت عیار سین کھو جا  
 کیتا بھی مگر توفت آرحم کر، و گر نہ  
 والدہ میں مروڈکا مکار سین کھو جا  
 مجھہ دل کی ابتری کون للہ کاڑنے تم  
 کاکل سین اُسکی یارو ہر تار سین کھو جا

مہجروح دل کوں میرے نازو ادا سوں اپنے  
 ہنگی (۹) علاج کرنا طرار سہں کہو جا  
 تہجھ وصل میں (ولی) کا جاتا ہے جیو بدن سوں  
 • تک آئے دیکھہ جانا غہغوار سہں کہو جا

—————: ۱۳: —————

وہ بانہا جب گلابی سر پہ پھیلتا  
 چمن میں بلبلان آئے جھپیتا  
 دیا ایسی ادا سہں پیچ پر پیچ  
 کہ کئی عاشق کے جی اُس میں لپیٹا  
 تری مکھہ پر تجلی بہت دستی  
 مگر توں حسن کا معدن سہیتا  
 (ولی!) مرہم نہیں اُس کا کسی طور  
 کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیتا +

—————: ۱۴: —————

خدا نے تم کو سہجن! شاہ بے نظیر کیا  
 ترے جو خال ہے مکھہ پر اسے وزیر کیا  
 ہمن سوں روس † رہے بے سبب سو کیا معنے  
 کہو ہمن نے ترا کیا گنہ کبیر کیا  
 کہا ہوں صدق سوں دل کے سہجن! توں باور کر  
 ہوا مرید میں تیرا سو تہکوں پیر کیا  
 جگت میں ہیں جتے \$ خوباں بسے ترے تابع  
 سبھوں نے مل کے آپس کا تہجے امیر کیا

ترے فین کی خھاری سوں مست پھرتا تھا  
 زلف کے پیچ • میں لے کر مجھے اسیر کیا  
 (ولی) کوں دیکھہ کے یارو! خدائے دنیا میں  
 + سجن کے حق میں دعا کے تئیں فقیر کیا

—————: ۵۱ :—————

ہوا حق میں مرے خونخوار چیرا  
 بندھیا جب سوں گل آثار چیرا  
 بجا ہے پیچ کھاوے حال عاشق  
 سجن کے سر اوپر بلدار چیرا  
 ہمارے دل کوں زخمی کرنے خاطر  
 بندھیا ہے سر اوپر نکدار چیرا  
 آپس کے بند میں آلودہ کر کر  
 مجھے غم دے گیا خمدار چیرا  
 تجھے ہے لت پتی دستار زیبا  
 نہ بھایا شوخ کھڑکی دار چیرا  
 عجب ہے سروقہ پر اے عزیزاں!  
 ہوا خوبی سوں بر خوردار چیرا  
 فدا ہے اے (ولی) دیکھن کوں اُس کا  
 دیکھیا یکبارگی دیدار چیرا ‡

---

 :۶۱:
 

---

تجھہ نیں کے شہسوار سوں، لڑکوں سکے گا  
 بن فیلد اِس انکھیاں کوں پکڑ کوں سکے گا  
 خوش آب حیاآئی سستی ہے لب یو لبالب  
 سبڑے بغیر اس لب کوں انپڑ کوں سکے گا  
 تجھہ زلف کے تاران میں ہے سحر کا بستان  
 اِس سحر کے طومار کوں پڑ \* کوں سکے گا  
 بدست دو پستان ترے سینے پہ ہیں قائم  
 اُن باج بھی اِس صدر پہ چڑ + کوں سکے گا  
 دریائے بڑا غم میں مجھے ہے یو فس دن  
 اس بھر میں دل باج سو پڑ کوں سکے گا  
 مانلد (ولی) تجھہ سوں جو پایا شرت وصل  
 اُس باج اِس دل سوں بچھڑ کوں سکے گا †

---

 تن
 

---



---

 :۷۱:
 

---

جب سوں دیکھا ہوں زلف کی (میں) لت  
 یاد میں اُس کی تن کیا سب کہت  
 ہوش اُر کر گیا ہے میرا دیکھہ  
 پیچ چہرے ترے کی سب ات پت

جاوے تجھ مکھہ انگے سوں رستم قل  
 کروو غمزے تیرے کا دیکھ تھت  
 اور نہیں کام مجکوں کچھہ ساجن!  
 عشق تیرے کا نت ہے مجھہ کھت پت  
 ہجر تیرے سوں اے پری پیکر!  
 اشک پڑتے ہیں چشم سین پت پت  
 خاک مکھہ پر لگا کے جوگی ہو  
 لیکے بیٹھا ہوں تجھہ برہ کی ست  
 تجھہ بنا اب نہیں مجھے طاقت  
 کب تلک جیو کروں افس کا کھت  
 تب سین مجنوں نہن ہو پھرتا ہوں  
 جب سوں تجھہ مکھہ کی مجھہ لگی ہے چت  
 اب (ولی) پر پیدا! رحم کر توں  
 کب تلک اُس ستی کرے گا ہت \*

ش

—: ۱۸:—

اے بلبل زباں توں نہ کر اختیار بحث †  
 ہے باغ دھر میں گل آتش بہار بحث  
 توڑیا ہے سنگ خارہ سینہ جو ہر آپ کا  
 ناقص ستیں کیا ہے جو کامل عیار بحث

نہیں عام شہود میں حجت کوں راہ دخل  
حیران عشق کوں نہ کرے بیقرار بے بحث

دیکھا نہیں ہے، پھر کے کدھو صورت وقار \*  
بزم جہاں میں جس کوں کیا بیقرار + بحث

برجا ہے اُس کوں ابن شیاطیں کہوں اگر  
جگ میں جو کوئی کیا ہے (ولی) اختیار بے بحث

—————: ۱۹: —————

شوخی ترکش دل ربا ہے، الغیث  
دشمن سہرو وفا ہے الغیث

وہ قیامت قامت رشک پری  
حق میں ہمنام کے بلا ہے الغیث

ہر نگاہ یار، خوش انداز یار +  
دل پے میرے بے خطا ہے الغیث

عاشقوں کے حق منیں وہ شوخی طبع  
بے میا ہے، پر جفا ہے الغیث

وہ ہلال ابرو برنگ ماہ نو  
ان دنوں میں کم نما ہے الغیث

پائمال قاتل رنگیں ۱۵۱ \*  
خون عاشق بر ملا ہے الغیث

\* ن ۳، صورت کدھو پھیر کر وفا (غ) ——— + صحیح بیوقار معلوم

ہوتا ہے ——— † ن ۲ ناز ——— § یہ شعر دیوان میں ردیف

ہذا کی پہلی فزل میں بھی ہے۔

بس کہ ہے بے مہر و خونخوار نین \*  
 خون دل میرا پیا ہے الغیث +  
 دام میں زلف کھند انداز کے  
 آ ( ولی ) بیدل پھسیا ہے الغیث ⑤

+ مارنے میں عاشق مسکین کے  
 اے سجن تجکوں نفا ( نفع ) نہیں الغیث

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھ یاد وصال  
 جب سوں دیکھا ہوں قصور شاد یاراں الغیث

—————: ۲۰: —————

شراب شوق سوں قیری ہوا بنائے قدح  
 قری دو نین دسیں مجکوں خوشنمائے قدح  
 ( ولی ) ہے مست قدح زار زار و حدت کا  
 نہ حاجت اس کوں صراحی ، نہ التغایے قدح

## د

⑥ سجن کے غم سوں نکلتا ہے نالہ بیتاب  
 ہر ایک رگ سستی تار رباب کے مانند

\* ن ۳، دل — یہ شعر ن ۲، ۲ میں اور ہے — ⑤ یہ غزل  
 ن ۱، ۲ میں ہے — + غزل ۹۹ میں، ن ۳ میں یہ شعر اور ہے —  
 غزل ۱۰۱ میں، ن ۴ میں یہ شعر اور ہے — غزل ۱۰۹ ن ۴  
 میں دو غزلوں میں تقسیم ہے۔ ایک مطلع اور ایک مقطع یہ ہے —  
 ⑥ یہ شعر تمام نسخہ ہائے قلمی و مطبوعہ میں موجود ہے —



اشک جو پڑتے ہیں نت مجھہ چشم سے جہر جہر سفید  
 ہجر کے دوران میں دستے ہیں جیوں اختر سفید  
 ہجر سوں تیری سدا انکھیاں جو میرو اشک جا  
 گل \* میں خوباں کے ہو پڑتے ہیں وہ ہر یک لڑ سفید  
 آرزو میں وصل کی تیرے ہمیشہ جو رہا  
 مو مرے سر کے ہوئے بگلے کے جیسے پر سفید  
 آئینہ دیدار سوں آ مجھہ نین کو نور بخش  
 یو نین تجھہ مکھد بنا رو رو ہوئے دل بر سفید  
 بینچ اپنی چیرہ اُجلے کوں جو آپڑا دیا  
 عاشقان کوں مارنے کھینچاھے جیوں خنجر سفید  
 شعر تیراے (ولی) سنتا ہے جو کوئی دل سستی  
 وہ لے جاتا شوق سوں مثل در و گوہر سفید †

## ن

مجھے بعد از ہزاراں دن پری پیکر لکھا کاغذ  
 تسلی سین، دلا سے سین، فرضی کر (؟) لکھا کاغذ  
 نہ تل تو عشق سوں میرے کہ آخر فضل ہے میرا  
 تاطف سین، توحم سین، مجھے دلبر لکھا کاغذ

خوہی میں اولا اپنی نکل جا جیوں کوں مجنوں توں  
 کہ یکدم مثل لیلے کے تجھے میں پھر لکھا کاغذ  
 یو راہ عشق آساں نہیں سمجھ کر رکھہ قدم اس میں  
 کہ یوں کر عشق کی راہ کا مجھے رہبر لکھا کاغذ  
 شب یلدا ( ولی ) اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن  
 (۹) \* کہ اُس کو حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ

)

—————:۲۳:—————

+ کیتا ہے نظر جب ستی اُس رشک پری پر  
 باندھیا ہے جو کو جیو کوں اُس چھند بھری پر  
 دیکھے ہے ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر  
 کیا خوب اُتھا نقش عقیق جگری پر  
 چنچل نے نظر ناز سے آھوپہ کیا نہیں  
 قُرباں ہوا اُس چشم کی والا نظری پر  
 ہموار کیا آپ اوپر ترک وفا کوں  
 باندھیا ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر  
 ہوجھا ہے ( ولی ) تب سیتی موہن نے سورج کوں  
 کیتا ہے نظر جب سیتی دستار زری پر

نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدان ہرگز  
 ہر اک گلشن میں جیوں فرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز  
 جہاں کے گلو خاں سارے تجھے نازک بدن کہتے  
 تو ہر پلکاں کے کافیاں پر نہ رکھ اپنے چرن ہرگز  
 تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا  
 بجز تجھے روح کے قائم نہ ہوے جگ کا بدن ہرگز  
 زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں  
 نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز  
 بغیر از عید مت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابو  
 نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندر بندن ہرگز  
 جو شاق شمع روکا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا  
 نہ دھر نامثل پروانے کے پرواے کفن ہرگز  
 حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے  
 وہ پائے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز  
 دم تسلیم سوں باہر نکلتا سو قباحت ہے  
 نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز  
 غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا  
 نہ پہنچے گا بغیر از شوق تاحب الوطن ہرگز \*

## س

—: ۲۵:—

\* بغیر حق کے نہیں ہے مجھے کسی سون آس  
 کہ اُس ہتھیلے سجن کون لے آوے میرے پاس  
 تھام گلشن عالم کو تھوندتھہ دیکھا ہوں  
 پیسا کی یک گل گلشن میں نہیں ہے ہرگز باس  
 کیا ہے تب سیتی خورشید کو خجل اُنے  
 لیا ہے جب سون اپس بر منیں لباس طاس  
 ز بسکہ شوخ ستھگر دگر شرابی ہے  
 اسی سبب سیتی ہرگز نہیں ہے مجھے سون راس  
 ہوا ہوں بسکہ ترے ہجر میں ضعیف سجن !  
 رہا نہیں ہے بدن میں مرے ذراسی فاس  
 ترے عرق کی کچھ اک بوے ہے گلاب منیں  
 اسی سبب ستی لیتا ہوں میں گلاب کی باس  
 تری گلی میں ( ولی ) آسا ہے مدت میں  
 درس دکھا کے رقیباں کون مجھے نہ کر تو فراس

—: ۲۶:—

+ میں جب ستی دیکھا ہوں بہار گل فرگس  
 ہے وحشی دل تب سون شکار گل فرگس  
 کیوں بار نگہ ہوے تجھے انکھیاں کے چمن میں  
 پلکان ہیں مری خار حصار گل فرگس

---

\* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے — ن ۲، ۳ میں اس زمیں  
 میں دو غزلہ ہے، ایک غزل یہ ہے، اور ایک درج دیوان ہے۔

بیمار ہے اے یار تری چشم کے دوران  
 آدیکھ تک یک دیدہ زار گل نرگس  
 نرگس کوں کیا دیکھہ اُس کے نبین پر نثار  
 \* کر نقد دل اپنے کوں نثار گل نرگس  
 آیا ہے (ولی) مطلع رنگیں لے ترے پاس  
 یو مطلع رنگیں لے بہار گل نرگس

### ص

—:۲۷:—

+ مہر اوج حسن کی جھلکار کا ہوں میں حریص  
 جلوۂ رخسارۂ دلدار کا ہوں میں حریص  
 شیشۂ دل میں مرے ہے بادۂ لعل پیا  
 اس سبب، جم! ساغر سر شار کا ہوں میں حریص  
 ذوق دل کوں کیونکہ لذت بخش ہوئے شہد و شکر  
 بوسۂ شیریں لعل یار کا ہوں میں حریص  
 تلخ باتوں سوں ہر یک کے کیوں نہ ہو وے ترشرو  
 اُس شکر لب کی مٹھی گفتار کا ہوں میں حریص  
 ہے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بھن  
 اس سبب تیرے (ولی) اشعار کا ہوں میں حریص

\* یہ شعر دونوں مستقموں میں قلمط ہے —+ یہ قزل صرف ن

۲۰۳ میں ہے -

—:۲۸:—

نہیں سرے ڈالکوں تری زلف کے چوگاں سوں خلاص  
 زلف تیری سوں لینا ہے مجھے یک روز قصاص  
 عشق کی رۛ میں جنے \* سر کوں دیا ہے جگ میں  
 حق کے نزدیک اچھے کا سو وہی خاص الخاص  
 جب لٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ہے  
 دل سرا رقص میں آتا ہے مثال رقص  
 رکھہ رقیباں سیہ رو کے سخن کوں دل میں  
 پی! نندھو صفحہ خاطر ستی حرت اخلاص  
 اے (ولی) قدر ترے شعر کی کیا بوجھے عوام  
 † اپنے اشعار کوں ہرگز توں نہ دے جز بغواص

ط

—:۲۹:—

جاتا ہے تو اوروں طرف سو مرتبہ اے سبز خط  
 یک بار اس مخلص طرف کرتا نہیں رۛ کوں غلط  
 دلبر کے ہونٹھوں کے تلے چاہ زنج پر خوں نہیں ●  
 سرخی سے لکھ کر لب کے تئیں بھی سرخ راکھ ہیں نقط  
 اس بس جدائی میں تری، دل پر ہجوم غم ہوا  
 جاری ہیں انجھواں سوں ⑤ میرے سیل حیوان ہبھو ⑥ شط

● ن ۲، راہ میں جن — † یہ غزل صرف ۳، ۴ میں ہے —

● ن ۳، خوں میں — ⑤ و ۴، نت انکھیاں سوں —

⑥ ن ۴، انجھواں مثل —

دو جا نہیں کچھ مدعا اس عاشق جانباز کوں  
 ھے آرزو دل میں مرے پیتم کے ملنے کی فقط  
 دکھنی زبان میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے (ولی)  
 لیکن نہیں بولا ھے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط\*

## ظ

—:۳۰:—

جو یار نہیں ھے مرے پاس از بہار چہ حظ  
 وگر وجہ نہ ہوے دل کا غم گسار چہ حظ  
 اگر چمن میں نہیں باس میرے پیتم کی  
 تو میرے دلکوں زگل گشت لالہ زار چہ حظ  
 ہوتا ھے جیو مرا شاد اُس کی ہنسی سوں  
 اگر جو ہنس کے نہ کہے + بات گلزار چہ حظ  
 کہے سنے سنی لوگاں کے بغض رکھہ دل میں  
 اگر ہمیں پہ + اچھے مہربان یار چہ حظ  
 (ولی) کے دل میں نہیں غیر سینہ صافی کچھ  
 اگر ملیا جو کپت سوں وہ دل شکار چہ حظ

● جبیں پر اُس کے دائم جلوہ گر نور سعادت ھے

© کیا ھے حافظ قرآن توں نے جس کوں یا حافظ

غزل ۲۹ و ۳۰ ن ۳۳، میں ہیں + ن ۳۳، کئی - † ن ۲ پہ نہ اچھے۔

● غزل (۱۵۷) میں، ن ۳۳، میں پہ دو شعر اور ہیں -

© پہ مصرعہ دونوں نسخوں میں یوں ھے: —

”کیا ھے جس کوں توں نے حافظ قرآن یا حافظ“

مگر پہ صحیح یہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ جس طرح ہم نے لکھا  
 ھے پہ تھیک ھے اسی لئے کہ اس غزل کا قافیہ ’ہوں‘ ہوں‘ سوں ھے۔  
 اور پوری غزل انہیں توانی میں ھے۔

وہی محفوظ ہے نت گردش دوراں کی آفت سوں  
جو کوئی ورد زباں دل کیا ہے تبکوں یا حافظ

ع

—:۳۱:—

\* دیکھہ یو جمع عندلیباں جمع  
غنچہ گل کیا کریباں جمع  
اُس مکان سے توں بھاگ اے دانا  
جس مکان میں ہوے ہیں ناداں جمع  
عشق کے رمز سوں نہیں آگاہ  
کیا ہوا توں کیا کتاباں جمع  
کوئی مقابل نہ آسکے اُس کے  
گر اچھیں جگ کے سارے خوباں جمع  
شاعروں میں اپس کا نام کیا  
جب (ولی) نے کیا یو دیواں جمع

—:۳۲:—

گر پڑے انکھیاں میں میری اُس کی صورت کی شعاع  
موندلیوں انکھیاں کے تئیں تا کوئی نہ پاوے اطلاع  
یار جاتا ہے سفر کوں مجھ سے + رخصت ہو کے † آج  
اے عزیزاں سخت ہے میرے اوپر روز و داع  
پیو رقیباں سوں ملا رہتا ہے جیوں شیر و شکر  
مجھہ سہتی ہر روز آتھہ کرتا ہے و و بد خونزاع

\* یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں ہے — + ن ۲، سوں — † ن ۲، کر —



اُتھ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا!  
 جن کیا ہے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سہا  
 اے (ولی) ہر کوئی نہیں ہے قابل فیض الہ  
 \* عارفان کون حق نے بخشا ہے جہاں میں یو متاع

## غ

باد جفا کے قام سوں یک آن نہیں قرار  
 تن عاشق ضعیف کا لرزاں ہے + جوں چراغ  
 تجھ ماہتاب حسن کو دیکھت سدا سجن!  
 + اس نور کی جھلک سوں پشیماں ہے جوں چراغ +

## ق

—: ۳۳:—

\* قولوا احبا بنا فاین طریق  
 جانو ۱۱ اس راہ کون میں ۱۱ کر تحقیق  
 تجھ دھن کا کلام سو بو جھ  
 حق نے بخشا ہے ۳۳ جس کون فکر عمیق

\* یہ فزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — + اصل میں ارزاں لکھا ہے -  
 مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں معلوم ہوتا یہاں لرزاں ہی ہو  
 سکتا ہے — † فزل ۱۵۹ میں ن ۴ میں یہ دو شعر اور ہیں —  
 \* یہ فزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — ۱۱ ن ۳ جاؤں — ۱۱ ن ۴  
 سوکر — ۳۳ ن ۴ بخشا —

وا نہ ہووے گا اس کھر کا پیچ  
 دور کر دے ستی خیال دقیق  
 گر چہ ہے نشئہ باد ء فو میں  
 بس ہے مجھ عشق کی شراب ر حیق  
 اے (ولی) آرزو سدا ہے یہی  
 کہ ملے مجھ سوں وہ رفیق شفیق

## ل

—————:۳۴:—————

\* طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اتال  
 تب عاشقان کی صف میں تماشا ہوے اتال  
 کئی دل زلف کے بلد میں گرفتار ہیں ترے  
 ہو گراسیر جگ منیں رسوا ہوے اتال  
 تجھ کوں جگت میں حسن سوں نت ابرو ہے  
 خوبی ستی بہار کے دریا ہوے اتال  
 تیری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ تھے چنچل  
 وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اتال  
 جو تھے تماشا بین دکن کے چمن ملیں  
 تجھ گل اُپر وہ بلبل شیدا ہوے اتال  
 تیری صفت کے پیچ جو کرتا [ولی] ختم  
 تو شعر اُس کے جگ میں ہویدا ہوے اتال

یہ فزل دیوان میں نہیں ہے، خمسے سے لی گئی ہے —

—————:۳۵:—————

• نازمت کر تجھے ادا کی قسم  
 بے تکلف ہو مل خدا کی قسم  
 زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار  
 مجکوں واللیل والضعیٰ کی قسم  
 سرو قد کوں کشیدہ قامت یار  
 راست بولیا ہوں تجھے ادا کی قسم  
 مصحف مکہ ترا ہے صورت فجر  
 مجکوں النجم اور ہوا کی قسم  
 ظلم مت کر سجن! (ولی) اوپر  
 تجکوں اُس شاہ کربلا کی قسم

—————:۳۶:—————

• تک مکہ دکھا ہمیں کو تہن کوں خدا کی قسم  
 تک بھر کے آنکھ دیکھوں ہمیں کوں خدا کی قسم  
 تیری گلی مقام میں اپنا کروں سدا  
 اس بات سوں نہ ٹل سوں ہمیں کوں خدا کی قسم  
 جب سوں دکھا گلاب کلی کی نہیں (کا) مکہ  
 نہیں آرزو کہ دیکھوں سہن (؟) کوں خدا کی قسم  
 بولیا (ولی) یو بھر عجب لطف سوں سنو  
 بیتاب کر دو جام سخن کوں خدا کی قسم

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم  
 مان اس صادق آشنا کی قسم  
 کم نہائی کو مدعا کر کر  
 مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم  
 دیکھ اے شوخ تیری بے باکی  
 خوت میں ہوں سدا رجا کی قسم  
 یک قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا  
 مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم  
 لطف سوں آطرت شہیدوں کے  
 تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم  
 بسکہ رکھتا ہوں تجھے قدم کی یاد  
 دل ہوا خون مرا حنا کی قسم  
 عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام  
 مرقد پاک اولیا کی قسم  
 خاکساری ہے حق آگے منظور  
 خاک درگاہ مصطفیٰ کی قسم  
 دل سوں اپنے نکال وہم و خطر  
 راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم  
 اے (ولی) علم سوں یہ حاصل ہے  
 گل گلزار ”ہل اتی“ کی قسم •

—————:۳۸:—————

\* زلف کوں کھول دام کرتے ہیں  
 آہوے دل کو رام کرتے ہیں  
 دیکھہ تجھہ لعل لب کی کیفیت  
 زاہداں سے حرام کرتے ہیں  
 پلبلاں چھوڑ کر چمن کو سجن!  
 تجھہ کلی میں مقام کرتے ہیں  
 گلرخاں فیض لب کے پانی کوں  
 بادۂ لعل جام کرتے ہیں  
 ناک ناز شوخ چشماں کے  
 دل میں عاشق کے کام کرتے ہیں  
 کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں (ولی!)  
 کام اپنا تہـام کرتے ہیں

—————:۳۹:—————

\* دلبر ادھر کوں تیرے کوثر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 میتھے ترے لبہاں کو شکر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 ہیں تجھہ دھن صدت میں دندان بھی (یہ) موتی  
 یک یک یو بے بہا ہیں جوہر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 لٹکی لٹاں میں تیرے دستی ہیں مانک ، موتی  
 کالی رین کے بویترا اختر نہ کہوں تو کیا کہوں

خوبان کی صف میں ہے تجھ آج بادشاہی  
 تجھ سیمس پر سورج کو چہتر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 خوبی ترے حسن کی عالم میں ہو رہی ہے  
 اس جگ کے بیچ ثانی چندر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 یونین تیرے دونوں تکتے کیے ہیں دلکوں  
 ہر یک مڑہ کون اس کے خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 کاگل کے تار مکھ پر تیرے جو ہیں پریشان  
 دل عاشقان کا اس پر ابتر نہ کہوں تو کیا کہوں  
 تجھ شعر کا اواز سب جگ میں ہوا ہے  
 تیرے (ولی) سخن کون گوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

—————: ۳۰ :—————

عشق میں آئے نا نکل جانان  
 ہوہ اپنے سوں بلکہ تل جانان  
 اس برہ کی بھنی منی پڑ کر  
 سوم کی مثل ہو پگل جانان  
 تیغ ابرو صنم کی لے جیو پر  
 آہ چپ کرے پھر سنبھل جانان  
 ہے لگن کل سے داربا کی جب  
 عشق میں گھنٹکے جیروں صندل جانان  
 عشق کا گھات اولاً چڑ کر  
 خوت سیں پھر کے نا پھسل جانان  
 سوز سوں عشق یار کے یاراں!  
 جیوں شمع سر سوں گل کے جل جانان

دست معشوق کے سین اگر ہے زہر  
جیوں شکر مکھ میں دھر نکل جاناں

یار درشن کوں جب بلاوے تجھے  
مثل بعلی کے تب اچھل جاناں  
اس محبت کے جل میں دل کر چاک  
اے (ولی) تو ب جیوں کدول جاناں

————— ۳۱ —————

اُس سیدھا سوں یاراں میرا سلام کہناں  
ہوں یاد میں تمھاری ہر صبح و شام کہناں  
رو رو کے تجھے درس بن، انکھیاں سفید، رخ زرد  
ہو کر رہیا ہے قدیوں جیوں کر کہ لاء کہناں  
تجھے دام زلف کی میں تعریف ہو رہا تھا سوں  
آہوے دل کوں اپنے کیتا ہوں رام کہناں  
شمشیر سین بھواں کی مارو گے ایک مجکوں  
مشرق سوں تا بہرغرب یا قتل عام کہناں  
فرماں میں دشمنان کے ہو کر نہ بھول مجکوں  
بہر خدا عزیزاں خیر الکلام کہناں  
دیکر نبات لب سوں مجکو توں جیو دینا  
یونیں تو اے عزیزاں جیو ناں تھام کہناں  
جب سوں وہ روے روشن دستا نہیں ہے مجکوں  
میرے پہ تب سوں کھانا، سونا حرام کہناں  
ہے گا مکان تمھارا دارالسرور سارا  
مجکوں ہے غم الم کا نسلن مقام کہناں

احوال پر (ولی) کے کر رحم کی نظر توں  
اُس سیدہ سین جاگو ایسا پیام کہناں

—————: ۴۲: —————

بس فاز سوں سکھلاتیاں اُس غمزہ غماز کوں  
دل لے لیا، جاں لے لیا، اب حد رہی نہیں فازی کوں  
دزدی کروں میں کس ورا تجھ لعل شکر ریز سوں  
ہر سو جو تو بتھلائیاں مڑگان تیر انداز کوں  
کب لگ چھپاکر میں رکھوں تجھ بے رحم سین درد کوں  
جا چوک میں کہتا ہوں اب تجھ درد کے میں راز کوں  
تسبیح نہ دے مجھ ہات میں، خرقة نہ رکھ لاسیس توں  
زہاد سین نسبت نہ دے مجھ زندہ شاہد باز کوں  
جو ساز تھا اے مدعی مجلس سین توں کیتا برون  
اب آگ دینی تجھ ستی اس مجلس می ساز کوں  
ہاں اے (ولی) جب لگ جیے دل رکھ تو قید غم نہیں  
نہیں ہے رہائی از قفس مرغان خوش آواز کوں \*

## واو

—————: ۴۳: —————

غنجہ نہط تجھ باس کا دل پیرہن سب دن اچھو  
مجھہ نین کے نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

• اوپر کی چاروں غزلیں ن ۱۶ کے سرا کسی نسخے میں  
نہیں ہیں۔



پیاسے مہبان دیکھ کر یوں ساقی کوثر ہوا  
 فردوس سوں ہے جلوہ گر یو انجمن سب دن اچھو  
 تجھے یاد سوں راحت اچھو سب مؤمنان کی جان میں  
 تیرے چوں کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو  
 وہ سایۂ قامت کیا پیدا گل و سنبل کے تئیں  
 رشک گلستان ارم تیرا چمن سب دن اچھو  
 تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ ید بیضا لیا  
 ہمد دم عیسیٰ کا توں امرت بچن سب دن اچھو  
 ہر دم طبع کے سیس پر تجھے یاد کا افسر کہوں  
 تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو  
 تجھے باج مخصوص جہاں وو ذات عالی چارہیں  
 اُن کی محبت کا (ولی) دل میں وطن سب دن اچھو \*

رحم سوں مجھہ طرت پیا آتکھہ  
 تا کہ دیکھوں ترا وہ روشن مکھہ  
 درد کیا مجھہ پتہ سخت تجھہ بن ہے  
 دیکھہ تو آئے حال میرا تکھہ  
 اشک سوں تیرے قد کے گلشن میں  
 قالیاں سرو کی پڑیں جھکھہ جھکھہ

غم ترا یار جب سوں مجھ کوں ہوا  
 بھاگ تن سین مرے گیا سب سکھ  
 اے (ولی) ہے کتن ہرے کا غم  
 • حق نہ دیوے کسی کے تئیں یہ دکھ

—————: ۳۵: —————

تعریف اس پری کی جسے تم سناؤ گے  
 تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤ گے  
 جس وقت اُس کے حسن کو دیکھو گے بے حساب  
 حیراں ہو کیونکہ جاے میں اپنے سناؤ گے  
 جس وقت سر کرو گے بیاں اُس کی زلف کا  
 سودا زدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤ گے  
 طوبی طرف نہ دیکھو گے ہرگز نکاح بھر  
 گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤ گے  
 دیو گے اگر (ولی) کوں جزا اُس کے اطف کی  
 + آتش فہن رقیب کا سینہ جلاؤ گے

—————: ۳۶: —————

معلوم نہیں کن نے سرے دل کوں لیا ہے  
 کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ہے  
 اُس شوخ نظر باز کا انداز نگہ کا  
 دیوانہ سرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے  
 ظاہر میں تر و تازہ و باطن میں مرا داغ  
 جہوں لالہ اسے بوجھ لے یہ رنگ دیا ہے

عاشق کوں ہے بیتابی و بے طاقتی دل  
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے

تجھہ نہیں سرشار (ولی) شوق سوں تیرے  
\* تجھہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے

—————: ۳۷: —————

تجھہ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے  
تجھہ عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لاهوت ہے  
جم گرچہ غالب دم پہ ہے، قائم ہے جی تجھہ دم سستی  
نہیں دم کی کچھہ پروا اُسے جو عاشق مہبوت ہے  
تجھہ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا  
میرے نہیں میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے  
ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور مہن  
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات اور مثبتوت ہے  
تجھہ جان میں دل کا کفن بیشک کنول جیوں چاک ہے  
تجھہ غم منیں جھک جھک سجن یہ آن مرا تابوت ہے +

—————: ۳۸: —————

تو زلف کے پیچ میں چھند ہے  
کہ جس چھند میں چند در چند ہے

خیال زلف تجھہ رسا کا صنم  
عشاقان کے دل کا علی بندہ ہے

\* یہ غزل ن ۴ میں ہے، اور ولی نے اسے مخمس ہی کہا ہے۔

+ اس غزل پر ولی نے خمسہ کہا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے۔

برہ آگ تیرا مرے کہتہ منیں  
جو بندہ کیا بند در بند ہے

تکلم ہے تجھ لب سوں یوں خوش مرے  
جو بیخا کیا شعر\* اور قند ہے

دیوانہ کیا ہے (ولی) کون سدا  
تری زلف میں کیا سخن! چھند ہے +

—————:۴۹:—————

رنج اچھے تو غم نہ کر بعد خزاں بہار ہے  
غم کی اندھاری سوں نہ تر آب پچھیں بہار ہے  
لت کے پھندے میں جا پھنسا مرغ دام بدوق خود  
باز خود اس قدر چرا مضطر و بیقرار ہے  
ابرو و چشم و زلف و بار + خال و خط اُس نگار کا  
خلجرو سحر و عقرب و دانہ و دام و مار ہے

—————:۵۰:—————

تری آنکھیاں اوپر از بس بہار نسیم خوابی ہے  
گویا جاسی سوں یہ ۷ مضمون رنگین ۸ انتخابی ہے  
رہے کیوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھہ یو آفت  
تبسم ہے، نگہ ہے، زلف ہے، چیرا دلابی ہے

\* غالباً یہ لفظ صحیح شکر ہے — + یہ غزل صرف ن ۲  
میں ہے — + بال ؟ — ۷ ن ۲ میں فردیات میں یہ ۳ شعر ہیں  
غالباً پوری غزل ہوگی دو شعر ضائع ہو گئے — ۸ ن ۳ سنی —  
● ن ۷ مضمون جاسی سوں یو رنگ —

ہوا ہے آگ + کا شعلہ درس دے دل ربا اپنا †  
 دکھانا آگ کون مصحف کہ □ یو مسئلہ کتابی ہے  
 (ولی) اُس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے  
 ♣ کہ ظالم ہے، دوونگی ہے، ستمگر ہے، شرابی ہے

————— ۵۱ : —————

سدا ہم کو خیال رنگ روے یار جانی ہے  
 ہمارے شیشہ دل میں شراب ارغوانی ہے  
 زبان حال سوں کہتا ہے خضر سبزہ نو خط  
 ثنا ۝ کرنا صنم کے لب کا آب زندگانی ہے  
 کیا ہے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ہو  
 سراپا صفتی کے ہر میں لباس زعفرانی ہے  
 تواضع کی توقع نو نہالاں ۝ سوں نہ رکھ اے دل ۝  
 کہ بے باکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے

• ن ۳، اٹھا — + ن ۷ عشق — † ن ۲ دلربائی کے —

□ ن ۷، مصحف کہ —

♣ ن ۵۱، ۶ میں غزل نمبر ۳۹۵ سات شعر کی ہے، چوتھا،  
 پانچواں، نواں شعر نہیں ہے۔ ن ۲ تا ۴ میں دو غزلہ ہے پہلی  
 غزل ۵ شعر کی ہے۔ دوسری ن ۲ میں آٹھ شعر کی، ن ۳ میں  
 دوسری ۶ شعر کی ن ۴ میں پہلی سات کی، دوسری ۶ شعر کی،  
 ن ۷ میں ۱۳ شعر کی ایک غزل ہے۔ دو مطلع ہیں مگر مقطع  
 ایک ہی ہے۔ ہفتہ شعر ن ۲، تا ۷ کے اوپر درج ہوئے۔ مندرجہ  
 بالا مقطع میں ن ۷ میں بجائے (ولی) کے (مجھے) ہے —  
 ● ن ۵، یہاں — ۝ ن ۵ تا ۷، نو بہاراں — ۝ ن ۱، ہرگز

ہوا ہے شوق زلفِ مو کھر سوں جو سخنِ سرزد \*  
(ولی) وہ شعر نازکِ موجِ دریائے معانی ہے †

### ثلاثی †

دیکھ غمزے ترے کا جور و جفا  
ہوشِ عاشق کا اُڑ چلے بہوا  
قہر ہے قہر تیرے ناز و ادا  
نت کیا مجھ پہ تو ستمِ دلبر  
پھر توں ایسا نہ کر مرے جیو پر  
رحم کر رحم توں براے خدا  
تیرے مکھ بن مرے پہ ہوتا دکھ  
ست چھپا مجھ ستمی اپس کا مکھ  
قال دے مکھ ستمی نقابِ جیا  
نہیں کہتا کوئی تجھ سوں میرا درد  
گل کے اس دکھ میں دل ہوا سب زرد  
مہر کر کر کہہ توں اے بادِ صبا  
پیو! رقیباں پہ نت کرم مت کر  
رات دن مجھ اُپر ستم مت کر  
بات ہے دور یہ ز راہِ وفا  
صادق عاشق ہوں میں ترا دیکھار!

مت کر میرے تئیں (توں) کھر کھر خوار

\* ۵ خوش سخن میرا — ن ۶ ۷ جوشِ میرا من — † یہ غزل  
تمام نسخوں میں موجود ہے، غالباً ترتیب کے وقت سہوا  
رہ گئی — † یہ ثلاثی صرف ن ۴ میں ہے —

جگ کرے گا ترے پہ اس سون ہنسا  
 دیکھ کر مکھ ترا دے یہ چھب  
 کہ ترا فتنہ پھر آتا ہے سب  
 لے کے بد میں وہ تیرے قد کا عصا  
 تیرے مکھ کی بنا اے نور نین  
 بلبلاں کے نظر منیں گلشن  
 دشت کر بل کا جیوں ہوا ہے، نہا  
 دیکھ کر مکھ ترے کا سور جھک  
 بولتا ہے وہ روز حشر تلک  
 منبر آسماں پہ اُس کی ثنا  
 زخم عشق لگے مجھے کاری  
 اب سجن زود تر بدلداری  
 جائے کرتوں (ولی) کے دکھ کی دوا

### چار در چار\*

صنم سات جب آئے یاری لگے  
 یو دکھ درد آہر ساری لگے  
 جسے عشق کا تیر کاری لگے  
 اُسے جیونا پھر کے بہاری لگے

ہوا یار کون دیکھ اول جو دھک  
 رہے فیہ جاری سدا اُس کے چک

نچھوڑے محبت کوں دم مرگ لگ  
جسے یار جانی سوں یاری لگے

---

سدا جس کے دل میں رہے یاد یار  
وہ رو رو اُٹھے ہجر سوں زار زار  
نہ ہووے اُسے جگ میں ہرگز قرار  
جسے عشق کی بے قراری لگے

---

نہ کر بات اے جان ہر ایک سوں  
مگر بولنا مجھ سوں نت † بیگ توں  
کہ ہر وقت مجھ عاشق پاک کوں  
پیارے! تری بات پیاری لگے

---

یو سن بات کوں دل ستیں گلبدن  
خوشی سوں سنو ‡ کھول اپنا دھن  
کرے توں (ولی) سوں اگریک بچن  
رقیبان کے دل میں کتاری لگے

---

### مستزاد (۱)

دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے کہتا ہے عیاں  
زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے بسمل ہے یہاں  
جب لگ نہ پیسے شراب دیدار از جام لبث

---



انکھیاں کا خہار کیونکہ جاوے بے بوسۂ آں  
 ہے حسنِ ترا ہمیشہ یکساں در ناز و ادا  
 جنت سوں بہار کیونکہ جاوے از بادِ خزاں  
 انجواں کی مدد اگر نہ ہووے درِ فرقت تو  
 مجھہ دل کا غبار کیونکہ جاوے شاہد ہیں انکھیاں  
 ممکن نہیں اب (ولی) کا جانا از کوچۂ تو  
 \*ہے عاشق زار کیونکہ جاوے کرتا ہے فغاں

—(۲)—

\*کیتا ہوں ترے فاؤں کو میں وردِ زباں کا  
 ہر دم میں دھن سوں  
 کیتا ہوں ترے شکر کو عنوانِ بیاں کا  
 ہر موے بدن سوں  
 جس گردِ اُپر پاؤں رکھیں تیرے رسواں  
 اے بارِ خدا یا  
 اُس گردِ کون میں کھل کروں دیدۂ جاں کا  
 صدیق ہو من سوں  
 مجھہ صدقِ طرفِ عدل سوں اے اہلِ حیا دیکھہ  
 الفت کی نظرِ بھر  
 تجھہ علم کے چہرے پہ نہیں رنگِ گہاں کا  
 سرمست بدن سوں  
 ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشیدِ حقیقی  
 اے ماہِ منور

یوں بوجھ کہ بلبل ہوں ہر یک غنچہ دہاں کا

عشاق کی بن سوں

کیا سہم ہے آفات قیامت سستی اس کوں

اے سرور عالم

کھایا جو کوئی تیر تجھ ابرو کی گہاں کا

بے رنج ہے بدن سوں

جاری ہوئے انجھواں مرے یو سبز خط دیکھ

نیناں سستی دل کی

اے خضر قدم سپر کر اس آب رواں کا

تک پاک چرن سوں

کہتا ہے (ولی) دل سستی یو مصرع رنگیں

رجبی کی نہن آ

ہے یاد تری مجھ کوں سبب راحت جاں کا

ہر دم کے بچن سوں

### مخمس [۱] \*

رحم کر تجھ کوں، دلبری کی قسم

مہر کر تجھ کوں سروری کی قسم

مکھ دکھا ماہ انوری کی قسم

مان توں مہرو مشتری کی قسم

ہے تجھے شیشہ و پری کی قسم

بات نہ شمس میں ہے اظہر تر  
حسن کا تخت و تاج ہے تجھے سر

سن توں خوباں کے سر کا ہے افسر  
مکھہ دکھا دکھا میرا توں آساں کر

تجھے کون خوباں کی افسری کی قسم

عشق کی رہ کا مجھے سفر ہے گا

اس ملیں غم ترا خطر ہے گا

مشکلاں سوں مجھے گذر ہے گا

عاشقاں کون توں راہبر ہے گا

رہ بتا تجھکوں دلبری کی قسم

مکو کیتا تو مجھے سوں چند در چند

اب نہ کر توں مرے سوں ایتا فند

زلف مشکین کا مجھے پہ کر کے کھند

جیو میرے کون نا کر اُس میں بند

تجھکوں ہے زلف عنبری کی قسم

یہ (ولی) ہے بندہ ترا کہتر

بلکہ ہے کہتراں منے احقر

بندہ پرور ہے توں سدا دلبر

کر بندے پر کرم کی یک توں نظر

ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

## مخمس [۲] \*

ہمسر ہو ترے دعوے میں از کون سکے گا  
 غواص ہو تجھے بھر میں پڑ کون سکے گا  
 ہم وصل ہر تجھے ساتھ بچھڑ کون سکے گا  
 تجھے غمزدہ خون ریز سوں لڑ کون سکے گا  
 تجھے ناز سنتگر سوں جھگڑ کون سکے گا

.....  
 کیا طاقت تعریف ترے حسن کی گل کون  
 ہے رات سہی رنگ کہاں تیرے سوں دل کون  
 تجھے حسن کے بازار میں دیوانہ دل کون  
 بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا  
 اے داربا عیار مرے دل کی خبر لے  
 پھرتا ہوں سدا سوں تجھے زلف کی جہر لے  
 یو مرد مک چشم نے سرمے کا خنجر لے  
 پھرتے ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے  
 بن نیند اُن انکھیاں کون پکڑ کون سکے گا

ہے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جھب  
 الواح دسیں بھرتے (؟) آنگ کے کھب کھب  
 کیتا ہوں تپاں دیکھے میں سیہاب کون جب تب  
 ہمیں خضر کے چشامے سوں ترے لب یو لبالب  
 بن سبزہ خط ان کون انہڑ کون سکے گا

محصور کیا جگ کون سجن تیری گلی نے  
 دیکھہ نا سکے تجھہ چشم سوں چنپے کی گلی نے  
 سانپاں کون کرے دنگ تری لڑ کی جھلی نے  
 تجھہ زلف کا بستار لکھا آج (واہ) نے  
 اس سحر کے طومار کون پڑ کون سکے گا

### مخمس \*

ہوس دل میں سدا تیرے ہے سونے ہور کھالے کا  
 پھرے اس فکر میں نسدن ہو اندھا بیل گھالے † کا  
 ارے بیہوش اگر کچھہ اندیشہ ہے واں کے جانے کا  
 عبث غافل ہوا ہے فکر کر کچھہ پیو کے پانے کا  
 صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا  
 ترے دل کون سمجھہ یو ہے خدا کے راز کا گلبن  
 فکو کر خار و خس سیتی یو اُس گلبن کے تئیں گلخن  
 بہار رنگ و بو منگتا ہے کر سیر آن یو گلشن  
 چراغ دل اگر گل ہے تو جیو گل کر اُسے روشن  
 کہ یو تعففہ ہے سالک کون نزک حق کے لیجانے کا  
 نہ کر توں دوستی دنیا سوں جو مکار فاحش ہے  
 جو اس کے مکر میں مارا گیا نت اس کو کاش ہے  
 کہ دنیا دہل در گنبد ہے ہور آواز درفش ہے  
 نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے  
 قفل ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

نہیں سہر و وفا کین و مکر یو گلرخاں میں ہے  
 ہمارا دل رکھے وو جو ہمارے دل رکھاں میں ہے  
 ہماری بات کی لذت جو چاکھے سو چکھاں میں ہے  
 نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں ہے  
 سمجھہ بیشک یو افسوں ہے اپس پیو کے لبھانے کا  
 ولایت صادق پاورے وہی ہے شیر دل جس میں  
 دیا آ جذبہ کامل دکھائی اس کے تئیں اس میں  
 وگرنہ شیر مردی ولایت کہاں جس تس میں  
 (وای) تجھہ کون رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں  
 رہے کر سگ ہو دایم تو نبی کے آستانے کا

### قطعات \*

— (۱) —

یوسف حسن آج دستا ہے جا کے لینے کون جیو ترستا ہے  
 مدعی کون کہو کہ جیو دیونگا وہ نہ دیونگا جو جیو میں دستا ہے

— (۲) —

آہ سون مجھہ جگر میں چھیدا ہوے  
 فاش مجھہ عاشقی کے بہید ہوے  
 اُس سید دل سون جا کہو یاراں  
 رو رو دیدے مرے سفید ہوے

\* یہ چار شعر، ن ۴ میں رباعیات میں لکھے ہیں۔ مگر یہ  
 وزن رباعی کا نہیں اس لئے یہ ذیل قطعات درج ہوئے۔

## فردیات

— ( ۱ ) —

مجھ اچرچ یہی آتا پیا کے پان کھانے کا  
نجانوں کیا سبب یا قوت اصلی کے رنگانے کا \*

— ( ۲ ) —

گھنالے بال بالے کے بلا کی بیل ہیں گویا  
جنم عاشق کشی کرنا سکھی کے کھیل ہیں گویا

— ( ۳ ) —

اپنی انکھیاں کو نکاڑ کر  
آج مخمور ہیں پیا کیا ہی

— ( ۴ ) —

صبا (گر) جو توں ہے مہرباں تو (جا کہ) بول دلبر سوں †  
کہ تجھے آدھر ‡ کے طالب میں یو جیو آدھر آرہا

— ( ۵ ) —

اے پتنگ جل کہ تجھے موے پیچھے  
شمع ثابت قدم ہے جلنے میں

— ( ۶ ) —

کشتی پہ سبھہ نیں کی انجھواں کے قافلے چڑھ  
مقصود کے حرم کوں احرام بند چائے ہیں

\* اس زمیں میں غزل نمبر ۲۹ دیوان میں ہے۔

† قوسوں میں جو الفاظ ہیں یہ زیادہ معلوم ہونے میں مگر

اصل میں لکھے ہیں — ‡ ہونٹ

—(۷)—

پیو کی انکھیاں میں نشہ معجون  
گویا فرگس کے لالہ در بر ہے

—(۸)—

انجو کی فوج کا اے شاہ خوبان  
دیا ہوں تجھے محلے میں محلا

—(۹)—

گر تو چہتا ہے کہ دیکھے رنگ وسعت مشربی  
صدق نیت سوں شتابی دامن صہرا پکڑ

—(۱۰)—

اُسی کی فین میں مورت پیا کی نت بھری ہوگی  
جگر کے کات عینک کوں چنی جگ پر دھری ہوگی

—(۱۱)—

اس صنم نے جب نکالا مکھہ ستی اپنی نقاب  
صبح صادق کا گریباں پہاڑ جیوں سورج دسا

—(۱۲)—

مفلسی بیکسی کی فوجاں نے  
شہر دل کوں کیا ہے ویراں آ

—(۱۳)—

موہن ادھر رنگین بدل کھا پان مسی لائے ہیں  
لب پر شفق اور شام کوں ایک تھار کر دکھلائے ہیں

—(۱۴)—

تجھہ گال پر نہ کا نشان دستا مجھے اس دھات کا  
روشن شفق پر جگمگی جیوں چاند پھلی رات کا



—(۱۵)—

اُجالے کوں اس مکہ کے دیکھے ستی  
خجالت سوں کئی رات چندر چھپا

—(۱۶)—

عشق کرناں تو ایک سیں کرنا  
عشق دو تھور بے حیائی ہے

—(۱۷)—

ترے موعے میاں آنکے (یہ) چپوٹتا کیا بھارا ہے  
تری انکھیاں آنکے جاناں چکارا کیا چکارا ہے

—(۱۸)—

خال بھی مکھہ پر ترے یوں جو دے  
جون کہ بیتھا زاغ آ گلشن بھیتر

—(۱۹)—

نقاہی جیوں (نازو) ادا مجھہ یار کی نا لکھہ سکا  
میں اُس کی صورت اور ادا دل کے صفحے پر سب لکھا

—(۲۰)—

مارے ہلک کے تیراں محبوب آپ دھس دھس  
روزن ہوا ہے سب تن جیتا اتال بس بس

—(۲۱)—

قمر نے لات جب مارا مرے معشوق کے مکھہ سیں  
ہوا حیران و سرگرداں خجالت سوں حشر لگ وہ

—(۲۲)—

مکھہ ترا جون روز روشن زلف تیری رات ہے  
کیا معجب یہ بات ہے یک تھار دن اور رات ہے

—(۲۳)—

آج دلبر نے مجھے پیام کیا  
شکر اللہ فلک نے کام کیا

—(۲۴)—

نا جوت ہے الہاس کوں ظالم ترے دندن کی  
نارنگ دستا لعل میں تیرے لب خندان کی

—(۲۵)—

گردش چشم دکھا مجھ کوں دیے ہیں بالے  
گوشہ چشم سستی دیکھ بہت گھر گھالے

—(۲۶)—

خوبان کی مجلس منی پر تو اُسی کا شمع ہے  
بوجھ وہی اس بات کوں، خاطر کہ جس کی جمع ہے

—(۲۷)—

شاخ گل ہے یا نہال داڑ ہے  
سرو قد ہے یا سراپا ناز ہے

—(۲۸)—

دود آہ شوق مشتاقاں نہیں  
خط نہیں یوحسن کا آغاز ہے

—(۲۹)—

تیری انکھیاں کے سامنے سرمہ ہوا ہوں میں  
اے سنگدل ہنسی کوں توں ذرہ نظر میں لا

—(۳۰)—

تحصیل حاصل نہیں اُسے جس میں جو قیل و قال ہے  
اُس کوں تہماں فاضل کہنا جو فارغ التحصیل ہے

—(۳۱)—

نبض عاشق میں تان کا ہے جیو  
تافت بجنے میں راگ بوجھا ہوں

—(۳۲)—

توں ہے حق سستی ہم زباں ہم کلام  
ترا قاب قوسین ادنیٰ مقام

—(۳۳)—

تجھ شمع رو سے روشن ہوتی ہے شب کی مجلس  
معشوق چاہتے ہیں پروانگی وہاں کی

—(۳۴)—

کچھ بھلا نہیں رقیب کون لگتا  
ایک پاپوش خوب لگتی ہے

—(۳۵)—

میں نے چوچی اھیرنی کی ملی  
سجکو اُس نے نہ کچھ ملائی دی

—(۳۶)—

جب نقش اُس صنم کا نقاش کھینچتا ہے  
بازو کے کھینچنے میں وہ ہات کھینچتا ہے

—(۳۷)—

پوچھا چنچل سے مستی میں تری کا ہے کی انگیا ہے  
چھپا چھاتی چھبیلی ہات سوں ہنس کر کہی ملہل

—(۳۸)—

چھبیلی چوب سوں درزن کا ہلانا ہات تک دیکھو  
یو کچھ سیتی نہیں ( لیکن ) سرے دل کو لڑھاتی ہے

—————(۳۹)—————

پوچھا مالن کو دو گینداں سو کیا منطفی کیے ہر میں  
کہا تجھے کیا غرض اس سوں چلا جاہر یک کچھ ہے

—————(۴۰)—————

دیکھ کر پاؤں کی ترفی مہندی  
مچکوں تلووں سوں آگ لاگی ہے

—————(۴۱)—————

میں کہا تیرے بدن پر کیا بھلی لگتی ہے راکھ  
ہنس کہا جوگی بسر نے خاک لگتی ہے بھلی

—————(۴۲)—————

یار کوں دیکھ میں ہوا قربان  
اس تجارت میں مچکوں وارا ہے

—————(۴۳)—————

اُس سرو قد کے غم سوں گردن میں طوق بھا کر  
قمری نہن الم سوں کو کو پکارتا ہوں

—————(۴۴)—————

غرور حسن ست اے چار ابرو اب کرم کرنا  
پڑا ہے مو توے، یاقوت پر قیامت کوں کم کرنا

—————(۴۵)—————

سہ جبیں پر اگلے کیوں تیکا  
ماہ میں کام کیا ہے دیو بیکا

—(۴۶)—

\* یک شمع گر در پیش و پس راکھے ہزاراں آرسی  
دستا ہے نور ہر یک منے لیکن وہی یک شمع ہے

—(۴۷)—

+ دیکھا نہیں کسی نے دن رات میں اجھوں لگ  
مہتاب کے اُجالے میں آفتاب دیکھا

—(۴۸)—

دونوں بھواں کے میانی ٹیکا نہیں زری کا  
ہے قوس کے برج میں جھلکار مشقوی کا

—(۴۹)—

تاچند کہوں بات تری خوش شکلی کی  
اے سرخ ترے غمزے نے جو کی سو بھلی کی

—(۵۰)—

رخسارۂ معشوق نہاں شہ بہ تہ زلف  
سورج نہیں دستا جو ہوا ہو بدلی کی

\* اس شعر تک فردیات ن ۴ میں ہیں — + ذیل کے فردیات  
ن ۷ میں ہیں —



## ضمیمہ نمبر ۲

### فہرست اختلاف نسخہ کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱	*۱	۱	۱	فانوں	نام ' ن ۱ ' ۷
۲	۲	۲	۱	دکھیں	دھریں ' ن ۵
۳	۳	۴	۲	یو	یوں ' ن ۲ تا ۷، بجز ۴
۴	۴	۴	۲	بوجھہ کے	بوجھہ کہ ' ن ۲ تا ۴
۵	۵	۵	۱	سہم	بیم ' ن ۸
۶	۶	۶	۱	آنچھو	آنچواں ' ن ۷
۷	۷	۲	۱	بات میں	پل مٹیں ' ن ۱
۸	۲	۲	۱	میں	سوں ' ن ۵
۹	۲	۲	۲	لکھوں	لکھو ' ن ۵
۱۰	۳	۳	۱	بھیجتی	پہنچتی ' ن ۶
۱۱	۴	۴	۱	بوجھو	بوجھو ' ن ۵ تا ۷
۱۲	۴	۴	۱	بوجھو	سمجھو ' ن ۲
۱۳	۵	۵	۱	گریاں ہے	ہے گریاں ' ن ۱ تا ۷
۱۴	۵	۵	۲	سنہیا ہے	سنی ہے ' ن ۲، ۴
۱۵	۵	۵	۲	سنی ہیں	سنی ہیں ' ن ۵

\* ن ۴ کا ابتدائی ورق نہیں ہے، اس وجہ سے یہ غزل اس میں

نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲	۲	۵	۲	سلیا ہے جب سوں آواز تری روشن بہانی کا	سلیا ہے جب ستنی آواز تہرے منہ چھپانے کا ن ا حاشیہ *
۲	۲	۷	۲	ذوق	شوق ن ا تا ۷
۲	۲	۸	۱	لکھ سکے کیونکر	کہوں سکے لکھ کر ن ا تا ۷ جو ن ۵
۲	۲	۹	۲	لکھ کر	لکھوں کر ن ا تا ۷
۳	۲	۱۱	۲	اُن نے پہل ہرگز جہاں میں	پہل جہاں میں اُن نے ہرگز ن ا تا ۷
۲	۲	۱۱	۲	ہرگز زندگانی کا	ایام جوانی کا ن ۵
۲	۳	۱	۲	آیا ہے	آتا ہے ن ۲
۲	۲	۲	۱	کیا	کیسے ن ۲ تا ۴
۲	۲	۲	۱	کو انیندی	کوں + اونیندی ن ا تا ۷
۲	۲	۲	۱	نہیں	ہیں ن ۸
۲	۲	۲	۱	ساقی نے	ساقی کی ن ۲ تا ۴ ۵
۲	۲	۲	۱	ساقی نے	ساقی کے † ن ۸
۲	۲	۵	۱	بوجھو	بوجھو ن ۳ تا ۸
۲	۲	۵	۱	بوجھو اب	بوجھو کہوں ن ۷ ۸

\* اس مصرع کی وجہ سے یہ شعر دوسری غزل کا ہو جاتا ہے ۔

دیکھو غزل ۲۹ دیو'ن ہذا —

† اکثر جگہ کوں (کو) لکھا گیا ہے اس کا مستحقہ آئندہ دینا

بیکار ہے —

† (کے) یہاں غلط ہے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسیم
۳	۳	* ۶	۱	پری دھ	پری دو، ن ۲، ۶
"	"	۶	۱	نہیں	ہے اے، ن ۲، ۵، ۷
۴	"	۸	۲، ۱	بے حسابی	بے حسابی، ن ۵، ۸
"	۴	۱	۱	نہیں سنتا کوئی	نہیں گئی تا سنے † ن ۱ تا ۵، ۷
"	"	۱	۲	کس سوں	نہیں کوئی سنے، ن ۶
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کن، ن ۲ تا ۴، ۸
"	"	۲	۱	نہیں	کس کوں، کون ۹، ۸
"	"	۲	۱	اتھہ کے	کیا، ن ۴
"	"	۲	۱	ہمارے اشک جاری	اُس کی، ن ۳
"	"	۲	۲	نکلتا ہے جو باہر	ہماری اشک باری کا، ن ۱
"	"	۳	۱	فین سوں آنسو	نہیں سوں جو نکلتا ہے انجھو باہر، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	کہ جس	جسے، ن ۷
"	"	۴	۱	حد ہو نہایت	حد و نہایت، ن ۱، ۳
"	"	۴	۲	انتظاری	تا ۵
"	"	۵	۱	مکھ	بیقراری، ن ۱
"	"	۵	۲	لیا (لے)	میں، ن ۲ تا ۴، ۶
"	"	۵	۲		لا، ن ۲ تا ۵

\* ۱، ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے اور فت نوت میں دوسرا مصرع

یہ بتایا گیا ہے: عجب کچھ لطف رکھتا ہے (نگہ چشم شرابی کا)

مگر قوسین والا نسخہ انجمن کے کسی نسخہ میں نہیں ہے —

† پہلے مصرع میں پہلی جگہ دوسری جگہ بد ستور —

‡ صرف ن ۱ - نہیں گئی کی جگہ (کو) کوئی کا مختلف ہے —



صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۴	۴	۶	۱	میں یک پگ پر	میں یک پگ پر
۵	۵	۶	۱	سوں	ن ۲
۶	۶	۶	۱	میں یک پگ پر	اوپر یک پگ سوں
۷	۷	۶	۱	سوں	ن ۵
۸	۸	۶	۱	پگ پر سوں	پگ سوں کہ، ن ۱
۹	۹	۶	۱	پگ پر سوں چھوں	پگ سر سوں جو کوئی
۱۰	۱۰	۶	۱	جوگی	ن ۴
۱۱	۱۱	۶	۱	سوں جیوں جوگی	سو (جیوں جوگی)
۱۲	۱۲	۶	۱	پگ پر سوں	ن ۳، ۶
۱۳	۱۳	۶	۱	پگ پر سوں	پگ پر کہ، ن ۷
۱۴	۱۴	۷	۱	پتلی	کیکی، ن ۱
۱۵	۱۵	۷	۱	پتلی	پتلیاں، ن ۳، ۴
۱۶	۱۶	۷	۱	سوں	کر، ن ۵
۱۷	۱۷	۱	۱	ما	مہر، ن ۱ تا ۷، ۸
۱۸	۱۸	۲	۱	نہن	میں، ن ۱ تا ۷
۱۹	۱۹	۳	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
۲۰	۲۰	۴	۱	کوں	کے تئیں، ن ۳
۲۱	۲۱	۵	۱	خضر	سبز، ن ۳، ۴
۲۲	۲۲	۵	۱	خھکی و	خشکی اور، ن ۵
۲۳	۲۳	۷	۱	خمر شید سوں	خورشید سستی ہوا ہے
۲۴	۲۴			ہمسری کرے ہے	ہمسر، ن ۱ تا ۷
۲۵	۲۵	۸	۲	نکمہ ہے	ہے بند، ن ۱ تا ۷
۲۶	۲۶	۹	۱	کوئی	کوئی کہ، ن ۲، ۳، ۵، ۷
۲۷	۲۷	۱۰	۱	دولت	شوکت، ن ۱

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵	۵	۱۰	۲	چاکھا	چاکھیا 'ن ۱
۶	۶	۴	۱	تو واقف نہیں	گر عشق حقیقی سوں
۷	۷	۲	۲	اُس	تو واقف نہیں - ن ۱ تا ۷
۸	۸	۱	۱	منیں	یو قدیم نسخوں
۹	۹	۱	۱	ہے	میں ہر جگہ (یو) اور
۱۰	۱۰	۱	۱	چاند کوں	مرتب صاحب نے ہر
۱۱	۱۱	۱	۱	آسمان پر	جگہ (یہ) لکھا ہے
۱۲	۱۲	۱	۱	ہیں	ہے 'ن ۵
۱۳	۱۳	۱	۱	سختن	بچن 'ن ۲
۱۴	۱۴	۱	۱	سختن	زبان 'ن ۳
۱۵	۱۵	۱	۱	نکھ	تجہہ 'ن ۲ تا ۷
۱۶	۱۶	۱	۱	میں	بہوں کی مسجد نے
۱۷	۱۷	۱	۱	راز	ن ۳
۱۸	۱۸	۱	۱	فقر	سر 'ن ۵
۱۹	۱۹	۱	۱	منیں	عشق 'ن ۲ تا ۷
۲۰	۲۰	۱	۱	ہے	میں کوئی 'ن ۵
۲۱	۲۱	۱	۱	چاند کوں	اے 'ن ۲
۲۲	۲۲	۱	۱	آسمان پر	آسمان پر چاند کوں
۲۳	۲۳	۱	۱	ہیں	ہے 'ن ۱

\* قدیم نسخوں میں فعل ماضی پائے مخلوط کے ساتھ لکھا ہے۔ اور مرتب صاحب نے اکثر و بیشتر موجودہ رسم خط کے موافق صرف ایک جگہ بتا دیا جاتا ہے۔

+ فزل ۶ ن (۱) میں نہیں ہے۔

‡ فزل ۷ ن (۱) میں نہیں ہے اور اُس کا تیسرا چوتھا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے۔

§ یہ فزل ۳ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	صرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷	۸	۲	۱	زاہد نے صنم	زاہد اے صنم، ن ۱ تا ۷، ۸
،،	،،	۲	۲	ترب کر	ترب کر کر، ن ۷
،،	،،	۲	۲	تسبی	سبکھ ۱ تا ۷، ۸
،،	،،	۲	۲	کوں ہے	کوں، ن ۷
،،	،،	۲	۲	تجھہ	ہے، ن ۸
،،	،،	۳	۱	ستی	ستیں، ن ۱، ۲، ۷ (قدیم املا)
،،	،،	۳+	۲	لت پتی دستار	طرہ طرار، ن ۲
،،	،،	۵	۱	بلبلین	بلبلان، ن ۱ تا ۷، ۸
،،	،،	۵	۲	زندگی بھر	زندگی میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	کدھی	کدھوں، † ن ۱ تا ۶
،،	،،	۶	۱	آنجھو ستی	انجھواں سیتی، ن ۱ ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۶	۲	عبد	عہد، ن ۱، ۷
۸	۹	۱	۱	دیکھنا	دیکھناں §
،،	،،	۱	۱	رخسار	دیدار، ن ۸
،،	،،	۱	۲	مطالع	مطالعہ، ن ۱، ۵، ۶
،،	،،	۱	۲	مطلع الانوار	مطلع انوار § ۱، ۳، ۴

\* (ن) ۲ میں اس غزل کا چوتھا شعر نہیں ہے —

+ یہ شعر (ن) ۱۵ میں ایک دوسری غزل کے تحت میں لکھا ہے —

† قدیم املا دکھانے کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ہے —

§ قدیم املا میں 'مصادر ایک مزید نون غلہ کے ساتھ لکھے جاتے تھے —

§ (ن) ۵ میں حاشیے پر لکھا ہے: "کتاب است تصنیف صرفی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸	۹	۲	۲	چہرہ گلنار	چہرہ گلنار، ن ۱
”	”	۳	۱	تھا	ہوں، ن ۲، ۳
”	”	۳	۲	مشتاق	محتاج، ن ۱ تا ۷
”	”	۴	۲	جلہکار	چہلکار، ن ۴، ۵
”	”	۵	۲	طرہ طرار	طرہ دستار، ن ۸
”	”	۶	۱	یک	یو، ن ۳، ۴
”	”	۶	۱	بچن	سختن، ن ۲، ۴
”	”	”	۲	نسخہ اسرار	سبکۂ ابرار * ن ۶
”	”	۹	۲	کی	کوں، ن ۱ تا ۷
”	”	۱۰	۲	ہے دیوانہ	دیوانہ ہے، ن ۲، ۵
۹	۱۰	۱	۱	اُس یار	تجھ یار، ن ۸
”	”	۳	۱	ہووے گا کیا	کہا ہووے گا، ن ۲، ۵
”	”	۵	۱	ہوا ہے	ہوا توں، ن ۴
”	۱۱	۱	۱	ہو	ہوے، ن ۱ تا ۷
”	”	۲	۱	تیار	طیار، (اختلاف املاے
”	”	”	۲	ہاتھ	قدیم) ن ۱، ۶، ۷
”	”	”	۲	پلکان	ہات ۵، ن ۱ تا ۵
”	”	”	۲		مڑگاں، ن ۵

\* ایک کتاب کا نام ہے —

+ اس غزل کا ساتواں شعر، ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

\*\*\* قدیم نسخوں میں ہر جگہ ”ہوے“ لکھا ہے —

○ قدیم کتب میں اکثر یہی املا ہے۔ اور یہی دکھانے کے لیے

لکھ دیا ہے —

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۱۰	۱۱	۴	۲	بلاوے	نپاوے، ن ۲، ۴ ۷، ۶
”	”	۵	۱	چھوں	چوں، ن ۱، ۲، ۴
”	* ۱۲	۱	۲	چدھیا ہے	چڑھا ہے، ن ۴ تا ۶
”	”	۲	۱	کھش کی	چڑا ہے، ن ۲، ۷ کھش کا، ن ۳، ۵، ۷
”	”	۲	۲	مارتا ہے	مارتے ہیں، ن ۵
”	”	۳	۱	اجازت ہو	خبر ہووے، ن ۸
”	”	”	”	سوں	تھے، ن ۲ - مہیں، ن ۳، ۴
”	”	۴	۲	مشہور ہے مذکور	مذکور ہوا ہے جگ مہیں، ن ۵
”	”	۵	۱	کرے تا	کرے گا، ن ۶
”	”	۵	۱	پری دو سے	شکر لب سوں، ن ۲ تا ۷
”	”	۵	۲	لیا ہے اس سبب	مرے دل نے لیا ہے اس (یو، ن ۵)
”	”	۶	۱	جو گئی تیری	سبب، ن ۲ تا ۷ ولی جو کوئی (مقطع) ن ۳
”	”	۶	۱	بے مروت	نہیں مروت، ن ۲ تا ۴
”	”	۶	۱	کر	سوں، ن ۳
”	”	۶	۲	کہوں کہ ہووے	اُس کوں کیوں ہووے قربی اِس، ن ۲
”	”	”	”	اُس کوں تیری	

صفحہ	فزل	شعر	صورت	لفظ ممکن	لفظ نسخ
۱۰	۱۲	۶	۲	ہوئے	ہوئے 'ن' ۲، ۳
۱۱	۱۱	۷	۱	تیری	سجین کی 'ن' ۳
					تیری ہو 'ن' ۴
۱۲	۱۱	۷	۱	سجین کی	کی سخن ۵ تا ۷
۱۳	۱۱	۷	۱	تب	× 'ن' ۲
۱۴	۱۱	۷	۱	ہر یک	ہر یک کی 'ن' ۲، ۴، ۶
۱۵	۱۱	۷	۱	شیریں	روشن 'ن' ۲ تا ۸
۱۶	۱۱	۷	۲	ولی	اگر 'ن' ۳
۱۷	۱۱	۷	۲	اُجھ	اچھے 'ن' ۲، ۴ تا ۷
۱۸	۱۱	۷	۲	اُجھ	اُٹھے 'ن' ۸
۱۹	۱۳	۳	۱	پایا وہ	پایا ہے 'ن' ۲
۲۰	۱۱	۵	۱	تیرے	توڑا 'ن' ۱ تا ۷
۲۱	۱۱	۵	۱	میں	ہے 'ن' ۱ تا ۷
۲۲	۱۱	۵	۲	میں جیوں	ہے جوں 'ن' ۱ تا ۷
۲۳	۱۴	۱	۲	دعاوا	دھوا، دھارا 'ن' ۱
۲۴	۱۱	۳	۱	سوں تیری	تیری سوں 'ن' ۱ تا ۴، ۷
۲۵	۱۱	۳	۲	سداں	سداں 'ن' ۱ تا ۷
۲۶	۱۱	۳	۲	دزدان	دزدوں 'ن' ۱، ۳ تا ۷
۲۷	۱۱	۴	۱	دوچے	ہر یک 'ن' ۲، ۴
۲۸	۱۵	۲	۱	کوں	سوں 'ن' ۱

\* (ن) ۱ کے حاشیہ پر: یعنی ہجوم بمعنی ہسٹار اعلیٰ

کثرت —

+ مرتب صاحب نے ہر جگہ نوں غلہ سے لکھا ہے اور نسخوں میں "سدا" ہے۔

‡ یہ فزل 'ن' ۵ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ - متن	لفظ نسخ
۱۲	۱۵	۲	۲	دھس کا دھس کا	اُمس کا ' ن ا ' ۷ انس کا (آنس کا؟) ' ن ۲ تا ۴
"	"	۳	۱	ید	میں ' ن ۴
"	"	۳	۱	دئی	دیا ' ن ا تا ۴ ۷
"	"	۴	۱	دریا میں بوم کے	یہاں بوم کے دریا
"	"	۴	۱	یہاں	میں ' ن ا تا ۷
"	"	۴	۱	گرداں ہے	کھتا ہے ' ن ۳ ۴
"	"	۵	۱	ہر پھر	کھویا ہے ' ن ۲
"	"	۵	۱	چھوٹے	پور پھر ' ن ا تا ۷
"	"	۵	۱	تیرے مہنگے	ہو کے ' ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۲	یہاں	نیری میٹھی ' ن ا
"	"	۵	۲	جب سوں پڑیا ہے	زباں ' ن ا لبیاں ' ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۲	محبکوں	پایا ہے جب سوں ' ن ا تا ۷
"	"	۲	۱	ہو	مجھے پد ' ن ا ۷ ۶
"	"	۳	۱	عشاق کوں حیرت	ہوں ' ن ا ۴ ۶
"	"	۳	۱	سوں	حیرت سوں صف عاشق ' ن ۲ حیرت سوں
۱۳	۱۷	۱	۱	گر کوئی مجھے	ہمہ عالم ' ن ۴
"	"	۱	۲	تا دم آخر	محبکوں گر کوئی ' ن ا تا ۷
"	"	۳	۱	محبکوں	آخر دم لگ ' ن ا تا ۴
"	"	۳	۱		محکم ' ن ا

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳	۱۷	۵	۲	حسرت	حسرت 'ن ۳' ۴' ۸
"	"	۵	۲	لچھمن	لکھمن 'ن ۱' ۲
"	"	۷	۱	گرفتاری	غلامی کے 'ن ۲
"	"	۸	۱	کر	دہ 'ن ۸
"	"	۹	۱	جو اُن	جو اُس 'ن ۱' تا ۶
"	"	۹	۱	کے	مہن 'ن ۴
"	"				کوں 'ن ۶' ۷
"	"	۹	۱	دو جام می	نظر بھر کر 'ن ۶
۱۴	* ۱۸	۸	۱	ہوے تھیں	میں تھے یوں 'ن ۴
"	۱۹	۱	۱	تار	سار 'ن ۵
"	"	۱	۱	جال	کال 'ن ۱' تا ۷
"	"	۱	۲	دیکھ	جلوے 'ن ۸
"	"	۱	۲	پورا مصرعہ یوں ہے :	ہوا ہے اُس کے جلوے
"	"				میں پریشاں حال
"	"	۲	۱	ہوئے	عاشق کا 'ن ۱' تا ۷
"	"	۲	۱	بہاں	بولوں 'ن ۲
"	"	۳	۲	زمہن بھکاری میں	سختوں 'ن ۵
۱۵	"	۳	۲		زمہن میں بھکاری کے
"	"	۳	۲	نال	ن 'ن ۱' تا ۷
"	"	۴	۲	ایڈا	مال 'ن ۳' ۶
"	"	۵	۱	آزمانے	اپناں 'ن ۱
"	"				آزمائی 'ن ۲' ۵' ۷

\* اس غزل کا چھٹا شعر 'ن ۳' ۴' ۸ میں 'اور ساتواں 'ن ۱' تا ۶

میں نہیں ہے —

! قدیم نسخوں میں ہر جگہ نون غلہ کے ساتھ ہے —



صفحہ	فزل	شعر	صروع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵	۱۹	۵	۲	پی	پیو * ن ۱ تا ۶
..	..	۶	۱	کیا ہے	کیا متجہہ ن ۶
..	..	۶	۲	معلوم	تم فہم ن ۲
..	..	۷	۱	پوچھو	پوچھو ن ۲ (قدیم املہ)
..	..	۹	۱	مسکن نہیں	ہرگز نہیں ن ۱
..	..	۹	۲	بنا	نہیں ہوتی ن ۲ بند ہا ن ۲
..	..	۹	۲	جال	۵ تا ۷ خیال ن ۷
..	..	۱۰	۱	میں — خروش	کا۔ خروش اور ن ۵
..	..	۱۱	۱	ہے درد	دل پر فہ ن ۲
..	۲۰	۲	۱	جب سوں پھو کا	عاشق کی ن ۴ پیو کا جب سہتی ن ۱ تا ۷
..	..	۲	۲	کرنا	کہتا ن ۱ تا ۷
..	..	۲	۲	قرب سوں درد	درد نب سوں ن ۱ تا ۱۰، ۶
۱۶	..	۳	۱	دیے ہوں	دیا ہے ن ۵ - دسوں ہوں ن ۲
..	..	۴	۱	آنچھو	اشک ن ۱
..	..	۴	۱	سورے	مرے کچھہ ن ۱ تا ۴
..	۲۱	۱	۱	کیا ہوں	کیا ہے ن ۲

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ تسخ
۱۶	۲۱	۱	۲	میری	تیری 'ن ۲
۱۷	۲۱*	۸	۲	خوبان نامی	عشق 'ن ۷
۱۸	۲۱	۸	۲	خوبان نامی	ہے در ہمیشہ 'ن ۲ تا ۷
۱۹	۲۱	۹	۲	سجن	خوبیاں کی نامی
۲۰	۲۱	۹	۲	سجن تجھ	ن ۲، ۴
۲۱	۲۱	۱۰	۱	سوں ہم	منم 'ن ۳ تا ۶
۲۲	۲۱	۱۱	۱	مست آنکھیاں	سیتی 'ن ۱، ۴ تا ۷
۲۳	۲۱	۱۱	۱	اے ساقی	بہت ابرو 'ن ۸
۲۴	۲۱	۱	۱	مرتبه ہے	اور گردن 'ن ۲
۲۵	۲۱	۲	۱	جامہ زیبوں	رتبہ 'ن ۲، ۳ - ہوئے
۲۶	۲۱	۱۴	۱	سوں پوچھ	ن ۲ تا ۴، ۷
۲۷	۲۱	۱۴	۲	نہیں	جامہ زیبیاں 'ن ۲ تا ۶
۲۸	۲۱	۵	۲	حشرت	کوں پوچھ 'ن ۵
۲۹	۲۱	۶	۱	ہیں بے در	نہیں وہ 'ن ۲ تا ۶
۳۰	۲۱	۶	۲	مفلساں	غہرت 'ن ۲ تا ۵، ۸
۳۱	۲۱	۷	۱	ہے بند	ہے بیدار 'ن ۲، ۵
۳۲	۲۱	۸	۲	یشکل	مفلسوں 'ن ۲ تا ۶
۳۳	۲۱	۸	۱	شان	بندھا 'ن ۸
۳۴	۲۱	۸	۱	شان	بسان 'ن ۲، ۴، ۵
۳۵	۲۱	۸	۱	شان	شکل 'ن ۳ تا ۵

\* (ن) ۷ میں اس غزل کا پانچواں اور آٹھواں 'ن ۳ میں چھٹا

شعر (ن) ۳، ۲ میں دسواں شعر نہیں ہے —

+ یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے —

+ اس غزل کا چوتھا شعر (ن) ۷، ۵ میں اور نواں (ن) ۲ تا ۷

میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸	۲۳	۹	۱	ہے جگ میں روشن	روشن ہوا ہے 'ن ۵
۲۲	۲۲	۲	۱	اُپر	پہ لے 'ن ۲ تا ۵ ۷
۲۲	۲۲	۲	۱	سے	سوں 'ن ۳ تا ۷
۲۲	۲۲	۳	۲	نت	اِس 'ن ۳
۲۲	۲۲	۱۴	۱	تجھ پہلکاں کوں	پلکاں بولتا ہے 'ن ۲
				بولیا	تا ۴
۲۲	۲۲	۱۴	۲	کے صید کوں چنگل	کوں صید کرتی ہے
				ہے یو	چنگل 'ن ۲
۲۲	۲۲	۱۴	۲	یو	جوں 'ن ۲ - توں 'ن ۷
۲۲	۲۲	۵	۲	نہ پوچھے	پوچھے 'ن ۲ تا ۵
۲۲	۲۲	۵	۲	غمگین	مسکین 'ن ۳ تا ۷
۱۹	۲۴	۳	۱	خونخوار و صہاد	صہاد و خونخوار 'ن ۵
۲۵	۲۵	۱	۱	نگہر گھٹ	مگر گھٹ (یا) کمر
۲۲	۲۲	۱	۲	دیکھیں	کھٹ (؟) 'ن ۲ تا ۴
۲۲	۲۲	۱	۲	دیکھیں	دیکھے 'ن ۱ - ۵
۲۲	۲۲	۱	۲	دیکھاں	دیکھاں 'ن ۲ تا ۴
۲۲	۲۲	۱	۲	دلف کا	دلف کی 'ن ۳ تا ۵
۲۲	۲۲	۲	۱	کھٹ	گھونگھٹ 'ن ۲ تا ۴
۲۲	۲۲	۲	۱	پڑتے	گرتے 'ن ۵
۲۲	۲۲	۲	۲	بات	بات 'ن ۱ - ۳ تا ۵
					پاٹھہ 'ن ۴ - بات 'ن ۷

\* یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے۔

+ یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے (ن) ۵ میں مقطع جاشہہ پر تھا، کٹ گیا ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹	۲۵	۳	۱	تجھہ نیوں دیکھئے	تجھہ نہیں کے دیکھوں
				کوں	کا ' ن ا تا ۵
	،،	۳	۱	دل تھاتھہ کر	کر تھاتھہ دل ' ن ا
	،،	۳	۱	تھاتھہ	تھاتھہ ( نموہ ) ن ا
	،،	۳	۱	چکا تھا	چلا تھا ' ن ا ۵ تا ۷
					چلا ہے ' ن ا ۲ تا ۴
	،،	۳	۲	غمزے	غمزاں ' غمزیاں ' ن ا ۳ تا ۴
	،،	۳	۲	ناچار	لاچار ' ن ا ۶ تا ۷
	،،	۵	۲	میں *	میں ' ن ا ۶
	۲۶	۱	۱	دل میں اس کے	اُس کے دل میں
	،،	۱	۱	کدھی	کدھیں ' ن ا تا ۷
	،،	۱	۱	کدھی	کسی ' ن ا ۷
	،،	۱	۲	جو ہوا ہے	ہے جو پیو کے ' ن ا تا ۷
۲۰	،،	۳	۱	زرہ	زرہ ' ن ا تا ۷
	،،	۴	۱	کسو ' کوں جو	کسی کوں کہ ' ن ا تا ۷
	۲۷	۱	۱	مکھہ	لب ' ن ا تا ۷
	،،	۲	۱	برجستہ	برجستہ ہے ' ن ا ۲
	،،	۲	۱	خوبی ہے	خوبی ہاں ' ا ۵
					عالی کا ' ن ا ۲ تا ۴
					عالی ہے ' ن ا ۳
	،،	۳	۱	گٹی ہے	گھا ہے ' ن ا ۲ تا ۴
	،،	۳	۱	مخمل کی	مخمل کا ' ن ا ۲ تا ۴
	،،	۳	۱	پاؤں	پاواں ' ن ا ۳

صفحہ	فول	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسخہ
۲۰	۲۷*	۳	۱	سرخی	نرمی، ن ۳، ۴، ۶ تا ۸
					گرمی، ن ۲
		۳	۲	رنگوں	دوشن، ن ۱
		۴	۱	حلاوت	حکایت، ن ۴
		۴	۱	شیریں	رنگین، ن ۳، ۴
		۵	۱	سوں	سو، ن ۱ تا ۷
		۶	۱	دل نشیں ہے اس	اس سبب ہ دل
				سبب	نشیں، ن ۳، ۴
		۶	۲	شہرہ	شوز، ن ۱، ۵
		۷	۲	پہرے	مجھ کوں، ن ۲ تا ۵
۲۱		۸	۲	نو	مو، ن ۱ تا ۷، ۸
		۹	۱	سن کر	سنتے، ن ۱ تا ۷
		۹	۱	کو سن کر	کے سنتے، ن ۵، ۷
		۹	۲	ہے شعر میں تھرے	تجھہ شعر میں ہوگا
					ن ۱
		۹	۲	شعر	بیت، ن ۲
	۲۸	۲	۱	دیکھلے	دیکھتے، ن ۱، ۶
		۳	۲	ایک نقطہ	یک نقطہ، ن ۱ تا ۷
		۶	۱	مجھہ شوق	تجھہ شوق، ن ۱ تا ۷
		۶	۱	نہیں	تن، ن ۲ - می، ن ۴، ۵، ۷
		۷	۱	تجھہ شعر	مجھہ شعر، ن ۱ تا ۷
		۷	۲	تدھی	تدھان، ن ۱ تا ۷

• یہ مصرعہ اول (ن) ۱ میں یوں ہے :

سنتا ہے خوابِ محفلِ لہ تری پاوان کی نرمی سوز

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱	۴۲۹	۱	۱	ہے گا فکر کر	ہے کیا فکر کر، ن ۲، ۳
					ہے فکر کر کچھ، ن ۷
۲۲	،،	۲	۱	کر جیوں گل	جوں گل کر، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۱	ہے خواہش	خواہش ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
،،	،،	۴	۲	یہ اُس	اُسی، ن ۳
،،	،،	۵	۱	ہے جہوں	ساجن، ن ۲ - لیکن، ن ۵
،،	،،	۵	۲	نیو فچہ	پیو تجہ، ن ۲
،،	،،	۶	۱	دستا	دھسلے کی، ن ۱ - دھسنا، ن ۲ - جلنا، ن ۷
،،	،،	۶	۱	دل کو	دل میں، ن ۱ - مجکوں، ن ۳، ۴
،،	،،	۷	۱	رکھیں گے	گڈس گے، ن ۱ - کہیں گے، ۲، ۳، ۵، ۶
،،	،،	۷	۲	رہے گر	رہے گا، ن ۱
،،	،،	۷	۲	ہوکر دائم	ہو دائم توں، ن ۲ تا ۵
۲۳	۳۱	۱	۱	خونخوار	خون دیز، ن ۲ تا ۴، ۷

\* یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے، صرف آخری شعر اور مقطع ہے —

† یہ شعر (ن) ۳ میں نہیں ہے - پہلا مصرعہ (ن) ۱ و ۷ میں وہ ہے جو متن کے تحت نوٹ میں ہے —

‡ غزل (۳۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (۳۱) (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳	۳۱	۳	۱	نظر	نگہ، ن ۲
”	”	۳	۲	اُن انکھیاں	اُس انکھیاں، ن ۲ تا ۵
”	”	۴	۱	چشموں	چشمے، ن ۳ تا ۷
”	”	۴	۲	اُتو	انپو، ۳ تا ۵، ۷
”	”	۵	۲	پڑہ کون	پڑ کون، ۵ تا ۷
”	۳۲+	۱	۱	ہوگا	ہوے گا، ن ۱ تا ۷
”	”	۳	۲	کی، تاب	کا، ن ۲ - آب، ن ۵
”	”	۴	۲	سیلے کا	سیلے کے، ن ۳، ۴ -
”	”	”	”	”	سیلے پہ، ن ۵
۲۴	”	۶	۲	تیری انکھاں کے	انکھیاں کوں تیری
”	”	۶	۲	دیکھ	ن ۷
”	”	۷	۲	مقصد	آنگے، ن ۴
”	”	۱	۲	ہر یک	مطلب، ن ۴، ۷
”	”	”	۲	نہال	یکساں، ن ۳
”	”	۲	۱	آوے گا گر	خوش حال، ن ۴
”	”	”	۱	”	آوے گا جب، ن ۲
”	”	۲	۲	آئے	تا ۴
”	”	۳	۱	اُس کی بھواں کا	دیکھ، ن ۲
”	”	”	”	طالب	طالب تری بھواں کا
”	”	۴	۲	کا حال	ن ۲ تا ۷
”	”	۵	۱	جو چمن	میں سال، ن ۸
”	”	”	”	”	ہے چمن، ن ۲ تا ۴
”	”	”	”	”	۷، ۴

\* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —

+ یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴	۳۳	۵	۱	چمن مہوں	چمن کا ' ن ۲ ' ۸ ' ۳
۲۵	۳۴*	۱	۲	ہے بلبل	وہ بلبل ' ن ۲ ' جو بلبل ' ن ۳ ' ۴ ' ۷ ' ۶
۲۶	۳۵	۲	۲	تجہہ سا صاحب	حاضر گو بہر لال ' ن ۲ ' ۵
۲۷	۳۶	۲	۲	جمال	کمال ' ن ۷ ' ۶
۲۸	۳۷	۲	۱	ہے تیری	میں تیرے ' ن ۷ ' ۶
۲۹	۳۸	۲	۱	دی حق نے تجہہ	دی بادشہی حق نے تجہہ ' ن ۷ ' ۶
۳۰	۳۹	۲	۲	بادشہی	یو کشور ' ن ۸ ' ۶
۳۱	۴۰	۲	۳	جاکشور	اے ساجن ' ن ۶ ' ۶
۳۲	۴۱	۲	۳	سری جن	کوں ' ن ۶ ' ۶
۳۳	۴۲	۲	۴	میں	بہالاں ' ن ۸ ' ۶
۳۴	۴۳	۲	۵	پیکاں	تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶
۳۵	۴۴	۲	۵	تم ' خوبیاں	ترے غم کا ' ن ۶ ' ۶
۳۶	۴۵	۲	۵	ترا غم میں	کوں ' ن ۷ ' ۶
۳۷	۴۶	۲	۴	دیکھا میں	دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶
۳۸	۴۷	۲	۹	چوب سی	چوب سوں ' ن ۸ ' ۶
۳۹	۴۸	۲	۱۰	درد	سوز ' ن ۶ ' ۶

\* یہ غزل ۱ تا ۵ قدیم قلمی نسخوں میں نہیں ہے —

† ن ۷ ' ۶ میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ شعر ۷ ن ۷ میں نہیں ہے اور شعر ۸ و ۹ ' ن ۶ و ۷ میں

نہیں ہیں —



صفحہ	فزل	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵	۳۴	۱۰	* ۲	چلتا ہوں تیرا درد	اس درد کا درمان کسی ' ۶ ' ۷
				میں	دارو ' ۷
۲۶	۳۵	۲	۱	ناز	یار ' ۶
"	"	۲	۲	چمن زار	گل باغ ' ۵
"	"	۳	۱	کہ اُس	مجھے اُس ' ۲ -
					جو اُس ' ۴
"	"	۵	۱	ہٹی ( ہوی )	ہوئی ' ۷
					میں ' ۸
"	"	۶	۱	مجھے سوں	ہرگز ' ۲
					کوں ' ۴
"	"	۶	۲	درد	عشق ' ۵
"	"	۶	۲	عشق	عقل ' ۵
"	"	۹	۱	حسن	روح ' ۴
"	"	۱۰	۱	نہ جاوے گی کبھو	نہ جاوے ہرگز ' ۱
					قا ' ۷
"	"	۱۰	۲	زہد کی	عقل کوں ' ۷
"	"	۱۰	۲	مت	تب ' ۶
"	"	۱۱	۱	کو بجز درد	کون بجز وصل ' ۷
					' ۶
۲۷	"	۱۳	۲	ترے	پڑا ' ۴
"	"	۱۴	۲	آئے	جائے ' ۳

\* ن ۶ میں دوسرا مصرعہ یوں ہے : - اس درد کا درمان کسی دلیر سوں کہوں گا " مگر یہ غلط ہے ، دلیر قافیہ نہیں ہے -

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۱ میں نہیں ہے -

صفحہ	تزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۲۷	۳۵	۱۵	۱	حال	شوق، ن ۵
،،	،،	۱۵	۱	ہمسر	ہمسرہ، ن ۶
،،	،،	۱۵	۲	نری	ترے، ن ۸
،،	،،	۱۶	۱	ہے تر حم کا محل	اب ولی حال سوں
				حال ولی	بے حال ہوا، ن ۵
،،	۳۶	* ۱	۲	اگر توں	اگر تجھے، ن ۴، ۵
،،	،،	۳	۱	اشک	اُٹھ کے، ن ۶
،،	،،	۳	۱	نہ تو	نکو، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۴	۱	کب لگ	کب تک، ن ۸
،،	،،	۴	۱	غذیچہ لب	غذیچہ مکھ، ن ۱، ۵، ۶
،،	،،	۵	۱	اوس کی نمط	رخ کوں تیرے دیکھے، ن ۸
،،	،،	۵	۱	نمط	نمن، ن ۱، ۲
،،	،،	۵	۲	لٹک سوں	تک یک توں، ن ۱، ۵، ۷ - تلک توں، ن ۲ - کے ٹک توں، ن ۴ - لٹک توں، ن ۶
۲۸	۳۷	۱	۱	وہ ناز ہوو	وہ ناز نہیں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۲	مارنے کا	مارنے کوں، ن ۵
،،	،،	۳	۱	جن کی ہے	ہے جن کی، ن ۱، ۲، ۴

\* ن ۲، ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۴ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸	۳۷	۴	۱	کھا	کھوں 'ن ۱
"	"	۵	۲	تیری	تیرا 'ن ۵
"	"	۶	۱	مجھے پر	تجھ پر 'ن ۵
"	۳۸	۱	۱	کتاب حسن	کتاب الحسن 'ن ۱
"	"	۱	۱	صفا تیرا صفا	صفا اندر صفا 'ن ۵
"	"	۱	۲	تے ابرو	اوپر ابرو 'ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۲	یونل جھوں	یو پتلا 'ن ۱ - یو تل
"	"	۳	۱	بظاہر	مجھے 'ن ۲ تا ۴
"	"	۳	۱	مخزن	بدنگ 'ن ۱ ۵ تا ۷
"	"	۴	۱	اشارت کر انکھان	معشہر 'ن ۱ ۵
"	"	۴	۱	اشارت کر انکھان	اشارات انکھیاں 'ن ۱
"	"	۴	۱	ہوں بھمار میں	تا ۳ ۷
"	"	۴	۲	ترا لب	میں بھمار ہوں 'ن
"	"	۴	۲	مسیح وقت	۳ ۴
"	"	۴	۲	اور	تے لب 'ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۲	کشور	مسیحا وقت 'ن ۵
"	"	۴	۲	ملیں	تا ۷
۲۹	۳۹	۴	۱	اور	ہو 'ن ۱
"	"	۴	۲	کشور	معشہر 'ن ۱ ۴ تا ۸
"	"	۴	۲	ملیں	ستی 'ن ۸

\* دونوں شعر (ن) ۷ میں نہیں ہیں۔

+ یہ شعر (ن) ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

‡ (ن) ۲ تا ۴ میں پانچواں شعر اور (ن) ۳، ۲ میں چھٹا

شعر نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹	۳۹	۱	۱	تو اب ہے جو	توں آج ہے، ن انا ۷
۳۰	۴۰	۲	۱	منے	منکے، ن ا، ۲ ۷، ۶
۳۱	۴۱	۳	۲	مراد	مداد (سہاوی) ن ا
۳۲	۴۲	۴	۱	ہر	ہے، ن ۵
۳۳	۴۳	۵	۲	خوش	جوں، ن ۸
۳۴	۴۴	۶	۱	جوئل	یوئل، ن ا تا ۷
۳۵	۴۵	۷	۱	اور	ہور، ن ا تا ۷
۳۶	۴۶	۸	۱	پتلی ہے دیا	پتلی یو ہے یا، ن ا ۲۔ پتلی ہے کہ یا، ن ۵
۳۷	۴۷	۹	۲	ہے یو نافہ	یا ہے نافہ، ن ا ۷، ۵
۳۸	۴۸	۱۰	۲	بہتر	اوپر، ن ۳، ۴
۳۹	۴۹	۱۱	۱	کی نہیں ہے	کا نہیں ہے، ن ۴، ۵
۴۰	۵۰	۱۲	۱	مکھ	خط، ن ا، ۷، ۸
۴۱	۵۱	۱۳	۱	خط ترا ہے اگرچہ	غلط است، خط ترا ہے، ن ا
۴۲	۵۲	۱۴	۲	کا کل اس پر مگر	کا کل اس کے اُپر، ن ا
۴۳	۵۳	۱۵	۲	مشتاق ہوں تجھ	مشتاق درس کا ہوں
۴۴	۵۴	۱۶		درس کا تک درس	تک یک درس
۴۵	۵۵	۱۷		دکھا جا	دکھا جا، ن ا تا ۳

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	۴۲*	۲	۱	آزردہ	بہرحم ن ا تا ۷
،،	،،	۲	۱	نہ کر	سوں یک ' ن ۵
،،	،،	۳	۱	اے حسن کے دریا	تجہہ آتش قم میں ' ن ۳
،،	،،	۳	۲	تک مکھ کوں دکھا	یک آنکھ دکھا ' ن ۳
،،	،،	۳	۲	آگ سرے دل کی	آگے سری آگ ' ن ۲
،،	،،	۵	۱	جات ہوں	جانا ہوں ' ن ا تا ۷
،،	،،	۵	۲	سوں کہ	ستی ' ن ۵
،،	،،	۶	۱	جب بوسہ	میں 'و ۵' ن ا تا ۷
،،	،،	۶	۱	طلب میں	طب جڑوں ' ن ا ۱ - ۶
					چوں ' ۲ - ۳ - جب
					ن ۵ ' ۷
،،	،،	۷	۱	مدت سوں	ہر صبح ' ن ۲ - نسدن
،،	،،	۷	۲	اک بار تو آئیش	سوں ' ن ۳
					تو بھی اے جگر آہ
					کی ' ن ا تا ۴ ' ۶
					تو بھی اے جگر آن
					کے ' ن ۵ - اے درد
					جگر آہ کی ' ن ۷ -
،،	۴۳*	۱	۱	ہوئے	کر کے ' ن ا ۳ ' ۵
					تا ۷
،،	،،	۲	۱	جاکروں	تا کڑوں ' ن ۵
،،	،،	۲	۲	صبا کوں	صبا کا ' ن ا تا ۷

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۳۱	۴۳	۲	۲	ساتھ لہا	تھاٹھ کیا، ن ۵
۳۲	۱۱	۳	۲	کھلی ہے	کہتی ہے، (کہتی ہے) ن ۱ تا ۷
۳۳	۱۱	۳	۲	زندگی میں	زندگی کون، ن ۱ تا ۷، ۵-۷، ۶
۳۴	۱۱	۱۴	۲	نے لیا ہے	یہی چھپا ہے، ن ۲ نے کیا ہے، ن ۶، ۵
۳۵	۱۱	۱۴	۲	گہن	گہن، ن ۱ تا ۷
۳۶	۱۴	۷	۱	چاہیں	چلے، ن ۱، ۶، ۷
۳۷	۱۱	۷	۲	شہرت پڑی جو اشک کی میرے	شہرت ترے، ن ۱ (مرے، ن ۲ تا ۷) انجھو کی پڑی جب، ن ۱ تا ۷
۳۸	۱۴	۱	۲	یہ	یو، ن ۵-توں، ن ۱ تا ۳، ۶، ۷
۳۹	۱۱	۲	۱	نہیں دل ہے	دل نہیں ہے، ن ۱ تا ۵
۴۰	۱۱	۲	۲	ناز بھری	مان بھری، ن ۱ تا ۷، ۵
۴۱	۱۱	۳	۱	اس دین اندھیری	اس رات اندھاری میں، ن ۱ تا ۷
۴۲	۱۱	۳	۱	تس سوں	تجھہ سوں، ن ۱ تا ۷

\* انجمن کے کسی نسخے میں شعر ۵، ۶ نہیں ہیں —

† ن ۱۴ میں یہ فزل نہیں ہے —



صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳	۴۵	۵	۲	ہوا ہوں	ہوا ہے 'ن ۵' ۷
۳۴	۴۶	۴	۱	ہو	ہوی 'ن ۱' ۵' ۲ تا ۷ 'ہوین' 'ن ۳' ۴
"	"	۴	۲	بے وفا	دل دیا 'ن ۸'
"	"	۵	۱	غرق آب	غرق عرق 'ن ۲' تا ۴ ۸' ۷
"	"	۶	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہے 'ن ۱' تا ۷
"	۴۷	۲	۱	مطلوب	مقصود 'ن ۳' تا ۵
"	"	۳	۱	نہیں دھا	دھا نہیں 'ن ۵'
"	"	۳	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہوں 'ن ۱' تا ۷
"	"	۴	۱	دریا کی	دریا کوں 'ن ۱' تا ۳ ۷
"	"	۵	۲	شرمگین	سرمگین 'ن ۵'
۳۵	۴۸	۱	۲	جھوکوں	جی کوں جیوں 'ن ۲' ۸ - جی کوں میں 'ن ۵'
"	"	۲	۱	سوں کہہ سکوں	سو کہہ سکوں کیوں
"	"	۳	۱	کیوں کر	میں 'ن ۱' تا ۶
"	"	۳	۱	رخ کوں ہوو ابرو	چہرہ و ابرو 'ن ۷' - رخ پہ دو ابرو 'ن ۳' ۵ - رخ کوں و ابرو ن ۲' ۶' ۷
"	"	۳	۲	کہتا	گلیا (گلا) 'ن ۱' تا ۷
"	"	۳	۲	سرج ہے	ہے سور 'ن ۱' تا ۶ - ہے سورج 'ن ۷'



صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	*۴	۲	گھلی ہے جدا،	گھلی ہے جدی، ن ۷، ۹، ۱
،،	،،	۴	۲	اور - گھا	ہور، ن، ۱، ۳، ۶ گلیا، ن ۶ -
،،	،،	۵	۲	اُس کا	اس کوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	میں کیا کہوں	کیا کہوں درجے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	رتیبان	رفیقان، ن ۱، ۶
،،	،،	۶	۲	دل مرا اب مجھے	مجھے سوں میرا دل اے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	پورا مصرعہ : نہ	نہ بوجھہ (نہ پوچھو، ن ۳، نہ پوچھہ، ن ۷) دل میں دوچہ طالبان برا بر مجھے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	جدی - ہیں	جدا، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۸	۱	مصرعہ مندرجہ متن و فٹ نوٹ	تری جھلک کوں بہتر آٹھنے کے دیکھا جوں، ن ۱، ۵، ۷ (ہوں ن ۵، ۷)
،،	،،	۸	۲	سرج ہے سرخ	تپاں ہے سوچ، ن ۱
،،	،،	۸	۲	و بیتاب	تو بیتاب، ن ۸

\* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

+ یہ شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	لفظ معنی	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۹	۱	نرے	مرے ' ن ۲
"	۴۹	۱	۱	ہے فیض سوں	ہے وسعت ' ن ۸
"	"	۱	۲	مرہم کا	مرعم سوں ' ن ۱ تا ۷
۳۶	"	* ۲	۱	جہاں کے ہوں بے	دنہا کے بیغرض ہوں ' ن ۱ تا ۷
"	"	"	۲	سداں	سدا ' ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	یوں محکو ہوں	گسلاں ہوں ' ن ۴
"	۵۰	۱	۱	بے تابى	تلہائی ' ن ۱
"	"	۳	۲	سینے کا	سولے میں ' ن ۶
"	"	۴	۱	ہوا - میں	موا ' ن ۱ ' ۶ - ۵
"	"	۵	۲-۱	حلوئی - بچن	ن ۳ ' ۵
"	۵۱	۱	۲	جھلکار	چھلکار ' ن ۷
۳۷	"	۲	۱	رشک	حسن ' ن ۳
"	"	۲	۱	جدا ہوا	ہوا جدا ' ن ۷
"	"	۲	۱	توں	ہوں ' ن ۱
"	"	۲	۲	تب سوں محکوں	حق میں مرے ' ن ۱
"	"	"	"	"	محکوں تب سوں ' ن ۲ تا ۵
"	"	۳	۱	تمکوں	رنگیں ' ن ۲ ' ۵
"	"	+ ۵	۱	نمن دھی نہیں	کوں نہیں دھی ' ن ۳
"	"	۵	۲	اُس	اپس ' ن ۸

\* ن ۴ میں صرف پہلا ' دوسرا شعر ہے -

+ چرتا شعر اس غزل کا ' ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے -

لفظ نسخ	لفظ متن	شعر	غزل	صفحہ
تلوار، ن ۱، ۳	نروار	۲	۶	۵۱ ۳۷
اکر، ن ۸، (اکر) ن ۴	اگر	۱	۱	۵۲ ”
کوہ طور، ن ۳	پہر طور	۲	۱	” ”
بن تھے (سے) خالی	بن میں جاتے	۱	۳	” ”
ن ۲، چلے جاتے				
ن ۸				
پھولنے تھے خالی	” ”	۱	۴	” ”
ن ۳، ۴				
ہے وہاں، ن ۲، ۴	ہے دائم	۱	۵	” ”
دھے وہاں، ن ۳				
توچیں میں، ن ۸	چینی میں	۲	۵	” ”
دیکھہ جاکر، ن ۱	جائے دیکھو	۲	۵	” ”
تا ۷، ۸				
ولی کوں، ن ۲ تا ۴	ولی کے	۱	۷	” ۳۸
اُبل، (حاشیہ ن ۱)	اُملد	۱	۷	” ”
اے تجھہ حسن میں	اے بھر حسن	۲	۷	” ”
دیکھا، ن ۲ تا ۴	آ دیکھہ			
(اے کی جگہ اب				
ن ۲)				
نور، ن ۶، ۸	پور	۲	۷	” ”
توں وحشی، ن ۲-	اے وحشی-	۲	۱	۵۳ ”
زنجیر، ن ۸	نخچہر	۲	۱	” ”
آلودہ زردوں، ن ۵	آلودہ زرد	۲	۱	” ”
دل، ن ۱ تا ۵، ۷، ۸	ہات	۱	۳	” ”
حاصل اُس کوں، ن ۱	اے ناداں	۲	۳	” ”

لفظ نسخ	لفظ مکن	مصرع	شعر	غزل	صلحہ
اُس کوں جگ میں	جگ میں اُس کم	۱	۴	۵۳	۳۸
ن انا ۴، ۶، ۷					
لاگے گا، ن ا- لاگے ہیں	لاگے	۲	۴	”	”
ن ۲ تا ۵					
سوچ سوں، ن انا ۷	سوچ کی	۲	۵	”	”
قالا، ن انا ۷	قالی	۲	۵	”	”
چوں سنا، ن ا- جو	جب سنا	۱	۶	”	”
سنا، ن ۲					
کیا ہے، ن ۶	کیے ہیں	۱	۶	”	”
چوں مہوس، ن ۲ تا ۴	مے مہوس	۲	۸	”	”
دل میں ہے، ن ۲ تا ۴	سہلے میں	۲	۸	”	”
سب، ن ۵، ۸	سہیں	۱	۹	”	”
ہیں یو، ن ۱، ۶، ۷-	ہے یو	۲	۹	”	”
دیکھو، ن ۲ تا ۵					
پوچھتے، ن ۶، ۷	پوچھتے	۱	۱۰	”	۳۹
نامدار، ن ۵ (۹)	نام یار	۱	۱۱	”	”
ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵	جیوں ہوتا ہے	۲	۱۱	”	”
ہوتا ہے، ن ۶، ۷	چہوں ہوتا ہے	۲	۱۱	”	”
نسدن چوں، ن ۶، ۷	نسدن	۲	۱۱	”	”
بت کی کہ، ن ۱، ۶	بت کی جو	۱	۱۲	”	”
ملقش ہوئی ہے، ن ۱	ہوئی ہے منتقش	۱	۱۲	”	”
ملقش ہو رہی، ن ۶					
ملقش ہوئی ہے یوں					
ن ۵					

\* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹	۵۳	۱۲	۲	نمط	صفت، ن ۵
"	"	۱۴	۲	اطراف اُس کے گروہو	گروہ کے اطراف، ن ۳
"	+ ۵۴	۱	۲	بلکہ غسل ھے نقل	بلکہ غسل ہو اصل، ن ۱، بلکہ اصل ہو غسل، ن ۲ تا ۷
"	"	۱	۲	اصل	نقل، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	صدف پر	صدف میں، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	سب کی قتل	سنگ عقل، ن ۱ ۶، ۵
"	"	"	"	"	سوکھہ عقل، ن ۲، ۳
"	"	"	"	"	سمت کے نقل، ن ۷
"	"	"	۱	میرا سخن	میر سخن، ن ۱، ۲، ۹ تا ۸
"	"	"	۱	تو نہچہ ھے	توں جو ھے، ن ۱
"	"	"	۲	تجہ	توں ھے، ن ۲
"	"	"	۲	جب سوں سہل	جب سہل، ن ۲ تا ۹-۸
"	"	"	"	"	جہدہ سہل، ن ۱
"	"	"	۱	بہار	تہار، ن ۱ تا ۷
"	"	"	۲	ملیں	انگے، ن ۱
۲۹	"	"	۲	اس نہیں بل	اُس نہیں نبل، ۱، ۴، ۵ ۷، ۶-اُس تے نبل، ن ۳، ۵ اُس تھے نبل، ن ۲ اُس نہ مثل، ن ۸

\* تیرھواں شعر، ن ۱ تا ۷ میں نہیں ھے۔ انکھائی معلوم ہونا ھے۔

+ یہ فزل ن ۳ میں نہیں ھے۔ اور ن ۶ میں ردیف نون میں

ھے "بولداں"—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۴۰	* ۵۵	۱	۱	جو عاشق و شہدا	جو عاشق شہدا، ن ۲، ۳، ۴، ۷۔ عاشق سدا شہدا، ن ۴
”	”	۳	۱	تولا ہے	لائے ہیں، ن ۲، ۴، ۷، ۸۔ لکھا ہے، ن ۳، ۶
”	”	۴	۱	چوہراں	گوہراں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
”	”	۵	۱	کوں	دل، ن ۸
”	+ ۵۶	۲	۲	سوں	تھوں، ن ۲
”	”	۳	۱	تہشے سا	تہشے سوں، ن ۲ تا ۶
”	”	۳	۱	ازکا	ادھکا، ن ۲ تا ۶
”	”	۴	۲	شبلم عرق جس سوں اُڑا	شبلم عرق کا جب اُڑا، ن ۲ تا ۴۔ شبلم عرق کا جب سوں اُڑا، ن ۷
۴۱	”	۶	۲	کوں لپٹا	کفن کا، ن ۸
”	”	۷	۱	حال سوں	کوں (بلکا) بلکیا، ن ۲، ۶، ۷
”	”	۱	۱	یہ ہو	آہ سوں، ن ۴
”	+ ۵۷	۱	۱	یہ ہو	کایو، ن ۱ تا ۷، اوپر ن ۱ حاشیہ
”	”	۱	۱	لالے کا دل	لالا، ن ۱۔ کا مکھ، ن ۸
”	”	۱	۲	کا ہالا	کوں ہالا، ن ۱، ۴، ۷۔ پر ہالا، ن ۲ تا ۴

\* یہ غزل ن ۱، ۵۔ میں نہیں ہے —

+ یہ غزل ن ۱، ۵ میں نہیں ہے، پانچواں شعر ن ۳ میں اور چھٹا

ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسق
۴۱	۵۷	۲	۱	بسر ا ہے وہ کونہیں:	کونہیں کوں بسرا ہے وو، ن ا تا ۷
۴۲	۵۸	۳	۱	صکتیت	مجلس، ن ا، ۴، ۷ - مکتبت، ن ۲ تا ۴ ا حاشیہ
۴۳	۵۹	۳	۱	ہٹی (ہوی)	تھی، ن ا تا ۷
۴۴	۶۰	۴	۱	یوں	سب، ن ۱، ۲
۴۵	۶۱	۵	۱	غسزے	غمزاں، ن ۱، ۳، ۴
۴۶	۶۲	۵	۲	سو چی	سو جوں، ن ا، ۲، ۴ تا ۷ - سو جوں، ن ۳
۴۷	۶۳	۶	۱	جلتا ہے	جلتے ہیں، ن ا
۴۸	۶۴	۷	۱	کے اوجھو	کی اوجھو، ن ا، ۳ - لے اوجھو، ن ۲، ۴
۴۹	۶۵	۳	۱	سرخی کے	سرخی پر، ن ۲ تا ۵، ۸، ۷
۵۰	۶۶	۴	۱	ہوں روشن	ہوے روشن، ن ا تا ۷
۵۱	۶۷	۵	۲	صد برگ	صد پارہ، ن ۶ تا ۸ - صد چاک، ن ا تا ۵
۵۲	۶۸	۳	۱	سبزۂ	سبزی، ن ۲، ۴، ۵
۵۳	۶۹	۵	۲	ہوش عالم	ہوش عاشق، ن ۲ تا ۴، ۸
۵۴	۷۰	۷	۱	بہواں - ہر مصرع	لباں، ن ۴ - یک مصرع، ن ۲ تا ۷

\* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر، ن ۷ میں اور نواں شعر کسی نسخے میں نہیں غالباً

الغالبی ہے۔

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳	۵۹	۸	۱	دیکھی ہے	دیکھا ہے، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۸	۲	جیہنا - محال	جیو نان، ن ۱، ۴ تا ۶ - وبال، ن ۷
،،	۶۰	۱	۲	نام	ناؤں، ن ۲ تا ۶
،،	،،	۱۴	۲	جس بے گنہ یہ	جس کے اوپر ہو، ن ۲ - جس کے گلے پہ، ن ۳
					جس کے سہلے پہ، ن ۵ - جس کی گنہ
					پہ، ن ۶ (?)
۴۴	،،	۵	۱	انبساط	اے سجن، ن ۷
،،	،،	۶	۱	توے رنگ زلف کا	مرے رنگ زرد کا، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۲	مشکبں رقم	زہیں قلم، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	تا (عجم)	ہور، ن ۶ - اور، ن ۴ - و، ن ۷
،،	۶۱	۲	۱	اس وقت	اے نا خدا، ن ۲، ۳
،،	،،	۲	۱	اے دریائے حسن	س وقت پر، ن ۲ - ترس از خدا، ن ۳ - اے بہداد گر، ن ۱
					۵، (حاشیہ) ۸ - آنکر (?) ن ۴
،،	،،	۱۴	۱	پڑا ہے	ہوا ہے، ن ۲، ۴
،،	،،	۱۴	۲	قربان نا فرماں ہوا	فرماں میں نا فرماں ہوا، ن ۱ تا ۸

\* تمام نسخوں میں فت نوت والا شعر ہے۔



صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسیم
۴۴	۶۱	۵	۱	ثابت ہے دائم	ثابت قدم ہے، ن ۱
”	”	۵	۱	جیوں ولی	اے ولی، ن ۱ تا ۳
”	”	۵	۲	تجہہ سے	جو تجہہ، ن ۲ - تہری ن ۴
”	”	۵	۲	جو جھو سوں	جھو جاں سوں، ن
”	۶۲	۱	۱	جھو پہ	جلوہ، ن ۵ - جھو پہ یو، ن ۷
۴۵	”	۲	۱	روز سیہ	روز سفید (?)، ن ۴
”	”	۳	۱	زلف کے	عشق کے، ن ۱ تا ۷
”	”	۳	۲	اُس کا تتا	اُس کوں توتا، ن ۱ تا ۷
”	”	۴	۱	ہے اے نور عین	اے نور نہیں، ن ۱ تا ۴، ۷
”	”	۴	۱۰	منیں	میں ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
”	”	۵	۱	کرتا ہوں	میں نے کہا، ن ۴
”	”	۶	۱	تہری انکھاں	تیر، ن ۸ - انکھاں، ن ۱ تا ۷
”	”	۶	۲	ہر نگہ ہے	تند نگہ، ن ۲ تا ۵، ۷ - مد نگہ، ن ۱
”	”	۹	۲	مڑا	نگہ، ن ۸
۴۶	۶۳	۴	۱	یاد حسن	توا حسن، ن ۳ - تہری یاد، ن ۲

+ یہ آتھواں شعر رہ گیا ہے :

اے گل باغ ادا!ؑ سرو ترے قد آنکے

دل پہ دھری آزاد کے صورت سواں ہوا

ؑسرو، ن ۵ — کے لیے، ن ۲ - رکھ، ن ۵ - ہر، ن ۶

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۶	۶۳	۴	۲	صافی سوں	صافی میں، ن ۱، ۳
،،	۶۴	۴	۲	گل کس واسطے	۶، ۷ - صافی پہ، ن ۲
،،	،،	۵	۲	با ادا	کلك واسطی، ن ۱ (۹)
،،	۶۵	۳	۲	نقش پا کہ زینت	با حیا، ن ۸
۴۷	،،	۴	۱	تو جاں رہا وہاں	نقش پاک زینت،
،،	،،	۴	۲	تجہہ مکہ کے	ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷*	۱	دیکھنے کوں	تو جہاں دھتا ہے واہاں،
،،	،،	۷	۱	ہے آج	ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	جگ میں مجکو	تجہہ یاد میں زبسکہ،
،،	۶۶	۲	۱	صافی اُس کوں حاصل	ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۱	ہووے مثل آرسی	مثل آرسی صافی اے
،،	،،	۲	۱	حاصل ہووے	حاصل ہووے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۲	۱	مثل آرسی	ہوے حاصل جو، ن ۱
،،	،،	۳	۲	اُس کے آگے	مثال، ن ۴، آئینہ، ن ۵
،،	،،	۵	۱	نہیں رات دن	اُس اُنکے یوں، ن ۱، ۲، ۵
،،	،،	۵	۲	ماہ رشک ماہ	نا رات دن، ن ۲ تا ۴
۴۸	۶۷	۲	۲	بیداد (اول)	رشک سیٹی ماہ، ن ۱
،،	،،	۴	۱	موزوں کیا ہے	ہیہات، ن ۸
،،	،،	،،	،،	موزوں کیا، ن ۱	موزوں کیا ہوں، ن ۸
،،	،،	،،	،،	موزوں کئے ہیں، ن ۲	موزوں کئے ہیں، ن ۲
،،	،،	،،	،،	موزوں کئے، ن ۳	موزوں کئے، ن ۳

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۸	۶۷	۵	۱	گوش میں - فریاد	دل ملیں، ن ۲، ۴ - آواز، ن ۸ دل، ن ۱
”	۶۸	۲	۲	دکھ	پہرا میں، ن ۱ تا ۴ جس سے وہ، ن ۳، ۴ جس سوں وہ، ن ۲ جس میں کہ، ن ۱ ایسا، ن ۳، ۶ گہل، ن ۸
”	”	۳	۱	پہرا ہوں	خوں ہو گیا، ن ۲ ولیکن، ن ۳ تا ۵ ایسا، ن ۱
”	”	۴	۲	جس سیتی	کچھ نہ دل کا، ن ۱، ۲ ولی کی، ن ۱، ولی کوں، ن ۲، ۴، ۷ ولی سوں، ن ۳، ۶ بس ہیں، ن ۵ دو شوخ، ن ۱ (حاشیہ) یو سخن، ن ۵ بھگانہ، ن ۱، ۲، لکھی، ن ۱ بھگانگی کی، ن ۶، ۷ طرز، ن ۲، ۴ بھگانے سوں، ن ۶، ۷ بھگانہ (یو، ن ۴)
”	”	۶	۱	وہسا	”
۴۹	”	۶	۱	گل	”
”	”	۶	۱	جیوں سو ہوا	”
”	”	۶	۱	ہوں لیکن	”
”	”	۷	۲	تجھ سے	”
”	”	۸	۱	کچھ نقد جان کا	”
”	”	۸	۱	ولی پر	”
”	”	۸	۲	نہیں کئی	”
”	۶۹	۱	۱	وہ یاد	”
”	”	۱	۲	سخن	”
”	”	۲	۱	بھگانی لکھی	”
”	”	۲	۱	ہات	”
”	”	۲	۱	یگانے کی	”

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۹	۶۹	۳*	۱	نمط	صفت، ن، ا، ذمن، ن، ۵
،،	،،	۳	۲	افسوس	یکبار، ن، ۴، ۷
،،	،،	۳	۲	خوش باس	خوش پاس، ن، ۸
،،	،،	۴	۲	بجھا نے	پچھانے، ن، ا، ۴، ۷
،،	،،	۴	۲	پھاس	آس، ن، ا، ۴ تا ۶، ۸
،،	،،	۵	۱	انبہ	آب، ن، ۴-موم، ن، ۸، ۶
،،	،،	۵	۱	صفت	نمط، ن، ا، ۲، ۵ تا ۷
،،	،،	۵	۱	ہوں	نمن، ن، ۴
،،	،،	۶+	۱	مرے سینے پہ	ہے، ن، ۱
،،	،،	۶+	۱	مرے سینے پہ	سینے پر مرے، ن، ۴
،،	،،	۶	۱	جس باج مرے سینے	۷، ۶
،،	،،	۶	۱	پہ ہر آن ہے یک	از بسکہ ہے بن یار ہر
،،	،،	۷+	۱	دل کی	یک آن یک یک
،،	،،	۷+	۱	معنی، ناز	سال، ن، ۱
،،	،،	۷	۱	مکشر درد	کے کی، ن، ا، میں کہ
،،	،،	۷	۱	تدبیر	ن، ۴، ۵، کہلے، ن، ۶
،،	،،	۷	۱	دام دہ	عالم راز، ن، ۸
،،	،،	۷	۱	جن	مخزن درد، ن، ۵ تا ۷
،،	،،	۷	۱	دام دہ	تقدیر، ن، ۸
،،	،،	۷	۱	جن	دام زہ، ن، ۸
،،	،،	۷	۱	جن	جو، ن، ۲، ۳، ۵، ۶

\* تیسرا اور چوتھا شعر، ن ۲ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر، ن ۲، ۵ میں نہیں ہے۔

† یہ شعر، ن ۲ میں نہیں ہے۔

§ ۷۰ تا ۷۸ غزلیں دیوان (۱) میں نہیں ہیں، کچھ اوراق

غائب ہیں۔

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخہ
۵۱	۷۱	۵	۲	عشق بے پیر کوں	عشق نے جسکوں جنوں
				جن پیر کیا	میر کیا، ن ۷
۷۲*	۱	۲	۲	فوج - زنجیر	پائے، ن ۵ - زنجیر، ن ۸
۷۳	۲	۲	۲	اپنی کوں	کوں اپنی، ن ۵، ۶ -
					سے اپنی، ن ۸
۷۴	۳	۱	۱	مجھ سوں	جھو سوں، ن ۲، ۳
۷۵	۳	۱	۱	ہوا ہے بیزار	نہ ہو بیزار، ن ۸
۷۶	۴	۲	۲	شوخی	شوق، ن ۸
۷۷	۲	۱	۱	نکھ کے تیر	زکاہ تیر، ن ۸
۷۸	۱۴+	۱	۱	کی شکل دل	ولی کا دل، ن ۲ (مقطع نسخہ ۲)
۷۹	۷	۱	۱	سرچا ہے	کیتا ہے، ن ۵
۸۰	۱۴+	۲	۱	جھوں	جو، ن ۶، ۷
۸۱	۳	۱	۱	گھلا - پرتو	جدا، ن ۶، ۸ - شعلے ن ۶
۸۲	۳	۱	۱	شوق	یاد، ن ۲ تا ۸
۸۳	۴	۱	۱	تو - سب	ہو، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ -
۸۴	۵	۱	۱	شوق نے	سوں، ن ۲ تا ۴
۸۵	۶	۱	۱	کے بیچ فوج شکست	شوق میں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۸۶	۷۵	۳	۱	دعویٰ تھا	کی فوج بھیج شکست، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۸۷					تھا دعویٰ، ن ۳، ۴، ۶، ۷

\* نسخہ ۴ میں بھی یہ فزل نہیں ہے۔

+ نسخہ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے۔

‡ نسخہ ۵ میں بھی یہ فزل نہیں ہے۔

صفحہ	فول	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۵۴	۷۵	۳	۱	اکملیت .	کاملیت، ن ۲ تا ۴، ۸ تا ۶
،،	،،	۱۴	۱	ہم سوں کھوں نہ	کیوں نہ ہم سوں ہوں، ن ۶، ۷
،،	،،	۱۴	۲	جلہیں	جسے، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۲	عشاق کا	عاشق کا سب، ن ۵
،،	،،	۶	۲	خوش قدان	خوش قدوں، ن ۳، ۶، ۷
،،	،،	۷	۲	جگ نے	حق نے، ن ۲ - جگ میں، ن ۳ تا ۶
،،	،،	۹	۱	تجکو خلق	خلق تجکوں، ن ۲ تا ۷، ۵
،،	،،	۱۱	۱	اے اکمل	اے گلو، ن ۵، ۷
۵۵	۷۶	۲	۱	نفع جو - اور	جو نفع، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۳ تا ۵، ۷
،،	،،	۳	۱	اور - طعن	ہور، ن ۳ تا ۶ - طعنہ، ن ۳ تا ۴
،،	،،	۳	۱	طعن عاشق پر	عاشق اوپر طعنہ، ن ۲
،،	،،	۳	۲	تو	یو، ن ۲ تا ۴، ۷
،،	،،	۱۴	۲	یہاں کہئے	کہتے یہاں، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۱	گاز مہ	گاز ست، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۲	جس کوں	جس کن، ن ۲ تا ۷، ۵
،،	۷۷	۱	۱	ہراگی جو کھاتے ہیں	پرت کی جو کھاتے پہلے، ن ۲ تا ۸ - راکھ، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۵۵	۷۷	*۲	۱	پرت کا پانی	نہر نہاں کا، ن ۸ تا ۸
”	”	۳	۱	سکھی	سکھیاں، ن ۲ تا ۶
”	”	۳	۱	یہ کسوت اور	اچھو کسوت، ن ۳
”	”	۳	۱	ڈھیلے جی سوں جو	ڈھیلے جو جیو سوں، ن ۲ - جو کوئی ۵ جیو سوں، ن ۳ - وہ ہمیں جو جھو سوں، ن ۴ - وہ ہمیں گے جھو سوں جو، ن ۵
”	”	۴	۱	گلا بے میں	ملائے کوں، ن ۸
”	”	۴	۲	غم کا - گھر متجکوں	غم کے، ن ۲ تا ۷ - گھر کوں متجھ، ن ۵ تا ۷
”	”	۵	۱	کئی - جو کہے	دو جا، ن ۵ - کہ اُس ن ۳، کہیں ن ۵ کوئی، ن ۲، ۴
”	”	۵	۱	پیتم کوں	پیتم سوں، ن ۴، ۷
”	”	۵	۱	سمجھا کر	سمجھاوے، ن ۳
”	”	۵	۲	دکھیا کوں	پیتم کے، ن ۴
”	”	۵	۲	بچھو ہی سوں	بچھو ہی تم، ن ۵
۵۶	”	۶	۱	متحل	چمن، ن ۲
”	”	۶	۱	بنایا	بنائی، ن ۲، ۳، ۵
”	”	۶	۱	ہوں میں دل جاں	ہوں میں چاواں سوں ن ۲، ۳ - روز اول سوں، ن ۵ - ہوں میں انکھیاں سوں، ن ۴ - ہوں میں جاں دل سوں، ن ۶

• دوسرا شعر ن ۲، ۳ میں اور تیسرا شعر ن ۷ میں نہیں ہے۔

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۷	۶	۱	اُسے یکبارگی	ایکسا ساجن اُسے، ن ۳
”	”	۷	۱	سہلیاں	سکھیاں سب، ن ۲
					۳، ۵ -
”	”	۷	۲	کسو - اور	کسی، ن ۲ تا ۷ -
					ہور، ن ۳، ۵ تا ۷
”	*۷۸	۱	۱	تو یو گھر بار	یو گھر اور بار، ن ۲
					۴، ۵
”	”	۱	۲	نا چہے - مجکوں	نا چہے، ن ۲، ۴ تا ۷ -
					مجکن، ن ۴، ۶، ۷
”	”	۲ +	۱	مندے گھر واسوں	مندے گردن منیں
				باہر کر	بھا کر، ن ۲، ۵
”	”	۲	۲	تہو چہہ یک یک کر	یو نہچہہ یک یک کر
					ن ۲
”	”	۲	۲	اِنا	پہا، ن ۲، ۵
”	”	۳ +	۱	جب سوں	جب سے، ن ۶، ۷
”	”	۳	۱	تھی	ہے، ن ۵ تا ۷
”	”	۴ +	۱	کہے گا - کرنا ہے	کہنے گا، ن ۴، ۷ -
					کرنا ہے، ن ۴ تا ۷
”	”	۵	۱	بچھایا ہوں	بچھائی ہوں، ن ۵
”	”	۵	۱	انکھاں اپلی	میں انکھیاں کوں، ن ۲
					۴، ۵

\* یہ فزل، ن ۱، ۳ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے۔ ن ۵ کے آدھے مصرعے شروع - سے

حاشیے پر ہونے کی وجہ سے کٹ گئے ہیں۔

† یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے۔

○ ن ۲ میں نہیں ہے۔



صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۸	*۶	۱	تسہیں	ہسہیں ' ن ۵ - ہمن ن ۷
"	"	۶	۱	نا کرو گے مجھ	نا کریں گے مجھ ' ن ۵ '۴
"	"	۶	۲	چوڑا گنجگروی کا	چوڑا ' ن ۴ تا ۶ - کچھگروی ' ن '۶ ۷
"	"	۷+	۲	ایسے کوں پھر آدھار	اُس کوں نیں ' ن ۵ - نر آدھار ' ن ۲ ' ۵
۵۷	۷۹ †	۳	۲	تار ساز	کار ساز ' ن ۸
"	"	۴	۲	ملکر نماز	میل نماز ' ن ۵
"	"	۵	۱	کس ادا	اِس ادا ' ن ۱ تا ۳ ' ۵ تا ۷
"	"	۵	۲	ناز و نیا	ناز ایاز ' ن ۵ ' ۲ ' ۸ ' ۶
"	"	۶	۱	مصرع قد	مصرعہ سرو ' ن ۲
"	۸۰	۳	۲	حیا	صبا ' ن ۱ ' ۴
۵۸	"	۶	۱	گل	کوئی ' ن ۱
"	"	۶	۱	مکھ سا	مکھ کا ' ن ۱
"	"	۷	۱	مجھ سنجن	اِس سنجن ' ن ۱ ' ۵
"	"	۷	۱	بوجھ	پونچے پہنچے ' ن ۱ ' ۸
"	۸۱ ○	۳	۲	دائم	اکثر ' ن ۱ ' تا ۷
"	"	۴	۱	ھر آن ہے	نہیں ہے بجز ' ن ۳ تا ۵

\* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —

+ یہ شعر (ن) ۴ میں نہیں ہے —

† یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے —

○ یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بہ عنوان ”باز گشت“ آخر دیوان

میں دیگر اصناف کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۵۸	۸۱	۵	۲	جگ کے	جگ میں، ن ۱ تا ۷
۵۹	۸۲	۵	۲	یہ کھمیا	میں کھمیا، ن ۲ تا ۵
۶۰	*۸۳	۱	۲	اگن کا ہے	ادا سوں ہے، ن ۱، ۲
۶۱	۸۴	۲	۱	جہان میں	جگت منیں، ن ۱ تا ۸
۶۲	۸۵	۲	۲	سر سوں	شرموں، ن ۱ تا ۷
۶۳	۸۶	۳	۱	مکھہ کتاب کی	مکھہ کی قاب کی، ن ۸
۶۴	۸۷	۴	۱	ہو نکلیا سلے کوں	ہوئے سینے کوں کھولکر، ن ۱
۶۵	۸۸	۴	۲	عشق	لطف، ن ۸
۶۶	۸۹	۵	۱	دور سوں	دور تھے، ن ۲، ۳ (تھے بمعنی سوں)
۶۷	۹۰	۵	۲	ہندوے زلف کی ہے	ہندو زلف نے کی ہے، ن ۳
۶۸	۹۱				ہندو زلف بولی ہے، ن ۴
۶۹	۹۲				ہندوے زلف کوں ہے، ن ۵
۷۰	۹۳				ہندو زلف لیا ہے، ن ۶
۷۱	۹۴				ہندو زلف لیے ہے، ن ۷
۷۲	۹۵	۶	۱	جن نے	جو کوئی، ن ۵
۷۳	۹۶	۶	۱	کینا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶ کرتا ہے، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۶۰	۸۳	۶	۲	نظر بھر کر	نظر بھر بھر ' ن ا
۶۱	۸۳	۷	۱	پوجا	بھہجا ' ن ۲ تا ۴
۶۲	۸۳	۷	۲	نکلیا ہے پھر	پہرا ہے تن پہ ' ن ۷
۶۳	۸۳	۷	۲	پھر	پہن ' ن ۸' ۵' ۳' ۱
۶۴	۸۳	۸	۲	پنہاں ہو ہر نظر	پنہاں ہوئے نظر ' ا' ۵
۶۵	۸۳	۸	۲	شپر	اختر ' ن ا تا ۷
۶۶	* ۸۵	۱	۱	نازنیوں کی میں	نازنیوں کی دیکھا ہوں
۶۷				دیکھا ہوں	میں ' ن ۵' ۴' ۱
۶۸					نازنین کی دیکھا ہوں
۶۹					ن ' ۳' ۶
۷۰				خیال ہیں	خیال ہے ' ن ا' ۲
۷۱		۵	۱	کی قیمت ہے دو	ہے یو قیمت جہاں ' ن ' ا' ۵
۷۲				جہاں	یو ہے قیمت جہاں ' ن ' ۳' ۴
۷۳					یو قیمت ہے سب جہاں
۷۴					ن ' ۲
۷۵				یوں مفت مانگنا	مانگیا ہوں ناگہاں
۷۶					ن ' ۵
۷۷					توں ' ن ۳' ۲ - مفت
۷۸					مانگتا ' ن ۴' ۶
۷۹				مجھ کو بات	بات مجھ کو ' ن ا تا ۷
۸۰				کہتا	کہتا ' ن ا تا ۷

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ انسج
۶۲	۸۵	۷	۱
دوجا بھی اک سوال-سر۔ یو دوجا سوال ' ن ۷			
دو	دو	۷	۲
کہ تیرے ہیں لب' ترے ہیں یو لب' ن ۳، ۶			
کہ شیریں ہیں لب' ن ۵			
دو	دو	۸	* ۱
سن یہ دوجا سوال- میں دوجا سوال سن' ن ۷			
دو	دو	۸	+ ۲
رہا			
دو	دو	۹	۱
غصہ کیا			
دو	دو	۹	۲
چو ناز اُٹھا وہ			
دو	دو	۱۰	۱
آخر- کر نظر			
دو	دو	۱۰	۲
شیریں- رطب			
دو	دو	۱۱	۱
نکالیا ہے			
دو	دو	۱۱	۳
ستخن کا			
دو	دو	۱۱	۱
طومار			
دو	دو	۱۲	۱
نکرار' ن ۱ (حاشیہ)			
دو	دو	۱۲	۱
کہ تیرے غم کی			
دو	دو	۱۲	۲
گردش میں' ن ۱ تا ۸			
دو	دو	۱۲	۲
طرح			
دو	دو	۱۳	۲
انکھیاں کے			
دو	دو	۱۳	۲-۱
ہوا ہے - جلوہ			

\* پہلا مصرعہ' ن ۱۴ میں یوں ہے :

یکبار اس میں سلکے یہ دوجا سوال بھی

+ اس شعر کا دوسرا مصرعہ' ن ۱ میں سانویں شعر کا ہے اور

اس کا دوسرا مصرعہ اس شعر کا' اور یہی تھیک معلوم ہوتا ہے۔

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۳ ۸۷	۶ ۲	خال و خط کی	خال و خط کا، ن ۲، ۵
” ”	۷ ۱	دیکھا مہوں	دیکھا ہوں، ن ۳، ۴
” ”	۷ ۲	کہ اُس کے حسن	اُسی کے حسن، ن ۲ تا ۴، ۴ تا ۸
” ”	۷ ۲	مطلب کی	مطلب کا، ن ۱ تا ۶
” ”	۹ ۱	گلشن مہوں	گلشن کا، ن ۳، ۴ - کی ن ۲، ۴، ۷
” ”	۹ ۲	گل اشعار	ترے اشعار، ن ۲ تا ۴
۹۴ ۸۸	۱ ۱	مکہ	دخ، ن ۸
” ”	۴ ۱	نظر کر کے	نظر کر کہ، ن ۱، ۴، ۷
” ”	۶ ۲	راحت سوں آوے ہے - آئے ہے راحت سوں، ن ۱ تا ۷	
” ”	۷ ۱	کرے	کریں، ن ۱، ۴، ۷
” ”	۷ ۱	اگر تک	جو آکر، ن ۴
” ”	۷ ۲	ملوں	ملے، ن ۴
۹۵ ۸۹	۱ ۱	کھا جو	کھا جوں، ن ۱ تا ۷
” ”	۱ ۲	سوں - ہوئی	مہوں، ن ۱ تا ۴ - ہوا، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
” ”	۲ ۱	مبجکوں آج شب - آج مجھ پہ سباں روز،	
” ”	۲ ۲	و روز	ن ۱، ۵ تا ۷
” ”	۲ ۲	وہ زلف و رخ کہ - وہ زلف و مکہ کہ جس	
” ”	۳ ۱	جن سوں	سوں، ن ۱، ۵ تا ۷
” ”	۲ ۲	دن و رات	دیس رات، ن ۱، ۵
” ”	۳ ۱	ہر ایک مہتھی	مہتھی تری یوں، ن ۱ تا ۵، ۷
			مہتھی ہر ایک، ن ۶

\* یہ غزل، ن ۲، ۳، ۵ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ فہرست	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۹	۳	۱	بات ہے نمت، ن ۱ -
۹۵	۳	۱	بات اہ نمت، ن ۲ تا ۴ - ۷
			بات ہے وہ نمت، ن ۵ -
			بات تری ہے، ن ۶
۹۰	۳	۲	دکھی ہے لب نے
۹۱	۳	۲	دکھیں ہوں لب میں
			ن ۱ تا ۷
۹۲	۴	۱	عیاں دھ
۹۳	۴	۲	عیاں اچھے، ن ۱ تا ۵
۹۴	۴	۲	حکم پاوے، ن ۵ - حکم
۹۵	۴	۲	ہووے، ن ۲ تا ۴
۹۶	۴	۲	حکم تیرے لب سوں لہوے
۹۷	۴	۲	حکم تیرے
۹۸	۵	۱	سوں تیرے
۹۹	۵	۱	مجھے ہے یو، ن ۱ - مری ہے
۱۰۰	۷	۱	یو، ن ۴ تا ۷
۱۰۱	۷	۱	ہے اے ولی، ن ۲ - میں
۱۰۲	۷	۱	ہے ولی، ن ۵
۱۰۳	۱	۲	دل، ن ۸
۱۰۴	۴	۱	اتنا، ن ۲، ۴ - ایسا
۱۰۵	۴	۱	ن ۱، ۳، ۵ تا ۷
۱۰۶	۴	۱	جگمگات، ن ۵
۱۰۷	۵	۱	تک، ن ۱، ۷
۱۰۸	۵	۲	سن یو میرا حرف، ن ۱، ۲
۱۰۹	۵	۲	سن مری یو بات
۱۱۰	۵	۲	سن مرا یو حرف
۱۱۱	۵	۲	ن ۳، ۵، ۷
۱۱۲	۲	۲	سرج نے جو، ن ۲
۱۱۳	۲	۲	شہرت، ن ۲ تا ۵، ۷
۱۱۴	۲	۲	سرج جب سوں
۱۱۵	۲	۲	ہیبت

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۶۶	۹۱	۴	۲
حلقے - کھا	حلقان ' ن ۱ - دیا ' ن ۲		
۶۷	۹۲	۴	۲
گرداب کوں	گردوں کوں یہ ' ن ۵ ' ۷ ' ۸		
اکثر	آکر ' ن ۲ تا ۷		
۶۸	۹۳	۵	۲
نہن نورگس ہے	زلف ہے کشن ' ن ۱ تا ۸		
دخ بدوی ہے	دخ بدوی و ' ن ۱ تا ۷		
بچن	سخن ' ن ۱ تا ۷		
کبھو	کبھوں ' ن ۱ تا ۶ (قدیم املا)		
گاہے	اب تو ' ن ۱ - تک توں ' ن ۵		
۶۹	۹۴	۷	۱
درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷		
۷۰	۹۵	۳	۲
تہور	تہار ' ن ۱ تا ۵ - تہاؤن		
۷۱	۹۶	۵	۲
ولی کے مس	ولی ہے ' ن ۳ ' ۴ - مس		
میں ہے	میں ' ن ۲ تا ۴ ' ۵		
۷۲	۹۷	۲	۱
زور وحشت	دور وحشت ' ن ۱ تا ۶		
۷۳	۹۸	۳	۲
بہر صاد	بہر صیاد ' ن ۴ تا ۶ - ۱		
۷۴	۹۹	۴	۱
دیکھا ساغر کی	دکھا کر ساغر گردش ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۶ ' ۷		
۷۵	۱۰۰	۷	۱
خیال اُس سر و خیال یاد ہے پروا ' ن ۶	گردش کوں		
۷۶	۱۰۱	۷	۱
خیال اُس سر و خیال یاد ہے پروا ' ن ۶	گردش ساغر ' ن ۳ ' ۴ ' ۷		
۷۷	۱۰۲	۱	۲
جس کی	جس کوں ' ن ۱ تا ۷		
۷۸	۱۰۳	۲	۲
حمایت	رعایت ' ن ۳ ' ۴		
۷۹	۱۰۴	۳	۱
عشاق گاہے خون روا	عشاق کوے خون روا		
۸۰	۱۰۵	۴	۲
حق کی عنایت	نور کی آیت ' ن ۲ تا ۴		

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ ناسخ
۶۸	۹۴ ۵ ۱	ہر درد پہ کر	ہے درد توں کر، ن ۲ تا ۴
،،	،، ۵ ۲	دیکھ سوں	دیکھ کی، ن ۲ تا ۴
،،	۹۵ ۴ ۲	لاتا ہے	لہتا، لہانا، ن ۱ تا ۷
،،	،، ۴ ۲	بہواں	جہیں، ن ۸
،،	۹۶ ۳ ۲	ہوا	رہا، ن ۸
،،	،، ۴ ۱	(عشق) میں	سہیں، سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،، ۵ ۲	ہے کب یاقوت	ہیں خط یاقوت، ن ۱ تا ۷
،،	۹۷ ۲ ۲	بمائیوں	بمائیوں، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
۷۰	،، ۴ ۱	کاجل	سوکھی، ن ۱ تا ۶-سب کوں، ن ۷
،،	،، ۴ ۲	کہ برجھی کوں	کہ جوں برجھی پکڑ نکلا
،،	،، ۴ ۲	پکڑ نکلا ہے رجھوت	ہوں رجھوت، ن ۵
،،	،، ۴ ۲	پکڑ	کوں لے، ن ۵
،،	،، ۵ ۱	سکھن	بچن، ن ۱ تا ۷
،،	،، ۵ ۱	سر کر	سن یو، ن ۲-سن توں، ن ۳، ۴
،،	،، ۵ ۲	ہے عشاق کا	میں ہے عشق کا، ن ۲ تا ۸
۷۱	۹۸ ۲ ۱	گلزار حسن	ریشک پری، ن ۲، ۳
،،	،، ۳ ۱	تیر بل	تیر نگہ، ن ۲، ۳
،،	،، ۵ ۲	جس منیوں گلقد	جس میں گلقد شفاہ ن ۳، ۲
		سا ہے	

\* اس غزل کا قافیہ و ردیف ن ( ا ) ہوں ”ادا نہت“ حیا

نہت“ ہے، مکر غلط معلوم ہوتا ہے —

+ یہ غزل ن ۱، ۴، ۵ میں نہیں ہے —

† چوتھا شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے اور چھٹا شعر ن ۶، ۷ میں

نہیں ہے



صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسیف
۷۱	۹۸	۶	۱
جگ کے تئیں، ن ۲، ۳	خلق سوں		
۷۲	۹۹	۷	۱
اے (ولی) ن ۲، ۳	میں (ولی)		
۷۳	۱۰۰	۷	۲
گل سراپا، ن ۲، ۳	وہ سراپا		
۷۴	۱۰۱	۷	۱
میرے کوں، ن ۳	کو میرے		
۷۵	۱۰۲	۷	۲
رنج میرے کوں، ن ۳	مرض کو میرے		
۷۶	۱۰۳	۷	۱
دین و ایمان، ن ۳	دین و ایمان		
۷۷	۱۰۴	۷	۲
دل کے تئیں دھلے کو	دل کے دھلے کوں رضا		
۷۸	۱۰۵	۷	۱
روڑ و شب آتا ہے	روڑ شب آتا ہے، ن ۳		
۷۹	۱۰۶	۷	۱
(مصرعہ اول)	میرے دل کے غم کی		
۸۰	۱۰۷	۷	۱
پہونچانے کی تئیں،	پہونچانے کی تئیں،		
۸۱	۱۰۸	۷	۱
(مصرعہ اول)	بسکہ کثرت ہے گلی میں		
۸۲	۱۰۹	۷	۲
اُس کے تئیں، ن ۳	اُس کوں کچھ		
۸۳	۱۱۰	۷	۲
اُس بغیر، ن ۳	اُس بجز		
۸۴	۱۱۱	۷	۲
صد بار، ن ۲ تا ۵	سو بار		
۸۵	۱۱۲	۷	۱
پریشان سو، ن ۲، ۴	پریشان		
۸۶	۱۱۳	۷	۲
پریشان ہو، ن ۵	سب تار		
۸۷	۱۱۴	۷	۲
ہر تار، ن ۲ تا ۵			

\* یہ غزل صرف ن ۳، ۸ میں ہے۔

+ شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ہے۔

+ (ن) ۳ میں دسواں شعر نہیں ہے۔

\* یہ قبل ن ۱، ۶، ۷ میں نہیں ہے، ن ۵ کے حاشیے پر ہے

نصف مصرعے ضائع ہو گئے ہیں۔

لفظ متن	شعر مصرع	ملاحظہ غزل
نہیں دیکھتا ہے باغ میں،	دیکھے ہے باغ میں	۷۳ ۱۰۰ ۳ ۱
ن ۲ تا ۵	کہاں	
تھری آنکھوں کا،	آنکھوں کا تھیرے	۷۴ ۱۰۰ ۳ ۲
ن ۲ تا ۵		
تھری نہیں کوں، ن ۲ تا ۵	آنکھوں کوں تھری	۷۵ ۱۰۰ ۳ ۱
تھیرے سخن کا آج،	میرے سخن کا	۷۶ ۱۰۰ ۳ ۲
ن ۲، ۳	خوب	
شوخی، چنچل، چلبلی	شوخی کے قمزے سستی	۷۷ ۱۰۰ ۳ ۱
(سوں) فریاد، ن ۴	بیداد	
اس سوں، - فریاد، ن ۴	تپ سوں - فریاد	۷۸ ۱۰۰ ۳ ۲
اے ولی اس، ن ۴	جیوں ولی کے	۷۹ ۱۰۰ ۳ ۱
حرف سے، ن ۴	حرف بے	۸۰ ۱۰۰ ۳ ۲
دل پر، ن ۴	دل پر	۸۱ ۱۰۰ ۳ ۲
والفی القلب شے، ن ۴	ولا بالقلب ہے	۸۲ ۱۰۰ ۳ ۲
خدا تھے (سے)، ن ۴	خدا نہیں	۸۳ ۱۰۰ ۳ ۱
صدم تجھ، ن ۴	ولی بوجھ	۸۴ ۱۰۰ ۳ ۱
بولو مرے شہ کو، ن ۱	یارو کہوں کس سوں	۸۵ ۱۰۰ ۳ ۲
اک بات، ن ۱	باتاں	۸۶ ۱۰۰ ۳ ۲
غم میں، ن ۱	غم سوں	۸۷ ۱۰۰ ۳ ۲
پیالا، ن ۱	پانی	۸۸ ۱۰۰ ۳ ۲
دل میں روز و شب، ن ۱	دل میں دائم	۸۹ ۱۰۰ ۳ ۲
لینا ہے، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷-	لینا ہے	۹۰ ۱۰۰ ۳ ۲
کینا ہے، ن ۴		

\* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے —

† یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۱ میں ہے —

منفردہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۶ ۱۰۴	۱ ۲	ناز و ادا کا حساب	نہیں سوں رنگ شراب
۳			ن ۳
، ،	۲ ۲	چو تا ہے	چکتا ہے، ن ۱ تا ۷ - گرتا
۵			ہے، ن ۵
، ،	۲ ۲	رنگ شراب	سارا عتاب، ن ۳
، ،	۳ ۱	نو بہار	بے نیاز، ن ۴
، ،	۴ ۱	سو، زمین	ناقواں، ن ۵
، ،	۵ ۱	آگے قرے	تیرے آنکھ، ن ۱ تا ۷
، ،	۵ ۲	لگتا ہے	لکھتا ہے، ن ۳، ۵
، ،	۶ ۲	اکثر - کرے گی	آکر، ن ۵ - کرے گا، ن ۱ تا ۵
، ،	۶ ۲	مردم	عالم، ن ۲ - عاشق، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
، ،	۷ ۱	حسن دیکھہ کہ	حسن کا ہے، ن ۵
، ،	۹ ۱	صلم	سجن، ن ۳، ۴
، ،	۹ ۲	اتنا	ایتنا، ن ۱ تا ۵، اتنا، ن ۶
۷۷ ۱۰۵	۱ ۱	نگر	ملک، ن ۱ تا ۵
، ،	۱ ۲	دلبری	دلبران، ن ۳، ۵
، ،	۲ ۲	تجکوں دیا ہے	آکے دیا تجکوں باج، ن ۱، ۳ - آکے دیے
		خراج	تجکوں تاج، ن ۲ - تجکوں دیے آکے باج، ن ۴ تا ۷
، ،	۳ ۲	قرا ہے	ہے تیرا، ن ۲، ۵

صفحہ، فوٹ	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۷ ۱۰۵	۵ ۱	میں مرا تجھ	میں میرا سو تو تجھ
		سوا نہیں	ہے 'ن' ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
			میں مرا سو وہ تو تجھ
			ہے 'ن' ۲
			میں مرا ہے سو
			تو تجھ ہے 'ن' ۵
		کسو - سوں	کسی 'ن' ۱ تا ۷ - کوں
			ن ۴
		سجن	سجن 'ن' ۲ تا ۷
		سیٹے سوں عاشقان	عشاق کے سیٹے 'ن' ۵
		کے اٹھ ہے	کا اٹھا ہے 'ن' ۱، ۵، ۷
		سیٹے سوں	سیٹے کے 'ن' ۱، ۲ - سیٹے
			کا 'ن' ۳، ۴
		برق تاز	نرک 'ن' ۱ تا ۴ - باز 'ن' ۶
		کوں دیکھ دل	کرے سوں دل 'ن' ۳
		ہیں	ہے 'ن' ۱ تا ۵
		لایا ہوں	لایا یا ہوں 'ن' ۱ - کہتا
			ہوں 'ن' ۴
		تھری نذر	میں نیاز 'ن' ۱ تا ۷
		آب	تاب 'ن' ۴
		کہا 'ہوا سوں	ہوا 'ن' ۴ - ہوا کوں 'ن' ۱ تا ۷
		ہے 'نہش وار	ہیں 'ن' ۳، ۴ - بے شمار
			ن ۱ تا ۸
		نیوں کی کہ	دونوں کی 'ن' ۳، ۴
		اس کے دل کا	اس انکھیاں کے 'ن' ۲ تا ۴
		نین نے	نین کی 'ن' ۲ تا ۴
		کرے طلب	طلب کرے 'ن' ۲ تا ۵، ۷

لفظ متن	لفظ مصرع	۷۸	۱۰۷	۱	۲	چونا
چوناں ( قدیم اِملّا )						
ن ۱ ، ۳ ، ۵						
نگہ ، ن ۲ - کے رنگ ، ن ۴	نہیں کی نیغ	۷۹	۳	۱		
چاگے ، ن ۱ تا ۵ ، ۸	آگے	۳	۴	۲		
سنگ دل ، ن ۶ ، ۷	سخت دل	۳	۵	۲		
دل کوں دل سوں ، ن ۲ ، ۴	دل کے دل کوں	۳	۵	۲		
دل نے دل کوں ، ن ۳ ، ۴						
کل خود ، ن ۳ ، ۴	کل خط	۶	۱			
دوڑے ، ن ۲ تا ۵	دوڑیں	۷	۱			
دیکھے ، ن ۱ تا ۵	دیکھیں	۷	۲			
چڈھی یو ، ن ۱ تا ۴	چڑھی ہے	۸	۳			
دہ ہے روز نہاں ، ن ۵	ہے روز نہاں	۹	۲			
آتا ہے ، ن ۱ تا ۷	آیا ہے	۱۰	۲			
کی پہنچ ہے ، ن ۵	کا بوجھ گل	۱۲	۱			
جان بوجھ کے مجھ	جان بوجھ ہمن	۱۳	۲			۸۰
سوں ، ن ۲	سوں					
اجاں ، ن ۱ تا ۷	انجان	۱۴	۲			
دولعل ، ن ۱ تا ۷	وولعل	۱۵	۱			
لہتا ہے ، ن ۲ ، ۴ تا ۶	لیتا ہے	۱۵	۲			
دیتا ہے ، ن ۳						
جہاں ملیں ، ن ۲ تا ۷	جہاں مہن	۸۱	۲	۱۰۸	۱	
تجھی سوں یو ، ن ۱ تا ۵	تہی سہی	۴	۲			
اُس کوں جگت ، ن ۱	تہ سوں جگت	۵	۲			
تہ سہی جگ ، ن ۵						
دم دہز ، ن ۵ ، شمشاد	دمساز	۹	۲	۱۰۹	۱	
ن ۳ ، ۴						
عشرت ابر بہار ، ن ۲	ساقی عشق بہار	۳	۱			

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۱	۱۰۹ ۴ ۲	ہلال ابر، ن ۸ - ہلال بدو،
		ن ۴
۸۲	۲ ۴ ۱ ۵	مروے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
		مے پرستوں، ن ۱، ۵ تا ۷
	۲ ۵	لکھیں، ن ۲ - ہوں ن ۷ -
		میں، ن ۱ تا ۵
	۱ ۷	مجھ پر، ن ۱ تا ۷
	۲ ۸	جلوۂ حنائے، ن ۱، ۲
		جلوۂ صنائے، ن ۵
۸۳	۱ ۱ ۱۰	توں، ن ۲، ۳، ۵، ۶، ۸
	۱ ۳	ترے لبان پہ یو خط، ن ۵
		خط
	۱ ۳	بول اے، ن ۴
	۱ ۳	آریا، ن ۲، ۴، ۶ - اُدھیان، ۱
	۲ ۴	لے جانے یو، ن ۱ تا ۴
	۱ ۵	ہوا، ن ۸ - لبان، ن ۴
	۱ ۵	بیتی، ن ۳، ۵ - سہتی، ن ۴
		کی اہتی، ن ۷
	۲ ۵	ہوا، ن ۳ تا ۵ - پھا، ن ۴
		ہے، ن ۱ تا ۴
	۲ ۱	لگی ہیں، ن ۱، ۵
	۲ ۱	پتکے کوں گجرات کی
		کوں یا مسلسل
	۱ ۲	سجن کی، ن ۱ تا ۵، ۷ -
		یو چشم، ن ۶
		چشم

منصہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۴	۱۱۱	۲	۱	سرخ خواب آلود	خواب آلودہ ن ۱، ۲
،،	،،	۳	۱	خونہیں	خونی ن ۱، ۳، ۵، ۶
،،	،،	۳	۲	کھینچتا ہوں	کھینچتا ہے ن ۱، ۳
۸۴	،،	۵	۲	منقل	مشعل ن ۳
۸۵	۱۱۲	۲	۲	ہے زیب در گلزار	ہے زیب در گلزار ن ۱
					تا ۳، ۵، ۷- ہے زیب در
					گلزار ن ۷- ہے زرد در
					گلزار ن ۸- ہے زیب پر
					گلزار ن ۸
،،	،،	۶	۱	ہرگز اے دل	اے پری دو ن ۲، ۸
،،	،،	۶	۲	ہے وفا بن	بن وفا ہے ن ۲ تا ۴
،،	۱۱۳	۱	۱	ہوا ترا یو قد دلربا	ترا ہوا ہے قد اے دلربا
					ن ۱، ۵
۸۶	،،	۳	۲	لہا ہے	لیے ہوں ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۷	۱	ہو بات کون	اس ن ۲ تا ۴- باب ن
				لکھا ہوں سنبلیے	۱، ۳- میں ن ۵-
				میں	رکھیا ہوں ن ۵-
					سفینے میں ن ۲-
،،	،،	۸	۲	جوں ہے	جوں کہ ن ۲، ۳
،،	۱۱۴	۱	۲	کے ہے	کے ہیں ن ۳ تا ۵، ۷
،،	،،	۲	۱	چلے کر	چلے جب ن ۳، ۴
،،	،،	۴	۲	میں ہے	میں ہیں ن ۱، ۵
،،	،،	۶	۱	پابکل	پائیکل ن ۳ تا ۷
،،	،،	۶	۲	ہے وہ	ہے سو ن ۱، ۵ تا ۸

• ن ۱ کے حاشیہ پر اس مصرعہ کا یہ نسخہ ہے: ”خیال ہمار کی

راحت کون اشک خونی سوں —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۶ ۱۱۴ ۷۰ ۲ ۲	ہو	ہوئیں، ن ۲ - ہوئے، ن ۱ - ۶
۱۱۵ * ۲ ۱	زمیں پہ	زمیں میں، ن ۲ تا ۴
۱۱۵ ۵ ۱	دل میں نہ رکھے	دل میں رکھے، ن ۱ تا ۳ - ۵
۱۱۵ ۷ ۲	گئی ہے	گئی ہیں، ن ۱ - ۵
۱۱۵ ۸ ۲	ہوئے ہیں	ہوا ہے، ن ۳ - ۴
۱۱۵ ۱۰ ۱	درد کی - حکایت کا -	درد کی، ن ۵ - حکایت
۱۱۵ ۱۰ ۲	دیدے	دیکھن، ن ۲ - دیدوں، ن ۳
۱۱۵ ۱۳ ۱	مومن باریک	مومن صفت مخلوق، ن ۵
۱۱۵ ۱۳ ۲	کرے گا	کرینگی، ن ۱ - ۴ - کرے گی
۱۱۶ ۱ ۱	نین	ننگہ، ن ۲ تا ۵ - ۷
۱۱۶ ۲ ۱	لعل	خال، ن ۲
۱۱۶ ۳ ۱	رنگ زردی	زرد روئی، ن ۲
۱۱۶ ۳ ۱	عاشقوں	عاشقان، ن ۱
۱۱۷ ۱ ۲	انکھیاں پرستیاں	پرستی، ن ۴ - ۶ - ۸
۱۱۷ ۲ ۲	دوڑن ہے	دوڑن ہیں، ن ۶ - ۷
۱۱۷ ۴ ۱	مقصد کے گل کا	مقصد گل، ن ۳ - کوں
۱۱۷ ۵ ۲	نہیں ہے	نہیں ہوں، ن ۵ تا ۷
۱۱۸ ۱ ۱	کم نہیں	نہیں ہے کم، ن ۱ تا ۷

\* اس غزل کا تیسرا شعر، ن ۴ میں اور پانچواں شعر، ن ۵

میں نہیں ہے —



لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ غزل	لفظ نسخ
نہیں، ن ۴ - آنکھیں، ن ۵ - نگہ، ن ۸	ہلک ۱ ۳	۱۱۸ ۹۰	
جیسے، ن ۱ ۴ تا ۶ - (قدیم املا)	جیسے ۲ ۱	۱۱۹ ۹۱	
ہے نت، ن ۱ ۲، ۶، ۷ - ہے جوں، ن ۵	نت ہے ۲ ۲	،، ،،	
دولت، ن ۲ تا ۴، ۸ دنہا، ن ۲ (قدیم املا)	کثرت ۲ ۲	،، ،،	
وحشت، ن ۱ تا ۷ جس نے، ن ۲ - جئے، ن ۳ - جن نہیں، ن ۴	دنہا ۲ ۵ وحدت ۲ ۱۴	،، ،، ۱۲۰ ۹۲	
دس، ن ۱ - اے شوخ، ن ۲ آفکے، ن ۲ - آنکھیں، ن ۳ (قدیم املا)	جن نے ۱ ۵	،، ،،	
آئیئے زار، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۸ جو کمر باندھکے نو - نوں کمر باندھکے جب، ن ۱ تا ۷	درس - دائم ۱ ۶* آکے ۱ ۷	،، ،، ،، ،،	
جیو، ن ۲، ۴ جو لگی ہیں، ن ۱، ۵، ۷ اُس کوں، ن ۴، ۶، ۷ ثانی نہیں، ن ۱، ۶، ۷ ہے غرق، ن ۱ - ہوئے غرق، ن ۲ - ہوئیں غرق، ن ۳	آئیئے وار ۲ ۸ جو کمر باندھکے نو - نوں کمر باندھکے جب، ن ۱ تا ۷	،، ،، ۱۲۱ ۹۳	
جی کوں ۲ ۱ کہ لگی ہیں ۱ ۳ اُس کا ۱ ۵ نہیں ثانی ۱ ۱ غرق ہے ۲ ۲	جی کوں ۲ ۱ کہ لگی ہیں ۱ ۳ اُس کا ۱ ۵ نہیں ثانی ۱ ۱ غرق ہے ۲ ۲	،، ،، ،، ،، ،، ،، ۱۲۲ ،، ،، ،،	

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۳ ۱۲۲	۵ ۱	یک بو یاسمن	تک بو یاسمن، ن ۱، ۳، ۴، ۷
			تک باد سمن، ن ۲ - خوشبو
			سمن، ن ۵
۹۴ ۱۲۲	۶ ۱	جلاتی ہے	جلاتی ہیں، ن ۱، ۴ -
			جلاتی، ن ۵
۱۲۳ ۱۲۳	۶ ۱	ترے شوقوں	شوق سوں تیرے، ن ۵
۱۲۳ ۱۲۳	۷ ۲	دکن	دکھن، ن ۱ تا ۷ (تک یم املا)
۱۲۳ ۱۲۳	۹ ۱	سوں قدر	سوں قدر، ن ۳، ۴ (ہر شعر
			میں ردیف ہے)
۱۲۴ ۱۲۴	۲ ۱	راست کھشاں سوں - راست کھشوں سوں، ن ۱	۴ - راست کھتا ہوں، ن ۷
۱۲۴ ۱۲۴	۱ ۲	باہر دل سوں	دل باہر سوں، ن ۲ - باہر
			سمتی، ن ۳ - تب باہر
			سوں، ن ۷
۱۲۴ ۱۲۴	۳ ۱	نہ لوں ہر گز	نہ پیوں ہر گز، ن ۱ تا ۴،
			۷، ۹
۱۲۴ ۱۲۴	۴ ۱	جو کیا	جوں کیا، ن ۱، ۴، ۵ تا ۷
۱۲۴ ۱۲۴	۴ ۱	کیا	کھیا، ن ۵
۱۲۴ ۱۲۴	۵ ۲	سنے	سنیں تو، ن ۱، ۲، ۵، ۷ -
			سنے تب، ن ۳، ۴
۱۲۴ ۱۲۴	۵ ۲	یقین آتھہ جاں سوں - جان و دل سوں، ن ۱ تا ۷	
۱۲۴ ۱۲۴	۵ ۲	حسان عجم	خوبان عجم، ن ۴

\* ن ۲ میں چوتھا شعر نہیں ہے، پانچویں شعر کا پہلا مصرعہ جو فٹ نوٹ میں بطور نسخہ دیا ہے، انجمن کے کسی نسخے میں نہیں آتھواں شعر، ن ۲، ۴، ۵ میں نہیں، ن ۳ میں آتھویں شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے: ”اے سجن توں غصب سوں رنگ چمن۔“

صفحہ فزول	شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ انسج
۹۵	۱۲۵	۲	۱
مزم خانے میں	مزم خانے پہ، ن ۲ تا ۶	لفظ انسج	
۹۶	۱۲۶	۲	۱
انکھاں میں شمع	کیا ہے چنچلائی پر		
اور چنچل	(۹) ن ۳، ۴		
۹۷	۱۲۷	۲	۱
ہوئے قرباں	دیکھو قرباں، ن ۵		
آہوئے صکرا نشیں	ہوئے، ن ۵ - صکرا ۷		
چہں، ن ۴			
۹۸	۱۲۸	۲	۱
مکہ	ملہ، ن ۳ - خط، ن ۷		
اگر دیکھ وہ	جو دیکھ اُس کی، ن ۷		
دام	جال، ن ۱ تا ۵، ۷		
اہل دیں	آپ میں، ن ۵		
گئی	کوڑ، ن ۱ (ہر جگہ)		
ایا لازم	اِنا لازم، ن ۱ تا ۵، ۷		
نہیں تجھ پر	ہے تجھ اوپر، ن ۵ -		
	ہوئی تجھ پر، ن ۱ تا ۴		
	۷، ۶		
۹۹	۱۲۹	۲	۱
خون نے سودا کے	خون نے سودے کا غلبہ،		
غلبہ	ن ۲		
نیشتر	نشتراں، ن ۴		
عاجزاں	عاجزوں، ن ۳، ۴		
۱۰۰	۱۳۰	۲	۱
نوں	یوں، ن ۱، ۵ تا ۷ - یوں، ن ۲		
اپے	مورے، ن ۱		
گر ہے انصاف	تجھ دہائی ہے، ن ۴		
جان	ہوش، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷ -		
	دلکوں، ن ۳، ۴		
۱۰۱	۱۳۱	۲	۱
میں ہے وہ	میں ہے، ن ۶ - میں دوہے،		
	ن ۵، ۷		
۱۰۲	۱۳۲	۲	۱
تین سوں	دل میں، ن ۱ تا ۷		

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۷ ۱۲۸	۴ ۲	دیا	ستا (ستیا) ن ا تا ۷
” ”	۵ ۲	اُتر کر	گزر کر، ن ۵
” ”	۱ ۲	خونہیں	خونی، ن ا ۵
۹۸ ”	۲ ۱	کوں	کوں کہ، ن ا تا ۴، ۶-۷
” ”	۴ ۲	اثر کر	کوں جو، ن ۵
” ”	۵ ۲	بوجھا - جو کوئی	گزر کر، ن ا تا ۳
” ”	۷ ۲	بے مہر	پونچا ہے، ن ا ۳، ۶-۷
” ”	۸ ۱	یہ ہے	ہے جو دل، ن ۷
” ”	۳ ۱	یوں	نامہر، ن ۵
۹۹ ”	۵ ۱	دل	ہے یہ، ن ا تا ۷
” ”	۵ ۱	آیا ہے	یوں، ن ا ۲، ۴-۵
” ”	۳ ۲	بنائی ہے	جہو، ن ا تا ۲
” ”	۴ ۱	دیکھا ہوں	آتا ہے، ن ا تا ۷، ۸
” ”	۴ ۲	ہوئی	بنایا ہے، ن ا تا ۷
” ”	۲ ۲	ہے کہ آئی ہے ترے	دیکھا جو، ن ۵
۱۰۰ ۱۳۲	۲ ۲	لب کی	ہوا، ن ا ۳، ۵
” ”	۳ ۱	پوا تجھ غم	آئی ہے تیرے شکر لب
” ”	۳ ۲	زلفاں کے سنبیل کی	کی، ن ۵
” ”	۴ ۱	پرت کے پلنگھ	رہا تجھ غم، ن ۵
” ”	۴ ۲	اس دہ کا خطر	زلفاں کی سنبیل نے،
” ”	۷ ۲	وصف مو کمر	ن ا تا ۴، ۶-۷
” ”	۷ ۲	وصف مو کمر	سہمیر، ن ۵

\* ن ۳ میں جگہ خالی ہے۔ ن ۲ میں یہ مصرع ہے:

”کہ جوں مشتاق ہوں معشوق کی عاشقی خبر سن کر“

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۰ ۱۳۳	۲ ۲	ہاتھ تیرے کوں	ہات کوں تیرے 'ن ۱ تا ۷
،، ،،	۳ ۱	پہنچے گر	گر پہنچے 'ن ۱ تا ۵
،، ،،	۳ ۱	خبر زاہد کوں	خبر مسجد میں زاہد
		مسجد میں	کوں 'ن ۱ تا ۷
۱۰۱ ،،	۴ ۲	وہیں آوے قدم	وہیں آویں جو پابوسی
		بوسی	ن ۱
،، ،،	۵ ۲	پاتال سوں	پایان سوں 'ن ۳
،، ،،	۵ ۲	باسک	پانی 'ن ۷
،، ،،	۵ ۲	سو پیچ و تاب	پہچ سوں ہوو تاب سوں
		سوں	ن ۳
۱۰۲ ۱۳۵	۱ ۱	جو	جوں 'ن ۱ '۳ ۶
،، ،،	۲ ۱	آتی ہے	آتا ہے 'ن ۲ ۶
،، ،،	۴ ۱	آہوے دل سوں	آہو کے دل سوں 'ن ۲ -
			آہو ہو دل سوں 'ن ۳ ۴
،، ،،	۶ ۱	اور - ہدیہ	ہوڑ 'ن ۱ تا ۷ - تحفہ 'ن ۲
،، ،،	۶ ۱	کوں	کا 'ن ۳ '۴ ۸
،، ،،	۷ ۱	بنائی ہے	بنایا ہے 'ن ۷ - بساری
			ہے 'ن ۵ - بنائے ہیں 'ن ۱
			۶ '۴ ۲
،، ،،	۱۰ ۲	چلا ہے	چلیا ہے 'ن ۶
،، ،،	۵ ۱	نیہہ	یہو 'ن ۲ - شوخ '۵
،، ،،	۱ ۲	ہو گئے راکھ	راکھ ہو گئے ہیں 'ن ۱ تا ۶
،، ،،	۲ ۲	آتش و لشکر	آتشیں نشتر 'ن ۲ تا ۴ ۶
			آتش نشتر 'ن ۱ ۵
،، ،،	۵ ۲	شکر اس کوں ہے	شکر اُس زہر و زہر ہے
		زہر 'زہر شکر	شکر 'ن ۱ تا ۵
۱۰۳ ۱۳۸	۵ ۱	اُن لہاں کا	اُس لہاں کا 'ن ۱ تا ۷

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۸ ۱۰۴	۲ ۵	جن - کے قم سوں -	جس کے 'ن ۱ تا ۷ - دیکھ
		لعل ہے - خونیں	ن ۶ - لالہ ہے 'ن ۱ -
		جگر	خونی جگر 'ن ۱
۱۳۹ ۱۰۵	۱ ۱	خشم سوں	چشم سوں 'ن ۲ تا ۴
			۶ '۷ - ہجر ن ۵
، ،	۳ ۱	کہیں	لکھ 'ن ۳ '۴ کہے
			ن ۲ '۷
، ،	۳ ۱	جوہر شناساں	جوہر شناس 'ن ۱ تا ۴
		دیکھ تجھ حسن	حسن تجھ دیکھ
			ن ۱ تا ۷
، ،	۳ ۲	ترا شاہ	ترا شے ہیں 'ن ۲ تا ۷
، ،	۴ ۱	لکھنے میں - اُس	لکھتے ہیں 'ن ۲ تا ۴ -
			تجھ 'ن ۱ تا ۷
، ،	۵ ۱	جب لکھا	جو لکھا 'ن ۱ '۲ '۵
			۷ - جوں لکھا 'ن ۳
			۴ '۶
، ،	۳ ۱	سیج سوں	دھج سوں 'ن ۲ تا ۴
			۷ 'سیج سوں 'ن ۱
، ،	۳ ۱	آوے انجمن میں	مجلس میں آوے 'ن
			۱ - آوے وہ چمن میں
			ن ۵ -
، ،	۳ ۲	ہوویں	ہوئے 'ن ۴ '۵ '۷
، ،	۴ ۱	دھن	دھاں 'ن ۲ تا ۴
۱۰۶	۵ ۱	یوخط	اس خط '۲ تا ۵ '۷ -
			نوخط 'ن ۱ '۶
، ،	۱ ۱	صنم	سجن 'ن ۴ '۶ '۷
، ،	۳ ۱	شوق کے دو ابرو	شوق چار ابرو 'ن ۱ -

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۶	۱۴۱	۳	۱
سوں			
میں، ن ۲، سیں، ن			
۱، ۳، ۴، ۶، ۷			
عاشق کا، ن ۱ تا ۴	عاشق سوں	۱	۵
ہاتھ کا، ن ۳، ۴	ہاتھ سوں	۲	۵
اے رنگیں بہار گل	اے رنگیں بہار گل	۱	۷
ن ۳، ۴- اے رنگیں بہار	قطرت		
گلشن حسن، ن ۲			
سن یو خبر، ن ۱ سنکر	سن کے کہ ہے	۱	۸
کے، ن ۵			
ہے پیئے شکار، ن ۱	در پیئے شکار	۲	۸
سجن، ن ۱ تا ۷	صنم	۱	۱
درد ایں کا، ن ۱ تا ۷	درد اُس کا	۲	۱
تجہہ زلف، ن ۲، ۵، ۷	تجہہ لطف	۱	۳
لعل لب کے آب نے، ن ۱	لطف کے زلال نے	۲	۳
نور کوں، ن ۱ تا ۷	نور کا	۱	۵*
تجہہ مکہ کی صنم، ن	تجہہ رخسار کی	۱	۲
۲، ۴، ۷			
رات کوں، ن ۱ تا ۷	خواب میں	۱	۵
جان جاتی ہے، ن ۱، ۶	جان جاتا ہے	۱	۸
شغل، ن ۱ تا ۷	مثل	۲	۹
تجہہ خط، ن ۱ تا ۷	اُس خط	۲	۳
۱۴۴			
مجہہ تعجب، ن ۶، ۷	ہے تعجب- یہ کہ	۱	۶+
مجہہ کہ، ن ۲ تا ۵			
اسپند کرے، ن ۱ تا ۷	اسپند ہو	۱	۷

• چوتھا اور پانچواں شعر، ن ۲، ۳ میں نہیں ہیں —

+ ن ۱ میں چھٹا شعر نہیں ہے —

منطقہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۹ ۱۴۴	۷ ۲	جگ منہیں	چنگ مہوں ' ن ۱ تا ۵
۱۱۰ ۱۴۵	۲ ۱	گلستان کا	گلستان مہوں ' ن ۲، ۳
” ”	۳ ۱	تارہ نہیں - جو	تازہ ' ن ۶، ۷ - جو
” ”	” ”	دستے	دستا ' ن ۶، ۷
” ”	۳ ۲	گلشن ہ گکن	ہ باغ لکن ' ن ۲
” ”	” ”	” ”	ہ باغ کہن ' ن ۳
” ”	۴ ۱	میں نکو جا	منہیں مت جا ' ن ۶، ۷
” ”	۵ ۲	وطن بیچ	جو من بیچ ' ن ۲، ۳
۱۱۱ ۱۴۷	۲ ۱	دیکھا جو	جو دیکھا ' ن ۶، ۷
” ”	۲ ۲	اپس سوں	اپس کا ' ن ۶، ۷
” ”	۴ ۲	بجھا تو میری	دے آس میری پاس ' ن ۶، ۷
” ”	” ”	پھاس	” ”
۱۱۳ ۱۴۹	۱ ۱	نہیں یہ خط بہ	نہیں خط گرد لعل
” ”	۱ ۲	خرشید	شوخ مینوش ' ن ۲، ۳
” ”	۲ ۱	ہوا	امید ' ن ۲، ۳
” ”	۲ ۱	ہوا	ہوے ' ۶، ۷
” ”	۳ ۱	ہوا ہے	نہیں گر ' ۲، ۳
” ”	۴ ۱	ترے جلوے سوں	ترے باج اے گل نرگس
” ”	” ”	ہے گل تازہ و تر	چمن میں ' ن ۲، ۳
” ”	۴ ۲	چمن مہوں	فغان ' ن ۲، ۳
” ”	۵ ۱	ہے ہلال ابرو	اے ہلال ابرو ' ن ۲، ۳

\* ن ۲، ۳ مہوں ردیف گل نرگس ہے اور دو غزلہ ہے - ن ۱، ۴

د مہیں یہ فزل نہیں ہے —

† فزل ۱۴۶ کسی قدیم نسخے مہوں نہیں صرف ن ۶، ۷ میں

ہے ' فزل ۱۴۸ کسی نسخے مہوں نہیں ہے —

‡ یہ فزل ن ۱، ۴ میں نہیں ہے - چہتا شعر ن ۶، ۷ میں

نہیں ہے —



صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۳	۱۴۹	۷	۱
سدا ہے گی ولی کوں یاد	ولی کوں یاد تیری	سدا ہے گی ولی کوں یاد	سدا ہے گی ولی کوں یاد
د مبدم ہے	د مبدم ہے	تیری ن ۲، ۳	تیری ن ۲، ۳
۱۱۴	۱۵۰	۳	۲
کوئی آن، ن ۲، ۳، ۴، ۷	یک آن	کوئی آن، ن ۲، ۳، ۴، ۷	کوئی آن، ن ۲، ۳، ۴، ۷
خالی ہو، ن ۲ - میں اس	خاطر سوں	خالی ہو، ن ۲ - میں اس	خالی ہو، ن ۲ - میں اس
سوں، ن ۳	سوں، ن ۳	سوں، ن ۳	سوں، ن ۳
۱۱۵	۱۵۱	۳	۲
شوق سوں ہیں کی می سوں ہے، ن ۲، ۳	شوق سوں ہیں کی می سوں ہے، ن ۲، ۳	شوق سوں ہیں کی می سوں ہے، ن ۲، ۳	شوق سوں ہیں کی می سوں ہے، ن ۲، ۳
مستور (فت نوت)	مستور (فت نوت)	مستور (فت نوت)	مستور (فت نوت)
۱۱۶	۱۵۲	۴	۲
عشق سوں	عشق سوں	عشق سوں	عشق سوں
لیہا ہوں	لیہا ہوں	لیہا ہوں	لیہا ہوں
ن ۳، ۴، ۷ - یا، ن ۵ -	ن ۳، ۴، ۷ - یا، ن ۵ -	ن ۳، ۴، ۷ - یا، ن ۵ -	ن ۳، ۴، ۷ - یا، ن ۵ -
لیہا، ن ۶	لیہا، ن ۶	لیہا، ن ۶	لیہا، ن ۶
کب عزیز ہے	کب عزیز ہے	کب عزیز ہے	کب عزیز ہے
ن ۱ تا ۷	ن ۱ تا ۷	ن ۱ تا ۷	ن ۱ تا ۷
۱۱۷	۱۵۳	۳	۲
تجہ بن اک پل	تجہ بن اک پل	تجہ بن اک پل	تجہ بن اک پل
نہیں مجھے آرام	نہیں مجھے آرام	نہیں مجھے آرام	نہیں مجھے آرام
دل کوں، ن ۴، ۷	دل کوں، ن ۴، ۷	دل کوں، ن ۴، ۷	دل کوں، ن ۴، ۷
شوق، ن ۶	شوق، ن ۶	شوق، ن ۶	شوق، ن ۶
کاسہ، ن ۶ (قدیم املا)	کاسہ، ن ۶ (قدیم املا)	کاسہ، ن ۶ (قدیم املا)	کاسہ، ن ۶ (قدیم املا)
۱۱۸	۱۵۴	۴	۲
شمسار، ن ۱ تا ۷	شمسار، ن ۱ تا ۷	شمسار، ن ۱ تا ۷	شمسار، ن ۱ تا ۷

\* ن ۲، ۳ میں فت نوت والا شعر ہے - اور ن ۶، ۷ میں متن والا ہے -

+ تیسرا شعر ن ۱، ۵ میں اور چھٹا شعر ن ۱، ۳، ۵ میں نہیں ہے -

† یہ غزل صرف ن ۶، ۷ میں ہے ساتواں شعر کسی نسخے میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۶	۱۵۲	۵	۱	لہل تار
۲	۵	۲	نہجہ زلف کی	دین تار، ن ۲
۱	۵	۷	جو یاد	چوتجہ زلف کی یاد، ن
۲	۶	۲	جگ کے شغل ہیں چا کہی	۱ تا ۵، ۷
۱	۶	۲	شغل ہے، ن ۱ - چاک شغل	
۱	۶	۲	ہے (؟) ن ۲ - شغل خاک	
۱	۶	۲	ہے، ن ۳ - خاک شغل ہے	
۱	۶	۲	ن ۶ -	
۱	۷	۱	حال کوں	حال یہ، ن ۱ تا ۷
۱	۱	۱	جال	حال، ن ۱ تا ۶
۱	۲	۲	ہے یو	یو، ن ۱ تا ۳
۱	۳	۱	جگ ملیں	جگ مہن نت، ن ۵
۲	۳	۲	رکھے ہے	آتی ہے، ن ۱ تا ۷
۲	۳	۲	باغ میدش	باغ عشق، ن ۲، ۴
۱	۴	۱	دل سے	دل سوں، ن ۱ تا ۷
۱	۴	۱	اہل سخن	اہل ہوس، ن ۱ تا ۷
۲	۴	۲	بجہ نہیں	بوجہ نہیں، ن ۱ تا ۷
۱	۵	۱	مت کرو	مت کہو، ن ۲ تا ۷
۱	۲	۱	کا، ہوا صدم	کہوں نہ ہوئی سخن، ن ۲، ۳
۲	۲	۲	ہے سرمہ میوہی	جوں سرمہ مجہہ انکھیاں
۲	۲	۲	آنکھوں میں تھرا میں تھرا ہے، ن ۲، ۳	
۲	۲	۲	غبار خط	بہار خط، ن ۲

\* چوتھا شعر ن ۲، تا ۴ مہن نہیں ہے —

+ یہ غزل صرف ن ۲، ۳ مہن ہے —

لفظ متن	شعر مصرع	صفحه	غزل
نے - شوخ ' ن ۲ ، ۳	کوں - موج	۱	۳ ۱۵۵ ۱۱۸
نو بہار ' ن ۲	مشکبار	۲	۴ ، ،
( وائی ) پیا کے دولت	( مصرعۂ اولیٰ )	۱	۵ ، ،
بوس و گذار سوں ن ۲ ، ۳			
نبی مصطفیٰ ' ن ۴	محمد مصطفیٰ	۲	۱ * ۱۵۶ ۱۱۹
امید کے گلشن پر ' ن ۴	امید گلشن پر	۲	۲ ، ،
یو قتل ' ن ۴	اس قتل	۲	۳ ، ،
"کہ اپنے حفظ میں رکھنا	( پورا مصرعہ )	۲	۱ + ۱۵۷ ، ،
ہمیشہ مجھ کو یا حافظ "			
ن ۲ ، ۳ یہی صحیح ہے			
مشکل مرا ' ن ۲	مشکل مری	۱	۲ ، ،
میں دم بدم کہتا ہوں	کہتا ہوں میں	۲	۲ ، ،
ن ۲ ، ۳ ( صحیح )	ہر آن		
ولی پھر کر کہتا ہے	ولی بس اعتقاد	۱	۲ ، ،
صاف سوں کہتا	صاف سوں کہتا		
ن ۲ ، ۳	ہے یہ		
محفوظ رکھنا ' ن ۲	رکھنا ہمیشہ	۲	، ، ، ،
جب سیتی دیکھا ' ن	جب سوں دیکھا ہے	، ،	۱۵۸ ۱۲۰
۷ ، ۶	( فت نہوت )		
صبح ن ۱ تا ۷	سحر	۲	۳ § ۱۵۹ ۱۲۱

\* یہ غزل صرف ن ۶ ، ۷ میں ہے ن ۴ میں صرف اول تہن

شعر ہیں —

+ یہ غزل صرف ن ۲ ، ۳ میں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۶ ، ۷ میں ہے —

§ یہ غزل صرف ن ۱ میں ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۱ ۱۶۰ ۱ ۲	نور دو	دونوں، ن ۱
،، ،، ۲ ۱	نور جہاں	نور العیاں، ن ۱
،، ،، ۳ ۱	میں غمیں آگ	میں ماک، غم میں ہیں
،، ،، ۳ ۲	سرو پا لگیں	سرو پاؤں لگ، ن ۱
،، ،، ۳ ۲	سنا یہ	سنے یو، ن ۱
،، ،، ۵ ۱	دیں گے	ویسے، ن ۱
۱۲۲ ،، ،، ۶ ۱	سرو پہ لیا	سب پہ ہوا، ن ۱
،، ،، ۷ ۲	آئی کہاں سوں	کہاں سے آئی یو خزاں، خزاں
،، ،، ۸ ۱	دین کے خالص	دیں کا ہے خالص، ن ۱
،، ،، ۸ ۱	غم کے بتے کے اوپر	غم کی کسوٹی اوپر، ن ۱
۱۲۳ ۱۶۱ ۱ ۱	جو نظر	جوں نظر، ن ۲، ۳، ۵، ۶- جب، ن ۳، ۷
،، ،، ۳ ۱	لب، کوں	مکھ، ن ۳- کا، ن ۱
،، ،، ۳ ۲	یک نظر گر تو	تک نظر گر توں، ن ۳- تو نظر، تک جو، ن ۲، ۳
،، ،، ۳ ۲	گر تو، شکر طرف	کوں شکر برطرف، ن ۵
،، ،، ۴ ۲	تجہہ حسن کا	مجہہ عشق کا، ن ۱ تا ۷، ۸
،، ،، ۵ ۱	مال کی آرزو	آرزو مال کی، ن ۴، ۶
،، ،، ۵ ۲	خدا ہیں	خدا دوست، ن ۱ تا ۸
،، ،، ۱۶۲ ۱ ۱	ہوا، ہوں مو سوں- ایتنا، ن ۳ تا ۷، پیا، ن ۱	۲ - ہوا ہوں، ن ۱ تا ۷
،، ،، ۱ ۱	گل کر	گل گل، ن ۲
،، ،، ۲ ۲	(ربیع) اور	ہو، ن ۳، ۴- و، ن ۱، ۵ تا ۷
،، ،، ۳ ۱	کوں عاشق سوں-	سوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ - عاشق کوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۳	۱۴۲	۳	۱
کیوں کہ دیوں نسبت،	کیوں کروں		
ن ۱ تا ۷			
، ،	، ،	۳	۲
چوں در کثیف	چوں در کثیف		
و لطیف، ن ۱ تا ۷	اور لطیف		
، ،	، ،	۴	۲
مجھے یہی، ن ۱ تا ۷	یہی مجھے		
جو کئی کہ، ن ۱	جو کوئی		
۱۲۴	، ،	۵	۲
وزاں، ن ۱، ۲ - وضائے	وضع		
ن ۳، ۴، وزن، ن ۶			
(قدیم املا)			
، ،	، ،	۲*	۱
خط شعاع کوں، ن ۶، ۷	خط شعاعی		
لکھے، ن ۱، ۵ - لکھوں،	لکھیں		
ن ۳، ۴			
، ،	، ،	۳	۱
لطیفہ، ن ۱ تا ۴	لطیف		
۱۲۵	۱۴۱	۱	۱
بھواں نہری کماں - جو تجھے بھوں کی کماں،	بھواں نہری کماں		
ن ۲			
، ،	، ،	۱	۲
نشان، ن ۲ - زبان، ن ۶، ۷	بسان		
بہار آرا بباغ جاں - بہار آراے باغ جاں، ن ۲	بہار آرا بباغ جاں		
، ،	، ،	۳	۱
جام دل میں بسکہ جام پر ہے باغ میں رسوا،	جام دل میں		
ن ۶، ۷	دکھتے ہیں		
دل پر، ن ۲	دل میں		

\* ن ۳ میں مطلع کا مصرعہ ثانیہ اولیٰ اور اولیٰ ثانیہ ہے۔

† یہ غزل، ن ۲، ۶، ۷ میں ہے اور ن ۲ میں مقطع یہ ہے :

تصور دل میں کرتے ہیں درس اُس رشک جلالت کا

برنگ گلستاں آکر ولی یو سب بہارستان ہوئے عاشق

دوسرا مصرع غلط ہے غالباً یوں ہو :

برنگ گل ولی آکر بہارستان ہوئے عاشق

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۵	۱۶۴	۴	۱
نکاح شوق سرکش	نکاح شوق سرکش	ن ۲	۷
توں روشن	توں روشن	۷	۲
لہا ہے گھیر کر تجھے	لہا ہے گھیر کر تجھے	نہیں	یو لالہ صحر ا دریا
ابر غم نے ہر طرف	ابر غم نے ہر طرف	لہو کا بھرا ہے	ن ۲
سمی			
تجھے بن زمین اپنی	تجھے بن زمین اپنی	غم ملیں آنکھیاں	ن ۲
۱۲۷	۱۶۶*	۳	۱
لا یا ہے	لا تا ہے	۷	۲
سی ہے پلک	ہے ہر پلک	ن ۷	۲
کسے ہے	ہے کس کوں	ن ۶	۷
اے صنم ترے رخ	اے سجن ترے مکہ کی		
کی ہے وہ چمک	دیکھ چمک	ن ۳	۴
ہے مدام شمس فلک	ہیں مدام شمس و فلک		
۱۲۸	۱۶۷	۱	۱
چناب حق	جمال حق	ن ۳	۴
فلک کے	فلک کے	ن ۳	۴
اُس دھن	تجھے دھن	ن ۳	۴
عالیوں کوں	عالیاں کے	ن ۳	۴
تیرے لب کا	لب ترے کا	ن ۳	۴
بھلاؤں	بھلاؤں	ن ۳	۴
وہ آیا	پیو آیا	ن ۳	۴
نقش سب ما سوا	ہو گیا سب وجود میرا حک		
کے ہو گئے حک	ن ۳	۴	

\* غزل ۱۶۵ کسی نسخے میں نہیں ہے اور غزل ۱۶۶ ن ۶ ۷

میں ہے - دوسرا مطلع ان میں بھی نہیں ہے -

† صرف ن ۳ ۴ میں یہ غزل ہے -

صفحہ غزل - شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۹ ۱۹۸ ۲ ۱	جب سوں، تب	تب سوں، ن ا تا ۷ -
،	ستی	جب سستی، ن ا تا ۷
،، ۵ ۱	کہا ہے	دیا ہے، ن ۳، ۴
،، ۷ ۲	تھرا - مثال	تھری، ن ۱، ۴ - جمال، ن ۵، ۶
،، ۹ ۲	سر سوں - تال	دل سوں، ن ۲ - ڈال، ن ۱
۱۳۰ ۱۲ ۱	دیتی ہے پیچ	نہیں پیچ ہے، ن ۲،
،، ۱۳ ۱	مہرا	تیرا، ن ۵، ۷
،، ۱۹۹ ۱ ۲	دکھلا کے اپنے قد	دکھلا اپس کے قد، ن
		ا تا ۷
،، ۲ ۱	یاد میں	یاد سوں، ن ا تا ۷، ۸
،، ۳ ۱	مرے یہ	ہسن یہ، ن ا تا ۷، ۸
،، ۳ ۲	لازوال،	بے زوال، ن ا تا ۷
،، ۴ ۲	رخ پہ	رخ کوں، ن ا تا ۵
،، ۴ ۲	ہرنگ خال	بجائے خال، ن ۵، مثال
		خال، ن ۷
۱۳۱ ۷ ۱	جہان میں	جہاں ملیں، ن ۳ تا ۶
،، ۷ ۲	جمال	بہار، ن ۲ تا ۷،
،، ۸ ۲	مستحال	و یال، ن ا تا ۷
،، ۹ ۲	گوبند لال	گوبہر لال، ن ا تا ۵ کہ
		پہر زال، ن ۶ (۹)
،، ۱۷۰ ۱ ۱	خوش قدان	خوش قدی، ن ۱، ۳،
		۴، ۶،
،، ۱ ۱	(دیف غزل)	گوبہر، کبیر، گوبہر،
	گوبند لال	(گوبہر، ن ۳) ن ا تا ۴،
		۵، ۶، لعل، ن ۱، ۵،
		۶، (ہر شعر میں)

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۱	۱۷۰	۳	۱
ہوں تو	ہوئیں	ن	ا تا ۵
ہوویں	ن	۶	
جمال	ن	۵	۸
زلف	ن	۵	۸
جیو کا ہوا	ن	۶	۷
ہے مرغ دل	ن	۲	تا ۴
یوں نہ کر	ن	۱	۴
۷	۶	۷	۶
یو نہ کر	ن	۲	۳
شر میں نہیں ہے فرق	ن	۲	
میں ہے	ن	۲	
کوں آئے ہیں	ن	۳	
استقبال	ن	۲	تا ۴
۷	۶	۷	۶
کوں آئے ہیں یو	ن	۱	
استقبال	ن	۳	۴
اٹے	ن	۲	
یو	ن	۲	۵
اے	ن	۱	تا ۴
انجھ	ن	۵	
یو ہے	ن	۷	
ہے خال	ن	۳	۵
۷	۶	۷	۶
کرتا ہے	ن	۱	۳
شوق سوں اس کے	ن	۲	
۱	تا ۷		
سو یو	ن	۱	تا ۷
کھالے	ن	۱	۲
۷	۶	۷	۶
گھالے	ن	۴	





لفظ نسج	لفظ متین	صفحہ	فزل	شعر مصرع
حذر ' ن ۲ - حال ' ن ۲	ضرر - آہ	۱۳۶	۱۷۸	۱ ۲
شوق سوں ' ن ۱ تا ۳	شوق میں	۱ ۶	، ،	، ،
ہے دل میں بلباں کے	ہے بلباں کے دل	۲	، ، ،	، ، ،
بو کی مے ' ن ۱ تا ۳	بوے مے	۲ ۷	، ،	، ،
تلوار ' ن ۲، ۵، ۷	تروار	۱ ۴	* ۱۷۹	۱۳۷
سو ' ن ۲ تا ۴، ۶	سب	۲ ۳	۱۸۱	۱۳۸
کارناں یو ' ن ۱ - کارنا	کا چترنا	۲ ۴	، ،	، ،
سو ' ن ۲ - کارنا				
سو ' ن ۴، ۵ - کارنا				
ن ۶ - ( کارنا ) -				
کانبانا ' ن ۷ -				
اٹکل ' ن ۱ - اڈکل ' ن ۵، ۷	اشکل	۲ ۴	، ،	، ،
مشکل ' ن ۲ تا ۴				
درگ ' ن ۱ تا ۷	دھنگ	۱ ۵	، ،	، ،
دیکھیں ' ن ۱ - کے	دیکھے - کا ہو	۱ ۵	، ،	، ،
ہوئیں ' ن ۱ ہوئی ' ن ۲				
لیکن ' ن ۲، ۵، ۷	ہے اما	۱ ۶	، ،	، ،

\* فزل ۱۸۰ کسی نسخے میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۳۸	۱۸۱	۲	انحل
			لاحل ، ن ا ، ۶ ، ۷
			بے حل ن ۵ ، ا (حش)
		۷	چوندر ، چوندھر ن
		۱	تا ۷
		۲	خط کا کاجل
		۸	خط کا کاجل ، ن ا ، ۵
			۶ - آج کاجل ن ۷
		۲	غم تھ ، ھ ، ن ۳ ، ۴
		۲	چھوڑے تو
۱۳۹	۱۸۲ *	۳	چھوڑے تو ، ن ا ، ۶
		۲	میں پہنچا ھ
		۵	سے بے جا ھ ، ن ا ، ۴
		۷	جلوۂ بد مست ، ن ا
		۱	جلوۂ مست
			تا ۷
		۸	دام عشاق
		۱	اے دام عشاق ، ن ا ، ۵
			مشتاق ن ا (حش)
		۱	ولی تیری گلی کوں
		۹	(ولی) یوں دیکھ بولیا
			نچھہ گلی کوں ،
			ن ۲ ، ۴
		۲	جیو مرا لے نہ لے
		۱۸۳	جیو مرا ھت (ھاٹھ)
			لے نہ لے ، ن ا ، ۷
		۲	دوسرے کی جا
۱۴۰		۲	دوسرے کی جاکر غزل ،
			ن ۲ تا ۵
		۳	وہم آپس دل میں رکھ کے وہم دل میں
		۱	رکھ
			ن ا ، ۳ ، ۴ - رکھ نہ ، ن
			۷ - رکھ ، ن ۵ ،

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ انس
۱۴۰	۱۸۳	۴	۱
ظلم سے دل	ظلم ستی، ن ۲ تا ۴		
۵	۱	۱	۱
رسم وفا	مہر وفا، ن ۲، ۳		
۵	۱	۱	۱
رسم وفا ہاتھ	ہاتھ سوں اپنے وفا،		
سوں	ن ۴، ۷		
۵	۲	۲	۲
غیر سوں	کس سوں اے، ن ۱ تا ۷		
۱	۱۸۴	۱	۱
ہے قوت، کھانا ہوں	مجھ قوت ہے کھانا،		
ن ۳ تا ۵ - کھایا،	ن ۲		
محبت	محبت، ن ۱		
۲	۱	۲	۲
راحت	الفت، ن ۵		
۲	۱	۲	۲
امکان کے	امکان کے آ، ن ۵		
۳	۱	۳	۳
دیکھے	دیکھا، ن ۳، ۴، ۷		
۲	۴	۲	۲
مجنوں ہیں	مجلوں ہے، ن ۱، ۵		
۲	۲	۲	۲
قم ہے قم (غ)	قم ہے قم، ن ۲ (صحیح)		
۳	۱	۳	۳
دل پہ ہے نوبت	دل کوں تجھ باج ہے		
پریشانی	پریشانی، ن ۲		
۳	۲	۳	۳
نہیں میرا دویم ہے	نہیں میرے دویم ہیں، ن ۲		
۴	۲	۴	۴
جسکوں دیکھو سو جسکے دیکھے سوں، ن ۲			
۱	۱	۱	۱
دل کوں لے	دل لے جا، ن ۲ تا ۴، ۷		
۳	۱	۳	۳
ہے بہت	ہے نہت، ن ۳ - بہت ہے،		
ن ۴، ۷			
۳	۱	۳	۳
اُس رخ پر	تجھ مکھ پر، ن ۲ تا ۴، ۷		
۳	۲	۳	۳
اُس چہرہ	تجھ چہرہ، ن ۲ تا ۴، ۷		
۲	۲	۲	۲
دوروں کا	دورے کا، ن ۱ تا ۷		

\* صرف ن ۲ میں یہ غزل ہے -

+ ن ۱، ۵، ۶، ۷ میں یہ غزل نہیں ہے -

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۳ ۱۸۷ ۳ ۱	کہہ سکیے	کر بھیگی، ن ۵
،، ،، ۵ ۲	رخسار و لب	رخسار لب، ن ۲ تا ۴
،، ۱۸۸ ۳ ۱	داستان عشق	داستان برہ منہیں مجھہ،
	ہمیں	ن ۲ تا ۴
۱۴۴ ،، ۷ ۱	بخمت سیماہوں	بخمت سیماہی، ن ۳ و ۴
،، ۱۸۹ ۳ ۱	کرنے کوں	کرنے مہں، ن ۱ تا ۵، ۷۔
		کرتے مہں، ن ۶
،، ،، ۵ ۱	منم کی	سجھن کی، ن ۱، ۳، ۴،
		۶، ۷
،، ۱۹۰ ۱ ۱	ہجراں	ہجرت، ن ۱ تا ۷
،، ،، ۱ ۲	اے صبح رو نہ	مجھہ سین نکو کرو کم،
	کر کم	ن ۲
۱۴۵ ،، ۲ ۲	تایک پلک	تا ایک پل، ن ۱ - تایک
		گھڑی، ن ۲ تا ۴
،، ،، ۲ ۲	آوے تجھہ پاس	تجھہ کن آوے گا، ن ۳، ۴
،، ،، ۳ ۱	تہری بھواں کو	تجھہ بھوں کوں جب
	جب سوں دیکھا	سوں دیکھا تجھہ پاس،
	ہے	ن ۱ تا ۷
،، ،، ۵ ۲	کے چہ مہں	کے شرموں، ن ۱ تا ۵، ۷
		کے چہ مہں، ن ۶
،، ۱۹۱ ۲ ۲	سہو	شوق، ن ۲ تا ۴
،، ،، ۳ ۲	عاشقاں پر	عاشقاں کوں، ن ۱، ۴ تا ۷
،، ،، ۴ ۱	جگ مہں	ہر گز، ن ۳، ۴
،، ،، ۴ ۲	زلف نے	زلف سوں، ن ۳، ۴، ۶
		(ن ۴ مہں نسخہ مندرجہ)
		(فت نوٹ)

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ	متن	لفظ	نسخ
۱۴۶	۱۹۱	۶	۱	نظر	میں جب	ہوا پیدا وہ گلوں	جب سوں
				ستی	آیا وہ گلوں	جگ میں	ن ۱ تا ۷
۱۹۲ *	۱	۲		حکام		احکام	ن ۱، ۵، ۷
۱۹۳	۱	۲		کئی	کدھی	کٹھیں	کدھیں (ہر جگہ)
						سب نسخوں میں)	
۱۹۴	۱	۴		آپ	بھی	آپ نے	ن ۱، ۵ - آپ ہی
						ن ۷	
۱۹۵	۶	۱		خفتگر	وں ہے	خفتگر	ستی، ن ۱، ۵
۱۹۶	۷	۲		چھتا	لے کر چکیا	لیکر چوکھا	کھا ہے دام دام
				دام	دام		ن ۱، ۷ (صحیح)
۱۹۷	۱۹۳	۳	۱	نا	کر سکے	کر نا سکے	ن ۱ تا ۵
		۳	۲	مڑاں		شانہ	ن ۱
		۴	۱	اُس	نے	انشا	ن ۱، اُن نے
						ن ۳ تا ۷	
۱۹۸	۵	۱		دریائے	جنوں	میں دریائے	خوں، ن ۵ تا ۷
۱۹۹	۵	۲		کشتی	کا	کشتی	کوں، ن ۱، ۶، ۷
۲۰۰	۶	۲		لباں	- سوں - ہر	بہواں	ن ۲ - دھن ن ۳ -
						میں، ن ۷ -	مجھے، ن ۵
۲۰۱	۶	۲		رشد		رنگ	ن ۲، ۳، ۵
۲۰۲	۷	۱		کی	تیغ	کے تیز	ن ۱
۲۰۳	۷	۱		شہر	فلک	شہر	ن ۳، تیز فلک
						ن ۱، ۲، ۵	

\* یہ فزل مرتب صاحب کو صرف ایک دیوان میں ملی، مگر انجمن کے ن ۳۲ کے سوا سب نسخوں میں موجود ہے۔ اور (چھتا) ساتویں شعر میں سمجھ میں نہ آیا، ن ۱ کا نسخہ صحیح ہے جو ہم نے دیا ہے۔



صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۰	۱۹۷	۳	۱
		دے دیں	دے مجھے ، ن ۲ تا ۴ -
			دے ہے ، ن ۵ ، ۷
، ،	، ،	۵	۲
		جی سوں	جیو سوں ، ن ۱ ، ۵ تا ۷
			دل سوں ، ن ۲ تا ۴
، ،	، ،	۶	۱
		مختصر	مختصر ، ن ۱ ، ۴ ، ۵
، ،	، ،	۶	۲
		جی کو	جیو سوں ، ن ۱ تا ۷
، ،	، ،	۷	۱
		میں عشق سوں	تجربہ عشق ، ن ۳ - میں
			ن ۱ ، ۵
۱۵۱	، ،	۱۰	۱
		کعبے کوں مدعا	کعبے کے مدعا کوں ،
		کے	ن ۱
، ،	، ،	۲	۱
		امیدوار - ۲	امیدوار اچھو ، ن ۸ -
			اچھے ، ن ۱ تا ۷
، ،	، ،	۳	۲
		سفید	سپید ، ن ۳ ، ۴
، ،	، ،	۴	۱
		اپس کے حق کوں -	اپے ، ن ۱ - اسکوں ، ن
		نچنٹا	۴ ، ۲ - نچنٹا ہو ، ن ۱ تا ۵
، ،	، ،	۵	۲
		جس کے سب -	جس نزدیک ہیں ، ن
		ہیں	۱ ، ۳ ، ۵ - ہے ، ن ۲ ، ۴
			۷ ، ۶
، ،	، ،	۲	۲
		تپیں	جلیں ، ن ۸ - تیو نہیں ،
			ن ۱ - ہوی ، ن ۲ - ہویں ،
			ن ۷

\* چھٹا اور آٹھواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

+ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲ میں صرف مطلع اور  
دوسرا شعر ہے - اور قافیہ نون جمع کے ساتھ چلیں ، تلمیں  
وغیرہ ، ن ۴ ، ۵ میں دوسرا شعر نہیں ہے - تیسرا شعر ن ۵  
میں نہیں ہے —



صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱
		پھرتا ہوں	پھرتیاں ہیں ' ن ۱ ' ۵
			پھرتی ہیں ' ن ۴ - پھرتا
			ہے ' ن ۶ ' ۷
			ہے ' ن ۱ ' ۵
		ہیں -	ہوئے ' ن ۱ ' ۴ - ۵ - ہویں
		ہو تو	تو ' ن ۶ ' ہوں تو ' ن ۷
			عجب ہی نہیں ' ن ۶
		اچرچ نہیں	کہ اُسکوں ' ن ۱ تا ۷
		کہ اُن کو	بسے ' ن ۴ ' ۵ خواہاں
		اُتی خواہاں ہیں	تھے ' ن ۵ ' ہے ' ن
			۴ ' ۱
		رکھتی - ہیں	رکھتیاں ' ن ۱ ' ۴ -
			تھیں ' ن ۵
		آہ مرے دل میں	شمع ' ن ۵ ' ۶ - دل
			میں مرے آہ ' ن ۲ تا ۴
		مثل - ہیں	بسان ' ن ۵ - ہے ' ن ۱
		وہی یہ دل کی -	وہی کے دل کی ' ن
		کرتے	۱ تا ۷ - کروں ' ن ۱ تا ۷
		ہوا ہے	ہوئی ہے ' ن ۲ - ہوے
			ہیں ' ن ۳
		بچن	سختن ' ن ۱ ' ۳ تا ۵ ' ۷
		بند نہیں	بندی میں ' ن ۳ ' ۴
		کبھو نہ رہے	کی بونہ رہی (یا) اہے
			ن ۱ - کی دارد ہے ' ن ۷ -
			کا کھونکہ رہے ' ن ۲ ' ۵ -
			کبھوں نہ رہے ' ن ۳ ' ۴ ' ۶ -

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسج
۱۵۴ ۲۰۱ ۱۲ ۲	گر ملے	جب ملے ' ن ۱ تا ۵۔
		جو ملے ' ن ۱ حاشیہ
۲۰۲ * ۲ ۲ ۱	یہ ہیں غالب ترے ہیں ترے ہاتھ پر یو،	یہ
		ن ۵
۲ ۲ ۲ ۲	پھر - نہ کر	بلد، ن ۱ قا ۴، ۶۔
		نکو، ن ۱ ۴
۴ ۱	فہ وعدہ صبح کا کر صبح پہ وعدہ نہ کر آج	مبکوں آج
		مبکوں، ن ۱ تا ۷
۵ ۱	اپس کے مکھ	اپس نگہ، ن ۳، ۴
۵ ۲	کے اشارے	کی اشارت، ن ۲، ۵
۶ ۱	فیض اثر	فیض اثر، ن ۱، ۳ تا ۵
		فیض ہوا، ن ۲
۶ ۲	جگ میں	جگ کے، ن ۱ قا ۴، ۶، ۷
۷ ۱	تو اُس کو مہر	تو اس پہ مہر، ن ۱ قا ۴، ۶
		اسے مہر، ن ۵
۳ ۲ ۳ ۳ ۱۵۵	ہے تیرا	ترا ہے، ن ۱، ۳ تا ۵
		کیا ہے، ن ۳، ۴
۲ ۱ ۲۰۴	مغز پروانہ	سوز پروانہ، ن ۷
۶ ۱ ۱۵۶	جل	گل، ن ۱ تا ۷
۷ ۱	کرتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۷
۲ ۱ ۲۰۵	آئیے میں	آرسی میں، ن ۲

\* ن ۱، ۳، ۴ میں ردیف سخن ہے مگر صحیح نہیں —

+ تیسرا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

△ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ ناسخ
۱۵۶ ۵۰۲ ۴ ۲	میرے انچھو کی	انجھواں کی میرے
ن ۱ ۲		
۱۵۷ ۲۰۷ ۱ ۲	آکے روانی	آب روانی ن ۲ ۴ ۵
ناز سوں آوے	ناز دکھاوے	ناز میں آوے ن ۵
پیچھے	پیچھل	ن ۱ ۵ کے بیچ
ن ۲		
اوت میں پردے	اوتھہ	ن ۱ ۲ - مکھ
کی	سے اتھا پردہ	ن ۴
دکھاوے	چھپا دے	ن ۲
لولی فلک	چپ ہوں فلکی	ن ۵
بجاوے	نچاوے	ن ۱ ۲ ۴
	لیٹجاوے	ن ۵
جی جان لیا	جی تان لیا	ن ۱ ۴ ۶
گزر جاویں	نکیں	ن ۶ لکیں سارے
	ن ۸ بکیں سارے	
	ن ۱ لکے پیادی	ن ۲
	تاء	
۱۵۸ ۷ ۲	ولی کو گریک	ولی بد کوں گر جام
جام	ن ۲ قا ۴ - ولی کوں آگر	
	جام	ن ۵ ۶

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۸ ۲۰۸ *	۱ ۲	نہیں پہنچتی (یونچتی) ن ۱
		نہیں ن ۲ تا ۶ - پہنچتی
		ہے ن ۵
سرور عیاں	۱ ۴	سرور دعا ن ۲ ، ۴ ، ۷
رسوا کیا	۲ ۴	کیا رسوا ن ۱ تا ۶
پری روہ	۱ ۵	پریروے ن ۱ ، ۵
گلرنگ کا	۱ ۷	گلرنگ کے ن ۱ ، ۵ ، ۶
جامہ زیبوں	۱ ۷	جامہ زیبوں ن ۲ ، ۵
آں-اگر	۱ ۸	جاؤں ن ۲ تا ۴ -
		جدھاں ن ۶
چقماق	۲ ۳	چقماق (؟) ن ۴ ،
دکھا سر	۱ ۴	دکھوں سر ن ۱ - دکھے
		سر ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷
حفا	۲ ۴	حفا ن ۲ تا ۴
بات مت کر	۱ ۵	سر کی دے مت ن ۱ -
		سرمت کہہ ن ۲ - سرکھے
		مت ن ۳ ، ۵ ، سرکش
		مت ن ۴
کیہو	۲ ۲	کیہوں ن ۱ ، ۶ - کدھیں
		ن ۳ ، ۴ کہیں - ن ۵

\* اس غزل پر ن ۷ میں یہ نوت لکھا ہے اور قابل توجہ ہے :

اسی غزل (کی نسبت) کو طبقات الشعرا (مولفہ منشی قدرت اللہ صدیقی مراد آبادی سنہ ۱۱۸۸ھ) میں حضرت شاہ گلشن کی طرف منسوب کیا ہے - جسکو حضرت نے خود (بطور) تہریراً ولی گجراتی کو مرحمت فرمائی تھی اور اسی پر ولی کے دیکھتے کی بنیاد ہے

صفحہ فزل شعر مصرع لفظ متن لفظ نسخ

نہ کوئی، ن ۱	۱۵۹	۲۱۰	۴	۱	نہیں
نکو، ن ۳ تا ۷					
طیب کون، ن ۲ تا ۶	طیب سوں	۴	۱	،،	،،
رات دیس، ن ۱ تا ۶	رات دن مجھے اپنے	۵	۲	،،	،،
مجھے مجھے، ن ۱ تا ۳					
مجھے میرے، ن ۲					
اُسے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷	تجھ	۲	۱	۲۱۱	۱۶۰
ایک وقت نظر، ن ۱-	دلت کی نظر	۲	۱	،،	،،
رغبت کی نظر، ن ۳، ۴					
جاری ہیں، ن ۱	جائے ہوں	۴	۲	،،	،،
سوں، ن ۲	ہیں مغز- نمط- یوں- ھے مغز، ن ۱- نسن، ن ۲	۶	۲	،،	،،
لے کے گئے گئے، ن ۱، ۲	لے گئے کو تنگ	۶	۲	،،	،،
گئے گئے لیکے، ن ۷					
کیا مول لیا کوئی کہے	(پورا مصرعہ):	۶	۲	،،	،،
ایک شکر سوں، ن ۵-					
گویا یو لبان کوئی کیے					
لب کی شکر سوں، ن ۶					
سکر، ن ۱	سفر	۳	۲	۲۱۲	،،
تجھے، ن ۱ تا ۷	مجھے	۴	۱	،،	۱۶۱
کماں ھے، ن ۱+	ھے دل چسپ	۵	۱	،،	،،
اُسی پر، ن ۳ تا ۵	اُس اوپر	۲	۱	۲۱۳	،،

\* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ھے۔

† اُس لفظ پر، ن ۱ میں یہ حاشیہ ھے:- یعنی خوش آمد اے پسند

آمد- یہ مقطع ن ۲ تا ۴ میں نہیں ھے- ن ۱ کا لفظ مرجع ھے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصراع	لفظ	معنی	لفظ	نسخ
۱۹۱	۲۱۳	۳	۱	پلک	ہاتھ لے	یو	نگہ، ن ۱ - سوں ترا یو، ن ۱
							۶ - سوں یو ترا، ن ۲ تا ۵
		۴	۱	یک	پل		یک تل، ن ۱ تا ۳
		۵	۱	میلری			تھری، ن ۵
		۵	۲	تب	شعر مرا		یو، ن ۱ ۵ تا ۷ - تو، ن ۲
							۴ - شعر ترا، ن ۵
۱۹۲	۲۱۴	۴	۱	جب	سوں		تب سوں، ن ۳ ۴
		۵	۱	جو	تھیرے		ہے جو اس، ن ۳ ۴
		۵	۲	تعبیر			قائید، ن ۱ تا ۴ ۶ ۷
	۲۱۵	۱	۱	نور	چشم		شوخی چشم، ن ۲ ۵
		۱	۲	اُس	پر		تس پر، ن ۵
		۳	۲	باندھا	ہے - دل		باندھے ہیں، ن ۳ تا ۷
							جہو، ن ۳ ۴
		۴	۲	عاشق	- لپک		عالم، ن ۵ - کٹک، ن ۱
							۳ تا ۶ - لٹک، ن ۷ ۸
۱۹۳	۲۱۶	۲	۱	کی	قلم لے	کر	کی قلم اوپر، ن ۱ ۶ -
							کے ورق اوپر، ن ۲ تا ۴ ۷
							کا قلم لے کر، ن ۵
		۲	۲	خون	آہو		چشم آہو، ن ۲ تا ۴
		۳	۲	لے	پیا		لے گیا، ن ۱
		۴	۱	سخن	اوپر		سخن گو پر، ن ۱
		۵	۱	کھا	تعجب ہے		کر تعجب نہیں، ن ۲
							یو عجب کھا ہے، ن ۵
							گیا عجب ہے گا، ن ۶

\* ن ۲ میں یہ غزل نہیں ہے۔

+ چوتھا، پانچواں شعر، ن ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۱۶۳ ۲۱۹ * ۵ ۲	دوانے کا	دوانے نے، ن ۱، ۳، ۷ -
دوانے کوں، ن ۵		
تیرے، ن ۲ تا ۴	میرے	
۱۶۴ ۲۱۸ ۲ ۲	میری جانب	قروی جانب، ن ۱، ۳، ۴
جاناں، ن ۱، ۵ - ناداں،	اے دانا	
ن ۲ تا ۴		
۱ ۴	ہے سہر-باغ جوانی، ہرے، ن ۱ - ملک	
جوانی، ن ۱ تا ۷		
۱۶۹ + ۲ ۲	ہر چیز کی	ہر چیز کا، ن ۲ تا ۵
۱۶۵	معنی میں	معنی کوں، ن ۲ تا ۴
۲ ۵	لہنا	لہتا، ن ۲ تا ۷
۲۲۰ ۱ ۱	جالا-	جالیا، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
جل، ن ۵ - جلیا، ن ۷		
۱ ۱	طبع	شع، ن ۳، ۴
۱ ۲	تو یہ	تو یو، ن ۳، ۴
۱ ۴	لب ہوں	لب ہے، ن ۲ تا ۶
۲ ۴	بہرہ مند	بہرہ یاب، ن ۲، ۴ - بہرہ ور،
ن ۵		
۲ ۴	مجبوں	آ مجبوں، ن ۱
۱ ۵	اچھوں	دھوں، ن ۵، ۸
۱ ۲ ۲۲۱ ۱۶۶	پر خون کوں	پر خون کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵
میں		

• غزل ۲۱۷ ن ۴ میں نہیں اور شعر ۴، ن ۳ میں نہیں ہے -

† یہ غزل ن ۱ میں اور قوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۶	۲۲۱	۴	۱
		بوجھ	پوچھ 'ن ۳ تا ۷
"	"	۴	۲
		کوں	میں 'ن ۱ تا ۴-کن 'ن ۷
"	"	۵	۲
		حلقے نے جس کی	جس کی زلف کے پیچ
			نے 'ن ۲ تا ۴
"	"	۶*	۱
		کسب عزت	بسکہ عزت 'ن ۵
"	"	۷	۱
		لبریز ہے	لبریز ہیں 'ن ۱ '۲ '۴
"	۲۲۲+	۱	۱
		بے تاب	کی آب 'ن ۱-۲ آب 'ن ۲ '۵ تا ۷
"	"	۲	۱
		اُس کے-دیکھ کر	پیو کے 'ن ۱ '۵-جو دیکھ 'ن ۱
۱۹۷	۲۲۳	۵	۱
		رکھا	لکھا 'ن ۳ '۵ '۷
"	۲۲۴	۱	۱
		جس نے	جن نے 'ن ۱ تا ۶
"	"	۲	۲
		پنہاں	سیلہ 'ن ۲ '۴
"	"	۲	۲
		دیکھا ہے-نلوار	دیکھا 'ن ۳ '۴-تروار
			ن ۳ '۴
"	"	۳	۲
		بخشا ہے	بخشے ہیں 'ن ۱ تا ۴
			۶-بخشوں ہیں 'ن ۵ '۷
"	"	۳	۲
		اعصا	عاصا 'ن ۲ تا ۴ '۶
			آسا 'ن ۱ '۵
۱۹۸	"	۴	۱
		لاے ہیں	لہاتا ہے 'ن ۱-لایا ہے 'ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱
		کے ہیں	کا ہے 'ن ۱ '۲-مٹیں 'ن ۳

\* ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

+ یہ فزل ن ۳ '۴ میں اور تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —



صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسیم
۱۶۸ ۲۲۴ ۵ ۲	دائِم دل ملیں	پلہاں 'ن ۱-بر ملیں' ن ا ق ا ۸
، ، ۶ ۱	دیکھا ہے	دیکھے ہیں 'ن ۲ ق ا ۴ دیکھاں ہے - ن ۵
، ، ۶ ۱	مکھہ کوں اے رشک	مکھہ کے تئیں اے رشک حسن 'ن ۲
، ، ۶ ۲	چھوڑاں ہوں	چھوڑے ہیں 'ن ۲ ق ا ۴ چھوڑیا ہے 'ن ۵ ۶
، ، ۶ ۲	عشق گل گلزار	تجھہ عشق کے گلزار ن ۴ ۵- حسن گل گلزار ن ۲
، ، ۳ ۱	اُس کا	اسکوں 'ن ۱ ۷- اسکے ن ۳ ق ا ۵
، ، ۵ ۲	سختن	سجین 'ن ۱ ۳ ق ا ۷
۱۰۶۹ ۲۲۶ ۱ ۱	سختن	بچین 'ن ۱ ق ا ۷
، ، ۳ ۱	عشاق کی صف	عاشق کے سفر میں (۹) ن ۲ ۴
، ، ۴ ۱	رنگ کی شوخی	نہیں کی 'ن ۴ ۰- خوبی ن ۱ ق ا ۷
، ، ۲۲۷ ۱ ۲	آج وہ	آج یو 'ن ۲ ق ا ۷
، ، ۲ ۲	لگا ہے جا	لگا ہے آ 'ن ۲ ق ا ۵
، ، ۴ ۱	صاحب درد کئی	صاحب دل کوئی 'ن ۵
، ، ۵ ۱	نظر سوں	کمر سوں 'ن ۱ ق ا ۵
، ، ۵ ۱	کمر اُس	نظر اُس 'ن ۱ ق ا ۵
۱۷۰ ۲۲۸ * ۲ ۲	نڈر	نظر 'ن ۱ ۴ ۵ ۶

\* مطلع کے دونوں مصرعے ن ۳ میں اُلٹ پلٹ ہیں - چوتھا شعر بھی نہیں ہے -

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۰ ۲۲۸ ۳ ۲	دیکھا	دیکھ ' ن ا تا ۷
۲۲۹ ۲ ۱	بخشی ہے	بخشا ہے ' ن ا تا ۷
۳ ۱	غم سستی آشک کا	غم منہوں ' ن ا ۵ - اشک سوں ' ن ا
۳ ۲	اس سفری	ہم سفری ' ن ۲ ' ۳ ۵ - ہے سفری ' ن ۴ ۷
۵ ۱	یتا چاک ہووے	سنا چاک ہوے ' ن ۳ تا ۷
۱۷۱ ۶ ۱	کھا پیچ	کھا زہر ' ن ۲ ۴
۲۳۰ ۱ ۱	چمپے کی کلی	چیلمی کی کلی ' ن ۲ تا ۴ ۶ - چلپے ' ن ا ' ۵ ۷
۲ ۲	جو کرے	جن کھا ' ن ا - جو کیا ن ۲ تا ۷
۴ ۱	آتش رنگ	آتش گر کوں ' ن ۲ - آتش گھر ' ن ۳
۵ ۱	دل سوراخ	ہے دل سوراخ ' ن ا ۵
۸ ۱	مصرع برق	شعلہ برق ' ن ۵
۱۷۲ ۲۳۱ ۱ ۱	نہ لے	نہ لہا ' ن ا ۵ - نہ لا ' ن ۳ ۴ ۷
۲ ۲	نسخ کئے	نسخ کیا ' ن ۶ ۷ - کٹیں ن ۵
۳ ۲	صبح کوں	صبح میں ' ن ا تا ۵
۵ ۱	ماہ جیہوں	صبح جیہوں ' زہرہ لقا ' ن ا مہر لقا
۵ ۱	جیہوں دیکھ	جیہوں پر ' ن ا ۳ تا ۷

\* یہ غزل ن ۲ میں نہیں ہے اور اس کا چوتھا شعر ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۱۷۲ ۲۳۱ ۶ ۱	اپنے محب	ایسی محبت، ن ۴، ۷
، ، ۷ ۲	نچھ نام کا ہرروز	ہرروز ترا نام، ن ۳، ۴، ۷
		۷، ۴ - تہی یاد، ن ۵
، ، ۲۳۲ ۱ ۱	مکھ پہ	مکھ کے، ن ۲، ۴، ۷، ۹
۱۷۳ ، ، ۲ ۲	تاریکی	باریکی، ن ۲، ۴، ۷، ۹
، ، ۳ ۱	نچھ	اُس، ن ۲ تا ۷
، ، ۴ ۱	ہو اُس مہ کا	ہوے اُس مکھ کا، ن ۱ -
		ہوے اُس کا، ن ۴
، ، ۴ ۲	جو پہنچا ہے	کہ جو بوجھ، ن ۱ تا ۴
		۷، ۴ - جو بوجھا ہے،
، ، ۵ * ۱	اُس کے مکھ کی	ن ۲، ۵
	ہے	۵ - جو ہے، ن ۴ - ہوے،
		ن ۲، ۵
، ، ۵ ۲	خواب	خوب، ن ۴، ۵
، ، ۲۳۳ ۲ ۱	شوق	ذرق، ن ۱، ۳، ۴ تا ۶
، ، ۲ ۲	سختن	سختن، ن ۷
، ، ۳ ۱	نگاہ	نگار، ن ۸
۱۷۴ ، ، ۵ + ۱	کیا مہ - کوں	کیا یوں، ن ۱ - کیا میں،
		ن ۲، ۵ - سوں، ن ۲
، ، ۷ ۱	اُس کے پہ	پر اُس کے، ن ۵ تا ۷
، ، ۳ ۱	کسر کا	میاں کے، ن ۱ تا ۷
، ، ۵ ۲	آنسو	آنچھو، ن ۱، ۲، ۴، ۷
		۷، ۵ - آنچھواں، ن ۳، ۵، ۷

\* پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۵	۲۳۵ * ۳	نمط	نسن ، ن ۱ ، ۳ ، ۴
، ،	، ، ۴ ۲	میں	یو ، ن ۱ تا ۷
، ،	، ، ۵ ۱	معشوق	معشوقہ ، ن ۱
، ،	، ، ۱۱ ۱	وسعت مشرب	مشرق و مغرب ، ن ۱ -
			وسعت منزل ، ن ۳ ، ۵ ، ۷
، ،	، ، ۱۲ + ۱	قد کا	قد کے ، ن ۱ ، ۴ ، ۷
۱۷۶	۲۳۶ † ۴ ۱	گلچ	شمع ، ن ۱ ( حاشیہ )
، ،	، ، ۴ ۱	کسو	کسی ، ن ۱ تا ۷
، ،	، ، ۶ ۲	مہوں	مئے ، ن ۵
۱۷۷	۲۳۸ \$ ۳ ۱	فخر مہوں	فخر سوں ، ن ۳ ، ۴
، ،	، ، ۴ ۱	ہے گر چمن میں	اگر ، ن ۱ - کہے کہ
		کہے وہ	چمن میں ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ -
			کہے وہ چمن میں ،
			ن ۲
۱۷۸	۲۳۹ ۲ ۱	ستیا	دکھایا ، ن ۳ ، ۴ - دکھا ،
			ن ۲ - مارا ، ن ۸

\* تیسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

† پیرہواں شعر رہ گیا جو بحر ن ۲ سب میں ہے : - ، ، تجھے  
نورگس مخمور کی کیفیت مستی ❁ اکثر خط ساعدستی صہبا پہ  
لکھا ہوں —

‡ اس غزل کا تیسرا اور پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے -  
اور چوتھے شعر کی جگہ ن ۱ میں یہ شعر ہے : - اس ناز و اس ادا  
کی خوبی کا یوں بیاں سن □ ہر خوبرو صورت پر - ستانہ ہو رہا  
ہوں - غزل ۲۳۷ کسی نسخے میں نہیں ہے —

\$ اس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۱۷۸	۲۳۹	۳	۱
		نہرے قد ستی ہے	قد تے سوں ہے نت
			ن ۱ ' ۳ ' ۶ - یو نت ' ن ۴
		۲	۳
		مہوں عمر	سوں عمر ' ن ۲ - بے عمر ' ن ۳
			ن ۳ ' سہوں عمر ' ن ۴
		۲	۴
		فلک کے	کیا کہات ' ن ۲
		۱	۶
		صاف دلاں	صافی دل ' ن ۱ تا ۵
		۲	۶
		کہے ہیں	کیا میں ' ن ۱ - کیا ہوں ' ن ۲ تا ۵
		۲	۲
		بخشے ہیں	بخشا ہے ' ن ۷ ' ۸
		۲	۲
		مکھہ سوں - سنگھار - سو سوں ' ن ۱ تا ۶ - شکار ' ن ۱	
		۱	۳
		دو چند وہ	وہ چند قر (یا) دہ چند تر ' ن ۱ ' ۲
		۲	۴
		شکار	دو چار ' ن ۳ ' ۴
		۱	۵ *
		ہے آج	کہ آج ' ن ۱ تا ۶
		۱	۶
		اپنی	اپس کی ' ن ۱ تا ۴ ' ۶
		۲	۷
		دل کوں	دل کی ' ن ۱ تا ۷
		۱	۳
		گن بھری	چھن بھری ' ن ۴ - چھند بھری ' ن ۷
		۲	۴
		جب پھر وہ	جب دو پہن ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۷
			جب وہ پھر ' ن ۲ ' ۶ - جب سوں پہن ' ن ۵
		۲	۴
		لباس	قبائے ' ن ۵
		۱	۲
		مست و بے خبر	مست بے خبر ' ن ۲ تا ۵
		۱	۳
		دلربا کی	دل ربا کا ' ن ۱ ' ۲ تا ۵

لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ غزل	صفحہ غزل
کیا کہوں، ن ۷ - کہوں کروں،	ر شک سوں	۱۸۰	۲۴۲ ۴
ن ۵			
کا تاب، ن ۱، ۵ تا ۷	کی قاب	۲	۴
گرداب موج، ن ۲ تا ۵	گرداب و موج	۲	۶
حسن شعلہ زار، ن ۳، ۴	حسن آبدار	۱	۷
کھف جوش، ن ۵	کھفیت	۲	۸
عالی پہ، ن ۲ تا ۴	عالی کوں	۱	۹
ایک دن، ن ۱ - ایک بار،	ایک آن	۱	۱۲
ن ۵			
بجائے، بجائے رہا ہی،	بجائے رہا ہی	۲	۱۲
۲، ۴، ۵، ۷			
یو، ن ۳، ۴	وہ	۱	۱۴
اُس میں، ن ۱، ۴	اُسکوں	۱	۱۵
۴ - مکھہ	۱ ہے اُسکے - مکھہ سوں -	۱	۲۴۳
کوں، ن ۴ - مکھہ پہ، ن ۵			
موتی مثال، ن ۱	موتی کی مثال	۲	۲
لے جا کے، ن ۳، ۴	اُٹھا کے	۲	۳
اے سرو، ن ۱ - یوں سرو،	وہ سرو	۱	۴
ن ۳، ۴			
دیکھ کے، ن ۱	بوجھ کے	۱	۵
بڑے اُس کی، ن ۱ تا ۷	بو اُسی کی	۲	۷
جو کوئی نبودہ کوں، ن ۱	۱ ہے جن نے پہو کوں -	۱	۱۲۴۴
۲			
ہوں جو نبودہ کوں، ن ۵			
۷ جس نے پیو کوں، ن ۷			
۸ جو بیڑ لال کوں، ن ۴، ۸			

\* دسواں شعر، ن ۱ میں نہیں ہے - ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے -

لفظانسخ	صفحہ غزل شعر مصرع	لنظ متن
اکرم کے باغ، ن ۱ تا ۵، ۷	۱۸۳ ۲۴۴	۱ آکر کے باغ
تجہہ لب کا، ن ۱ تا ۷	” ”	۳ ۱ تجہہ خط کا
رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶	” ”	۵ ۲ رات دن وہ
رات ودیس، ن ۵	” ”	۵ ۲ وہ اسی کے
دل اسی، ن ۵ - اپس، ن ۴	” ”	۵ ۲
پہا، ن ۳، ۴	” ”	۱ ۱ سجن
رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶	” ”	۲ ۲ رات دن میں
رات دوش، ن ۵	” ”	۲ ۲
جلتا ہوں رات دن، جلتا ہے رات دیس سینہ، ن ۱	” ”	۲ ۲
پہرتا ہے ہر ہر گھر۔ پھرتا اے گھر گھر، ن ۲ تا ۴	۱۸۳ ۲۴۶	۱ ۲
اُس انجمن میں اُس وقت پر کہوں کر نہ کہوں نہ ہوئے، ن ۱	” ”	۳ ۱
مے ہے ہر ادا ساقی مے ہر یک ادا ساقی، ن ۳	” ”	۳ ۲
ساقی کی، ن ۲، ۴	” ”	۵ ۱ مطلع انوار
مطلع الانوار، ن ۲	۱۸۴ ۲۴۷	۱ ۲ جو کیفیت سیہ
جو جو کھف سیہ مستی	” ”	۲ ۱
تیری، ن ۵	” ”	۲ ۱ ظالم
ظاہر، ن ۳	” ”	۲ ۲ مستی کا
وو مستی، ن ۱ تا ۶	” ”	۴ ۱ شہر میں
ہوور مستی، ن ۷	” ”	۴ ۲ گالی
روشن، ن ۱	” ”	۴ ۲
لالی، ن ۲، ۳، ۵	” ”	۴ ۲

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۴ ۲۴۷ ۵ ۱	آشتابی سوں	آشنائی سوں ' ن ۱ ' ۳ تا ۷ ( دونوں لفظ پڑھے جاسکتے ہیں )
۲ ۵ " "	بادام مہوں	بادام کے ' ن ۱ تا ۴
۲ ۵ " "	دو مغز سوویں	دو مغز ہوویں ' ن ۱ ۵ ' ۷
۲ ۶ " "	کوئی رنگ	ھے کئی یک رنگ ' ن ۱ ۵ - ہوں مہوں رنگ ' ن ۲ - ہوں کہیں رنگ ' ن ۳ ' ۴
۲ ۷ " "	حالی	عالی ' ن ۳ ' ۵
۲ ۱ ۲۴۸ " "	کہ تا جاؤں	کہ جاتا ہوں ' ن ۵
۱ ۲ " "	نہ تھی	نہیں ' ن ۲ ' ۳ ' ۵
۱ ۴ " "	دمن مہوں	دمن کی ' ن ۳ ' ۴
۲ ۴ " "	رنگ یہ خوبی	رنگ و خوبی ہے ' ن ۷
۱ ۵ " ۱۸۵	کہا جیوں لفظ	کیا جو لفظ معنی میں ن ۲ تا ۴
۱ ۱ ۲۴۹ " "	میں معنی اگن مہوں	اگن سوں ' ن ۱ تا ۴ ۴ ' ۷
۲ ۱ " "	خاک سوں	خاک مہوں ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
۲ ۳ " "	موم نمں	مہ کے نمں ' ن ۱ تا ۴ ۴ ' ۷
۱ ۵ " "	ادھک	ادک ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ۶
۲ ۵ " "	بولا-ہانہ کوں	گویا ' ن ۲ - کے ہات مہوں ن ۱ - ' ۷ کے ہات ' ن ۲ تا ۶



صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۱۸۶	۲۵۰	۷	۲
یک دل ' ن ' ا ' ۵ ' ۶	ہر دل کوں		
میں ' ن ' ا			
۲۵۱	۲	۱	
تیرے سخن میں تجھ مٹیں دیکھا ہوں	تیرے		
ن ' ۷			
۱۸۷	۲۵۲	۲	۱
سنبھال کے ' ن ' ا تا ۵	سنبھال کر		
آج مجھ سے آج	مجھ سے آج		
۳	۱		
۵ تا ۷			
۲۵۳	۲	۱	
نرگسستاں کوں	نرگسستاں کوں		
۵			
دیا ' ن ' ۲ تا ۷	دئے		
کئے ' ن ' ۶ ' ۷	اگے		
۲۵۳	۲	۱	
ہوئے سیر ' ن ' ۲ تا ۴	سہری ہو		
انہوتا ' ن ' ۲ - گزتا ' ن ' ۵	اُتوتا (نہیں)		
(حاشیہ)			
۲۵۴	۱	۲	
اس پر ' ن ' ا ' ۵ ' ۶	اُس سوں		
جان و دیدہ ' ن ' ا ' ۲	جان دیدہ		
۵ ' ۷			
۲۵۵	۷	۲	
غریب حال ' ن ' ا تا ۵	شکستہ حال		
جہاں ملیں ' ن ' ا تا ۶	جہاں میں		
آہ سرد ' ن ' ا تا ۷	سرد آہ		
خوف و دیا ' ن ' ا ' ۳	خوف ورجا		
۷ - ہرگز دیا ' ن ' ا (حاشیہ)			
۲۵۶	۱	۲	
کہ دل تیرا ' ن ' ا تا ۷	کہ تیرا دل		
مرا غم ' ن ' ۲ تا ۴ - ۷	میرے غم - کا		
کوں ' ن ' ا			

صفحہ فہرست	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ		
۱۹۰	۲۵۶	۱	۲	یوں معلوم	یہ معلوم، ن ۱، ۵
،،	،،	۲	۲	کہ مجھہ احوال	کہ تجھہ احوال، ن ۶
،،	،،	۲	۳	ہمن سے	ہمن پر، ن ۳ تا ۷
،،	،،	۲	۳	سامان ننگ	سامان کوں، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۱	۴	دل کا حال ہے	دل سوں حال ہے، ن ۷
،،	،،	۲	۴	پہنچانا - کروں	پہنچاتے، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۲	۴	کہا	پہنچاے، ن ۷ - بغیر از
،،	،،	۲	۷	لجنانے درد نامے	ن ۷ - کوں کیا ہے، ن ۵
،،	،،	۲	۷	کوں	کہ پونچانے، ن ۱ - درد
،،	،،	۲	۱	ہمیں	کے نامے، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۲	۱	ہوا نہیں ہے جب	ہمن، ن ۲ تا ۴ - ہمن
،،	،،	۱	۴	تک	ن ۱
۱۹۱	،،	۱	۵	نہ دیویں	نہ دیوے، ن ۴، ۵
،،	،،	۱	۵	ملک دل میں	ملک دیں میں، ن ۳، ۴
،،	،،	۱	۶	آشیاں	آشنا(؟)، ن ۱، ۲، ۵، ۷
،،	،،	۱	۸	زور غم سوں	روز غم سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
،،	،،	۱	۹	بوچھوں	بوچھوں، ن ۵ تا ۷
،،	،،	۲	۹	کہ جس کا	پونچھتاں، ن ۶، ۷
،،	،،	۲	۹	دیکھتے ہیں اُسے	کہ اُس کا، ن ۲، ۴
۱۹۲	۲۵۹*	۱	۳	دیکھتے اُسے	دیکھتے اُسکوں، ن ۲ تا ۴

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ	معنی	لفظ	نسخ
۱۹۲	۲۵۹	۴	۱	بلند کرنے کوں	بلند کرتے ہیں عاشقان	نسخ	
				عاشقان کے سدا	کوں سدا ' ن ۲ ' ۴		
۱۹۳	۲۶۰	۷	۱	دل لجاتے ہیں	جھو ' ن ۲ ' ۴ لے جاوے		
					ن ۳		
			۲	۷	سرود	گلر خاں ' ن ۱ ' ۵	
	۲۶۱	۱	۱	گل مقصد کا	گل مقصد کے ' ن ۱ ' ۷		
			۱	۲	نہری پلکان نے	پلک تیزی نے ' ن ۳ ' ۴	
			۱	۳	خلنجر کوں	خوبی کوں ' ن ۵	
			۱	۴	کوچے سوں	کوچے میں ' ن ۲ ' ۵	
					سہیں ' ن ۵ ' ۷		
			۲	۴	مار دالے ہیں	تار دالے ہیں ' ن ۱	
۱۹۴	۲۶۲	۲	۱	جاناں میں	خوبیاں ' ن ۵ ' ۷		
					ن ۲ ' ۳		
			۲	۵	میری ہے	میری ہیں ' ن ۱ ' ۵	
			۱	۷	بہل فراق	اہل فراق ' ن ۱ ' ۲	
			۲	۷	آفتاب چمن	آفتاب جہیں ' ن ۱	
	۲۶۳	۱	۲	رکھ نہیں اپنے	رکھیں ناں ' ن ۱ - نہ		
				چرن	راکھ ' ن ۴ - ہرگز چرن		
					ن ۴ ' ۵		
			۱	۲	رنگ	لعل ' ن ۲	

\* ن ۶ میں مطلع کے مصرع اُلت پلت ہیں - اور چوتھا شعر

ن ۴ میں نہیں ہے —

+ دوسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

‡ چھٹا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

\$ ن ۳ میں یہ قول نہیں ہے —



صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسف
۱۹۵ ۲۶۴	۲ ۲	تجہہ سا نہیں	سو توتج ہے ' ن ا تا ۵
" "	۱ ۳	بچن تہرا	بچن قیرے ' ن ا ۵، ۷
" "	۱ ۴	مکھہ کوں - دیکھا	بت کوں ' ن ۲ تا ۶، کوپا ' ن ا (۹)
" "	۳ ۴	جلہو کر کے	جلہو کر کر کے ' ن ۲ تا ۴
" "	۱ ۵	یہ بالں کوں جو دیکھا	جو بالں کوں دیکھا ہے ' ن ۵
" "	۲ ۵۵	خال	خیال ' ن ا ۲، ۶
" "	۱ ۶	دھن	ذقن ' ن ا تا ۷
" "	۲ ۶	تجہہ ذقن	ہے ' ن ۸ - دھن ' ن ۲، ۸
" "	۱ ۷	بولا ہے	بولا ہوں ' ن ا ۳ تا ۵
" "	۱ ۷	تجہہ شوق	سن شوق ' ن ا ۳ تا ۵
" "	۲ ۷	جو برہمن	جو ہرنمن ' ن ا تا ۷
" "	۲ ۷	کر کر کے جتن	کر کے کئی جتن ' ن ا تا ۵
۱۹۶ ۲۶۵	۱ ۷	سجن - یہ بچن	سجن ' ن ا - یو سجن ' ن ا
" "	۲ ۷	یہ بچن - سجن	یو سجن ' ن ا - سجن ' ن ا
۱۹۸ ۲۶۶	۲ ۱	گلے	سہلے ' ن ۲، ۷
" "	۱ ۲	وعدہ کھا تھا رات کہ	وعدہ کئے تھے رات کوں ' ن ۲ تا ۴، ۶، ۷

• ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

• یہ غزل صرف ن ۱، ۷ میں ہے اور چوتھا شعر اصل میں دوسرا مطلع ہے - غزل ملدرجہ فٹ نوٹ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۸	۲۶۶	۲	۱
		دیں گے صبح کو	آؤں گا صبح میں
		ن ۱ تا ۷	
۱۹۸	۲۶۶	۵	۱
		جب لگ ہیں	جب لگ ہے
		ن ۱ تا ۷	
۱۹۸	۲۶۶	۶	۱
		سجین	صنم
		ن ۲ تا ۴	
۱۹۸	۲۶۶	۶	۲
		لباں کے	لبوں کے
		ن ۳، ۴، ۷	
۱۹۸	۲۶۶	۳	۲
		تک	یک
		ن ۲ تا ۵	
۱۹۹	۲۶۶	۳	۱
		دل میں	تم کوں
		ن ۲، ۵ - تجھے	
		ن ۳، ۴	کوں
۱۹۹	۲۶۶	۵	۱
		بتنگ	ٹک
		ن ۲ تا ۴ (۶)	ایک
۱۹۹	۲۶۶	۲	۱
		درجی	درجا
		ن ۳، ۴	
۱۹۹	۲۶۶	۴	۱
		بتلی	کیکی
		ن ۱، ۵	
۱۹۹	۲۶۶	۵	۱
		آئے	بانگ
		ن ۲ تا ۴	
۲۰۰	۲۶۹	۴	۲
		(فرہ) سمن	چمن
		ن ۱، ۲، ۵	
		ن ۴ - سجن	نہیں
		ن ۶	
۲۰۰	۲۶۹	۵	۱
		نمن	نمط
		ن ۲ تا ۵	
۲۰۰	۲۶۹	۳	۲
		راہ کرو	چاہ کرو
		ن ۱ تا ۷	
۲۰۰	۲۶۹	۳	۲
		کوں	گان
		ن ۱ تا ۴، ۷	
۲۰۱	۲۷۱	۱	۲
		درد مندوں	درد مندوں
		ن ۳، ۴	
		ن ۷، ۹	
۲۰۱	۲۷۱	۴	۲
		غیر کوں درس دکھایا ہے	سبب غصے میں آیا نہ
		نہ کرو	کرو
		ن ۲ تا ۶	

\* شعر ۲، ۳ نسخہ ۳ میں نہیں اور شعر ۴ کا مصرعہ ثانی

شعر ۸ کا مصرعہ اول بھی نہیں ہے —

صفحہ غزل شعر مصدع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۱ ۲۷۱ ۵ ۱	صلم	سجن، ن ۳، ۴
” ” ۵ ۲	کوں دکھایا	بہ چڑھا یا، ن ۷
” ” ۸ ۲	بے سبب قصے میں	غیر کوں درس دکھایا نہ
” ” ۹ ۱	پاکبازاں	کرو، ن ۲ تا ۶
” ” ۹ ۱	پاکبازاں	پاکبازوں، ن ۱، ۲ تا ۴
” ” ۹ ۱	ولی ہے مشہور	ہے مشہور ولی، ن ۱، ۲ تا ۷
۲۰۲ ۲۷۲ ۱ ۲	چشم کوں غارت گر	چشم سوں تم غارات ایمان، ن ۵
” ” ۲ ۲	غریبوں	غریبیاں، ن ۱، ۳، ۵
” ” ۳ ۱	ہے - کا	جو، ن ۲ تا ۴ - ہے، ن ۲ تا ۴
” ” ۴ ۱	پاؤ	پاؤے، ن ۲ - پاؤے و و ن ۵
” ” ۲۷۳ ۴ ۲	پشیمان	پیشیاں، ن ۱ تا ۶
” ” ۶ ۱	ہے	ہوں، ن ۱، ۲، ۵
” ” ۲۷۴ ۲ ۲	سوں	سوں، ن ۳، ۴، ۶، ۷
” ” ۴ ۱	عاشقی	عاشقان، ن ۱ تا ۷
” ” ۳ ۱	آیا	آتا، ن ۱، ۲، ۴، ۵، ۷

• ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —





صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسیم
۲۰۶	۲۷۸	۱	۱
		تک - مجھ پاس	تون، ن ۵ - خلوت میں
			ن ۲ تا ۴
		۲	۲
		صلم	سجین، ن ۱
		۳	۲
		اس سبب - ہوں گے	آپ میں، ن ۲، اس میں
		جدا	ن ۳، ۴، اس میں، ن ۵ -
			ہوئیں گے، ن ۱ تا ۶ - خفا
			ن ۲ تا ۵
		۱	۴
		سرمست	بد مست، ن ۱ تا ۸
		۱	۴
		تان میں	تاؤ میں، ن ۱ تا ۴
		۱	۱
		کیا تجھ عشق نے	کیا مجھ عشق نے ظالم
			ظالم خراب
		۲	۲
		کرتا ہے	کرتی ہے، ن ۳، ۴
		۳	۲
		سوال	خطاب، ن ۱ تا ۸
		۲	۵
		سوں - کباب	میں، ن ۴، ۵ - گلاب، ن ۱
			تا ۷
		۶	۲
		سے	سوں، ن ۱ تا ۷
		۲	۱
		آتی ہے	آقا ہے، ن ۱، ۲، ۵
		۱	۳
		نن	دل، ن ۲ تا ۴
		۲	۳
		یہ (کشتی)	ہو، ن ۳، ۴
		۱	۷
		بات	ہات، ن ۱ تا ۷
		۲	۲
		شمع سوں آخر	شمع دو سوں یوں، ن ۱
			حاشیہ
		۱	۳
		مسکین	مشتاق، ن ۵
		۲	۳
		ہر نگہ	ہر مکہ، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷

\* غزل (۲۷۷) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے۔

+ غزل (۲۸۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے۔



لفظ متین	شعر مصرع	صفحہ غزل	صفحہ غزل
کئے ہیں، ن ۱، گیا ہے، ن ۶	۲ کیا ہے	۲۸۷	۲۱۱
(سنواریا) ہوں، ن ۲	۱ (سنواریا) ہے	۳	۲۱۲
جمال، ن ۲	۲ خیال	۳	،،
کوں دیکھے، ن ۲ - یہ دیکھے	۱ یہ دیکھے	۵	،،
ن ۴ - تھے دیکھے، ن ۵			
خط جوہراں کے لئے، ن ۱، ۶	۲ ہو خط جوہراں	۵	،،
یہ خط جوہراں کے تئیں،			
ن ۲، ۴، ۵			
دالہ، ن ۲ - دالے ہیں، ن ۵، ۷	۲ دال ہے	۵	،،
تھرے نین کی، ن ۲	۱ تجھے نین کی یہ	۶	،،
نین سوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵	۲ نین کا - جو پیمانہ	۷	،،
قا ۷ - خوشیخانہ، ن ۴ (۹)			
جاری ہوئیں، ن ۱ - جاری	۱ گر جاری ہوں	۱	۲۸۸
ہے یہ، ن ۷			
سیلاب و جو، ن ۱ - اسکی	۲ سیلاب آنچھو	۱	،،
سیل آنچھو، ن ۲ - سیل			
انچھواں، ن ۶، ۷			
بالائی کا، ن ۱	۱ بالائی میں	۲	،،
نہیں، ن ۱ - قاتل لے، ن ۱، ۲	۲ نگہ - کوں لے کر	۳	،،
گر شب کوں شبخوں - شبکو سو شبخوں، ن ۲ -	۲ گر شب کوں شبخوں	۳	،،
گھر سوں شبخوں، ن ۱			
شب کو شب خوں، ن ۶، ۷			
رشد صد لہلہ، ن ۲، ۴، ۶، ۷	۱ فہرت لہلہ	۴	،،
خبر سنتے، ن ۱ - قہر میں	۲ قہر سہتی	۴	،،
سین، ن ۲			

\* یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے۔

+ ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے۔

‡ یہ غزل ن ۳ قا ۵ میں نہیں ہے۔

لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ غزل
رسوا ہو، ن ۱، ۲، ۷	رسواے ۲ ۴	۲۸۸ ۲۱۲
تمہاری، ن ۶، جو	ہماری ۱ ۵	،، ،،
نیزی، ن ۷		
میرے، ن ۶، ۷ - ہو	نہرے-ہے ۱ ۵	،، ،،
ن ۷		
عجب نہیں، ن ۱ - گر	عجب کھا-گر تری ۲ ۵	،، ،،
سری، ن ۶، ۷		
(ظاہر) نہیں، ن ۱	(ظاہر) ہے ۱ ۶	۲۱۳ ،،
۷، ۲		
سدہ بسر، ن ۱ - سر بسر	بلد سر-کے عرصے ۲ ۶	،، ،،
ن ۷ - مریضی، ن ۱		
اس نین، ن ۳	میں اپس ۱ ۱	۲۱۴ ۲۹۰
بنا، ن ۲ - ستیا، ن ۳، ۵	لیا ۲ ۱	،، ،،
یو ہے، ن ۱ تا ۵ - یوں ہے	تو ہے ۱ ۴	،، ،،
ن ۷		
کیا ہے، ن ۲، ۴، ۵	لیا ہے ۱ ۳	۲۹۱ ،،
باندھیا ہوں، ن ۲	باندھا ہے ۲ ۳	،، ،،
۵، ۴		
دس، ن ۱، ۲، ۴، ۶	درس ۱ ۵	۲۱۵ ،،
اُس پہ، ن ۳، ۴ -	اُس سوں ۱ ۱	۲۹۲ ،،

• غزل (۲۸۹) انجمن کے کسی فسفخہ میں نہیں ہے۔ اور

بلخاظ زبان و بلدش (ولی) کی نہیں معلوم ہوتی —

+ ن ۲ تا ۵ میں اس شعر کا دوسرا مصرعہ وہ ہے جو فٹ نوٹ

میں درج ہے —

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۶، ۷ میں (ردیف نوٹ

میں) ہے اورستی کی بجائے ”ستھن“ ردیف ہے —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۵ ۲۹۲ ۴ ۱	اِس سکن سوں	اے سجن (هو ' ن ۲)
	آشنا ہے	سن آشنا پر ' ن ۲ تا ۴
۲۱۶ ۲ ۴ ۱	سکن	سجن ' ن ۵
۲۱۷ ۵ ۱ ۱	میں مجھ	کے بھتر ' ن ۳ ' ۴
۲۹۳ ۱ ۱ ۱	اپے کوں	آپس کوں ' ن ۱ تا ۵
		۷-آپ کوں یو ' ن ۶
۲ ۱ ۱	ہمن-مل-اُس	ہمیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴-۵
		میں ' ن ۱ تا ۸-اُن
		ن ۳ تا ۵
۲۱۹ ۲ ۱ ۱	دیوے	بولے ' ن ۱ تا ۵
۲۲۰ ۲ ۱ ۱	درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷
۲۲۱ ۳ ۲ ۱	تصور	تصوف ' ن ۱ تا ۷
۲۲۲ ۴ ۱ ۱	نگہ کا	نہوں ' ن ۲ تا ۵-سوں
		ن ۱ تا ۷
۲۲۳ ۵ ۱ ۱	سفر کرتے ہیں	نہیں ہے ' ن ۲-کہ آے
		ہوں سو ' ن ۳ ' ۴-کہ
		بہولے ہوں گے ' ن ۵
۲۲۴ ۵ ۱ ۱	اور	ہور ' ن ۱ ' ۵ ' ۷-تا
		اور سب ' ن ۲
۲۲۵ ۸ ۱ ۱	نہ یاویں-جہاں	نہ پاوے ' ن ۱ تا ۵-دنیا ' ن ۱ تا ۷
۲۹۴ ۱ ۱ ۱	اپے	اپس ' ن ۱ تا ۸
۲۱۷ ۳ ۱ ۱	ہاتھوں	ہاتھوں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
۲۲۶ ۴ ۱ ۱	بزم معنی کے	بوجھ معنی کوں ' ن ۴
		سدا ہر بزم معنی کوں
		ن ۵-میں ' ن ۱ تا ۳

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۲۱۷	۲۹۵	۱	۱
ہمیں ' ن ۴ ' ۵	ہمیں		
حسرت ' ن ۳ تا ۵	حیرت	۱	۲
مکمل ' ن ۱ تا ۷	مکمل	۱	۴
مجرد رو ' ن ۱-بجز تجھے	بجز دزدی	۲	۵
درد کے ' ن ۲ تا ۴-بجز			
دردی ؟ ن ۵			
کبھی ' ن ۱-کبھوں ' ن ۵	کسی	۲	۵
۵			
۲۱۸	۲۹۶	۱	۴
کہا ' ن ۳ ' ۴-دسن ' ن ۱ تا ۶-دھن ' ن ۷-کا	کیا-دتن-کی		
ن ۳ ' ۴			
پھرنا ہے ' ن ۲ ' ۴-ہور	رہتا ہے-اور	۱	۵
ن ۶ ' ۷			
میں تجھے لعل لب تجھے بالوں کی کھب ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷		۱	۱
۲۹۷			
دارالحرب ' ن ۷ ' حاشیہ	دارالحرب	۲	۱
سوں-نہیں پڑی کوں تے ' تھے ' ن ۲-توں ' ن ۵		۱	۲
گئی پڑی سوں ' ن ۱ ' ۲ ' ۵			
دیکھی ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵	دیکھے	۲	۲
ہریک کا ' ن ۵-دسن ' ن ۱ ' ۲ - میرا ' ن ۱ ' ۲	میرے کا-دتن-ہردا	۱	۴
۶-آئینہ ' ن ۵			
نذر کیا ہے ' ن ۱ ' ۲ ' ۵	اگے رکھا ہے	۱	۶
۷ تا			

لفظ معنی	لفظ معنی	مصرع	فزل شعر
(طلب) کی 'ن ۵۔ لت	طلب نے۔ لب یہ	۱	۷ ۲۹۷ ۲۱۸
سوں 'ن ۵			
کوں سکے 'ن ۴، ۷	کوں سکے	۲	۳ ۲۹۸ ۲۱۹
کن 'ن ۱، ۳۔ ۵ سے گا 'ن	سوں۔ ۵ سے مجھے	۱	۱ ۲۹۹
۳، ۴			
دیکھے ہوئی 'ن ۳، ۴	آگے خجل	۲	۱
اتاریاں 'ن ۱۔ بھوں پر	اتاری۔ بھوئیں پر	۱	۲
ن ۱، سرسوں 'ن ۳			
بھانا ہے 'ن ۳۔ آزمائی	لانا ہے	۱	۳ ۲۹۹
(۹) ن ۴			
نہ کہہ توتیر (یا۔ نہر) ن	نہ کہہو سر	۱	۳
۳، ۴			
تیری مالکزی 'ن ۳، ۴ (۹)	سرھے یا کڑی	۱	۳
یقین بر دن (۹)؛ ن ۳	بقال پرفن کوں	۱	۴
جن نے، ن ۷۔ ہر عاشق	اُن نے۔ عاشق	۲	۴
کوں 'ن ۴، ۶، ۷۔ بھوں	کوں۔ بھوں		
ن ۴، ۶، ۷			
حل اس کا عقدہ مشکل	اے ولی حل ہرگز	۱	۵
۴	اس کا عقدہ مشکل		
دیکھو 'ن ۳ تا ۵	سدا	۱	۱ ۳۰۰ ۲۲۰
تو 'ن ۵	یوں	۲	۱
ہو 'ن ۲، ۳، توں 'ن ۴	یوں	۱	۲
۷، ۴، ۵			

• یہ فزل ۱ تا ۵ میں نہیں ہے اور پانچواں شعر ن ۴، ۷ میں نہیں ہے۔ ن ۴، ۷ میں ردیف (گری) ہے اور یہی صحیح ہے۔  
+ ن ۲، ۵ میں یہ فزل نہیں ہے؛

لفظ متن	صفحہ غزل شعر مصرع
تھار، ن ا تا ۶	تھور ۱ ۳ ۳۰۰ ۲۲۰
بھیتر، ن ا تا ۵ ۷	ملہیں ۲ ۳ ، ،
منہیں، ن ۳ ۴	میں یوں ۱ ۴ ، ،
تھڑی ہے، ن ا تا ۶	ہے تھڑی ۱ ۱ ۳۰۱ ، ،
موت میری اے	(پورا مصرعہ) ۱ ۱ ، ،
سجین نہری ہنسی،	
ن ا حاشیہ	
یہ چور، ن ۳	اُپر ۱ ۲ ، ،
کل عالم، ن ا تا ۸	کل دھیموں ۱ ۲ ، ،
یو (دل) ، ن ۲ تا ۴	وہ (دل) ۲ ۴ ۳۰۲ ۲۲۱
کھا (ہے)، ن ۳ ۴	ہوا (ہے) ۲ ۵ ، ،
سین، ن ۳ ۴ ۷ - کون	سرمہ - رنگ ۱ ۷ ، ،
ن ۵	
عین، ن ۷ ۵ - ہ وہ ن ۵	طور - میں ہے ۲ ۷ ، ،
پاؤ، ن ا	آوے ۱ ۱ ۳۰۳ ۲۲۲
حسرت، ن ۱ ۶ ۷	حیرت ۲ ۱ ، ،
آلودہ، ن ۳ ۴ - بتان (۶)	آلود - نہاڑ ۱ ۲ ، ،
ن ۵	
اُس اوپر مہر، ن ۳ ۴	مہر فرمان ۲ ۲ ۳۰۳ ۲۲۲
کا، ن ۲ ۳ ۷	(عشاق) کون ۱ ۳ ، ،
حیرت، ن ۲ ۳ ۵	حسرت ۲ ۳ ، ،
عشقی، ن ۱ ۴ ۵ -	زلف - ہے دل ۱ ۴ ۳۰۴ ، ،
ہیں دل، ن ا ۱ منہیں، ن ۲	

\* دوسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں، ن ۵ نہیں ہے۔  
+ اور اوق ضایع ہوئے کی وجہ سے ن ۴ میں یہ غزل نہیں ہے۔



لفظ متن	صفحہ غزل شعر مصرع
لفظ نسخ	
بند وای کا ' ن ۵	۲۲۲ ۴ ۳۰۴ ۱ بے سروریا
جہو ' ن ا تا ۳ ۶	۲۲۳ ۳۰۵ ۱ ۲ جہوں
دیا ہے ' ن ا تا ۷	، ، ۲ ۱ دیے ہیں
بے قصور اُن کوں ' ن ا تا ۳	، ، ۲ ۱ کے قصور اُن کوں
بیقراروں کوں ' ن ۴ ۵	
کھینچے ن ا تا ۷	، ، ۳ ۱ کھینچا
گوہر ' ن ا تا ۵ ۷	، ، ۵ ۲ جوہر
عقل ن ا تا ۶	، ، ۳۰۶ ۱ ۲ ناب
ہے ' ن ا تا ۳ ' ۶ ' ۷	، ، ۲ ۲ ہیں - انکھاں
انکھیاں ' ن ا ۵ ' ۵	
انکھوں ' ن ۲ ' ۳ ' ۶ ۷	
باب عقل ' ن ۴	، ، ۳ ۲ پائے عقل
تب سوں ' ن ا	، ، ۵ ۲ مجبکوں
میرے شعر + میں فکر سوں	۲۲۳ ، ۵ ۱ (مصرعۂ اول)
کراے ولی نگاہ ' ن ا تا ۵	
( + سخن ' ن ا )	
ہے لذت ' ن ۲ تا ۴ ' ۶	۲۲۴ ۳۰۷ ۱ ۱ لذت ہے - سخن
سبجن ' ن ا تا ۶	
روز ' ن ۳ ۴	، ، ۱ ۲ صبح عید)
بالے ن ۷	، ، ۲ ۱ بالی
کے خال ' ن ۷	، ، ۴ ۱ و خال
پوچھوں ' ن ا ' ۲	، ، ۴ ۱ پوچھو
ہندوی ' ن ا تا ۵	، ، ۴ ۲ ہندو
دیا مجھے ' ن ا تا ۵	، ، ۳۰۸ ۱ ۲ مجھے دی

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۴ ۸ ۳ ۲ ۲	چھوڑی - بستگی	چھوڑیا، ن ۱ تا ۷ - بستگی
		ن ۱ تا ۸
، ، ۳ ۱	بلک سرو کون	سرو کون نہال، ن ۳
، ، ۳ ۲	پائی ہے خستگی	پایا ہے، ن ۱ تا ۷ - جستگی
		ن ۱، ۵
، ، ۵ ۱	جب	جون، ن ۱ تا ۷
، ، ۵ ۲	پائی - شکستگی	پایا، ن ۲ - کسستگی
		ن ۱ تا ۵
۲۲۵ ۳ ۱ ۱	جگ میں ہو	کھونکہ ہوے جگ میں
	کھوں کر	ن ۲ تا ۶ - جگ میں
		کھوں ہووے، ن ۱
، ، ۲ ۱	بے عزیزان	اے عزیزان، ن ۷، ۹
، ، ۲ ۱	داغ الم	باغ ارم، ن ۱
، ، ۲ ۲	جنت	صحبت، ن ۱ تا ۷
، ، ۵ ۲	چشم و چراغ	چشم چراغ، ن ۱، ۵ تا ۷
		روشن چراغ، ن ۲ تا ۴
، ، ۱ ۲	زندگی - کھوں نہ	جیو نا، ن ۲، پھر کے
		ن ۱، ۲، پھر نہ، ن ۵ -
		جگ میں، ن ۷، ۸

\* یہ مصرعہ ن ۲، ۴، ۷ میں یوں ہے :

ن ۲ - چھوڑا ترے لباس نے سہلے پہ بستگی

ن ۴ - چھوڑا لباس سٹی اُن نے سہلے کی بستگی

ن ۷ - چھوڑا ترے لباس سٹی پستے نے بستگی

+ یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

لفظ معنی	لفظ مصرع	صفحہ	فزل	شعر	مصرع
لگ 'ن ۱' ۲' ۵ تا ۸	تک	۲۲۵	۳۱۰	۲	۱
پاک 'ن ۱' ۲' ۵ تا ۸	(عاشق) زار	۲۲۶	۳	۴	۱
ولی سوں اگر توں کرے 'ن ۱	ولی کوں کہے	۳	۵	۱	۱
کرے توں 'ن ۲ - سجن'	کہے تو - بجن	۳	۵	۱	۱
پیچ 'ن ۱ تا ۷	بیچ	۳۱۱	۳	۱	۱
کی 'ن ۲ تا ۴ - لانا'	سوں - لایا	۳	۵	۱-۲	۱
اُس کوں ہوش میں	اُس کے ہوش کوں	۳۱۲	۱	۱	۱
اُس کے 'ن ۱ - اس کے	اُس میں	۳	۱	۱	۱
ہوش میں اُسکوں 'ن ۲' ۵	ہوں - جامے	۲۲۷	۳	۲	۱
ہو 'ن ۶' ۷ - جان'	(نگاہ) بھر	۳	۴	۱	۱
کر 'ن ۱ تا ۷	(قد) سوں	۳	۴	۲	۱
کوں 'ن ۴' ۶' ۷	ہوئی روشن دلاں	۳۱۳	۱	۲	۱
سجن فہساں کی ہوئی	کی فکر	۳	۱	۲	۱
ہے 'ن ۱ تا ۷ - طبع'	خوبی پر	۳	۲	۱	۱
ن ۱' ۲' ۴	انکھیاں - مجھ	۳	۵	۱	۱
سرخی کوں 'ن ۴ تا ۷	نہاں 'ن ۲ تا ۴ - ہیں'	۳	۵	۱	۱
نہاں 'ن ۲ تا ۴ - ہیں'		۳	۵	۱	۱

\* اس فزل کا دوسرا شعر ن ۳ میں اور چوتھا 'ن ۵ میں

نہیں ہے -



صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ ناسخ
۲۳۰	۳۱۶ ۵ ۱	بے تاب	جان سوز، ن ۱ تا ۵، ۷
”	” ۵ ۲	کی ( صدا )	کا، ن ۱
”	” ۶ ۱	تاج	سر، ن ۲
”	” ۶ ۲	میں۔ کوں۔ بہا	کوں، ن ۳۔ کے، ن ۳۔ لٹا، ن ۱
”	” ۷ ۱	کیجیو	کیجیوں، ن ۱۔ کیجئے، ن ۷
”	۳۱۷ *۲ ۱	ہر یک مست ہو	بیٹا بانہ ہر ایک ست
”	” ۴ ۲	کر چہرہ گر یہودی سوں ادھم	کے، ن ۱ تا ۴ یوسف از ملک عدم، ن ۶ تا ۸۔ بھوں سوں ابراہیم ادھم، ن ۱، ۵۔ بھوئیں سوں گردین ادھم، ن ۲، ۴۔ بھوئیں کروئیں ادھم، ن ۳
”	” ۵ ۱	آنکھ کا جلوہ	جا کے یک جلوہ، ن ۱، ۴، ۸
”	” ۵ ۲	دید کوں	دیکھنے کوں، ن ۶
۲۳۱	” ۶ ۲	ہر اک کے دل سوں یک چشمہ گرم	ہر ایک دل سوں ہر ایک چشمہ، ن ۱۔ چشم سوں اشک، ن ۳۔ ہر اک کے دل سوں یک آہ، ن ۲۔ ہر ایک دل سوں یکے چشمہ، ن ۶

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسیم
۲۳۱ ۳۱۷ ۶ ۲	ہر یک دل سوں مگر	چشمہ ' ن ۷
۱ ۷ " "	گر سکوں لکھنا	گر ملکوں لکھنے ' ن ۱
		۴ - گر سکوں لکھ کر
		ن ۲ - گر سکوں لکھنے
		ن ۳ ، ۵ - توں دیوانہ
		ہو ( ۹ ) ن ۶ -
۲ ۷ " "	تو جیوں دیوانہ	تو دیوانہ ہو سا نکل
	زنجیر پگ میں	( سنکل ن ۱ ) پگ
	لے ہر اک قلم	میں ' ن ۱ تا ۷ -
	نکلیے	باہر یک رقم ' ن ۱ -
		بہا ہر یک رقم ' ن ۲ تا ۵ -
		لے باہر رقم ' ن ۵ -
		یک رقم ' ن ۷ - نمط
		بازید بستامی کریں
		دم جیوں گرم ( ۹ )
		ن ۶
۳۱۸ ۴ ۱	نرے ماتھے کے صندل	نری زلفاں سنی ظالم
	پر	ن ۱ - ٹپکے کے ' ن ۵
۱ ۲ " "	( چڑاغاں ) کوں	کی ' ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵
۲ ۲ ۳۱۹ " "	آئے	آتے ' ن ۱ ، ۷
۲۳۲ ۴ ۱	پایا ہے	پاتا ہے ' ن ۳ ، ۴

\* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

+ یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	فول	شعر	مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۳۱۹	۲۳۲	۶	۲	نوناہاں حسن	نوناہاں کے حسن
					ن ۲ تا ۴
”	”	۷	۲	نہ	نہیں، ن ۱
”	”	۸	۲	پہلتا	پہر تا، ن ۲
”	۳۲۰	۱	۱	کوں۔ دل ہے آہوے	کے، ن ۱ تا ۵۔ ہوا آہو،
					ن ۲
”	”		۲	ہے جب سوں جگ	کیا جب سوں جگت،
					ن ۱
”	”	۲	۲	جگ بھتر	پہر جاکر، ن ۲۔ پہر حال
					ن ۳، ۴۔ پہر خاک
					ن ۵ (۹)
۲۳۳	”	۴	۲	تخت	مہر، ن ۲، ۴، ۵
”	”	۵	۱	دیکھ	لاوے، ن ۴
”	”	۵	۱	بوجھ	بولے، ن ۵
”	”	۵	۲	لگی ہے	لکھ میں، ن ۱ تا ۴
					۷۔ لکھی ہے، ن ۵۔
					لکھ وہ، ن ۶
”	۳۲۱	۱	۱	نہیں دی ہے	دی نہیں ہے، ن ۲ تا
					۴، ۵

• چہتا شعر، ن ۲، ۵ میں، ساتواں، ۱ تا ۳، ۵ تا ۷  
میں، آٹھواں، ۲، ۴، ۵ میں نہیں ہے۔ اور ن ۱، ۴، ۵ میں  
یہ شعر اور ہے —

مجھے پاس میں مت دور ہو یک لمحہ ویک آن  
اے باعث جمعیت ایام جوانی —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	جس	نجمہ ' ن ۱ ' ۲
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	جس	۴ ' ۵
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	احوال	حال ' ن ۱ ' ۷
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	سب	مت ' ن ۴
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	حیوان	رضوان ' ن ۶ ' ۷
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	رنگ دیکھ	دیکھ کر مجھہ ' ن ۵
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	تیری - جوکہ	یو ' ن ۱ ' ۵ - جو
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	دیکھ - روتے	کوئی کہ ' ن ۱ ' ۵
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	دیکھ - روتے	آکر ' ن ۲ ' ۴ - دیکھ
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	دیکھ - روتے	ن ۲ ' ۴
۲۳۳ ۲۴۱ ۲ ۲	سہمیر	عشوہ گر ' ن ۱
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	انکھیاں - کی کروں -	پتلیاں ' ن ۳ ' پلک
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	مسند	ن ۱ ' ۵ - لاکروں ' ن
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	مسند	۱ ' ۳ ' ۵ - کی کرو
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	مسند	ن ۴ - فرش ' ن ۳
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	پتلی کروں بالہ	پتلیاں کی کروں ' ن ۲
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	پتلی کروں بالہ	۴ ' ۶ ' ۷ - انکھیاں ' ن ۳
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	سہمیر	کی مستی کوں ہو ' ن ۵
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	ایمان	اوساں ' ن ۵
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	دنن - کا	دھن ' ن ۱ ' ۴ - درس
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	دنن - کا	ن ۵ ' ۷ - کی ' ن ۱
۲۳۵ ۲۴۱ ۲ ۲	دنن - کا	۲ ' ۴ ' ۷

• اس غزل کا شعر ۴ (ن) ۷ میں نہیں ہے —  
 + اس غزل کے شعر ۴ و ۷ ' ن ۲ میں نہیں ہیں —



صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۳ ۳۲۴ ۱	۲ طبل شادی کے	تن تداخل ' ن ۴ - ۴
		ن ۱ ' ۸
۲۳۶ ۳۲۵ ۴	۱ لجاوے	لیجاویں ' ن ۲ تا ۵
۲۳۷ , ۷	۱ نہ پاوے	نہ پاؤ ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
, ۸	۱ عالم میں ترے ہوش	ترے دھن تنگ کی ' ن ۳ ' ۴
, ۸	۲ ایسا تو نہ کر کام	ہر یک سوں توں مت
		ہول ' ن ۳ ' ۴
, ۹	۱ کوں خبر ہو	کی کڑوں وصف ' ن ۵
, ۱۰	۱ زباں	دھاں ' ن ۳ ' ۴
, ۱۰	۲ ذہن	دھن ' ن ۶ ' ۷
, ۱۱	۱ میں	یاد ' ن ۳ ' ۴
, ۱۱	۱ ہر لفظ کے غلطیے	ہر غلطیہ نقطہ ' ن ۲ تا ۴
, ۱۶	۲ گور یہ	برمنیں ' ن ۵
۳۲۶ , ۲	۱ تیرے	شہریں ' ن ۱
, ۲	۱ نہ چا ہوں	نجانوں , ن ۱
, ۲	۲ خورشید	خورشید کے ' ن ۱ تا ۷
۳۲۶ , ۳	۱ تاریکی	تلہائی ' ن ۲ تا ۵ ' ۷

\* اس فزل کا چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

† ن ۳ میں اس فزل کا چھٹا اور ساتواں شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۸	۳۲۶	۱	سب مل خاتم مہر - مہر خاتم ملک سلیمانی
			ن ۵
		۲	کھیچتا
			ایڈچتا، ن ۱، ۵
	۳۲۷	۲	یوچھوں
			یوچھوں، ن ۱ تا ۴
		۲	کی نی
			کرنے، ن ۱ تا ۴، ۷
		۲	نکل کر ہر چمن سوں، لگا لیکر چمن سوں، ن ۱
			کرپیاں چاک ہوکر، ن ۱ تا ۸
		۲	اشارت
			اشارے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
		۲	کی
			کا، ن ۱
		۱	تو اس، ن ۲ تا ۴
			سوں اگر، ن ۲ تا ۴
		۲	بل
			مل، ن ۱، ۳ تا ۵
		۱	کی (انچھوان)
			کا، ن ۱ تا ۵
		۲	چبل
			چبل، ن ۶، ۷
		۱	گر - کی
			جب، ن ۱ تا ۵ - سوں، ن ۱
		۲	فوجاں
			سوجاں، ن ۲، ۳
		۲	پھسل
			پچھل، ن ۶
		۲	کیے پر اپنے پچھتاوے - کہ سیرابی سوں گل جاوے
			ن ۲ - کہ سیرابی سوں
			بہ جاوے، ن ۳ - کہ گل پر
			اپنے پچھتاوے، ن ۴
		۲	پری زادان معنی
			پری زاد معانی، ن ۱ تا ۷
		۱	چمن
			ہوا، ن ۶، ۷

• یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے۔

+ یہ فزل ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔ اور ساتواں شعر (ن ۲) میں

نہیں ہے۔

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسیخ
۲۴۲	۳ ۳۳۳	۲ بلا انگیز خوبیاں	پزیرویاں اگر آ، ن ۲
،،	،، ۶	۱ مقصد	مقصود، ن ۱، ۲، ۶
،،	،، ۶	۱ بے سعی سفر	میں بے سفر، ن ۱ - جلدی سے جا، ن ۲
،،	۱۰	۱ نہیں ہرگز پہنچتا	نہ ہوئے ہرگز رسیدن، ن ۱
،،	،،	،،	ہے ہم کز بوجھتا اس، ن ۲
۲۴۳	۳۳۴ ۶	۲ دل جلیے	دل جلون، ن ۱، تا ۵، ۷
،،	،، ۲	۲ گر	وہ، ن ۵، ۷
،،	،، ۳	۱ کی - جس	کا، ن ۳، ۴ - جن، ن ۱ تا ۷
،،	،، ۷	۱ اے (ولی) مجھ	پر، ن ۱، تا ۵ - کون، ن ۲ تا ۴
،،	۲ + ۳۳۵	۱ پہ دل کے	کے دل پر، ن ۵
،،	،، ۲	۲ نگہ	سیلے، ن ۱، ۵
۲۴۴	۳۳۶ ۳	۱ سوں - کون	کے، ن ۱ تا ۵ - کی، ن ۲ تا ۴
،،	،، ۵	۱ اُس موہن - سوں	موہن کون، ن ۱ - سو، ن ۱، کون، ن ۶، کی، ن ۲ تا ۵
،،	،، ۵	۱ پردے میں	میں دل کی، ن ۱
۲۴۵	۳۳۷ ۱	۱ مجھ کن تو اے	مجھ پاس وہ، ن ۱، ۸
،،	،، ۳	۱ ہمیشہ	نہایت، ن ۱ - ہنس، کون، ن ۲، ۴
،،	،، ۴	۲ (پردے) کا	سوں، ن ۲، ۶، ۷
،،	،، ۲	۲ تلوار	تروار، ن ۱، ۵
،،	،، ۴	۱ دوست کے	دوستی، ن ۱ تا ۷

\* ن ۲ میں مصرع اول ہوں ہے :

دوہیں نے تجھ پر کی دیکھی ہے جب سوں صورت

+ یہ غزل، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسف
۲۴۶	۳۳۸ ۶ ۲	سب	کئی، ن ا تا ۷
،،	،، ۷ ۱	دنتن	دسن، ن ا تا ۶
،،	،، ۷ ۱	گوہراں	جوہراں، ن ۲ تا ۴
،،	،، ۸ ۱	جو دیکھے	دیکھے ہیں، ن ۳، ۳، جو
			دیکھے ہیں، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
،،	،، ۸ ۱	یہاں	نہاں، ن ۳ تا ۵
،،	،، ۸ ۲	دل	تن، ن ۱
،،	،، ۹ ۲	کے	کئی، کہیں، ن ا تا ۷
،،	،، ۳۳۹ ۱ ۲	ہے کہ	ہے یا، ن ا تا ۷
،،	،، ۲ ۱	ہلندہا ہیں	ہوا بند، ن ۱
،،	،، ۵ ۲	لب-منیں-ہر-کی	نہیں، ن ۵ - مہیں ہر اک،
			ن ۱ - کا، ن ۱، ۲
،،	،، ۶ ۲	نطق	لطف، ن ۳، ۴، ۵ - چشم،
			ن ۶، ۷
۲۴۷	۷ ۲	بال	ظل، ن ا تا ۴
،،	،، ۸ ۱	توں وعدہ کیا	وعدہ دیا توں، ن ا تا ۵
،،	،، ۹ ۲	چہتر	چتر، ن ۱، ۲، ۶، ۷
،،	،، ۳۴۰ ۵ ۲	ظل	بال، ن ۱
،،	،، ۸ ۱	ولی	وہی، ن ۴، ۵، ۷،
			(خمسہ)
،،	،، ۸ ۲	جن	جس، ن ۲، ۵
۲۴۸	۳۴۱ ۱ ۲	خوص ادا کی	شوغ کی کیا، ن ۲ تا ۵
،،	،، ۲ ۱	(فکر) سوں	کر، ن ا تا ۴
،،	،، ۳ ۲	بجا	دوا، ن ۳، ۴
،،	،، ۵ ۱	آہ	آئے، ن ۵
،،	،، ۶ ۲	اقتضا	مقتضا، ن ا تا ۷

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسیم
۲۴۸ ۳۴۱ ۷ ۲	پر (کب)	کوں ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
۳۴۲ ۱ ۲	روا	بجائے ' ن ۱ ' ۴ تا ۷
۲ ۲	وصل	حسن ' ن ۱ ۵
۲ ۲	رنگین	دیکھاں ' ن ۵
۳۳۴ ۱ ۲	نگہ نہوں	نگاہ نہوں ' ن ۲ تا ۴
		۴ - نگاہ میں ' ن ۱ ۵
		۷ تا
۲۵۰ ۸ ۱	سے	سوں ' ن ۱ تا ۷
۲ ۸	محال اگر خلا	خلا اگر ملا ' ن ۱ ' حاشیہ
		ن ۲
۳۴۴ ۱ ۱	لطافت میں	کی لطافت کا ' ن ۱ ۵
۴ ۱	نازکی کے آجیو	نازکی کی آنجمن ' ن ۲
۳۴۵ ۲ ۱	کروں	کہوں ' ن ۳ ' ۳
۲۵۱ ۴ ۱	رقص	فیض ' ن ۱ ' نقس ' ن ۲
		۵
۲ ۷	تماشا	تماشا ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
۲ ۹	گیسووں	گیسووں ' ن ۱ تا ۷
۱ ۱۰	پہچوں	پہچاں ' ن ۱ تا ۵
۱ ۱۰	جل	چل ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
۳۴۶ ۳ ۱	ناز-خوبی	حسن ' ن ۱ تا ۷-صورت
		ن ۵
۲ ۳	صورت	جلوے ' ن ۲-چہرہ ' ن ۵

• یہ غزل ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے ' اور شعر ۴ ن ۴ میں نہیں ہے۔ ن ۵ میں یہ مطلع اور ہے :-

نہ تھا حسن خوباں دلربا ہے ادا فہمی سخن دانی بلا ہے  
+ اس غزل کا شعر ۸ ' ن ۷ میں نہیں ہے —

مصلحہ فزل شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسیم
۲۵۲ ۳۴۶ ۷ ۲	یو (تلفظ)	یا 'ن ۲ تا ۵
۹ ۱	رات دن جوں	جوں ولی رات دن ہے
	ولی ہے	ن ۱ تا ۷
۳۴۷ ۲ ۱	دیدے	کے دل 'ن ۱
۲ ۱	جانب	جلوے 'ن ۱ تا ۷
۲۵۳ ۳ ۱	تارے سکی	تاراں سوں 'ن ۱ تا ۷
		مہوں 'ن ۱ تا ۴-بہی
		ن ۵ تا ۷
۳ ۲	میری جبوہ یار	جب سوں وہ روشن مہ
	مہ رخسار	رخسار 'ن ۵
۴ ۱	تب	پھر 'ن ۱ - نت 'ن ۶
		۷
۳۴۸ ۱ + ۱	کے جو	جس کے 'ن ۱
۳ ۱	قرے	میں تجھے 'ن ۱ تا ۷
۵ ۱	کوں	کا 'ن ۲ '۷
۳۴۹ ۱ ۱	جو	جیو 'ن ۱ تا ۷
۲ ۱	اُس کا	اُس کے 'ن ۱ تا ۷
۳ ۱	کر کے	کر کر 'ن ۱ تا ۶
۵ ۱	عزیزاں	نجانوں 'ن ۱
۹ ۱	دیکھی	دیکھا 'ن ۱ تا ۷
۳ (۳۵۰) ۱	گلر خاں	خوش نہیں 'ن ۶ '۷

\* تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے۔ اور اس فزل کی ردیف ن ۵ میں "آیا ہے" ہے۔

+ ن ۱ تا ۴ '۶ '۷ میں مصرعہ اول ثانی اور ثانی اول ہے۔

‡ اس فزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے۔

( اس فزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے۔

لفظ متن	لفظ نسیم	صلحتہ غزل	شعر مصرع
خونہن ' ن ا	بے دین	۲۵۵	۳۵۰ ۴ ۱
گہر ' ن ا تا ۷	شہر	، ،	۴ ۲
حسن ' ن ۲ ۵	اگن	، ،	۳۵۱ ۱ ۱
یو ' ن ۲-فلک پہ جاکر ' ن	جو-جو جاکر فلک پر	، ،	۱ ۱
ن ا ۵			
چمک ' ن ۲	جھلک	، ،	۱ ۱
نرے نمک سوں ' ن ا	نمک سوں تیرے	، ،	۱ ۲
۲ ۵ تا ۷			
اہلیا ' ن ۲، ابلتا ' ن ۳	چمک	، ،	۲ ۱
لہتا ' ن ۶			
تجلا ' ن ۲، ۳، ۴، ۷	جو نکلا	، ،	۲ ۲
نہن ' ن ا، دس ' ن ۲	درس	، ،	۳ ۱
۳، ۴، ۷			
کے بر ' ن ۲، ۳	چمک	، ،	۳ ۲
یو ' ن ا، ۲، ۴، ۷	کہ لعل جگ میں	، ،	۴ ۱
جھو (سوں) ' ن ا، جگ میں	ہوا معیز		
ہے وہ منظور ' ن ۳			
جو ہے ' ن ا، ۲، ۴	ہوا	، ،	۴ ۱
۷			
اُس کے رنگ نے ' ن ا	اُس نے رنگ و	، ،	۴ ۲
جھمک چمک کر جھلک چشم کی یو ناز	جھمک چمک کر	، ،	۵ ۱
جو ملہ دکھایا دیکھا ' ن ا، جھلک	جھلک		
جھلک ناز کی دکھایا			
ن ۲، ۳، جھلک چمک			

• یہ غزل ن ۳ میں فدیات میں ہے ' ن ۴ میں نہیں ہے۔ پہلا مطلع ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۵ میں دو شعر لکھ کر جگہ چھوڑ دی ہے۔

لفظ نسج

لفظ متن

صفحہ غزل شعر مصرع

ناز سوں دکھایا، ن ۶

۷

اٹک، ن ۱، ۲، ۳، ۶

لٹک ۲ ۵ ۳۵۱ ۲۵۵

سجین نہیں مہیں اٹک - سخن مہیں اُس کوں ۲ ۵ " "

ہٹک لیا ہے، ن ۲، ۶ لیا ہے

سخن میں اُس کے

تھٹک لیا ہے، ن ۱

سخن نے اُس کوں نیک

لیا ہے، ن ۳ - سخن

مہیں اُس کے اٹک لیا ہے،

ن ۷؟

بھالا، ن ۱

پیلا ۲ ۱ ۳۵۲ " "

بے اثر، ن ۲ تا ۴

بے نشا ۱ ۴ ۲۵۶ " "

اُس، ن ۱ تا ۷ - ہور

اُن - اور ۱ ۵ " "

۱ تا ۷

دیکھا ہے از بس جو، ن

از بسکہ دیکھا ۱ ۵ " "

۱ تا ۴، ۶، ۷

تو، ن ۱، ۲

پو ۲ ۵ " "

کوں، ن ۳، ۴

پہ ۱ ۲ ۳۵۳ " "

ناؤں، ۲ تا ۶

نام ۲ ۳ " "

بہار و ادا، ن ۲، ۴، ۶

بہار ادا ۱ ۴ " "

دور، ن ۱ تا ۵

عصر ۱ ۵ " "

• تمام نسج موجودہ مہیں اس غزل کی ردیف (اے) ہے -  
 بمعنی (ہے)



صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۵۶ ۳۵۳ ۴ ۱	ملے - عشق و حسن	لکھ 'ن ۲' ۵ - حسن و
		عشق 'ن ۱' ۲
۲۵۷ ۳۵۴ ۳ ۲	دوس	دوس 'ن ۱' ۵
		دوس 'ن ۱' ۷
۲۵۸ ۳۵۵ ۱ ۱	قیامت	اقامت 'ن ۱' ۳
		۷ '۵
۲۵۹ ۳۵۶ ۲ ۱	سلامت	ملاہمت 'ن ۵
		سوں 'ن ۲' ۴
۲۶۰ ۳۵۷ ۱ ۴	خلوت	عزلت 'ن ۲' ۴
		۷ '۴
۲۶۱ ۳۵۸ ۲ ۵	صف عشاق میں	بہکم عشق اے عشاق
		اُس کوں امامت ہے
۲۶۲ ۳۵۹ ۱ ۹	میں (حقیقت)	کی 'ن ۲' ۷ - 'کا' 'ن' ۲
		سوں

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۵۸ ۳۵۶ ۲	۱ خون خوار	خون ریز ' ن ۱ تا ۷
۲۵۹ ۳۵۷ ۱	۲ (انکھاں) کی	کا ' ن ۱ تا ۴
،، ،، ۵ ۲	جو - ورد	جیوں ' ن ۱ تا ۷ - نام ' ن ۱ تا ۷
،، ۳۵۸ ۲ ۱	رگ رگ	ہر رگ ' ن ۱ ' ۵ ' ۷
،، ،، ۳ ۱	تلہا	پا تا ' ن ۵
،، ،، ۳ ۲	مہری	مہرا ' ن ۲ تا ۷
،، ،، ۴ ۱	(پورا مصرعہ)	تل بناتے دیکھ اُس کوں مجھے پہ یوں ظاہر ہوا ن ۱ تا ۷
،، ،، ۴ ۲	دل کوں	دل میں ' ن ۲ تا ۴
۲۶۰ ۳۵۹ ۳ ۱	دل کوں تسخیر	نرم دل کوں ' ن ۲ تا ۴
،، ،، ۴ ۱	(پورا مصرعہ)	نکو کچ دیکھ چہرا سر پہ بلدار ' ن ۲ ' ۴ - نہ پوچھو اُس کے سر پر چہرا بلدار ن ۳ ' ۵
،، ،، ۴ ۱	سر پر اُس کے	اُس کے سر پر ' ن ۱ ' ۴ ' ۷
،، ،، ۴ ۱	نوجوانی	یو جوانی ' ن ۱ ' ۵ تا ۷
،، ،، ۵ ۱	نور	حسن ' ن ۱ ' ۵ ' ۶
،، ،، ۵ ۲	نگاہوں کی ہر اک	نہن ن ۲ تا ۴ نکہ ' ن ۵ - عاشق کی ہر ' ن ۲ تا ۵
،، ،، ۵ ۲	نگاہوں	نگاہاں ' ن ۴ ' ۷
،، ،، ۶ ۱	پورا (مصرعہ)	نکلتا جب کتاری ہاتھ لے کر ' ن ۶ ' ۷

\* چھٹا شعر - ن ۲ تا ۵ میں نہیں ہے - اور شعر (۷، ۸)

ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۰ ۳۵۹ ۶ ۲	دو دھارے	کتاری 'ن ۶' ۷
،، ،، ۶ ۲	دوہڑ	دو دھڑ 'ن ۱
،، ،، ۷ ۲	کی (مز)	کا 'ن ۱
۲۶۱ ،، ۹ ۱	(پورا مصرعہ)	سخن فہماں کی مجلس
،، ،، ۹ ۲	موتی	میں ولی ہو 'ن ۴
،، ،، ۱ ۱	سوں	موتیاں 'ن ۱' ۵' ۶
،، ،، ۱ ۲	سنبھکے	میں 'ن ۱
،، ،، ۱ ۲	سنبھال	سنبھال 'ن ۱' ۶' ۷
،، ،، ۲ ۱	میاں	کے 'ن ۷
،، ،، ۲ ۲	کے جہاز	کہ یہاں 'ن ۱' ۳ تا ۷
،، ،، ۳ ۱	جن	یہاں 'ن ۲- میں اب 'ن ۸
،، ،، ۳ ۲	تن (کے)	کی تھار 'ن ۱ تا ۵- دھار
،، ،، ۴ ۱	کا- پھول- بن کے	ن ۶' ۷
،، ،، ۵ ۱	دنن	جس 'ن ۲' ۵- جگ 'ن ۳' ۴
،، ،، ۵ ۲	وازم	تس 'ن ۱- اُس 'ن ۵
،، ،، ۲ ۱	کرتے	کے 'ن ۱ تا ۷- پھولنے کی
،، ،، ۳ ۱	کیونکر کرے	ن ۱ تا ۷- میں وہ 'ن ۵
،، ،، ۴ ۱	حسن	دسن 'ن ۱' ۳' ۴' ۶
،، ،، ۲ ۱	کرتے	دھن 'ن ۲' ۵' ۷
،، ،، ۳ ۱	کیونکر کرے	قارم (ص) ن ۶- وادوں 'ن ۵
،، ،، ۴ ۱	حسن	(اے انار 'ن ۵ حاشیہ)
،، ،، ۲ ۱	کرتے	کرنے 'ن ۱ تا ۷
،، ،، ۳ ۱	کیونکر کرے	کیوں کر سکے 'ن ۱ تا ۷
،، ،، ۴ ۱	حسن	عشق 'ن ۱ تا ۷

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۲۹۲ ۳۹۱	۵ ۱	(خونبار) میں	پر ' ن ۱ تا ۵ ۷
۳۹۲	۱ ۱	چھوڑ	طرہ ' ن ۲ تا ۴ ۶
۳۹۳	۴ ۱	اِس کا	اِس سوں ' ن ۱ تا ۷
۳۹۴	۵ ۱	جاوے	جاویں ' ن ۱ ۶ ۷
۳۹۵	۵ ۲	تلوار	تروار ' ن ۱ ۳ تا ۷
۳۹۶	۷ ۲	(عشق) کا	کوں ' ن ۱ تا ۷
۳۹۷	۱ ۲	انچھو	انچھوں ' ن ۱ ۶ ۷
۳۹۸	۱ ۲	بخت	بخت ' ن ۱ ۳ تا ۵
۳۹۹	۳ ۲	بہتر گوہر	کے تئیں گوہر ' ن ۵-۵ کا گوہر کے ' ن ۴
۴۰۰	۴ ۱	دنیا کی سمجھا	سمجھا دنیا کی ' ن ۱ تا ۷
۴۰۱	۵ ۲	کہ مجھ دیوان	کہ ہر ہر شعر میرا اس میں ہر اک شعر میں ' ن ۱
۴۰۲	۱ ۱	سمجھو	ہوچھو ' ن ۵
۴۰۳	۲ ۱	اجھوں	ہجوں ' ن ۱
۴۰۴	۱ ۲	کہ جس	کہ اُس ' ن ۲ تا ۴ ۶ ۷
۴۰۵	۱ ۲	نور	شور ' ن ۱ تا ۷
۴۰۶	۳ ۱	دلوں	دلاں ' ن ۱
۴۰۷	۶ ۱	کبھو	کدھیں ' ن ۱ ۲ ۴ ۶ کدھوں ' ن ۳

\* یہ شعر ن - ۳ میں نہیں ہے —

+ اس غزل کے شعر ( ۶ ، ۷ ) ن ۵ میں نہیں ہیں —

† دو ورق غائب ہونے کی وجہ سے غزل ( ۳۹۵ ، ۳۹۶ ) ن ۵ میں

نہیں ہیں۔ اور غزل ۳۹۶ کے شعر ۸ و ۱۲ ن ۳ میں نہیں ہیں —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۶ ۳۶۶ *	آہ ۱ ۱۱	آج ' ن ا تا ۷
، ،	، ، ۱ ۱۱	ہوئے ہیں ' ن ا تا ۷
، ، ۳۶۷	اگے ۱ ۳	نرک ' ن ۷
، ،	، ، ۱ ۳	کراویں ' ن ا - آسکوں ' ن ۲
، ،	کرے ۱ ۱۴	کریں ' ن ا ، ۴
، ،	شہدا ۱ ۶	شہیداں ' ، ۴ ، ۶ ، ۷
، ،	سوچے ۱ ۶	چشمے ' ن ۲ - لہجہ ' ن ۵
، ، ۲۶۷	، ، ۱ ۹	عزت ' ن ا ( حاشیہ )
، ،	، ، ۲ ۹	غیرت ' ن ا ، ۳ ، ۴ ، ۵
، ،	ناتوانوں ۲ ۹	ناتوانی ' ن ا ، ۷
، ،	، ، ۱ ۱۳	ناتواناں ' ن ۲ ، ۵
، ،	، ، ۱ ۱۴	ہرویں ' ن ۳ ، ۴ ، ۷
، ،	لب ۲ ۳	جن نے ' ن ا ، ۳ تا ۷
، ،	کہتے ہیں ۱ ۵	دم ' ن ا تا ۷
، ،	سن کے یو ۱ ۵	کہتی ہے ' ن ۲ تا ۵
، ،	سختن ۱ ۵	اُس کا سن ' ن ا تا ۷
، ،	غلچہ گل کے ۲ ۵	خیال ' ن ۲
، ،	، ، ۲ ۵	غلچہ لب کے لب ن ا
		۷ ، ۴ - غلچہ لب
		کے ' ن ۲ تا ۵

\* اس غزل کا شعر ۱۲ ' ن ۳ میں نہیں ہے۔ اور یہ شعر رہ گیا

جو ( ن ا تا ۷ ) میں ہے —

”سہر دریاے معرفت کوں سنوار کشتی دل اگر قلندر ہے“

+ ن ۳ میں اس غزل کے اشعار ( ۷ ، ۴ ، ۹ ، ۱۱ ) نہیں ہیں۔

اور شعر ۱۳ ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۸ ۳۶۹	۱ ۱	مے کے گر سینے تشنگی مے کی نہیں منیں
۲ ۱	۱ ۱	سیلے منیں مستی نہیں ن ۴ ن ۲، ۳، ۵، ۷
۲ ۳	۲ ۳	جس کا سینہ یادسوں یادسوں دلدار کی جس دلدار کی
۲ ۳*	۲ ۳*	کہ وہ وہی ن ۳ تا ۵
۱ ۷	۱ ۷	تا پہنچے نریک پہنچے یوں شتاب ن ۵
۲ ۷	۲ ۷	سالک ناداں ن ۱ - غافل ن ۵
۱ ۲	۱ ۲	ہے خبر- کسے نہیں خبر ن ۲ تا ۶ - خبر ن ۱ - کسی ن ۲ تا ۶
۲ ۲	۲ ۲	ستی لے پا (تک) سوں لے پاواں ن ۱ - سوں لے تا پگ ن ۳ تا ۵
۲ ۵	۲ ۵	بات بات سستی پاؤں ن ۶، ۷ (راہ- ن ۷ - حاشیہ)
۲ ۶	۲ ۶	رگ مری دم مرا ن ۱ - دل مرا ن ۲ تا ۵
۲ ۶	۲ ۶	(سینے) میں پہ ن ۲ تا ۵
۲ ۲	۲ ۲	سمڑ گلزار خوبی سمڑ زار نوجوانی ن ۵
۲ ۴	۲ ۴	آہ دل بے تاب مجھ آہ بے تاب ن ۲، ۳
۱ ۵	۱ ۵	عشق زلف ن ۲ تا ۴
۱ ۱۱	۱ ۱۱	ہر گل ہر دل ن ۱ تا ۸
۲ ۱+۳۷۲	۲ ۱+۳۷۲	قول بول ن ۲ تا ۵

\* ن ۱ میں نہیں ہے —

+ ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

لفظ متین	لفظ نسخ	مستحقہ فُزَل شعر مصرع
دل	جہو، ن ا تا ۷	۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲
دجے فرع	دو جے ہیں فرع، ن	۷ ۱ ۲ ۴
(بہواں) کی	کا، ن ۲ تا ۵	۹ ۱ ۲ ۴
اُس	جس، ن ا تا ۵ -	۹ ۲ ۳ ۴
راست باز کا	راستیاں کا توں، ن ۵	۱۰ ۱ ۲ ۴
دلاں	دلوں، ن ا تا ۴،	۱۱ ۱ ۲ ۴
۴، ۷		
بولا	بولی، ن ا تا ۷	۱۲ ۱ ۲ ۴
تیری	تیرا، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷	۱۳ ۲ ۳ ۴
شوق سرکش	شوخ و سرکش، ن ا تا ۷	۱۴ ۱ ۲ ۴
عشق کے	عہش کے، ن ۲ تا ۴	۲ ۱ ۲ ۴
دعوے میں اُس کی	دعوے ملیں، رکھتے ہیں	۲ ۱ ۲ ۴
بات رکھتی ہے	وہ مستحکم، ن ۲ تا ۴	
پری سوں	پریشاں، ن ۲ تا ۴	۲ ۲ ۳ ۴
تھوڑ	تھار، ن ا تا ۵، تار	۳ ۲ ۳ ۴
	ن ۶، ۸	
(شوق) انگیز	آمیز، ن ۵	۵ ۲ ۳ ۴
ہوتے	ہونے، ن ا تا ۷	۱ ۱ ۲ ۴

\* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

+ اِس فُزَل کے شعر ۵، ۸، و ۹ ن ۳ میں نہیں ہیں —

‡ ن - ۲ تا ۴ میں پہلا مصرعہ ثانی اور دوسرا مصرعہ اول ہے —

§ یہ فُزَل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲، ۴، ۵ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ	متن	لفظ	نسخ
۲۷۴	۳۷۶	۲	۱	خلقی	عید خاطر	کر عید کو خلق مل	لفظ نسخ
						ن ۲ تا ۷	
	،،	۲	۱	دیکھے	ہے	ملگتی ہے	ن ۱ تا ۷
	،،	۲	۲	ہو	تی	ہوئے	ن ۱، ۳، ۷ تا ۷
						پیو کا	ن ۲
	،،	۳	۱	کانورو		کانورو	ن ۱
	،،	۳	۱	کے دلبر		میں لوگ	ن ۱ تا ۷
۲۷۵	۳۷۷	۴	۱	ہے	ہم	ہم	۱، ۲، ۵ تا ۷
	،،	۷	۱	اور		ہو	ن ۱، ۴، ۷
	،،	۱۴	۱	چل		چڑ	ن ۲
۲۷۶	۳۷۸	۱	۲	صورت		جلوئے	ن ۱
	،،	۳	۲	ناقوس		قنوس	ن ۵
	،،	۲	۲	بو جھتا		بو جھتا	ن ۲ تا ۴، ۷، ۹
	،،	۳	۱-۲	پگھڑی		پگڑی	ن ۱ تا ۷
۲۷۷	،،	۴	۱	کمر		بدن	ن ۱، ۵، ۶
	،،	۶	۲	مہفل		مجلس	ن ۱ تا ۷
	،،	۳	۱	زلف		زلف و	ن ۱، ۶
	،،	۴	۲	چمن		در چمن	ن ۵
۲۷۸	۳۸۱	۴	۲	شلا ساں		شلا سوں	ن ۲ تا ۷
	،،	۵	۱	دشک	چشم	قطرہ اشک	ن ۱ تا ۴، ۸

\* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے اور شعر ۹ ن ۲، ۳ میں نہیں ہے -

اور مقطع ن ۵ میں نہیں ہے -

+ اس غزل کے شعر ۳، ۱۱ ن ۳ میں نہیں ہیں -

‡ یہ غزل ن ۵ میں حاشیہ پر تھی - بالکل کٹ گئی ہے -

صرف شروع مصرعوں کے ایک دو لفظ پڑے جاتے ہیں - اور

اس غزل کا شعر ۶ ن ۳ میں نہیں ہے -





صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۸۰ ۱۲ ۳۸۳ *	۱ بات یہ کہتا ہوں	زمزمہ میرا ہے اے حجر
	اے سجن	ن ۱ ' ۴ ' ۵
۱۲ ۲	۲ قل جہوں	یو دل ' ن ۲ - یو قل ' ن ۳
۱۲ ۲	۲ ہلال	بلال ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
۲ ۳۸۴ + ۲	۲ فاضل و	فاضل ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
۳ ۱	۱ کوں	سوں ' ن ۱ تا ۵
۵ ۲	۲ وہ	دو ' ن ۱ تا ۴
۶ ۱	۱ جو - لیا	جن ' ن ۱ - کھا ، ن ۱
۲ ۳۸۵	۱ ادا	نہیں ' ن ۱ تا ۵
۴ ۱	۱ جاتا ہے	جاتا ہوں ' ن ۱ تا ۷
۴ ۲	۲ ساتھ میں	پشت میں ' ن ۵
۵ ۲	۲ اُس کا	ظالم ' ن ۱ تا ۵
۶ ۱	۱ ( سرکش ) کا	کی ' ن ۳ تا ۷
۷ ۲	۲ کی ( تجھ )	کا ' ن ۲ تا ۵
۳ ۱ ۳۸۶ †	۱ ( مصرعہ )	اس باج دل میں میرے
		دو جا نہیں ہے مدعا ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
۱ ۳۸۷	۲ غلام	میں نام ' ن ۱ تا ۸
۵ ۱ ۳۸۸	۱ یک رنگ ہو مل	ہر ایک سے مت مل
		ن ۱ تا ۶ ' ۸

\* اس فزل کے شعر ۱۱ ' ۱۲ ن ۵ میں نہیں ہیں —

† اس فزل کا شعر ۵ ن ۵ میں نہیں ہے —

‡ یہ فزل ن ۳ میں نہیں ہے - اور اس کا تیسرا شعر ن ۴

میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ	متن	لفظ	نسخ
۲۸۵	۳۹۱	۴	۱	کرے گی	کرہنگے ' ن ۱	لفظ	نسخ
۲۸۶	۳۹۲	۸	۲	سختن	سختی ' ن ۱ ، ۳ ، ۴	لفظ	نسخ
۲۸۷	۳۹۳	۳	۱	سوں	کوں ' ن ۱ تا ۷	لفظ	نسخ
۲۸۸	۳۹۴	۱	۱	لالن	گلرو ' ن ۵	لفظ	نسخ
۲۸۹	۳۹۵	۱	۱	سوں	تیرے شعر ' ن ۲ تا ۴	لفظ	نسخ
۲۹۰	۳۹۶	۶	۱	اُٹھا کر	سوں مل ' ن ۱ ، ۲ تا ۴	لفظ	نسخ
۲۹۱	۳۹۷	۶	۱	ملہ	۷-بتواضع کہ ' ن ۷	لفظ	نسخ
۲۹۲	۳۹۸	۴	۱	اپے دل مہن	غم ' ن ۱ تا ۷	لفظ	نسخ
۲۹۳	۳۹۹	۶	۱	اُٹھا کر	دل میں آپے ' ن ۱ ، ۵	لفظ	نسخ
۲۹۴	۴۰۰	۶	۱	اُٹھا کر	نا ۷-دل میں خوب ' ن	لفظ	نسخ
۲۹۵	۴۰۱	۶	۱	اُٹھا کر	۲ تا ۴	لفظ	نسخ
۲۹۶	۴۰۲	۶	۱	اُٹھا کر	اوپا کر ' ن ۱ ، ۳ تا ۶	لفظ	نسخ
۲۹۷	۴۰۳	۶	۱	اُٹھا کر	( اونچا کر )	لفظ	نسخ
۲۹۸	۴۰۴	۶	۱	اُٹھا کر	مکھہ ' ن ۱ تا ۵ ، ۷	لفظ	نسخ
۲۹۹	۴۰۵	۶	۱	اُٹھا کر	میں ' ن ۶	لفظ	نسخ
۳۰۰	۴۰۶	۶	۱	اُٹھا کر	نہیں ' ن ۵	لفظ	نسخ

\* غزل ۳۹۰ کا دوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

+ غزل ۳۹۱ کا دوسرا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے اور شعر ۴

۶ ، ۷ ، ن ۳ ، میں فہیں ، پانچواں شعر ن ۱ ، میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کے بقیہ اشعار اور نوٹ ضمیمہ نمبر ۱ میں ہے اور

شعر ۴ ، کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۲۸۹	۳۹۵	۵	۱
اے دل، نہ جا اے	اے بوالہوس ہرگز، ن	۲	۲
دل	تا ۴، ۷		
میں آفت، قیامت	ہے مشعل، ن	۲	۲
قیامت، ن	۴		
دعا گو ہیں	دعا گویاں، ن	۷	۶
بے حسابی	بے حجابی، ن	۷	۵
بے عتابی	بے حجابی، ن	۲	۲
۱۰	۹	۲	۷
( ابرو) کا۔ (تصور) کے، ن	۱ تا ۷-میں، ن	۱	۱۰
کر	۱ تا ۴		
۲۹+	۳۹۶	۱	۲
حسن، ن	۱ تا ۳، ۵		
۶-عقل، ن	۴		
انکھیاں کا خسار	سیلے کا غبار، ن	۲	۳
اختیار	اعتبار، ن	۲	۴
میرے دل کا	مجھ سے سیلے کا، ن	۲	۵
بے قراری و	بے قراروں کوں، ن	۲	۲
۳۹۷	۳۹۸	۲	۲
ساجن	جاناں، ن	۱	۴
وہ منصب	مذنب میں وہ، ن	۲	۵
عشق بازی	عشق بازوں، ن	۱	۶
ملیں قاتل	میں قاتل کی، ن	۱	۶
۲۹۲	۳۹۹	۱	۴
معلم	مفہوم، ن	۱	۴
عشق	عیش، ن	۱	۷
دل بھی	دل یو، ن	۲	۲
( پورا مصرعہ )	دل پہ میرے سدا اداسی	۲	۲
ہے، ن	۵		
پاس تل	تل ننگ، ن	۲	۴
۲	۴	۲	۴

صفحہ فزل شعر مصوع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۳ ۴۰۰ ۶ ۲	کدوئیں	کوے ' ن ا تا ۷ ( قدیم ۱۵ )
۲ ۲ ۴۰۱	و ( سخن )	ہے ' ن ا
۲ ۳	سو	سوں ' ن ا تا ۷
۱ ۴	توں ہی ہے	تو نہیں ہے ' ن ا-تو ہے گا ' ن ۶ ۷
۲ ۴	طغرائے	طوے ' ن ۶
۲ ۵	اورد	ہور ' ن ا ۶ ۷-ہے ' و ن ۲ تا ۴ ۵
۱ ۱ ۴۰۲ ۲۹۴	اُس شوخ میں	موہن ملیں ' ن ۵
۱ ۲	لگ کر	لگ لگ ' ن ا
۲ ۲	کہ جس کا نانوں	اُسی کانوں کی ' ن ۲ ۳ ۴
۲ ۴	جس کا	جس کی ' ن ا تا ۷
۱ ۶	شان	شاہ ' ن ۲ تا ۷
۱ ۷	میرا	مہرے ' ن ا ۲ ۵ تا ۷
۲ ۸	برنگ	مثال ' ن ۲ تا ۴
۲ ۱ ۴۰۳	موہن	ساجن ' ن ۷
۱ ۲	لبریز	بہر پور ' ن ۲ ۳
۱ ۲	ہوں سراپا	ہو رہا ہوں ' ن ۷
۱ ۳	سب-سوں	نے ' ن ا تا ۷-کی ' ن ۲
۱ ۴	یہ گرچہ-نو خطا	کے گرد ' ن ۲ تا ۴-ہو خطا ' ن ا تا ۷
۲ ۵	تہرا	تہرے ' ن ا ۷
۱ ۶	دل جلے-کدھی	دل چلے ' ن ۲-کلیے ' ن ا

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسیم
		(کسی نے)
۲۹۵ ۴+۳ ۶ ۱	رنگ و بو	رنگ یو ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
۲۹۶ ۴+۴ ۷ ۱	چلنا	جانا ۱ قا ۵
، ، ۷ ۲	(عشق) بازان	بازوں ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
		بازی ' ن ۵
، ، ۸ ۱	لچھسن	لکھسن ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
، ، ۱۴+۵ ۱ ۱	گرچہ - یار جانی	نازو ' ن ۲ قا ۵ - گرچہ
		آئی ' ن ۲ تا ۵ - گرجوانی
		ن ۳ ' ۴
، ، ۳ ۱	نہوں	نہوں ' ن ۱
۲۹۷ ، ، ۹ ۱	صاف صاحب دل	صاحب دل کی ' ن ۵
، ، ۹ ۲	گوھر بھر	گوھراں سنج ' ن ۲ ' ۴
، ، ۱۴+۶ ۲ ۲	کہ (شب)	گرچہ ' ن ۱ - روز و ' ن ۳ ' ۴ ' یو ' ن ۱ ' ۷
۲۹۸ ، ، ۵ ۲	حق میں ' جان	جان نثار کے حق میں
	نثاروں کے	ن ۳ ' تا ۵
، ، ۶ ۲	وجہ	وہ چہ ' ن ۲ ' ۳
، ، ۷ ۲	جامہ	چہرہ ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
، ، ۹ ۱	گروں رکھ کے	کان دھر کے ' ن ۴

• یہ فزل ن ۳ میں نہیں ہے اور شعر ۲ ' ن ۴ میں نہیں ہے۔

+ اس فزل کا شعر ۸ ' ن ۲ میں نہیں ہے —

‡ یہ فزل ن ۶ میں نہیں ہے ' شعر ۳ ' ن ۵ میں نہیں ہے اور پہلا مصرعہ شعر ۳ ' کا ن ۷ میں فٹ نوٹ والا ہے اور شعر ۵ ' ن ۲ میں شعر ۶ ' ن ۷ میں اور شعر ۷ ' ن ۳ ' میں نہیں ہیں۔

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۸ ۴۰۷ ۲ ۲	خوش نگاہوں	خوش نگاہاں ' ن ۵
۳ ۱	کم نکلنے میں	کم نگاہی میں ' ن ۱
۴ ۵		۴ ۵
۳ ۲	عشق بازار کی	عشق بازوں میں ' ن ۱
۵ ۱	بندھی	بندھیا ' ن ۱ تا ۷
		(باندھی)
۹ ۱	(عشق) بازار	بازوں ' ۱ تا ۴ - بازی
		ن ۶ ۷
۴ ۴ ۸	سے	سوں ' ۱ تا ۷
۶ ۱	آج کہ	آج توں ' ن ۱ ' ۲ ' ۶ ۷
۷ ۲	یار	زلف ' ن ۲ تا ۵
۱ ۳ ۹ ۱۱	میں جیوں کال دسا	دل حال ' ن ۱ -
		دسے ' ن ۲ تا ۵
۲ ۱	جب سستی (دل)	جب جا ' ن ۱ - جا کے
		یو ' ن ۲ ' ۴ ۵ -
		اُسے ' ن ۷
۲ ۲	(ہم) کے	(ہم) نے ' ن ۱
۳ ۲	کہا	دیا ' ن ۱ تا ۷
۴ ۱	کا یہ	کی یو ' ن ۱ تا ۴
۴ ۲	گرداں	گردوں ' ن ۵
۵ ۱	ہوا	ہوئی ' ن ۱ ۵ - اچھے ' ن ۶
۵ ۲	جن نے دیوار	جس نے مکتراپ ' ن ۲
۵ ۲	گرداب	مکتراپ ' ن ۳ تا ۷

• اس غزل کا شعر ۶ ن ۳ میں نہیں ہے —  
 + اس غزل کا شعر ۳ ن ۳ میں ' اور شعر ۴ ' ن ۷ میں  
 نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۳۰۰ ۱۰۹ ۶ ۱	سکھا	سوگا 'ن ۱' (سو کھیا)	
۳۰۰ ۷ ۲	موسر ہو	نصیب ہووے 'ن ۱' ۳	
۳۰۰ ۶ ۲ ۷		نصیبیاں ہو 'ن ۵' نصیبہ	
۳۰۰ ۱۰ ۱ ۲	سبزی	سو 'ن ۲' ۷	
۳۰۰ ۲ ۱	نرگس - کبھی	سبزی 'ن ۱ تا ۵' ۷	
۳۰۰ ۵ ۲	آیا ہے	سرکش 'ن ۱' - کہیں	
۳۰۰ ۶ ۲	سلم : مفتوں	ن ۴ ۷	
۳۰۰ ۸ ۲	(ہوش) سوں	آتا ہے 'ن ۱ تا ۵' ۷	
۳۰۰ ۳ ۱ ۱	نہیں	سجن 'ن ۱' - مجنوں	
۳۰۰ ۶ ۱	رنگ	ن ۲ تا ۴ ۵	
۳۰۰ ۷ ۱	دھیان	کوں 'ن ۳' -	
۳۰۰ ۷ ۲	ہوئی ہے	ہے 'ن ۴' ۵	
۳۰۰ ۱ ۱ ۲	مد ہوشی	دنگ 'ن ۱' ۲ تا ۵ ۷	
۳۰۰ ۳ ۲	سلطان نے - دیا	ذهن 'ن ۱ تا ۴' ۷	
۳۰۰ ۳ ۲	فیض	ہوا ہے 'ن ۱ تا ۴' ۷	
۳۰۰ ۴ ۱	(تاب) پر	بیہوشی 'ن ۱'	
۳۰۰ ۴ ۲	جس	سلطانی 'ن ۱' تا ۷	
۳۰۰ ۳ ۲		کا ہے 'ن ۲' ۴	
۳۰۰ ۳ ۲		حاصل 'ن ۲' - میل	
۳۰۰ ۳ ۲		ن ۳ تا ۵	
۳۰۰ ۴ ۱		میں - ن ۳ ۴	
۳۰۰ ۴ ۲		اِس 'ن ۱' تا ۵	

• اس غزل کا شعر ۴ ن ۳ ۴ میں نہیں ہے —

+ اس غزل کے شعر ۳ ۴ ۷ ن ۳ میں نہیں ہیں اور شعر ۴ ن ۲ میں نہیں ہے -



صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسف
۳۰۲ ۱۳	۱ ۱	حافظے	حافظاں 'ن ۲' ۳
” ”	۱ ۱	دکھانا ہے	دکھلایا ہے 'ن ۱' تا ۳ ۵
” ”	۲ ۱	موج زن	دکھلائی ہے 'ن ۴' ۶
۳۰۳	۲ ۱	موج زن	مونس 'ن ۲' - پیچ زن
” ”	۲ ۱	ہر دین	ن ۵ ہر زمیں 'ن ۲' - ہر زری
” ”	۵ ۱	کے ادا کرتے	ن ۳ (۹)
” ”	۵ ۲	مغفرت	کوں بچا لانے 'ن ۲' -
” ”	۱۴ ۱۴	کنایت	معرفت 'ن ۲' تا ۴
” ”	۳ ۱	نسن	اشارات 'ن ۲' ۵
” ”	۷ ۱	ہوے	نسط 'ن ۲' تا ۴
۳۰۴	۸ ۲	غیبت	ہوئیں 'ن ۲' ۴ ۵
” ”	۱۵ ۱	مصور دنگ ہے	ات پت 'ن ۱'
” ”	۲ ۱	جس جلوۂ	مصور رنگ نہیں لکھتے
” ”	۲ ۱	(ہوا) جی	ہیں اُس 'ن ۵'
” ”	۳ ۱	پیچوں	جیوں 'ن ۲' ۷ - ہوں
” ”	۳ ۱	اندیشہ نہیں	ن ۱ ۵
” ”	۴ ۱	ہوی ہے خوش	پیچاں 'ن ۱' تا ۷
” ”	۵ ۱	نگاہ تیز	ہے اندیشہ 'ن ۱'
” ”	۵ ۱	نگاہ تیز	ہوں ہوا ہے خوش 'ن ۵'
” ”	۵ ۱	نگاہ تیز	نکے کے تہر 'ن ۱' ۴ ۶ ۷

\* اس غزل کا شعرا 'ن ۳' ۴ میں نہیں ہے ' اور شعر ۵ 'ن ۴' ۵ میں نہیں ہے - اور شعر ۶ کا مصرعہ اول - ن ۵ میں اس طرح ہے :-

” فارغ ہے دل وہ نور معانی سوں جس ملیں“

† یہ غزل ن ۳ ' ۴ میں نہیں ہے -

صنعتہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۴ ۳۱۵ ۶ ۱	صفے پر خطا لکھا	صنعتہ اوپر لکھا ہے کاتب
	قدرت کے کاتب نے	قدرت 'ن' ۳، ۵
۳۰۵ ۳۱۶ ۴ ۱	سایہ	باعث 'ن' ۱
۳۰۶ ۳۱۷ ۴ ۱	ہے مجھ	مجھ ہے 'ن' ۲ تا ۴
۳۰۷ ۳۱۸ ۴ ۲	تیر	تیرا 'ن' ۱ تا ۳، ۶
۳۰۸ ۳۱۹ ۸ ۱	ہر شب - چلتی	ہر دم 'ن' ۱ - ہنسے
		'ن' ۱ تا ۸
۳۰۹ ۳۲۰ ۱ ۲	نہ کیوں ہو دل	نہ ہوے دل کہوں 'ن' ۱ -
		نہ ہوے کہوں دل 'ن'
		۲ تا ۶
۳۱۰ ۳۲۱ ۳ ۱	ہے (مجھ) دل	تھا - میں 'ن' ۱، ۲، ۶، ۷
	(پر)	
۳۱۱ ۳۲۲ ۹ ۱	ہوں	ہے 'ن' ۳، ۴
۳۱۲ ۳۲۳ ۱ ۲	پگھل	سگن 'ن' ۳، ۴، ۵
۳۱۳ ۳۲۴ ۲ ۱	کہا ہے - جو	کاں ہے (کہاں) 'ن' ۱ تا ۷
		کہ 'ن' ۱
۳۱۴ ۳۲۵ ۲ ۲	دعشت	وحشت 'ن' ۳ تا ۵
۳۱۵ ۳۲۶ ۳ ۱	سوں پہلے جو کہ	ستی آگے جو موعے
	موعے	'ن' ۱، ۶، ۷
		سوں جو موعے ہیں
		'ن' ۲، ۳، ۴، ۵

\* یہ غزل 'ن' ۵ میں نہیں ہے اور اس غزل کا شعر ۲، و ۴ 'ن'

۳، میں نہیں ہے اور شعر ۳، 'ن' ۷ میں نہیں ہے۔

+ اس غزل کا شعر ۵، 'ن' ۵، میں نہیں ہے۔

‡ اس غزل کا شعر ۳، 'ن' ۳، ۴، میں اور شعر ۴، 'ن' ۴، میں

نہیں ہیں۔

صفحہ فہرست شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخہ
۳۰۷ ۴۱۹ ۵ ۱	ہیں جو کہ	جو کوی ' ن ۱ تا ۷
۵ ۲	دنیا میں ہاتھ	وہ ہاتھ ' ن ۱ تا ۷
	اپنے وہ	اس دنیا میں ' ن
		۱ ' ۵ تا ۷ - آپس ' ن ۲
		۳ ' ۴ - جہاں ' ن ۷
۴۲۰ ۱ ۲	گلگن	گلگن ' ن ۱ تا ۷
۵ ۱	درس	جمال ' ن ۵
۳۱۰ ۲۱ ۳	گلگن	گلگن ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
۳ ۱	ہے	میں ' ن ۴
۳ ۳	سحر جا کے	صبح گاہ ' ن ۴
۵ ۱	کی آتی ہے	کئی آتے ہیں ' ن ۴
۵ ۲	کو	کے ' ن ۶ ' ۷
۵ ۴	بچھاں	سختیاں ' ن ۴ ' ۷
۴ ۱	کیدھا ہے	کیدھا ہے ' ن ۲ ' ۵ تا ۷
		کیدھا ہوں ' ن ۳ ' ۴
۲ ۱	کھویا	گویا ' ن ۲ تا ۴
۳ ۱	عشوہ گری	سیمپری ' ن ۲ تا ۴
		چھلک بھری ' ن ۵ تا ۷
۴ ۱	مہرے آپر	آپ آپر ' ن ۲ تا ۷
		آپ پر میں ' ن ۵
۴ ۱	توغ زبان	رنگ وفا ' ن ۲
		برگ وفا ' ن ۳ ' ۴
		ترک وفا ' ن ۵ تا ۷

\* اس فہرست کے بعد کی دونوں غزلیں نمبر ۴۲۱ و ۴۲۲ انجمن

کے کسی نسخے میں نہیں ہیں —

+ یہ مستزاد صرف ن ۴ ' ۶ ' ۷ میں ہے۔ اور مستزاد نمبر ۳۲

کسی نسخے میں نہیں ہیں —

لفظ نسخ

منجھہ، مستزاد، شہر، مصرع، لفظ، کن

بھڑا، ن ۶	طرد	۲	۴	۳	۳۱۳
باندھا ہے، ن ۲ تا ۷	باندھے ہے	۳	۴	،،	،،
کہتا، ن ۲ تا ۷	کرنا	۳	۵	،،	۳۱۴
کس نے، ن ۲ تا ۴	کن نے	۱	۱	۵	،،
اس، ن ۵، ۶	ان	۱	۱	،،	،،
مجھ، ن ۲ تا ۷	اُسے	۳	۱	،،	،،
اس، ن ۵، ۶	ان	۴	۱	،،	،،
کس نے، ن ۲، ۳، ۷	کن نے	۳	۲	،،	،،
ہم، ن ۵	ترا	۱	۳	۵	،،
پر رنگ لہا ہے، ن ۲ تا ۴	نیرنگ دیا ہے	۳	۳	،،	،،
بے رنگ دیا ہے، ن ۵، ۷					
جب کہ، ن ۷	حب کی	۱	۲	* ۶	۳۱۵
یو، ن ۲ - سو، ن ۷	تو	۴	۳	۷	۳۱۶

(مختصات)

دیکھا، ن ۶، ۷	دیکھی	۳	۳	۱	۳۱۷
اول تھا سہنے پر مثال	تھا دل و سہنے پر	۱	۳	،،	،،
سل، ن ۷	مثل سل				
کی آئیے نے نبھی، ن ۷	بھی شمسیت کی	۲	۵	۱	۳۱۸
	لکھی				
یو خیال، ن ۶ تا ۸	تو خواب	۳	۵	،،	،،
نوں، ن ۵	(شمع) دو	۲	۱	۳	۳۲۰

\* یہ مستزاد صرف ن ۷ میں ہے اور مستزاد ۷، ن ۲، ۷ میں

—

† یہ خمسہ ن ۲ تا ۵ میں نہیں ہے اور خمسہ نہر ۲ کسی

نسخہ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲، ۳ میں نہیں ہے اور بلند ۳، ۵ میں نہیں ہے —

## لفظ نسخ

## صرفہ، مخمس، بلد، مصرع، لفظ مرتن

سکھن، ن ۵	سکھن	۳	۱	۳	۳۲۰
مجلس، ن ۴، ۵	گلمشن	۵	۱	،،	،،
نہ کرماتی نہیں، ن ۵ (۹)	نہ کھول اپنے نہیں	۵	۱	،،	،،
جگمگت کے شاعراں، ن ۴	فصیحکا خلق کے	۱	۲	،،	،،
ہور، ن ۴ تا ۶	اور	۲	۲	،،	،،
زلف کالی کوں، ن ۷	اور زلف کالی	۲	۲	،،	،،
کانتاں کے پلکاں، ن ۴	پلکاں کے کانتاں	۵	۲	،،	،،
خارداں، ن ۵					
نہ دھڑ، ن ۴، ۵، ۷	نہ رکھہ	۵	۲	،،	،،
اس قد، ن ۲	قد جیوں	۱	۳	،،	،،
رخسارداں، ن ۴	رخسارے	۱	۴	،،	،،
سیتی کٹی، ن ۴، ۷	کے سارے	۳	۴	،،	،،
کے کٹے، ن ۵					
نوں، ن ۴	یہ	۵	۴	،،	،،
نہ دکھلانا، ن ۷	نکو دکھلا	۲ * ۵		،،	۳۲۱
نا، ن ۴، ۶	مت (دکھلا)	۴	۵	،،	،،
مہتاب مہن بھی۔ اغیار سوں اے نازنین،		۵	۵	،،	،،
کس سوں اے، ن ۷					
عاشقاں، ن ۴	عاشق	۱	۶	،،	،،
آوارے، ن ۴، ۶	آوارہ	۲	۶	،،	،،
دھوے، ن ۴	دھویا	۳	۶	،،	،،
جو عاشق قہجہ، شمع رو کا	جوشایق شمع رو۔	۴	۶	،،	،،
ن ۴، ۶، ۷ -	کا ہے				
نہ دھرتے، ن ۴۔ نہ دھرتا	نہ دھرتا	۵	۶	،،	،،
ن ۴، ۷					

صفحہ، مخمس، بلند، مصروع،	لفظ، معنی،	لفظ، نسخہ،
۳۲۱ ۳ ۷ ۱	جہاں	دنیا، ن، ۴، ۷
، ، ۷ ۳	ہے	میں، ن، ۴، ۷
، ، ۸ ۲	ملاحت	ملاحت، ن، ۴، ۷
، ، ۸ ۴	سو قہاحت	صد (سو، ن، ۷) قہامت
، ، ۹ ۲	میں احوال	ن، ۴، ۷
۳۲۲ ، ، ۹ ۵	(شوق) قا	میں حال، ن، ۵ سوں، ن، ۴، ۵ - قوں، ن، ۵ ۷، ۴
، ، ۱ ۲	آئینے	آپ نے، ن، ۶
، ، ۱ ۵	تب	تو، ن، ۴، ۶ - تجھ، ن، ۷
، ، ۴ ۳	کے	کئی، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۲ ۴	کے دل	کئی دل، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۲ ۴	کے بند	پہنڈے، ن، ۴
، ، ۳ ۱	تو - دھ	تیرا، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۳ ۲	دکھوں	اے، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۳ ۲	توں دکھ سرور دھ	دکھی، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۳-۳ ۴	دھ	اے، ن، ۴، ۶، ۷
۳۲۳ ، ، ۴ ۴	تھے	ہوں، ن، ۴
، ، ۵ ۱	گلگن	گلگن، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۶ ۳	لو تیں	لو تے، ن، ۴، ۶، ۷
، ، ۶ ۴	کتے	کرتے، ن، ۷
، ، ۶ ۵	سڈتا	سڈتا، ن، ۴، ۸
، ، ۷ ۴	کرنا	کپتا، ن، ۴، ۶، ۷

\* پدمسہ ن، ۴، ۶، ۷ میں ہے، بلند اول کے مصروعے اُلت پلت ہیں۔

لفظ معنی	لفظ معنی	۳۲۴	#۵	۱	۲	نو نہال
خوشخصال ' ن ۶	عالم	۳	۱	۲	۱	دنہا ' ن ۴
سپیں ' ن ۴	کوں	۳	۲	۳	۲	سپیں ' ن ۴
دل کا راز ' ن ۷	راز دل	۳	۳	۳	۳	دل کا راز ' ن ۷
دل کی ' ن ۷	اُس کی	۳	۳	۳	۳	دل کی ' ن ۷
کا ' ن ۷ - پیچ ' ن ۷	کی - پیچ	۳	۳	۳	۳	کا ' ن ۷ - پیچ ' ن ۷
درکار ' ن ۴	مطلوب	۲	۶	۲	۶	درکار ' ن ۴
یو آب توں ہوئے ' ن ۶ -	یہ اُس کوں جوہے	۲	۶	۲	۶	یو آب توں ہوئے ' ن ۶ -
تو اب تو ہو ' ن ۴ ' ۷						تو اب تو ہو ' ن ۴ ' ۷
جہان میں ' ن ۴	جہاں میں	۳	۶	۳	۶	جہان میں ' ن ۴
یو گڈتگو ' ن ۴ ' ۶	جستجو	۳	۶	۳	۶	یو گڈتگو ' ن ۴ ' ۶
بزرگاں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷	بزرگوں	۵	۶	۵	۶	بزرگاں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
معرفت ' ن ۷	عاقبت	۲	۷	۲	۷	معرفت ' ن ۷
کوں ' ن ۴	کی ( بزم )	۱	۸	۱	۸	کوں ' ن ۴
حزم ' ن ۴	ہضم	۲	۸	۲	۸	حزم ' ن ۴
اُس کے جسے ' ن ۴ ' ۶ ' ۷	اُن کے جنہیں	۳	۸	۳	۸	اُس کے جسے ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
کیتا ' ن ۷	کہتا	۳	۹	۳	۹	کیتا ' ن ۷
ادا ' ن ۲ تا ۷	خدا	۱	۱	۱	۱	ادا ' ن ۲ تا ۷
خوا ہوں ' ن ۲ تا ۵	خواہاں	۱	۱	۱	۱	خوا ہوں ' ن ۲ تا ۵
رکھے ہیں ' ن ۲ تا ۷	رکھے ہ	۱	۲	۱	۲	رکھے ہیں ' ن ۲ تا ۷
سٹے ہیں ' ن ۲ تا ۵ ' ۷	سٹے ہ	۲	۲	۲	۲	سٹے ہیں ' ن ۲ تا ۵ ' ۷
اے ' ن ۲ تا ۷	او	۳	۲	۳	۲	اے ' ن ۲ تا ۷

\* یہ خمسہ صرف ن ۴ ' ۶ ' ۷ میں ہے - اور اس کے دوسرے

بلند کے مصرعے ن ۳ ' ۴ ' ۵ میں الٹ پلٹ ہیں —

+ اس خمسہ کا بلند ۵ ' ن ۳ ' ۴ میں نہیں ہے —

لفظ متن	لفظ نسخ	صفحہ	خط	مصرع
سب رقبیاں ہوں	ست رقبیاں اے نور ' ن	۳۲۷	۶	۵
کود	۲ تا ۶			
دل ہوا خوں مرا	دل مرا خوں ہوا ' ن	۵	۶	۵
تا ۷				
مدعا	مدعا کوں ' ن	۲	۷	۷
دوام	مدام ' ن	۳	۷	۷
سرکشوں	سرکشاں ' ن	۱	۸	۸
حق اگے	حق نژیک ' ن	۱۴	۸	۸
نزد حق ' ن				
ہوش	چیو ' ن	۲	۹	۹
راہ میں	راہ میں آ ' ن	۳	۹	۹
چشم ظاہر ہیں	اہل پلندار ' ن	۲	۱۰	۱۰
میں	سوں ' ن	۵	۱	۸
سہج - اور	سور ' ن	۱	۲	۳۳۱
	۶ ' ۷			
اور	ہور ' ن	۲	۲	۲
بڑھکے ہے	جلوہ گر ' ن	۵	۲	۲
اور (والشمس) ہے	ہور ' ن	۲	۳	۳
پہدا	بلدہ ' ن	۳	۳	۳
ہر (مرملاں)	سب ' ن	۴	۳	۳
جاگر دیا-گلزار	چاکی دیا ' ن	۱	۴	۴
میں	چاک کر گلزار کے ' ن			
پہانسا	پایا ' ن	۲	۴	۴

\* صرف ن ۷ ' ۶ میں ہے - اور بلد ۶ ' ن میں نہیں ہے اور

خمسہ ۷ و ۹ کسی نسخے میں نہیں ہے —



لفظ معنی	لفظ متن	صفحہ	خمسہ	بلد	مصرع
وہ سایہ فایب کیا ' ن ۶	سائے سوں آپے	۴	۴	۸	۳۳۱
(؟)	کردیا				
دشک گلستان اِرم ' ن	اے دشک گلزار	۵	۴	،	،
۷ ' ۶	اِرم				
سجن ' ن ۷	سجن	۳	۵	،	،
سوں ' ن ۷	(تجہ) سے	۳	۶	،	،
کیا ' ن ۷	(یدبضا) لیا	۴	۶	،	،
کا توں ' ن ۷	سوں ہو	۵	۶	،	۳۳۲
گرداں ہوں ' ن ۷	گرداں ہوئے	۴	۶	،	،
وہ دو ' ن ۶ ' ۷	دونوں	۴	۷	،	،
رعلا ' ن ۲	رنگیں	۵	۲	* ۱	۳۳۴
کہ جس ' ن ۲ ' ۶	کہ جن	۵	۶	،	۳۳۵
چلوں ' ن ۳ ' ۴					
سو دایم ' ن ۲ تا ۳ -	سدا وہ	۲	۷	،	،
جو ' ن ۳ ' ۴					
تہرا سجن ' ن ۷	تہرے سجن	۱	۱	† ۱۱	۳۳۶
ہور ' ن ۴ - اس کا ' ن ۴	اور - تہرا	۲	۱	،	،
دل میں ' ن ۴	دل میں	۲	۱	،	،
کان یس ' ن ۴ ' ۵	کان میں	۲	۱	،	،
کہان ' ن ۶ ' ۷					
وہ ' ن ۷	جی	۴	۲	،	،

\* یہ خمسہ ن ۵ میں نہیں ہے - اور ن ۲ تا ۷ میں بلد اول

کے مصرعے الت پلٹ ہیں -

† ن ۲ ' ۳ ' ۵ میں نہیں ہے -

لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۶	۱ ۳ ۱ ۳
نسن	پیا، ن ۴
۳ ۴	میں یو، ن ۴
سوں تن	میں جوت، ن ۴، ۷
۵ ۳	لا کر، ن ۴
در حوت	لے کر
۲ ۴	میں یوں
۳ ۴	میں یوں
۳ ۴	کوتہ طور، ن ۴
۳ ۴	تھی طور
۵ ۴	اور
۳ ۵	مخبر - اور
۳۳۷	۳ ۵
مخبر - اور	مخبروں، ن ۷ - ہور،
۳ ۵	ن ۴، ۶
۴ ۵	خال، ن ۴ (خیال)
۵ ۵	غم میں چہر چہر اے
۵ ۵	چہک
۱ ۲ ۱۲	چہک سجن
۱ ۲ ۱۲	توں مجھے سوں نہیں
۱ ۲ ۱۲	یک دم نہیں
۱ ۳	تجھے سوں
۱ ۳	یک دم، ن ۴
۱ ۳	تجھے نشہ صبر اے
۱ ۳	تجھے کٹھن صبر اے (؟)
(حسن)	ن ۲، ۴
۳ ۳	رحمت، ن ۲، ۳، ۵، ۷
۱ ۴	خود سالی
۱ ۴	معتبر، ن ۵
۱ ۴	بیشتر، ن ۴
۱ ۴	و خال، ن ۲، ۴ - کے
۱ ۴	حال، ن ۶

\* یہ خمسہ ۳ میں نہیں ہے اور مصرعہ ۲، ن ۲، ۴، ۵، ۷ میں  
 مصرعہ ۳، ۳ ہے اور مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۲ کا مصرعہ ۲  
 مصرعہ ۳، و مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے - اور باد ۳ کا بھی مصرعہ ۲  
 ن ۲، ۴، ۵ میں مصرعہ ۳ ہے اور مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے —

لفظ متین	صفحہ	خسبہ	بلد	مصرع	لفظ متین
فرہں ہے یو چمنی ہار	۳۳۸	۱۲	۵	۲	رنگ ڈل ہے
ہے مضملی 'ن ۴					تجسکں فرہں
					مضملی
چلتا الفردوس 'ن ۲			۵	۳	چلتا فردوس
					ترجیع بلد (۱)
اُس کی صبح و شام		+	۱	۲	ہر صبح و ہر شام
ن ۳					
پاک 'ن ۲، ۵، ۶	۳۳۹			۶	زاد
خیرلے شتابی (پورے				۸	شتابی خیرلے
ترجیع بلد میں) ن					
۲ تا ۴					
ہندو سوں 'ن ۲ تا ۴				۸	عشق میں
جس کی 'ن ۲ تا ۵، ۷				۲	اُس کی
پہرے 'ن ۲ تا ۵، ۷				۳	پہلے
پوچھے 'ن ۷				۴	بوچھے
سوں 'ن ۲ تا ۵، ۷				۶	کوں
دل گری 'ن ۲				۶	زرگری
میں ہے 'ن ۲ تا ۵، ۷	۳۴۰			۱	کا ہے
مرو 'ن ۲ تا ۷				۶	مرا
یانی 'ن ۲ تا ۷				۲	فانی
کہ دیکھ جلتے 'ن ۲، ۴				۲	جو دیکھا - تے
بلبل کا دائم ہے 'ن	۳۴۱			۵	کہ دائم ہے بلبل کا
۲ تا ۷					
چو 'ن ۲ تا ۵				۶	جی جو
سوں 'ن ۲ تا ۶				۶	کوں

صفحہ، بند، شعر، مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۱ ۵ ۱ ۱	ابو دوں	ابرواں، ن م تا ۷
،، ۱ ۱ ۱	کمال	جمال، ن ۵
،، ۴ ۱ ۱	(روز) تھا	تھ، ن ۲، ۳، ۵، ۷
،، ۴ ۲ ۱	ھر گز	جب لگ، ن ۲، ۳
		۷، ۴
،، ۶ ۱ ۱	سوں	مہوں، ن ۲، ۳، ۴
۳۴۲ ۶ ۱ ۳	اُس نے	اُن نے، ن ۳ تا ۷
،، ۷ ۱ ۱	کا	پہ، ن ۲ تا ۵، ۷
،، ۲ ۲ ۲	یو	جیوں، ن ۲ تا ۵، ۷
۳۴۳ ۴ ۲ ۱	آرسی شرم سوں	شرم سوں آرسی، ن ۲ تا ۵، ۷

————— ترجیع بند (۲) —————

۳۴۴ ۱ ۷ ۱	ہے تیری ظاعری	تدی ہوئے ظاہر، ن
		۷، ۶، ۴
۳۴۵ ۳ ۱ ۲	خرد	عقل، ن ۴
،، ۲ ۱ ۱	تجھہ مبارک خرد	روئے انور کی تیرے، ن
	کی	۸، ۷
،، ۳ ۲ ۱	بے تاب	در تاب، ن ۴
،، ۴ ۱ ۱	عاقلاں	عالماں، ن ۶، ۷
،، ۴ ۱ ۱	کہا	کہے، ن ۴
،، ۵ ۲ ۱	سے	سوں، ن ۴، ۶، ۷
،، ۶ ۲ ۱	ہوا	ہوئے، ن ۴
،، ۸ ۱ ۱	تا قوامت	حشر لگ، ن ۴

\* ن ۴ میں اس بند کے پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ نہیں ہے۔ اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ پہلے شعر کا ہے۔

صفحہ، بلد، شعر، مصراع	لفظ متین	لفظ نسیخ
۳۴۵ ۲ ۹ ۱	تجہہ شہ کی	شیدان یوں، (؟) ن ۴
۳۴۶ ۳ ۵ ۱	سحر	صبح، ن ۴، ۶
،، ۷ ۲	میں	کوں، ن ۴
،، ۱۰ ۱	مرقد کوں	مرقد، ن ۴ - مرقد
		تو، ن ۶
،، ۴ ۳ ۱	( فلک ) کے	پر، ن ۴
۳۴۷ ،، ۹ ۱	تجہہ سوں - نت شرف	تجہہ، ن ۴ - تجہہ
	ہے شرف	سوں مدام، ن ۴
۳۴۷ ۵ ۶ ۱	گداز ہے	گزر ہے، ن ۴ - گزارے
		ن ۷

## قصائد ( ۶ ) \*

۲۴۹ ۱ ق ۴ ۲	اس کوں	اس کی، ن ۶
،، ۷ ۱	بے ہمتا	با ہمت، ن ۲
،، ۱۰ ۱	ہو وہ	ہوے، ن ۵
،، ۱۰ ۱	عتاب	مزاج، ن ۵
۳۵۰ ،، ۲ ۲	جل ( کے )	جگ، ن ۲
،، ۳ ۲	نطق	لفظ، ن ۲، ۴، ۶
،، ۵ ۶	اس کا ہے - اکمل عاشق ہے -	اول، ن ۵
،، ۶ ۱	مکھہ کوں بے جاہے سین ہویدا ہے، ن ۵	
،، ۶ ۱	بے جا	یکتا، ن ۷ - بیہجاں،
		ن ۴
،، ۶ ۲	اور	ہور، ن ۴، ۵، ۷
،، ۷ ۲	ہیں	یار، ن ۲

\* ن ۱، ۳ میں کوئی قصیدہ نہیں ہے - اور ن ۴ میں کچھ  
 اوراق نہیں ہیں - تصانیف کے اشعار کے نمبر بہ لحاظ  
 صلحہ ہیں -

لفظ متین	لفظ ناسخ	صلحہ قصیدہ شعر مصرع
کیا ' ن ۷	کیسے	۳۵۰ ۱ ۹ ۲
کہتے ' ن ۲ ' ۵ ' ۶ -	کہنے	۱۰ ۵۲
کرتے ' ن ۴		
رہنے کا - عرش پر رہے رہنے کا ' ن ۴ - عرش		۳۵۱ ۱ ۲
پہ ' ن ۲ تا ۵		
جس نے ' ن ۲ ' ۵	جن نے	۳ ۱
ناوں ' ن ۲ تا ۵	نام	۴ ۱
روز نوروز عید ' ن ۵	زور نے زور بل نے	۴ ۲
جسکے خوف و مہبت	وہ کہ جس کی	۹ ۱
سوں ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷	دہشت سوں	
یو ہیں ' ن ۴ تا ۷	ہیں یہ	۱۰ ۱
ناوں ' ن ۴ تا ۷	نام	۱۱ ۱
زماں ' ن ۴	جہاں	۱۲ ۱
سواں ' ن ۵	اس میں	۳۵۲ ۱۱۵ ۱
دم زنی ' ن ۵	دم مارنے	۴ ۱
طاقت ' ن ۴	چاگہ	۴ ۱
کا ' ن ۴ کوں پایا وہ	وہ پایا ہے	۵ ۱
ن ۵		
جیو ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷	جی کوں	۵ ۲
عالم ' ن ۴	دنیا	۷ ۱
پاوں لگ ' ن ۲	پا تلک	۷ ۲
۴ تا ۷		
محل دفن ' ن ۲	محل و دفن	۷ ۲
۴ تا ۶		

• یہ مصرعہ ن ۷ میں ہیں ہے " جن پہ آیا کلام عذو جل "

+ یہ شعر ۷ میں نہیں ہے —

لفظ نسخہ	لفظ متن	صفحہ	تصحیہ	شعر	مصرع	لفظ متن
دیں کے ' ن ۷	دین	۳۵۲	۱	۸	۲	دین
طالب اس کے ' ن ۲	طالب اس کی	۱۰	۲	۱۰	۲	طالب اس کی
۷ نا ۷						
نہیں ہیں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷	نہیں ہے	۱۰	۲	۱۰	۲	نہیں ہے
پانوں ' ن ۷	پانوں	۱۱	۱	۱۱	۱	پانوں
کم مل ' ن ۷ (۹)	کسمل	۱۲	۳	۱۲	۳	کسمل
ذر ' ن ۵	مال	۱	۱	۱	۱	مال
تب — سوں ' ن ۵	ست — میں	۱	۲	۱	۲	ست — میں
اُس ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷	سب (کوں)	۱۴	۱	۱۴	۱	سب (کوں)
دیکھ ' ن ۵	بوجھ	۵	۱	۵	۱	بوجھ
کوئی ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷	کیا ہے	۶	۲	۶	۲	کیا ہے
چوں ' ن ۴ ' ۷	جو (کھا)	۷	۱	۷	۱	جو (کھا)
اُس کے گھر آکل ' ن ۴	اُس کوں آدے کل	۱	۲	۱	۲	اُس کوں آدے کل
۵ — آکے اُس کے کھل ' ن ۲						
ہو ' ن ۲	کیوں	۲	۱	۲	۱	کیوں
اُس ' ن ۲ ' ۴ ' ۶	اُن	۶	۱	۶	۱	اُن
ہوے ' ن ۵ ' ۶	ہوۃ	۹	۱	۹	۱	ہوۃ
ہوا اُس شمع روئے ' ن ۷	ہوسکے اُس پری کا	۱۱	۱	۱۱	۱	ہوسکے اُس پری کا
اے میرے حواس اُپر	ہے مرا جدو اُس	۱	۲	۱	۲	ہے مرا جدو اُس
ہل چل ' ن ۷	اُپر بل بل					اُپر بل بل
تو تھیں ' ن ۴ ' ۵ ' ۶	تتے	۲	۱	۲	۱	تتے
بانناں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷	باتیں	۵	۱	۵	۱	باتیں
وردنچہ پیو کے ' ن ۲	تجھہ پیو کے	۶	۱	۶	۱	تجھہ پیو کے
۵ — دور کر تجھہ ' ن ۷						
انگے ' ن ۲ ' ۴ ' ۵	اُپر	۷	۱	۷	۱	اُپر
بھا سانگل ' ن ۲ ' ۴ ' ۵	تھا سنگل	۸	۲	۸	۲	تھا سنگل





## لفظ نسخ

## منصہ قصیدہ شعر مصرعہ لفظ متن

کھسل ' ن ۵	پھسل	۱	۱۱	۱	۳۵۸
اُس پر ' ن ۷	اِس تہار	۱	۱۱	،،	،،
ارا ذل ' ن ۲	کہ ار ذل	۲	۳	،،	۳۵۹
باچیں ' ن ۲ ۵	باچے	۱	۶	،،	،،
منقل ' ن ۲ ۷	مندل	۲	۶	،،	،،
پڑے ' ن ۲ ۵ تا ۷	پڑھے	۱	۱۲	،،	،،
ہوجائیں ' ن ۲	ہوجاے	۲	۱۲	،،	،،
گل گل ' ن ۲ چل ہل	چل چل	۲	۱۲	،،	،،
ن ' ۶ ۷					
دل کے دریا کوں ' ن ۲	دریا کوں دل کے	۱	۴	۲	۳۶۰
۴ تا ۷					
ادر ' ن ۲-اس ' ن ۴ ۵	لہو	۱	۴	،،	،،
سدا جوں ' ن ۵	سو جیسے	۲	۵	،،	،،
درد کا ' ن ۲ ۴ ۵	ورد پڑے درد کا	۱	۹	،،	،،
درد کوں ' ن ۲ ۴					
درس ' ن ۵					
کھن ' ن ۲ ۴ ۵	کھنڈ	۲	۱	،،	۳۶۱
دیواں ' ن ۷	ایواں	۲	۱	،،	،،
ہوجھے ' ن ۵-پہنچے ' ن ۲	تہچے	۱	۲	،،	،،
کے ' ن ۲ ۴ ۵	کوں	۱	۲	،،	،،
کوں ہو ' ن ۲-کی ہو ' ن ۴	کے سوں	۱	۳	،،	،،
۴ کی سو ' ن ۶ ۷					
کارہی دیکھے جمال رہی دیکھے نہ خیال		۱	۳	،،	،،
ن ۲					
جو کئی معنوں ' ن ۲ ۵	جو معنوں	۲	۳	،،	،،
جو جوں معنوں ' ن ۷					

لفظ متن	صفحہ قصیدہ شعریہ مصرعہ	لفظ متن	صفحہ قصیدہ شعریہ مصرعہ
نانون ' ن ۲ ' ۴ - نام	۳۶۱	۲	۱۰
ن ۵	۱	۱۰	۱۰
ہو خوشی ' ن ۲ ' ۴ ۵	۱	۱۰	۱۰
تھاؤں ' ن ۴ - تھانوں	۱	۱۱	۱۱
ن ۵ ' ۷	۱	۱۱	۱۱
مرتبہ عالی ' ن ۲ ' ۴ ۵	۱	۱	۱۱
اگر ' ن ۲	۱	۲	۱۱
گر کرم تیرا ' ن ۲	۲	۲	۱۱
کتا باں ' ن ۲ ' ۴ تا ۶	۱	۵	۱۱
سوں ' ن ۲ - یوں ' ن ۴ ۵	۱	۷	۱۱
میں ارم کے ' ن ۲ ' ۴	۲	۸	۱۱
ن ۵ ' ۷	۲	۸	۱۱
جان اور ' ن ۲	۱	۹	۱۱
لاکھاں ' ن ۲ ' ۴ تا ۷	۱	۹	۱۱
یو بوجھ ' ن ۷	۶	۵	۱۱
پلنگ ' ن ۶ (؟)	۱	۱	۱۱
نوم ' ن ۷ (؟)	۲	۲	۱۱
قابلاں ' ن ۴ ' ۷	۱	۳	۱۱
یکنگ ' ن ۴ ' ۷	۲	۶	۱۱
بتلگ ' ن ۴ ' ۷	۲	۱۰	۱۱
ہوں ' ن ۴ ' ۷	۱	۱۱	۱۱
فقر سوں نہیں ہے ' ن ۷	۲	۱۰	۱۱
سوں نہیں			

لفظ متین	لفظ منسوخ	صفحہ قصیدہ شعور مصرعہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
جواں ن ۷	جواں	۲	۱۲	۳	۳۶۴
جہاں ن ۷	دنیا	۱	۱	۳	۳۶۵
کہ ن ۷	گو	۲	۵	۳	۳۶۶
جتنے ن ۷	جتنے	۱	۷	۳	۳۶۷
کرتے ن ۷	کر لے	۱	۷	۳	۳۶۸
گیا ہے دریا کون ن ۷	گیا دریا کون جو	۲	۸	۳	۳۶۹
جسم کون ن ۷	زخم پہ	۲	۳	۳	۳۷۰
نہیں دل کون مرے ہرگز	دل کون نہیں	۱	۳	۳	۳۷۱
ن ۸	ہرگز مرے				
ہو سبھی ن ۷	ہوئی ہے	۱	۱۰	۳	۳۷۲
اُس کون ن ۷	اُس پہ	۱	۱	۳	۳۷۳
ہو کر جوں ن ۷	ہو جہوں کر	۶	۵	۳	۳۷۴
کرے ن ۷	کویں	۱	۷	۳	۳۷۵
کی	کوں	۲	۷	۳	۳۷۶
دو پل مٹھیں ن ۷	پل میں صفا	۲	۱۱	۳	۳۷۷
صلعاں ن ۷	صفا	۲	۱۱	۳	۳۷۸
عارفان ن ۷	عاشقان	۱	۷	۳	۳۷۹
لسمانی ن ۷	دبستانی	۲	۱	۳	۳۸۰
کرے ن ۷	کیے	۲	۲	۳	۳۸۱
کے پیٹ ن ۷	کی بیٹ	۲	۲	۳	۳۸۲

\* یہ قصیدہ ن ۷ میں ہے۔ اور ن ۷ میں "در تصوف" ہے

† صرف ن ۷ میں ہے —

‡ صرف ن ۷ میں ہے —

صفحہ قصیدہ شعر مصرعہ لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۲ ۶ ۹ ۲	اُتا، ن ۶، ۷
۳۷۳ ۳ ۳ ۱	یو، ن ۶، ۷
۳۷۴ ۶ ۶ ۱	طبقہ، ن ۷
۳۷۵ ۷ ۷ ۱	مہوں، ن ۷
۳۷۶ ۸ ۸ ۱	ہر، ن ۶
۳۷۷ ۱۰ ۱۰ ۱	ہر مقصد، ن ۶
۳۷۸ ۴ ۲ ۲	گوہر، ن ۷
۳۷۹ ۸ ۲ ۲	لگ، ن ۶
۳۸۰ ۳ ۱ ۱	سیر، ن ۷
۳۸۱ ۹ ۲ ۲	سز، ن ۷

— ( مثنویات ) —

مثنوی	مثنویات
۳۷۶ ۱ ۲ ۱	عشاق، ن ۲ تا ۷
۳۷۷ ۳ ۲ ۲	توں اُس کا، ن ۲
۳۷۸ ۵ ۱ ۱	پر کہتے، ن ۶ - برہ کی
۳۷۹ ۵ ۲ ۵	ن ۲، ۵ (۹)
۳۸۰ ۵ ۲ ۲	فیض
۳۸۱ ۱ ۲ ۲	آپس کے گل، ن ۵
۳۸۲ ۱ ۲ ۲	چیو، ن ۲، ۵
۳۸۳ ۴ ۱ ۱	مجھے، ن ۵
۳۸۴ ۴ ۱ ۱	کردے، ن ۵
۳۸۵ ۳ ۲ ۲	کابل، ن ۲، ۵
۳۸۶ ۸ ۲ ۲	نیہ، ن ۷
۳۸۷ ۱۱ ۲ ۲	دل کا، ن ۲، ۵ تا ۷

• صرف ن ۱، ۳، ۴ میں نہیں ہے، اور ن ۲، ۵ میں یہ مثنوی  
مناجات کے نام سے ہے - ن ۵ میں دوسرے شعر سے شروع ہوئی ہے —  
\* اس صفحہ کے شعر ۸، ۹ و ۱۰ ن ۵ میں نہیں ہیں —

لفظ نسخہ	لفظ متن	صفحہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن
قدح، ن ۷ (۹)	کے دح	۲	۱۱	۱	۳۷۷
الافلاک و املاک، ن ۲، ۵	املاک و افلاک	۱	۱	،	۳۷۸
روشن عیاں، ن ۵	جس باغ کا	۲	۲	،	،
کا پیار، ن ۲، ۵ تا ۷	کی پیار	۲	۴	،	،
اھ وہ، ن ۳	وہی	۱	۵	،	،
اُس کا، ن ۲، ۵، ۷	اُس کے	۲	۶	،	،
نبھاں، ن ۲، ۵، ۷، ۹	نبھاں	۲	*۷	،	،
(یہی صحیح ہے)					
وہ ہے، ن ۲	وہی	۲	۷	،	،
دیا، ن ۵	کیا	۲	۸	،	،
گُئی کہ، ن ۲، ۵	کوئی	۱	۹	،	،
رہے، ن ۲، ۵	رہا	۲	۹	،	،
داس ادواح، ن ۲ -	ابوالادواح	۱	۱۰	،	،
دسول ادواح، ن ۵					
بھولوں، ن ۵، ۷	بھولے	۲	۴	،	۳۷۹ +
رنگ ہو، ن ۵	نور یک	۱	۱	۲	،
اھ، ن ۲، ۵، ۷	رہے	۱	۲	،	،
اُس کے، ن ۵	جس کے	۱	۲	،	،
جو، ن ۲	وہ	۱	۱	،	*۳۸۰ †
کہ جہوں، ن ۲	یہ جہوں	۱	۴	،	،
آقام، ن ۲ (آ، قہام ۹)	اشنان	۱	۷	،	،

\* اُس کے پہلے ن ۵، ۷ میں یہ شعر آ رہے۔

یہ دو عالم میں دو ہے شمع تنویر

کہ ہے اُس شمع کا سورج ہو گل گیر

† اس صفحے کے شعر ۲ و ۳ (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ن ۷

میں شعر ۳ سے "تعریف شہر" کا عنوان شروع ہوتا ہے۔

‡ اس صفحے کا آخری شعر ن ۴، ۵ میں نہیں ہے۔



لفظ نسخ	صفحہ 'مثنوی' شعر 'مصرع' لفظ متن
آوے اُن کا ' ن ۲ تا ۵	۳۸۱ ۲ ۱۲ ۲ آوے اُن کے
تصویر صورت ' ن ۶	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
انمول صورت ' ن ۷' ۵۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
اوپر صفائی ' ن ۷' ۵	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
اھے ' ن ۵ ' اھیں ' ن ۷	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
دسے ' ن ۷' ۵	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
میں ' ن ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
پردا ' ن ۵' ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
بے پروائی ان کو ' ن ۷	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
بے پردا ' ن ۷' ۵ - ۵	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
تن کوں ' ن ۶ -	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
اھے ' ن ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
اُنہوں کوں ' ن ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
غرفۃ العین ' ن ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
ھر اک کے لب ہیں	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
جیوں ' ن ۷	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
اسی ' ن ۷' ۲ -	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
کہ جس ' ن ۶ -	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
بن اس کے نس ' ن ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
چوں (؟) چوں ' ن ۷' ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
چوں ' ن ۷' ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
اس - کار ' ن ۷' ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
وہ ' ن ۷ - تا آخر ن ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت
کوں دیکھو ' ن ۷' ۲	۳۸۲ * ۲ ۲ ۲ ان مول صورت

\* ن ۵ میں اس صفحہ کے ساتویں شعر تک ہے اس سے آگے

اور اق نہیں ہیں —

صفحہ مثلثی شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسف
۳۸۳	۲	۶
تجلی کے سندر	سندر میں تجلی کی	کی
۷	۲	۶
کہ ( اس )	جو	۷
۷	۱۰	۶
( باتاں ) ہیں	سوں	۷
قطعہ	قطعات ( ۶ )	
۳۸۴	۲	۶
شکوب	شکست -	۷
۷	۸	۷
میں بے قرار ہے	ہے بے قرار مثال	۷
مثل		
۲	۶	۷
لہو	کے خوں	۷
۲	۲	۷
سنن	رکھا	۷
رباعی	رباعیات ( )	
۳۸۶	۱	۱
لکھ	بگ	۷
۱	۱	۷
جسے	جس نے - جن نے	۷
۲	۳	۷
۳	۳	۷

\* یہ دونوں مثلثیاں ' ن ۲ ' ۵ ' ۷ میں بلا فصل ایک ہیں ' ن ۵ کا حاشیہ بوسیدہ ہو کر ضائع ہو گیا ہے - اس سے بہت سے اول و آخر مصرع کٹ گئے ہیں - نیز بعض شعر ( ن ۲ ) اور بعض ( ن ۵ ) میں نہیں ہیں اور ترتیب میں بھی اختلاف ہے —

† پہلا قطعہ صرف ن ۷ ' ۶ میں ہے - قطعات ۲ ' ن ۷ کے فردیات میں ہیں - ن ۵ میں رباعیات ' فردیات ' قطعات بالکل نہیں ہیں - ن ۷ ' ۶ میں تقریباً کل رباعیات ہیں - ن ۲ ' ۳ ' ۴ میں بعض ہیں —

‡ رباعیات ۲ ' ۵ ' ۱۷ ' ن ۲ تا ۴ ' میں ' رباعی ۱۵ ' ۲۵ ' ن ۴ میں اور رباعی ۱۸ ' ن ۳ ' ۴ میں ہے —



صفحہ رباعی شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسیم
۳۸۶ ۲ ۱ ۱	سر چوش	سر پوش ' ( ۹ ) ن
		۲ تا ۴
۳۸۷ ۲ ۲ ۲	اور	ہور ' ن ۴ ' ۷
۵ ۲ ۱	یہ ( بادام )	دو ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
۲ ۱	دوچے ( زلف )	دوچے ہو ' ن ۳ ' تا ۴
		۶ - ہور دو ' ن ۷
۲ ۲	( مصرعہ )	شش دام نے مجھے
		ششدر و نا کام کہا ' ن ۲ تا ۴
۳۸۸ ۹ ۲ ۱	پڑے جوت	پڑیں چونک ' ن ۶ تا ۷
۱۲ ۱ ۳	اگن	لگن ' ن ۷
۲ ۱	کہا	کہی ' ن ۶
۱۵ * ۱ ۲	جس داغ کی	جس باغ کے دیکھے سوں
	حسرت سوں	ن ۴
۲ ۱	ہوا لالہ داغ	جلا لالہ باغ ' ن ۷
۲ ۱	سینے میں اے	اس باغ میں یک ' ن ۴
۱۷ + ۱ ۱	کا - بندھا - شیرازہ کے ' ن ۷ - بندھے ' ن	۲ ' ۴ ' ۶ ' ۷ - شیرازے
		ن ۷
۱۸ ۱ ۱	عشق سوں	خال نسیم ' ن ۴
۲ ۱	زلف سوں	زلف نسیم محض ' ن ۴
	قاب	
۱۹ ۱ ۱	ہے ( مکہ )	ہو ' ن ۴ ' ۷

\* ن ۴ میں پہلا مصرعہ یوں ہے :

تجھہ یاد سوں سیدہ ہے مرا روشن باغ

+ رباعی ۱۶ ' صرف ( ن ۶ ) میں ہے —

صفحہ، رباعی، شعر، مصرع	لفظ، معنی	لفظ، نسخ
۳۹۰ ۱۹ ۱ ۲	یہ (چاہ)	اِس ' ن ۷
۲۰ ۱ ۲	کوں	پہ ' ن ۷ ' ۶
۳۹۱ ۲ ۲	شاہلشہ مشرقین - اے بہر شد حسین (?)	ن ۷ - ۶ ' پہ ' ن ۷ ' ۶
۲۱ ۲ ۱	دیکھے	دیکھی ' ن ۷ ' ۶
۲۲ ۱ ۱	وہ (زلف)	دو ' ن ۷ ' ۶
۲۲ ۲ ۱	(کس) سوں	کے ' ن ۷
۲۳ ۱ ۲	دشک (پری)	نت ہے ' ن ۷
۲۳ ۲ ۱	جمال	خیال ' ن ۶
۲۳ ۱ ۲	اور - بالا	ہو - بالا ' ن ۷ ' ۶
۳۹۲ ۲ ۱	کھو	یو ' ن ۷
۲۵ ۱ ۲	قضات	قزاق ' ن ۷
۲۶ ۲ ۲	تہا - بوجھ	تہی ' ن ۷ - ۶ - یونچہہ ' ن ۳
۲۶ ۲ ۱	ایسوں	ویسیاں ' ن ۷ ' ۶
۲۷ ۲ ۲	لالہ	لالے کا ' ن ۷

## فردیات (۴۰)

فرد ۱ ۱	کوی	ہے کوی ' ن ۴ ' ۳
۲	کی	کوں ' ن ۳
۳۹۳ ۸ *	ہیں	ہے ' ن ۶
۳۹۴ ۱۵ +	نگہ	نظر ' ن ۷
۳۹۵ ۱۹ ۱	کدھر کوں	سو کس پر ' ن ۴
۲۴	ہے مجھ	مجھ ' ن ۴ ' ۳
۲۷	تجھ	اُس ' ن ۴

\* فرد ۶، تسبیحہ میں صفحہ ۱۵ پر آگئی ہے۔

+ فرد ۱۲، پر پوری غزل اور خمسہ بھی ہے۔ اور فرد ۱۳، کی

زمین میں پوری غزل موجود ہے۔

صفحہ	فرد	مصرع	لفظ متین	لفظ نسیم
۳۹۶	۲۸	۲	سبز	تیز ' ن ۶
،	*۲۹	۱	پی جس نے	پیا جو ' ن ۶ ' ۷
۳۹۷	۳۳	۱	نون	لون ' ۷
،	۳۴	۲	چھکاتی ہے	چھکایا ہے ( تھلن جگہ )
				ن ۴
،	۳۶	۱	ٹک	مجھ ' ن ۲
،	،	۲	نہ کچھ	نکو ' ن ۲
،	،	۲	سنا ہے کہ سنا ہے	مجھ سے سینا ہے ' ن ۲ تمام
،	۳۸	۵	( مصرعہ اول )	اکثر آہن دل دعوہ ہی
				تجھ طرف ' ن ۲ تمام
،	۳۹	۱	پی کون	پیور ' ن ۴

: ۵ :

\* فرد ۳۱، ردیف (ت) میں آنا چاہئے (سات) (صلۃ) کا

تافیہ ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر یوں ہے —

دروزن کون کہا، ہر میں ترے ہو کیا ہے

بولی کہ نکو چھیڑ مجھ سے سینا ہے

‡ ن ۲ تمام ۴، ۶، ۷ میں ہے؛ اور فرد ۳۷ ن ۴ میں اُس طرح

ہے جس طرح نت نوت میں ہے —

## غلط ذامہ

### مقدمہ کلیات ولی

صفحہ سطر غلط صحیح		
انباے	۱۵	۳۴
مقرض	۱۸	۴۳
واقعات	۱۱	۴۸
زمین	۲۷	۶۰
بقول	۲۷	۶۳
۹۹۸ھ	۲۰	۶۸
فرض کہ ہر	۱۵	۷۷
زہد	۱۸	۹۲
تجہہ	۱۴	۹۷
کہے	۲۱	،،
نہیں	۶	۱۰۲
دوجا	۷	،،
چیلوں کر	۱۳	،،
بسنو	،،	،،

### کلیات ولی

صفحہ غزل شعر مصرعہ غلط صحیح				
۲	۲	۰	۰	۲ - (۲) - ۱۱
۳	۳	۵	۱	کم
۴	۴	۳	۲	اُس
،،	،،	۴	۱	نہیں
۵	۵	۶	۱	توں

صفحہ غزل شعر مصرعہ فسط					
گل	گل	۱	۴	۸	۷
ہوے	ہوے	۱	۳	۱۰	۹
نمن	نمن *	۱	۷	۱۹	۱۵
روزن	روزن	۲	۱	۲۲	۱۸
تہت کا	تہت کا	۲	۶	۲۵	۱۹
اتکا	ات کا	۲	۷	۲۷	۲۱
ایک	یک	۲	۵	۲۸	۲۱
باب	یاب	۲	۴	۳۲	۲۳
کوں	کر	۲	مقطع	۳۵	۲۷
نو بہار	نور بہار	۲	۴	۳۶	۲۷
کا	کا کا	۲	۷	۳۸	۲۹
حجر	مجر	۱	۱	۴۰	۳۰
کہان	کمال	۱	۵	۴۵	۳۳
انچہو	آنچہو	۱	۱	۴۵	۳۶
مصرع	مصر	۱	۴	۶۷	۴۸
معلیٰ	مانی	۱	۵	۷۰	۵۰
گداڑ	گزار	۲	۳	۷۴	۵۳
بقفا	بقفا	۲	۴	۸۰	۵۸
یے تاب	یے قا	۲	۵	۸۴	۶۱
سن	سی	۱	۸	۸۵	۶۲
نکلا	نکلا	۰	۰	حاشیہ *	۰
ظلمات	ظلمات	۱	۴	۸۹	۶۵
سب حق	سب کی حق	۲	۴	۹۴	۶۸
ردائے	روائے	۲	۵	۹۵	۶۹
کاجل *	کاجل	۱	۴	۹۷	۷۰
شیریں	شیریں کے	۱	۳	۱۰۱	۷۳
سخت	سخت	۲	۵	۱۰۷	۷۹

صفحہ	فہرست	شعر	مصرعہ	فہرست	صفحہ
صحیح	مانی	۱	۳	۱۱۴	۸۶
مالی	چشمیں لی	۱	۱۱	۱۱۵	۸۸
چشمیں کی	باتاں ہیں	۱	۱	۱۱۹	۹۱
ہیں باتاں	ناہل	۱	۳	،،	،،
نا اعل	ماد	،،	،،	۱۲۰	۹۲
یاد	فریاد	۲	۱	۱۲۶	۹۶
فرہاد	خبر کو	،،	۱	۱۲۹	۹۷
خبر کر	ستیا	۲	۶	،،	۹۸
منا	حیں	۱	،،	۱۳۳	۱۰۰
جیوں	دے	۲	۸	۱۴۱	۱۰۶
درپئے	گل غدار	،،	۹	،،	،،
گل مزار	گل نرگس	،،	۲	۱۴۵	۱۱۰
گل و نرگس	ہوئیں	،،	،،	۱۴۷	۱۱۱
حوئیں	صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۳			۱۲۴	۱۱۷
صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۳	نمن	۲	۱	۱۵۴	،،
نمن	میں	۱	۳	۱۶۴	۱۲۵
ہیں	راست بازوں	۱	۴	۱۶۵	۱۲۶
راست بازوں نے	دیکھ	۱	۳	۱۶۷	۱۲۸
دیکھ کر	درس	۲	۱	۱۸۱	۱۳۸
درس	نہیں	۱	۷	،،	،،
نہیں ہیں	خوف	۲	۳	۱۸۳	۱۴۰
خوف	چا	۲	۵	۱۹۵	۱۴۹
چاہ	صبح کر	۱	۴	۲۰۲	۱۵۴
صبح کا کر	ترا	۲	۳	۲۰۳	۱۵۵
تہرا	پروانہ	۲	۱	۲۰۴	،،
پروانہ	ے	۱	۳	۲۱۳	۱۶۱
لے	تلافی	۱	۲	۲۱۶	۱۶۳
تلافی					



صفحہ	غزل	شعر	مصرع	خام	صمیم
۲۰۶	۲۷۸	۱	توجہ	توجہ	توجہ
۲۰۷	فت	نوٹ	سطر	۸	شعروں
۲۰۸	۲۸۱	۴	حسن	۱	جن
۲۰۹	۲۸۳	۵	شعو	۲	شو
۲۱۱	۲۸۷	۲	جو	ہو	جو
۲۱۲	۲	۴	مشکل	مشکل	شکل
۲۱۳	۲۸۹	۳	کہیں	۲	کہیں
۲۱۴	۲۹۱	۴	پہنچا	۲	ہاتھیں میں
۲۱۵	۲۹۲	۱	جس	جس	پہنچا ہے
۲۲۰	۳۰۰	۱	دلبرے	۱	جس کے
۲۲۳	۳۰۵	۱	بلد	بلد	آن
۲۲۶	۳۱۱	۱	دبی	دبی	دلبر
۲۲۸	۳۱۳	۱۰	انکھا	۱	بلد
۲۲۹	۳۱۶	۲	دہ	دہ	دبی
۲۳۰	۳۲۲	۴	سبلت	ان	انکھا
۲۳۵	۳۲۳	۲	پعلی	کا	دہ
۲۴۱	۳۳۱	۴	ہوے	۱	سبلستان
۲۴۲	۳۳۳	۲	اکر	اکر	پعلی
۲۴۷	۳۴۰	۸	عصا	عصا	ہوے
۲۴۹	۳۴۳	۶	پر	پر	آکر
۲۵۲	۳۴۶	۳	ملعی	ملعی	عصا ہے
۲۵۵	۳۴۹	۴	پیام	پیام	پہ
۲۵۵	۳۵۱	۵	ملہ	ملہ	معنی
۲۶۰	۳۵۲	۲	قد	قد	پیا ہے
۲۶۰	۳۵۹	۶	دوہڑ	دوہڑ	مکھ



صفحہ	فزل	شعر	مصرع	فلط	صفحہ
۲۶۰	۳۵۹	حاشیہ *	۲		دوپارہ
۲۶۱	۳۶۱	۳	۱	۵	ہر
۲۶۵	حاشیہ	۲	۲	۲	کہوں
۲۶۹	۳۷۰	۲	۲	۲	آگ کا کہو
۲۷۰	۳۷۱	۱	۱	۱	جس کی
۲۷۴	۳۷۵	۱	۲	۱	دلی
۲۷۷	۳۷۹	۲	۱۵	۲	اکر
۲۸۴	۳۹۰	۳	۳	۳	خدیارہ
۲۸۵	۳۹۱	۵	۲	۲	دمن
۲۸۷	۳۹۳	۱	۱	۱	شہریں
۲۹۶	۴۰۵	۲	۱۵	۲	عندیں
۳۰۱	۴۱۱	۲	۱۵	۲	تہجہ
۳۱۹	مستزاد ۲۰۷-۳	صبح -			نو نہال
۳۱۸	مخمس ۱۶۵-۲	دیکھ			کھیلچتا
۳۱۹	۳	۱	۲	۲	صبح میں
۳۲۱	۳	۵	۲	۲	دیکھ کے
۳۲۴	۵	۱۵	۱۵	۱۵	جنگدم
۳۲۵	۵	۱۵	۱۵	۱۵	گان ہے عزیز
۳۲۷	۶	۵	۲	۲	خان ماں
۳۳۰	۸	۱	۱۵	۱۵	دسا
۳۳۲	۹	۲	۱	۱	باز ہوش
۳۳۳	۱۰	۲	۱	۱	ای
۳۳۴	۱۰	۲	۱	۱	پیریں
۳۳۵	۱۰	۲	۱	۱	چہیلہ
۳۳۶	۱۰	۲	۱	۱	ہت چہتا
۳۳۷	۱۰	۲	۱	۱	آ او
۳۳۸	۱۰	۲	۱	۱	گلزار

صلحہ	فزل شعر مصرع فسط			
۳۳۸	۱۲	۴	۴	کی خال
۳۴۳	ترا، بند	۷	۴	صفاقی
۳۵۲	ق' ۱	۶	۲	دنہیں
۳۶۱	ق' ۲	۱	۲	ساتوں
۳۶۲	ق' ۲	۴	۲	عقل ال
۳۶۳	ق' ۳	۹	۲	افلسی
۳۶۴	ق' ۳	۵	۱	انگی
۳۶۷	ق' ۳	۷	۱	سبم
۳۸۶	ق' ۳	۹	۱	دل کی
۳۸۶	قطعه	۲۰	۱	معدول
	تاریختی			
۳۸۶	رباعی	۱	۲	سب

### فرہنگ

انکھوں	انکھیں	سطر	۷	کالم اول
بمعنی	بمعنی	۱۳	د	د
موجود ہے	موجود	۱۴	ح	ح
فزل کے معنی میں	فزل کے معنی میں	۱۵	س	س
متھائی	متھائی	۱۹	د	د
تو بنا	تو بنا	۱۵	ع	ع

### ضمیمہ نمبر ۱

خطا ہے	خطرا ہے	۲	۴	۱۰	۸
کمر	کمر؟	۲	۶	د	د
کھیلچے	کھیلچے	۱	۵	۱۱	۹
مست	مست	۱	۸	د	د
فرہاد	فریاد	۱	۹	د	د

صفحہ	غزل شعر مصرع غلط
شائق	۱۸ ۲۴ ۶ ۱ شاق
نہیں	۲۲ فیت نوت سطر ۵ یہ نہیں
آبرو اے	۲۵ ۳۴ ۳ ۱ آبرو ے
کسی دیوان	۲۵ فیت نوت سطر ۱ دیوان
سمن	۲۶ ۳۶ ۳ ۲ سمن ؟
پانے	۲۸ ۳۸ ۴ ۱ پانی
لام	۳۰ ۴۱ ۲ ۲ لا
یہ غزل غلطی سے درج	۳۳ ۴۵
ہوگئی کلہات میں	
دیکھو غزل ( ۳۱۲ )	
صفحہ ۲۲۶ —	

نہم	۳۵ ۵۰ ۱ ۱ نسہم
قال و قہل	۴۹ فرد ۳۰ ۱ ۱ قہل و قال







